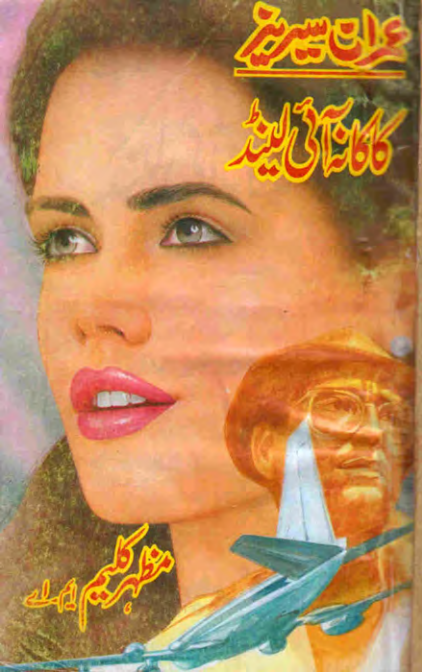


عزات سیریز

کاملاً آئی لینڈ

منظہر کلیم ایسے



نوشہرہ ورکاں سے سیدہ شگفتہ بتول صاحبہ لکھتی ہیں۔۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ آپ سے صرف یہ پوچھنا ہے کہ عمران شادی کے علاوہ اور کسی موضوع پر مذاق کیوں نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ جب بھی مذاق کرتا ہے اس کا موضوع شادی ہی ہوتا ہے۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟

محترم سیدہ شگفتہ - بتول صاحبہ - خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا یہ شکر یہ - جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ عمران صرف شادی کے موضوع پر ہی مذاق کرتا ہے تو یہ انسانی نفسیات ہے کہ جو کام وہ کسی بھی وجہ سے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتا اور اسے اس میں یہود و لہجی بھی ہوتی، ہو تو وہ اس کے متعلق باتیں کر کے اپنے آپ کو بھلانے کی کوشش کرتا ہے - امید ہے اب آپ کو عمران کے صرف شادی کے موضوع پر مذاق کی وجہ سمجھ میں آگئی ہوگی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے ٹریفک سگنل سرخ ہوتے ہی کار روک دی۔ لیکن دوسرے لمحے اس کی نظریں سائیڈ فٹ پاتھ سے اتر کر تیزی سے کار کی طرف آتی ہوئی ایک نوجوان لڑکی پر پڑیں تو وہ چونک کر اسے دیکھنے لگا کیونکہ لڑکی کا انداز سبھی بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی کار میں بیٹھنے کے لئے آ رہی ہے اور دوسرے لمحے عمران کا انداز درست ثابت ہوا۔ لڑکی نے کار کے قریب آتے ہی بڑے اطمینان سے سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھولا اور بالکل اس طرح سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جیسے کار اس کی ملکیت ہو اور عمران اس کا ڈرائیور ہو۔

"اوہ - جھک گئی ہوں کھوے کھوے - کوئی کار خالی ہی نہ تھی..... لڑکی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے ایسے شکایتی لہجے میں کہا جسے یہ قصور بھی عمران کا ہو۔"

”لیکن کارتویہ بھی خالی نہیں ہے محترمہ۔ میں اس میں موجود

ہوں۔"..... عمران نے منہ جاتے ہوئے کہا۔

"ڈرائیور تو بہر حال ہوتا ہی ہے۔ ابھی ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کاریں پاکیشیا میں نہیں پہنچیں۔" لڑکی نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔ اسی لمحے ٹریفک سگنل سبز ہو گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔

"ڈرائیور کے بغیر چلنے والی کاروں کے دروازے اس طرح آسانی سے کھل ہی نہیں سکتے۔"..... عمران نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے اس کا مطلب ہے کہ تم عقلمند آدمی ہو ورنہ شکل سے تو تم مجھے احمق ہی لگ رہے تھے۔"..... لڑکی نے اسی طرح مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ میری شکل دیکھ کر کار میں بیٹھی ہیں۔ یا اللہ۔ تیرا شکر ہے اس کار کے ساتھ ساتھ میری بھی آخر قسمت جاگ ہی گئی۔"..... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بالکل جاگ گئی ہوگی لیکن تم نے اسے سوئے ہی کیوں دیا تھا۔" لڑکی نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تو بڑی کوشش کی تھی کہ وہ نہ سوئے لیکن کہتے ہیں کہ نیند تو سولی پر بھی آجاتی ہے یہ تو پھر کار ہے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ بات تو ہے بہر حال مبارک ہو۔ مجھے امید ہے کہ اب تم یہ پھینچری کار کسی کباڑ خانے میں دے کر کوئی اچھی سی کار لینے کے

قابل ہو جاؤ گے۔"..... لڑکی نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کار کی بات کر رہی ہیں۔ اب تو میرا ہوائی جہاز لینے کا چانس بن گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"اچھا۔ وہ کیسے۔"..... لڑکی کے لہجے میں اس بار حیرت تھی۔

"بڑے بڑے قدر دان بڑے ہیں انینک چیزوں کے اس دنیا میں۔"

عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو یہ انینک کار ہے حیرت ہے۔ بہر حال ہوگی۔"..... لڑکی نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ لڑکی واقعی حاضر جواب تھی۔ عمران نے اسے انینک کہا تھا یعنی بوڑھی لیکن اس نے بڑے اطمینان سے عمران کی بات کار کی طرف موڑ دی تھی۔ ویسے عمران اس وقت رانا ہاؤس جا رہا تھا لیکن اب لڑکی کے اس طرح بیٹھنے کے بعد اس نے ارادہ بدل دیا تھا اور اس نے کار کو ہوٹل ہائیڈ لے کے کپاؤنڈ گیٹ میں موڑا اور اسے پارکنگ کی طرف لے جانے لگا۔

"گڈ۔" اچھے ڈرائیور کو واقعی خود بخود منزل کا علم ہو جانا چلتے۔

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اس کی ویدہ دلیری پر واقعی حیران رہ گیا۔ اس کا خیال تھا کہ ہوٹل میں کار موڑنے کی وجہ سے لڑکی احتجاج کرے گی۔ لیکن لڑکی نے تو ایسے بات کر دی تھی جیسے اسے واقعی ہوٹل ہائیڈ لے آنا تھا۔

"اچھے ڈرائیور تنخواہ بھی اچھی لیتے ہیں۔ اس بات کو ذہن میں

”میز تو یہ بھی خالی ہے۔ ابھی آرڈر تو سرور نہیں ہوا۔“..... عمران نے لڑکی کے ہی انداز میں اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تو آپ مردوں کی اس کینگری سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں ڈھیٹ کہا جاتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ مجھے ڈھیٹ مردوں کا علاج کرنا آتا ہے۔“..... لڑکی نے آنکھیں ٹٹکتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ آج تک حسینوں سے تو ملاقات ہوتی رہی ہے لیکن حکیم سے آج پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے۔ نفیس دیکھ کر ہی علاج کرتی ہوں گی آپ۔ ویسے ایک بات ہے کہ جب کوئی حکیم نفیس پر نرم و ملائم ہاتھ رکھتی ہوگی تو اور بیماری تو ایک طرف کم از کم مریض کا بلڈ پریشر ضرور بڑھ جایا کرتا ہوگا۔“..... عمران بھی واقعی ڈھٹائی پر اتر آیا تھا۔

”میں حکیم نہیں ہوں بلکہ ڈینٹسٹ ہوں۔ بتیسی ٹٹکنے کی ماہر ہوں۔“..... لڑکی نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

”عقل واڑھ سمیت ٹٹکنی ہیں یا اس کے بغیر۔“..... عمران نے آگے کو جھٹکتے ہوئے بڑے پرتجسس لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لڑکی کوئی جواب دیتی۔ چانک ویڑنے میز پر کھانا سرور کرنا شروع کر دیا۔ وہ عمران کو دیکھ کر چونک پڑا تھا کیونکہ وہ اوصیو عمر پرانا ویڑ تھا اور عمران سے بخوبی واقف تھا۔

”عمران صاحب۔ آپ کے لئے کھانا لگاؤں۔“..... ویڑ نے کھانا لگاتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”رکھنا۔“ عمران نے کار پارکنگ میں روکتے ہوئے کہا۔

”بالکل بالکل۔ بل بھیج دینا۔ مل جائے گی تنخواہ۔“..... لڑکی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور بڑے اطمینان سے کار کا دروازہ کھول کر اتری اور اس طرح اطمینان سے چلتی ہوئی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی کہ عمران واقعی حیرت سے اسے جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

”یہ تو واقعی خامسے کی چیز ہے۔“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کار سے اتر کر اس نے اسے لاک کیا اور پھر مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ لڑکی ہوٹل کے مین گیٹ میں غائب ہو چکی تھی۔ ہوٹل کے ہال میں پہنچ کر عمران نے لڑکی کی تلاش کے لئے سارے ہال کا جائزہ لیا اور دوسرے لہجے وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے لڑکی کو ایک کونے میں موجود میز پر اکیلے بیٹھے ہوئے دیکھا۔ وہ ہاتھ میں مینو پکڑے ساتھ کھڑے ویڑ کو آرڈر دیتے میں مصروف تھی۔ عمران اطمینان سے چلتا ہوا اس سیز کی طرف بڑھ گیا جب وہ میز کے قریب پہنچا تو ویڑ آرڈر لے کر واپس جا رہا تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے کرسی گھسیٹی اور اس پر بیٹھ گیا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ کو ہال میں اور کوئی میز خالی نظر نہیں آتی۔“..... لڑکی نے بڑے اجنبی سے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں ڈاسی بھی شامانی کی چمک نہ تھی اور نہ چہرے پر ایسے تاثرات تھے۔

”ایک شرط پر کھانا لگا سکتے ہو کہ ایسا کھانا لگاؤ جو بیٹسی کے بغیر کھایا جاسکے کیونکہ محترمہ بیٹسی نکلنے کی ماہر ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو آپ کا تعارف نہیں ہے مس صالو سے۔ مس صالو اس ہوٹل کے مالک و چیئرمین جناب سیف اللہ خان کی اگوتی صاحبزادی ہیں اور ایک ماہ پہلے یونیٹڈ کارمن سے واپس یہاں مستقل رہنے کے لئے آگئی ہیں۔ اور مس صالو یہ علی عمران صاحب ہیں۔ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمن کے اگوتے صاحبزادے اور سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ جناب فیاض صاحب کے اہتہائی گہرے دوست ہیں“..... ادھیڑ عمر ویز نے پوری تفصیل سے ان دونوں کا تعارف ایک دوسرے سے کراتے ہوئے کہا۔

”واہ یہ بات ہوئی ناں۔ اگوتی صاحبزادی اور اگوتی صاحبزادہ۔ چلو اگوتے ہوئے کی صفت تو مشترک ہے۔ ویسے سیف اللہ خان صاحب تو اب آثار قدیمہ میں شامل ہو چکے ہیں۔ انہوں نے یہ جدید برانڈ کی صاحبزادی شاید یونیٹڈ کارمن سے درآمد کی ہوگی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ویز کھانا لگاتے ہوئے بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ سر عبدالرحمن وہی تو نہیں ہیں جن کی شکل دیکھ کر خوف آتا ہے۔ ایسے لگتا ہے جیسے کسی دورانے کا مجسمہ انسانی شکل میں آگیا ہو۔ وہی ہیں ناں“..... صالو نے منہ بناتے ہوئے عمران کی بات کا جواب دیتے ہوئے ویز سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ۔ تو آپ اس سطح پر اتر آئی ہیں۔ سوری۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کی ذہنی سطح بلند ہی رہے گی۔ بہر حال خدا حافظ“..... عمران نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کر واپس جانے لگا۔ اس کے بھرے پر یکھت کبیدگی اور بوریت کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ صالو نے خاصی گھنٹیا سی بات کر دی تھی۔

”ایک منٹ پلیز“۔ اچانک صالو کی آواز سنائی دی۔

”جی فرمائیے“..... عمران نے مڑ کر اسی طرح بیزار سے لہجے میں کہا۔

”آئی ایم سوری۔ واقعی مجھ سے حماقت ہوئی ہے تشریف رکھیے۔ اٹکل سر عبدالرحمن سے میں اپنے ڈیڈی کے ساتھ مل چکی ہوں۔ وہ واقعی شاندار اور اعلیٰ شخصیت کے مالک ہیں“..... صالو نے مسکرا کر معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اور میرے بارے میں کیا خیال ہے“۔ عمران نے واپس کر سی پر بیٹھے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”وہ تبصرہ تو میں پہلے ہی کر چکی ہو یعنی ڈھیت“..... صالو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی مسکرا دیا۔

”جاؤ بھئی اب کھانے ہی آؤ۔ اب جب میری اصلیت کا مس صالو کو علم ہو گیا ہے تو اب ڈھٹائی پر کیا طمع کاری کرنا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے ویز سے مخاطب ہو کر کہا جو ساتھ ہی کھرا ان دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو سے محفوظ ہو رہا تھا۔

"یس سر"..... ویزٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آپ نے میو کے مطابق تو آرڈر نہیں دیا"..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اے معلوم ہے کہ میں بریزی کھانا کھاتا ہوں"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بریزی کھانا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ بیمار ہیں"..... صالحہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں۔ ایک مدت سے۔ لیکن اب مجھے یقین ہے کہ یہ میرا آخری بریزی کھانا ہوگا۔ کیونکہ اب بڑی فاضل حکیمین سے ملاقات ہو گئی ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا۔ کیا بیماری ہے آپ کو"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہی نوجوانوں کی انٹرنیشنل بیماری۔ یعنی دل"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

تھوڑی دیر بعد ویزٹ نے عمران کے لئے بھی کھانا سرو کر دیا اور اس کے بعد وہ دونوں ہی کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے سے فارغ ہو کر عمران نے ویزٹ کو کافی کا آرڈر دے دیا۔

"عمران صاحب۔ اتفاق ہے کہ آپ نے ملاقات ہو گئی"۔ صالحہ نے کہا۔

"یہ اتفاق نہیں ہے مس صالحہ۔ یہ ملاقات میری اس کار کی وجہ سے ہوئی ہے جسے آپ پچھنچر فرما رہی تھیں لیکن ایک بات بتا دوں۔ یہ پاکیشیا ہے یونائٹڈ کلارمن نہیں ہے اور جہاں کے سارے ڈرائیور مجھ جیسے شریف آدمی نہیں ہوتے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"غیر شریفوں کو شریف بنانا تو مجھے آتا ہے اسے جھوڑیں۔ دراصل میری کار درکشاپ میں تھی اور میں ٹیکسی کے انتظار میں کھڑی تھی کہ آپ کی کار کی جو خالی تھی اس لئے میں نے سوچا کہ چلو یہی ہسی۔ لیکن کیا آپ واقعی ہوٹل ہی آرہے تھے۔ میں نے واقعی یہیں آنا تھا۔ میری رہائش یہیں ایک سوٹ میں ہے"۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیا کہتے ہیں۔ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے۔ اب آپ خود سمجھا رہیں اس لئے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

"ایک بات کی میں وضاحت کر دوں کہ میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس لئے آپ یہ دل کی بیماری اور دل کو دل سے راہ والے محاورے اور الفاظ اپنی گفتگو سے نکال ہی دیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"امید پر دنیا قائم ہے اس لئے میں بھی قائم رہ جاؤں گا۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صالحہ ایک بار پھر کھٹکھٹا کر ہنس پڑی۔

"میں نے تو مذاق میں آپ کو ڈھیٹ کہا تھا لیکن لگتا ہے کہ میرا تجربہ سو فیصد درست ہے"..... صالحہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اوہ سر۔ مس صاحبہ تو مالک ہیں۔ ان سے کون بل لے سکتا ہے اور یہ کھانا اور کافی مس صاحبہ کی طرف سے تھی..... ویٹر نے برتن جمع کرتے ہوئے کہا۔

”تو پھر یہ میری طرف سے انعام کے طور پر رکھ لو کہ تم نے آج ایک خوبصورت خاتون سے تعارف کرا دیا ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور نوٹ ویٹر کے ہاتھ میں دے کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا لیکن اس کے ذہن میں صالحہ کے فون پر جواب دینے کا انداز خاصا کھٹک رہا تھا کیونکہ ویٹر کے مطابق تو صالحہ یونائیٹڈ کارمن سے ایک ماہ پہلے آئی تھی اور ہوٹل کے مالک کی اگھوتی بیٹی تھی اور جس قدر آزاد خیال طبیعت کی وہ مالک تھی اس سے بھی اب عمران واقف ہو گیا تھا۔ ایسی لڑکی کا فون پر کسی کو اتھائی مودبانہ انداز میں سر کھنا اور پھر فوراً آنے کی حامی بھرنا۔ یہ ساری باتیں اسے واقعی کھٹک رہی تھیں لیکن بظاہر کوئی ایسی بات نہ تھی جس کی بنا پر وہ کوئی خاص نتیجہ نکال لیتا۔ اس نے کار پارکنگ سے نکالی اور رانا ہاؤس کی طرف چل پڑا۔

”نفیسات داں کہتے ہیں ڈھیٹوں کو سب کچھ مل جاتا ہے اور جو بیچارے اخلاق۔ شرم کے پکڑ میں رہتے ہیں وہ بس آپیں ہی بھرتے رہ جاتے ہیں.....“ عمران بھلا کب پیچھے ہٹنے والا تھا اور صالحہ ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اسی لمحے ویٹر نے کافی کا سامان سرو کرنا شروع کر دیا اور ابھی وہ کافی پی رہے تھے کہ وہی ویٹر ہاتھ میں کارڈ لیس فون اٹھائے ان کی میز کی طرف آیا۔ عمران نے چونک کر فون کی طرف دیکھا۔

”مس صاحبہ۔ آپ کی کال ہے.....“ ویٹر نے فون صالحہ کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔“ صالحہ نے کہا اور فون ویٹر کے ہاتھ سے لے کر اس کا بین آن کیا اور اسے کان سے لگایا۔

”یس سر۔ صالحہ بول رہی ہوں.....“ صالحہ کا لہجہ مودبانہ تھا۔

”اوہ۔ یس سر۔ ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی پہنچ جاتی ہوں۔“ دوسری طرف سے سننے کے بعد صالحہ نے کہا اور پھر فون بند کر کے اس نے صیزر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”سوری عمران صاحب۔ مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے۔ پھر ملاقات ہوگی۔“ صالحہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور تیز قدم اٹھاتی ایک طرف موجود لفٹ کی طرف بڑھ گئی۔ عمران نے اپنی پیالی میں موجود باقی کافی پی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسی لمحے ویٹر واپس آیا عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ویٹر کی طرف بڑھا دیا۔

"آپ کا مطلب ہے باس کہ برنگے مجھ سے زیادہ کارکردگی دکھا سکتا ہے۔"..... رنگی نے قدرے ناراض سے لہجے میں کہا۔

"ارے یہ بات نہیں رنگی۔ اس بار دراصل مشن عجیب سا ہے۔ چلو ٹھیک ہے۔ تم ہی اسے مکمل کر لو۔"..... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی سب سے خلی دراز سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکالی اور اسے رنگی کی طرف بڑھا دیا۔ فائل پر سرخ رنگ کا ایک کراس اور اس کے نیچے ٹرپل تھری لکھا ہوا تھا۔

"میں تمہیں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں۔ فائل تم بعد میں اطمینان سے پڑھتی رہنا۔ لیکن اس مشن کی تکمیل کے لئے میں تمہیں زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ دے سکتا ہوں۔ اس سے زیادہ نہیں۔"..... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ فرمائیے۔"..... رنگی نے مطمئن سے لہجے میں کہا۔
"ایکریسیا کافرستان سے مل کر خلیج بنگال کے ایک چھوٹے سے جہیزے کا کمانڈ میں ایک نئے فوجی ہتھیار کا تجربہ کر رہا ہے۔ جسے ان لوگوں نے ریڈ بلاسٹ یعنی "آر۔ بی۔" کا نام دیا ہے۔ کافرستان اس ہتھیار میں بے حد دلچسپی لے رہا ہے کیونکہ وہ اس ہتھیار کو اپنے ہمسایہ ملک کے خلاف اپنے دفاع میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ایکریسیا اس ہتھیار کو اس لئے کافرستان کے ہاتھ فروخت کرنا چاہتا ہے کہ وہ اس کی مدد سے شوگران کے دفاعی نظام کو خطرہ لاحق کر سکے۔ جبکہ ہم اس ہتھیار میں اس لئے دلچسپی لے رہے ہیں کہ یہ ہتھیار ہمارے ملک

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سفید بالوں والے باوقار شخصیت کے مالک نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔

"اوہ۔ رنگی تم۔ آؤ۔"..... سفید بالوں والے نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھ دیا۔

"باس۔ آپ نے طلب کیا تھا۔ کیا کوئی مشن ہے۔"..... آنے والی لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کا بچہ مودبانہ تھا۔ وہ میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"ہاں۔ ایک مشن ہے تو ہی۔ لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ تمہیں اس مشن پر بھیجوں یا جہادنی جگہ برنگے کو بھیج دوں۔"..... باس نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

ساڈان کے لئے بھی انتہائی اہمیت رکھتا ہے۔ ہم نے ایکریمیا سے اسے خریدنے کی کوشش کی لیکن ایکریمیا نے اس ہتھیار کو ہمیں اس لئے فروخت کرنے سے انکار کر دیا کہ اس طرح ہم اس کے حلیف اور اپنے حریف ملک نارے کے خلاف اسے استعمال کر سکیں گے اور یہی بات وہ نہیں چاہتا۔ ایکریمیا سے تو اس ہتھیار کو اڑایا نہیں جاسکتا۔ اس لئے ہم انتظار میں تھے کہ وہ کسی اور جگہ اس کا تجربہ کرے تو ہم اسے حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ جو رپورٹ اس سلسلے میں ملی ہے اس کے مطابق یہ ہتھیار ایک خورد کار میزائل کی طرح ہے اس کا حجم بھی کچھ زیادہ نہیں ہے۔ لیکن اس کے اندر ایسا خود کار نظام نصب ہے کہ اسے کسی بھی عام میزائل گن سے فائر کیا جاسکتا ہے لیکن یہ میزائل گن سے فائر ہونے کی باوجود پھٹتا نہیں ہے۔ بلکہ یہ خود بخود اڑتا ہوا سینکڑوں کلومیٹر دور اپنے ٹارگٹ کو تلاش کرنے کے بعد وہیں ٹارگٹ پر ہی جا کر پھٹتا ہے۔ اس کے اندر ایسی مشینری نصب ہے کہ ایک بار فائر ہونے کے بعد وہ اسے مسلسل پرواز کے لئے قوت فراہم کرتی رہتی ہے اور سمتوں اور ٹارگٹ کا تعین بھی اس کے اندر خود بخود ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک بار فائر ہونے کے بعد یہ جب تک اپنے ٹارگٹ پر پہنچ کر بلاسٹ نہ ہو جائے اسے کسی طرح بھی رد کا نہیں جاسکتا۔ نہ راستے میں تباہ کیا جاسکتا ہے اور فاصلہ جس قدر بھی ہو یہ اپنے ٹارگٹ پر پہنچنے کے لئے بہت تھوڑا وقت لیتا ہے۔ اس کی سپیڈ اس قدر ہوتی ہے کہ کوئی دوسرا میزائل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور پھر اس کی کلنگ ریج اس

قدر وسیع ہے کہ شاید ایٹم بم کی کلنگ ریج سے اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں ہے۔ اس لحاظ سے یہ جدید دور کا انتہائی موثر اور قیمتی ہتھیار بن گیا ہے اور ایکریمیا نے اسے اس طرح چھپا کر رکھا ہوا ہے کہ وہ کسی کو اس کی حتمل دکھانے پر بھی تیار نہیں ہے۔ اب پہلی بار کافغانستان سے وہ اس کا سودا کر رہا ہے اور وہ بھی صرف اس لئے کہ وہ شوگران کی دفاعی قوت کو اس کی مدد سے ختم کرنا چاہتا ہے۔ حکومت کافغانستان اسے اس لئے خریدنا چاہتی ہے کہ وہ اس کی مدد سے اپنے قریب ترین ہمسائے پاکیشیا اور دوسری طرف شوگران دونوں کا دفاع ختم کر سکتی ہے کیونکہ یہ ہتھیار شارٹ ریج اور لانگ ریج دونوں کے لئے بیک وقت کارآمد اور موثر ہے۔..... ہاس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انتہائی حیرت انگیز ہتھیار ہے یہ"..... ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اسی لئے تو حکومت ساڈان اس میں اس حد تک دلچسپی لے رہی ہے"..... ہاس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہاس۔ اس میں دو باتیں وضاحت طلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ کیا کافغانستان جیسی ایک عام ایشیائی حکومت اس قدر ہنگامے ہتھیار کو خرید بھی سکتی ہے یا نہیں۔ یہ میں اس لئے کہہ رہی ہوں کہ ہو سکتا ہے کہ جس ہتھیار کا تجربہ اس جہیز میں سے کیا جا رہا ہے وہ یہ ہتھیار ہی نہ ہو کیونکہ جو خصوصیات آپ نے اس کی بتائی ہیں اس لحاظ سے تو یہ دنیا کا سب سے قیمتی ہتھیار ہو گا اور دوسری بات یہ کہ اگر ہمیں اس تجربے کا

علم ہو گیا ہے تو کیا دوسری حکومتوں کو اس علم نہ ہو گیا ہو گا۔ مثال کے طور پر شوگر ان کو ہی لے لیجئے۔ کیا وہ اسے اڑانے کی کوشش نہ کریں گے؟..... ریگی نے کہا۔

”جہاد سے پہلے سوال کے جواب میں تین چیزیں ہیں یہ بتا دوں کہ کافرستان برا عظیم ایشیا کا بہت بڑا ملک ہے۔ گو اس کے حوام انتہائی غربت سے بھی نچلے درجے میں زندگی گزار رہے ہیں لیکن حکومت کافرستان کو ایسے اختیار خریدنے اور اپنے دفاع میں رکھنے کا جنون ہے۔ وہ ہر قیمت پر شوگر ان اور پاکیشیا کے ساتھ ساتھ برا عظیم ایشیا کے تمام ملکوں سے زیادہ طاقت ور حیثیت کا مالک بننا چاہتا ہے اس لئے وہ اپنے تمام وسائل بھی اس اختیار کو خریدنے پر خرچ کر سکتا ہے دوسری بات یہ کہ ایکریسیا کافرستان کو یقیناً اس کی خرید میں رعایت بھی دے گا اور کچھ رقم کو قرضے کی صورت میں بھی بدل دے گا کیونکہ وہ شوگر ان کے خلاف اسے استعمال کرانا چاہتا ہے۔ اس لئے یہ بات تو ذہن سے نکال دو کہ کاکانہ میں کسی اور اختیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ یہ حتیٰ اور تصدیق شدہ رپورٹ ہے کہ وہاں واقعی ریڈ بلاسٹ کا بی تجربہ کیا جانا ہے۔ اب رہ گئی جہادی دوسری بات کہ کیا دوسری حکومتوں خاص طور پر شوگر ان یا پاکیشیا کو اس بارے میں علم ہے تو اس کا جواب فی الحال تو نفی میں ہے۔ ہم تو چونکہ بہت پہلے سے اس کوشش میں لگے ہوئے تھے اور ہمارے خاص آدمی تقریباً دو سال کے طویل عرصے سے اس پراجیکٹ پر کام کر رہے تھے اس لئے ہمیں تو اس بارے میں اطلاع

مل گئی۔ لیکن ظاہر ہے ایکریسیا اور کافرستان اسے یقیناً خفیہ رکھنا چاہیں گے کیونکہ اگر ایک بھی میزائل شوگر ان کے پاس پہنچ گیا تو پھر شوگر ان میں اسے کثیر تعداد میں آسانی سے تیار کیا جاسکتا ہے۔ ان کے پاس ایسے وسائل ہیں البتہ پاکیشیا کے پاس ایسے وسائل نہیں ہیں۔ اس لئے پاکیشیا کو اگر علم بھی ہو گیا تو وہ اس وقت تک خاموش رہے گا جب تک یہ اختیار کافرستان کی تحویل میں نہیں آجاتے۔ وہ اسے وہاں سے اڑانے کی کوشش کر سکتا ہے..... اس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے ہاں۔ میں سمجھ گئی ہوں لیکن یہ تجربہ کب ہونے والا ہے۔ کیا اس کی کوئی حتمی تاریخ مقرر کی گئی ہے؟..... ریگی نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ رپورٹوں کے مطابق یہ تجربہ آج سے ٹھیک دس روز بعد ہونے والا ہے۔ اسی لئے تو میں نے تم سے ایک ہفتے کی بات کی ہے۔ کیونکہ تجربے کے بالکل قریب اس کا حصول ناممکن ہو جائے گا۔“

”لیکن کیا یہ میزائل تجربے سے کئی دن پہلے وہاں لے جایا جائے گا جبکہ بظاہر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ اسے عین آخری لمحات میں بھی وہاں لے جایا جاسکتا ہے“..... ریگی نے کہا۔

”تم شاید سمجھ رہی ہو کہ یہ میزائل جریرے پر کھڑے ہو کر کسی میزائل گن سے فائر کیا جائے گا۔ یہ بات نہیں ہے۔ اس طرح تو پوری

ہدایات دینے کی تو ضرورت نہیں ہے۔ لیکن اسٹا ضرور کہوں گا کہ حکومت ائیرکریما کو بھی بہر حال یہ خطرہ ہو گا کہ اس ہتھیار کو چرایا جا سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے یقیناً اس کی حفاظت کے لئے انتہائی اعلیٰ درجے کے پر اقدارات کئے ہوں گے۔ سہ چارچہ ہمیں بے حد ہوشیاری سے کام لینا ہو گا۔..... باس نے کہا۔

”میں باس۔ میں سمجھتی ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ ہتھیار آپ تک پہنچ جائے گا۔ حکومت ائیرکریما کے انجنٹ چاہے کچھ بھی کر لیں وہ رنگی کو نہیں روک سکتے۔“ رنگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس فائل میں اس جہیز کے بارے میں پوری تفصیلات بھی موجود ہیں اور اس ہتھیار کے بارے میں بھی اور حکومت ساڈان کے ان انجنٹوں کے بارے میں بھی جو مستقل طور پر وہاں کام کرتے ہیں تم ان سے بوقت ضرورت رابطہ کر سکتی ہو۔ ویسے یہ عام سا جہیز ہے۔ اس جہیز کے لوگ وہاں کے مقامی باشندے ہیں۔ جہیز جنگلات سے پر ہے اور اس کا موسم بھی انتہائی شاندار ہے اس لئے ساری دنیا سے سیاح بھی وہاں جاتے رہتے ہیں۔ سرنگنگ کے لئے بھی اسے جنت قرار دیا جاتا ہے اور نشیات فروش تنظیمیں بھی وہاں موجود رہتی ہیں البتہ وہاں کی حکومت نے ائیرکریما کے ساتھ خصوصی خفیہ معاہدہ کر کے ائیرکریما کو وہاں زیر زمین خفیہ اڈہ اور تجربہ گاہ بنانے کی اجازت دی ہوئی ہے اس لئے جہازے وہاں جانے پر کسی کو اس بات کی فکر نہ ہو گی کہ تم کون ہو۔ جہاز اصل کام اس خفیہ تجربہ گاہ کو ٹریس کرنا اور

دنیا کو اس کا علم ہو جائے گا۔ بے شمار جاسوسی سیٹلائٹ فضا میں ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ یہ تجربہ اس جہیز میں زیر زمین ایک خفیہ ائیرکریما تجربہ گاہ میں کیا جائے گا جہاں اس کے لئے باقاعدہ سائنسی آلات نصب ہیں اور یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ حکومت ائیرکریما کی اس تجربہ گاہ میں اس ہتھیار کا ایک سنور چپلے سے موجود ہے۔ کیونکہ اس ہتھیار کو تیار کر کے ہمیں رکھا جاتا ہے اور ہمیں سے ہی اسے ائیرکریما کے مختلف دفاعی مراکز کو بھیجا جاتا ہے۔“..... باس نے کہا۔

”اڈہ..... اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اس تجربے سے چپلے اس تجربہ گاہ میں داخل ہو کر اسے حاصل کرنا ہو گا۔ ویسے باس۔ اگر تجربے کے بعد بھی حاصل کیا جائے تب بھی کیا فرق پڑتا ہے۔“..... رنگی نے کہا۔

”یہ تجربہ گاہ مکمل طور پر سیلڈر ہوتی ہے۔ اس سنور سے اس ہتھیار کو بھی خود کار مشینوں کے ذریعے ہی نکالا جاتا ہے۔ پھر چونکہ اب اس کا تجربہ کرنا ہے اس لئے دس روز چپلے اس تجربہ گاہ کو کھولا گیا ہے اور سائنسدان اس کے تجربے کے لئے انتظامات میں مصروف ہیں اس لئے اب وقت ہے کہ کوئی انجنٹ اس کے اندر داخل ہو کر یہ ہتھیار حاصل کر سکے۔ آج سے چپلے یا تجربے کے بعد ایسا ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔“

باس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ اب میں یہ کام آسانی سے کر لوں گی۔“..... رنگی نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

”جہاز سیکشن ایسے کاموں میں ماہر ہے۔ اس لئے ہمیں مزید

وہاں سے ہتھیار حاصل کرنا ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ اس ہتھیار کے دو حصے ہیں۔ ایک حصہ کمپوٹر مشینری پر مشتمل ہے اور دوسرے حصے میں خصوصی کلنگ اور بلاسٹنگ مواد ہے۔ یہ دونوں حصے آسانی سے ایک دوسرے سے علیحدہ کئے جاسکتے ہیں۔ اس کی پوری تفصیل فائل میں موجود ہے۔ ہمیں یہ کمپوٹر والا حصہ چاہئے جسے کوڈ میں بلیو سائیڈ کہا جاتا ہے اور یہ بلیو سائیڈ علیحدہ کر کے تم نے دیں جریرے میں ہی ایک ہوٹل کے مالک کے حوالے کر دینا ہے۔ اس کے بارے میں بھی تفصیل فائل میں موجود ہے۔ کیونکہ اس چوری کا علم فوری طور پر ایکریٹیا کو ہو جاتا ہے اور انہوں نے اسے باہر جانے سے روکنے کے لئے پورے جریرے کے باہر حصار قائم کر دینا ہے اور دوسری بات یہ کہ جریرے کے اندر بھی انہوں نے حکومت کی مدد سے تلاش کرنا ہے اس لئے جب تک یہ ساری کوششیں ناکام نہ ہو جائیں یہ ہتھیار جریرے سے باہر نہیں آسکتا اور وہ آئی جی کا نام نارمنڈ ہے اسے آسانی سے چھپا سکتا ہے اور پھر بعد میں سمگل کر آسکتا ہے۔ اس لئے تمہارا مشن صرف اسے حاصل کر کے نارمنڈ کے حوالے کر دینا ہے اور بس۔" باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ آپ بے فکر رہیں مشن حتمی طور پر کامیاب ہو گا۔ اب مجھے اجازت"..... ریگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
 "دش یو گڈ لک ریگی"..... باس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے

کہا۔

"ٹھینک یو باس"..... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر چلی گئی۔

خالی بوتلیں اٹھا کر نیچے رکھ دیں۔

"آپ سب کام نہ ہونے کی وجہ سے فارغ رہ کر بور ہو گئی ہوں گی۔..... آنے والی لڑکی نے مسکرا کر ان چاروں لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"قاہر ہے پنک فورس ہم نے بے کار بیٹھنے کے لئے تو نہیں بنائی۔..... ایک لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاڑی بات درست ہے فائدہ۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم کسی عام سے کام میں اپنی توانائیاں بھی ضائع نہیں کرنا چاہتی تھیں۔ میں چاہتی تھی کہ کوئی ایسا مشن سامنے آئے جس پر کام کر کے ہم اپنی بھرپور صلاحیتوں کا اظہار بھی کر سکیں اور یہ مشن ہمارے ملک پاکیشیا کے لئے انتہائی فائدہ مند بھی ثابت ہو۔..... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا کوئی ایسا مشن سامنے آگیا ہے۔..... دوسری لڑکی نے چونک کر کہا۔

"ہاں۔ ایک ایسا مشن سامنے آیا ہے جو پنک فورس کے شایان شان ہے اور اگر ہم نے اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تو سمجھو کہ پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام اور یہاں کے سکیورٹی اداروں پر ہم سب کی صلاحیتوں اور کارکردگی کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ پنک فورس قائم کرنے کا آئیڈیہ تو ہم سب فرینڈز کا مشترکہ تھا لیکن بغیر سرکاری سرپرستی کے ہم کوئی کام بھی نہیں کر سکتی تھیں اور یہ بھی

ایک درمیانے سائز کے کمرے میں صوفے انگریزی حرف یو کی شکل میں رکھے ہوئے تھے اور ان میں سے دو صوفوں پر چار پاکیشیائی لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان چاروں نے پاکیشیائی لباس کے اوپر پنک کھر کی جینکس پہنی ہوئی تھیں اور وہ چاروں آپس میں باتیں کرنے میں مصروف تھیں جبکہ سامنے موجود ایک صوفہ خالی تھا البتہ درمیانی میز پر مشروبات کی خالی بوتلیں موجود تھیں۔ اسی لمحے کمرے کا اگھوتا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی جس کے لباس پر بھی پنک کھر کی جینکس تھیں۔ ہاتھ میں ایک فائل اٹھائے اندر داخل ہوئی تو چاروں لڑکیاں اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"بیٹھو فرینڈز۔..... آنے والی نے مسکراتے ہوئے کہا اور خود وہ سامنے والے خالی صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔ ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس نے میز پر رکھ دی۔ لڑکیوں نے بیٹھتے ہی میز پر موجود مشروبات کی

آپ کو معلوم ہے کہ پاکیشیا کے کمانڈر انچیف میرے قریبی رشتہ دار ہیں اور وہ مجھ پر بے حد مہربان بھی ہیں۔ چنانچہ میں نے انہیں آپ سب کی پرسنل فائلز تیار کر کے دیں اور ان سے درخواست کی کہ وہ پنک فورس کو بطور ملٹری سیکرٹ سروس کے باقاعدہ سرکاری طور پر منظور کرادیں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا میں سول سیکرٹ سروس ہے جو براہ راست صدر مملکت کے تحت ہے اور ملٹری انٹیلیجنس ہے جو وزارت دفاع کے تحت آتی ہے۔ ملٹری سیکرٹ سروس نام کا کوئی ادارہ پاکیشیا میں موجود نہیں ہے۔ انہوں نے یہ تجویز وزارت دفاع کے سامنے رکھی لیکن وزارت دفاع نے ملٹری سیکرٹ سروس کے قیام کی منظوری سے تو انکار کر دیا کیونکہ اس طرح نئی سروس پر بے پناہ اخراجات آسکتے تھے اور وزارت دفاع اپنے محدود بجٹ کے تحت اس کی تکمیل نہ ہو سکتی تھی۔ البتہ انہوں نے ہماری فورس کو بطور ایجنٹ ملٹری انٹیلیجنس کے تحت کام کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ چنانچہ اس کے بعد میری وزارت دفاع کے اعلیٰ ترین حکام سے مسلسل طویل میٹنگز ہوئیں اور آخر کار ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ اس سروس کا نام پنک فورس ہو گا تاکہ براہ راست اسے پاکیشیا ملٹری کے تحت نہ سمجھا جائے اور سیکریسی قائم رہ سکے جبکہ ہماری کارکردگی کا دائرہ کار ڈیفنسی ایجنٹس کا ہو گا اور ہمیں سرکاری سرپرستی حاصل رہے گی۔ ہماری سروس کا ایک خفیہ سربراہ ہو گا جس کا کوڈ نام کرنل یاشار رکھا گیا اور میں پنک فورس کی عملی سربراہ مقرر ہو گئی اور یہ عمارت میں نے اپنے طور پر پنک

فورس کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر منتخب کر لی۔ ہماری فورس کو قائم ہونے ابھی صرف چند ماہ ہی ہوئے ہیں اور ہم نے اب تک چند چھوٹے چھوٹے اور معمولی مشن بھی سرانجام دیئے ہیں لیکن اب کرنل یاشار نے ہمارے لئے ایک بڑا اور اہم مشن حاصل کر لیا ہے۔ یہ مشن کرنل یاشار نے بڑے طویل بحث و مباحثہ کے بعد حاصل کیا ہے ورنہ یہ مشن ملٹری انٹیلیجنس یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے حوالے کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن کرنل یاشار نے اعلیٰ ترین حکام کو زور دار دلائل دے کر اور ہماری کارکردگی کا نقشہ پیش کر کے یہ مشن حاصل کر لیا ہے۔ اس طرح یہ مشن ایک لحاظ سے پنک فورس کے لئے چیلنج مشن کی حیثیت اختیار کر گیا ہے۔ اگر ہم نے اس مشن میں کامیابی حاصل کر لی تو پھر ہمیں اس سے بھی بڑے اور اہم مشن ملنا شروع ہو جائیں گے لیکن اگر ہم ناکام رہے تو میرا خیال ہے کہ حکومت پنک فورس کی سرپرستی سے ہاتھ اٹھالے گی اور ہم پھر صرف اپنے شوق کے لئے پرائیویٹ اور غیر اہم مشنوں پر ہی کام کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گی۔ یہ سب کچھ تفصیل کے ساتھ میں نے اس لئے بتایا ہے کہ آپ سب کو اس مشن کی اہمیت کا صحیح طور پر علم ہو سکے۔..... آنے والی نے اہمائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیسے سے بیٹھی ہوئی چاروں لڑکیوں کے چہروں پر بھی اہمائی سنجیدگی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔ ہم عہد کرتی ہیں۔ کہ ہم اس مشن کی کامیابی میں اپنی جان تک لڑا دیں گی۔..... چاروں لڑکیوں نے ہلکت ایک ایک ہاتھ اٹھاتے

ہوئے کہا۔ تو آنے والی کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ پھیل گئی۔

”گڈ شو۔ اب مختصر طور پر اس مشن کی تفصیل سن لو“..... آنے والی نے کہا اور چاروں لڑکیوں کے چہروں پر اشتیاق کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں اور وہ ذرا سی آگے کی طرف جھک گئیں۔

”صالحہ پلیز مختصر کا لفظ استعمال نہ کرو۔ پوری تفصیل سے بتاؤ..... ایک لڑکی نے آنے والی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پوری تفصیل بتانے کا وقت نہیں ہے راحت اور مختصر کا مطلب اتنا مختصر بھی نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو“..... آنے والی نے جسے صالحہ کے نام سے پکارا گیا تھا مسکراتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش رہو راحت۔ صالحہ جو مناسب سمجھے گی وہی بتائے گی آخر وہ ہماری لیڈر ہے“..... ایک اور لڑکی نے کہا اور سب نے اشبات میں سر ملا دیئے۔

”ایکیری میا نے ایک میزائل ناہمیتیار لہجا دیا ہے جسے انہوں نے ریڈ بلاسٹ یعنی ”آر۔بی“ میزائل کا نام دیا ہے۔ یہ ایکیری میا کی جدید ترین اور انتہائی خفیہ لہجا ہے۔ اس کی تفصیل بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میزائل کے اندر جدید ترین کمپیوٹر ٹیکنالوجی استعمال کی گئی ہے۔ اس کی کلنگ ریج بھی حد بد وسیع ہے اور اسے عام میزائل گن سے فائر کیا جاسکتا ہے اور ایک بار فائر ہونے کے بعد اسے نہ روکا جاسکتا ہے اور نہ اسے رستے میں تباہ کیا جاسکتا ہے اور یہ ہر

صورت میں اپنے نارگٹ کو ہٹ کرتا ہے۔ اس کی کلنگ ریج کسی ایٹم بم سے کم نہیں ہے۔ اس کے دو حصے ہیں ایک حصہ کمپیوٹر ٹیکنالوجی پر مبنی ہے اور دوسرا حصہ بلاسٹنگ مواد پر مشتمل ہے۔ دونوں حصے علیحدہ علیحدہ رکھے جاتے ہیں اور وقت ضرورت انہیں اکٹھا کر کے فائر کیا جاتا ہے۔ شوگرانی ہینٹوں نے اس کا سراغ لگایا لیکن وہ اسے حاصل نہ کر سکے۔ اب شوگرانی ہینٹوں نے ایک اور اہم خبر کا سراغ لگایا ہے کہ حکومت اکیرمیا اور حکومت کافرستان کے درمیان اس ”آر۔بی“ میزائل کی فروخت کا ایک خفیہ معاہدہ طے پا گیا ہے اور حکومت کافرستان ”آر۔بی“ میزائلوں کی کافی تعداد حکومت اکیرمیا سے انتہائی بھاری معاوضے پر خرید رہی ہے تاکہ وہ اسے اپنے دفاعی نظام کا حصہ بنا کر سارے براعظم ایشیا پر فوجی کنٹرول حاصل کر سکے اور حکومت اکیرمیا اسے کافرستان کے پاس اس لئے فروخت کرنے پر رضامند ہو گئی ہے کہ اس طرح اس کے دو مقاصد پورے ہو جائیں گے کہ اس طرح شوگران اور پاکیشیا دونوں کو فوری طور پر کنٹرول کیا جاسکے گا لیکن معاہدے کے مطابق اکیرمیا اس کا تجربہ کافرستانی فوجی ماہرین کے سامنے کرے گا چنانچہ اس تجربہ کے لئے خلیج بنگال کا جزیرہ کاکا نہ منتخب کیا گیا ہے جہاں حکومت اکیرمیا کی خفیہ فوجی تجربہ گاہ اور سٹور موجود ہے اور یہ تجربہ تقریباً دس پندرہ روز بعد ہو گا۔ حکومت شوگران نے پہلے اس میزائل کو حاصل کرنے کے بارے میں اپنے ہینٹوں کو استعمال کرنے کا پروگرام بنایا لیکن پھر اعلیٰ حکام نے اسے ترک کر دیا

کیونکہ ایکریمیا اور شوگران کے درمیان حال ہی میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس میں یہ طے پا ہے کہ دونوں حکومتیں ایک دوسرے کی دفاعی ٹیکنالوجی کو چرانے سے باز رہیں گی۔ اگر شوگرانی ہتھیانوں نے اس کے خلاف کام کیا تو یہ معاہدے کی خلاف ورزی ہوگی اور پھر ایکریمین ایجنٹ بھی شوگرانی ٹیکنالوجی پرانے کے لئے کھل کر کام شروع کر دیں گے جو کہ حکومت شوگران نہیں چاہتی۔ اب چونکہ یہ میزائل حکومت کافرستان خرید رہی ہے اور کافرستان اور پاکیشیا کے درمیان دشمنی کا علم سب کو ہے اس لئے حکومت شوگران نے حکومت پاکیشیا کو اس سے باضابطہ طور پر مطلع کر دیا اور یہ طے پا گیا کہ حکومت پاکیشیا اپنے ہتھیانوں کے ذریعے اس میزائل کو بلکہ صمخ معنوں میں اس ٹیمپور ٹیکنالوجی والے حصے کو چرانے کے حوالے کر دے اور شوگران اپنی لیبارٹریوں میں اسے تیار کرے اور پھر پاکیشیا کو اس کا مطلوبہ حصہ بغیر کسی قیمت کے دے دیا جائے۔ حکومت پاکیشیا نے اس تجویز کو قبول کر لیا ہے کیونکہ اس میں سراسر حکومت پاکیشیا کا ہی فائدہ تھا ایک تو یہ کہ اگر یہ ہتھیار کافرستان کے دفاعی نظام میں شامل ہوتا ہے اور پاکیشیا اس سے محروم رہتا ہے تو یہ محرومی پاکیشیا کی سلامتی کے لئے انتہائی خطرناک ہوگی۔ چونکہ پاکیشیا اور شوگران دوست ملک ہیں اس لئے ایکریمیا کبھی بھی پاکیشیا کو یہ ہتھیار فراہم کرنے پر راضا مند نہ ہوگا اور نہ ہی پاکیشیا اپنے محمد دوسو سال کی بنا پر انہیں خرید سکتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشیا میں ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں کہ

وہ اس جدید ترین ہتھیار کو از خود تیار کر سکے۔ اس لئے پاکیشیا کے لئے یہ بہترین تجویز ہے کہ وہ اس ہتھیار کو اڑا کر شوگران کے حوالے کر دے اور پھر اس سے بنائے ہتھیار حاصل کر لے۔ یہ ہے وہ مشن۔ اب تم خود فیصلہ کر سکتی ہو کہ پاکیشیا کے لئے کس قدر اہم ترین مشن ہے۔ یہی وجہ تھی کہ حکومت پاکیشیا اس قدر اہم مشن کو کسی صورت بھی ایک نئی فورس یعنی پنک فورس کے حوالے نہ کرنا چاہتی تھی ان کا خیال تھا کہ وہ یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگائے جس کی کارکردگی پوری دنیا میں مشہور ہے لیکن کرنل پاشانے دلائل دیئے کہ ایکریمیا اور کافرستان دونوں کے ایجنٹ اس ہتھیار کی حفاظت کے لئے پوری طرح مستعد ہوں گے اور ظاہر ہے یہ لوگ پاکیشیا ملٹری انٹیلی جنس کے ہتھیانوں سے بھی واقف ہیں اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بھی اور انہیں خطرہ بھی ان دونوں سروسز سے ہی ہوگا اس لئے جب پنک فورس یہ کام کرے گی تو کسی کو کانوں کان بھی خبر نہ ہوگی اور بعد ازاں بھی ایکریمیا یا کافرستان کسی کو بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہتھیار کون اڑا کر لے گیا۔ اس طرح براہ راست پاکیشیا پر بھی الزام نہ آئے گا۔ ان زور دار دلائل کی بنا پر اعلیٰ فوجی حکام یہ مشن پنک فورس کو دینے پر راضا مند ہو گئے لیکن ان کا کہنا تھا کہ یہ مشن انتہائی ٹیکنیکل مشن ہے جس پر پنک فورس کے ممبرز کی فائیلیں انہیں دکھائی گئیں ہو رہی ہیں کہ پنک فورس ٹیکنیکل کاموں میں مکمل طور پر تربیت یافتہ ہے تو انہیں مکمل اطمینان ہو گیا اور باقاعدہ طور پر یہ مشن پنک

”ٹھیک ہے۔ ہم اس مشن پر کام کرنے کے لئے تیار ہیں۔“ سب نے اہتائی پر جوش لہجے میں کہا اور صالحہ نے سامنے میز پر رکھی ہوئی فائل کھولی اور اس میں موجود کاغذات اور نقشے سب کے سامنے رکھ دیے اور وہ سب اس میں درج تفصیلات پڑھنے اور ان پر بحث کرنے میں مصروف ہو گئیں۔

- سلیمان۔ جناب آغا سلیمان پاشا صاحب۔ اب تو میں نے اخبار میں ضرورت رشتہ سے لے کر ضرورت سلیز مین تک تمام اشتہارات بھی پڑھ ڈالے ہیں۔ اب تو اپنا رخ نہ باد کھادو..... عمران نے اونچی آواز میں استہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

میں نے اخبارات کا پورا بنڈل میز پر رکھا تھا اور یقیناً ابھی آپ نے ایک ہی اخبار پڑھا ہوگا اور پڑھا کیا ہوگا صرف موٹی موٹی سرخیوں

تصور میں ناشتے کا مزہ لے رہا ہو۔

”میں نے اپنے ناشتے کے لئے بھرپور کا لفظ استعمال کیا ہے کیونکہ صحت مند افراد ہی بھرپور ناشتہ کر سکتے ہیں۔ آپ کے لئے تو وہی ناشتہ ٹھیک ہے۔ ایک توس اور ایک پیالی جائے۔ اس سے زیادہ آپ کا کمزور معدہ سہارا ہی نہیں سکتا۔ سارا دن کھٹے ڈکار آتے رہیں گے آپ کو“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”ارے ارے مے معدے کو چیلنج کر رہے ہو۔ تو لے آؤ آج بھرپور ناشتہ۔ پھر دیکھو کھٹے ڈکار آتے ہیں یا میٹھے“..... عمران نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

”میٹھے ڈکار تو اور زیادہ خطرناک ہوتے ہیں۔ شوگر خطرناک مرض ہے جناب اور میں نہیں چاہتا کہ آپ شوگر کے مریض ہو جائیں۔ اس طرح تو میری ساری سابقہ تنخواہوں اور وٹا نم اور بونس کے بل خطرے میں پڑ جائیں گے“..... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”چلو میٹھے نہ ہی ممکن ہی۔ تم لے تو آؤ بھرپور ناشتہ“..... عمران نے فوراً ہی اپنی بات کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

”سوری جناب۔ منک کی زیادتی سے بلڈ پریشر ہائی ہو سکتا ہے اور ہائی بلڈ پریشر شوگر سے بھی زیادہ خطرناک مرض ہے۔ اسے تو خاموش قاتل کہا جاتا ہے“..... سلیمان بھلا کب اتنی آسانی سے قابو میں آنے والا تھا۔

”ارے کسی ڈاکٹر پر مان بھی جاؤ۔ چلو نہ کھٹے نہ میٹھے نہ ممکن بلکہ

پر نظر ڈالی ہوگی۔ اس لئے سارے اخبارات پڑھیں۔ خبروں کے علاوہ اس میں شائع شدہ درجن بھر کالم اور پھر حالات حاضرہ پر مضامین۔ ادبی ایڈیشن۔ فیشن ایڈیشن۔ تعلیمی ایڈیشن۔ صنعتی و تجارتی ایڈیشن اور اشتہارات کی تفصیلات۔ یہ سب پڑھ لیں۔ تب تک امید ہے میرا ناشتہ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد آپ کا نمبر آ سکتا ہے“..... سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”ارے ارے۔ یہ سب کچھ پڑھتے پڑھتے تو بچ کیا دن کا وقت بھی گزر جائے گا اور تم صرف ناشتے کی بات کر رہے ہو کیا تمہارے ناشتے میں لچ اور ذرہ دونوں شامل ہوتے ہیں“..... عمران نے احتجاج بھرے لہجے میں کہا۔

”حکما کہتے ہیں کہ صحت مند رہنے کے لئے ناشتہ بھرپور کرنا چاہئے۔ لچ اور ذرہ کا کیا ہے بس آٹھ دس ڈشبری ہوتی ہیں۔ ان سے کیا بنتا ہے۔ اصل چیز تو ناشتہ ہی ہوتا ہے اور میں اپنا ناشتہ تیار کر رہا ہوں۔ تیار ہونے کے بعد میں ناشتہ کروں گا۔ اس لئے مجبوری ہے۔“ سلیمان کا روکھا سا جواب سنائی دیا۔

”بھرپور ناشتہ۔ اچھا۔ اچھا میں سمجھ گیا۔ قید بھری پوریوں کا ناشتہ لے کر آرہے ہو آج میرے لئے۔ واہ۔ واہ۔ آج تو مزہ آجائے گا۔ یہ خشک اور بد مزہ توس اور بد رنگ اور کروی چائے پی کر ناشتے کا تصور ہی بد مزہ ہو گیا ہے۔ واہ۔ بھرپور ناشتہ۔ واہ۔ مزہ آگیا۔“ عمران نے ہنسنے لے لے کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے واقعی وہ تصور ہی

کروے ڈکار ہی۔ تم مجھ پرورش نہ تھو کھلاؤ کسی طرح..... عمران نے زنج ہوئے ہوئے کہا۔

”سوری جتاپ۔ جلو مزاج تو کروا ہے آپ کا۔ یہ تو قسمت کی بات ہے لیکن اب اگر ساتھ کروے ڈکار بھی آپ نے لینے شروع کر دیئے تو پھر آپ کو جنگل میں ہی رہنا پڑ جائے گا اور میں آپ سے شہر چھوڑ کر اپنے بلوں سے ہاتھ نہیں دھونا چاہتا۔ اس لئے وہی اپنا توس اور چائے والا ناشتہ..... اس بار دروازے سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ ٹرائی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو رہا تھا اور پھر اس نے ناشتہ میز پر لگانا شروع کر دیا۔

”یا اللہ۔ کس حکیم باورچی سے واسطہ پڑ گیا ہے..... عمران نے اخبار کو میز پر پٹختے ہوئے کہا۔

”شکر کریں ورنہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ ناشتے کے دوران آپ کو دو چار ہزار بار ہاتھ روم کے چکر لگانے پڑ جاتے اور لپٹک آپ غائب ہی ہو چکے ہوتے۔ یہ جو آپ کی کچھ نہ کچھ صحت نظر آرہی ہے یہ سب میری وجہ سے ہے..... سلیمان نے جواب دیا۔

”جلو سوری تو کچھ نہ کچھ صحت ہوئی۔ یہ جو تمہاری بہت کچھ صحت نظر آ رہی ہے یہ کس کی وجہ سے ہے..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے عصیلے لچے میں کہا۔

”مجبوری ہے جتاپ۔ اپنی اپنی قسمت کی طرح صحت بھی اپنی اپنی ہوتی ہے اور سمجھدار لوگ دوسرے کا منہ لال دیکھ کر اپنے منہ پر

چلنے مارنا شروع نہیں کر دیتے۔ جو کچھ ہے اس پر شکر رہتے ہیں۔ سلیمان نے ٹرائی واپس موڑ کر جاتے ہوئے کہا۔

”اچھا اچھا سمجھ گیا۔ تو تمہاری اس صحت کا راز چلنے کھانے میں ہے۔ خود کیوں تکلیف کرتے ہو۔ یہ خدمت میں سرانجام دے دیا کروں گا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”باورچی میں ہوں جتاپ۔ میرا کام ہیا کرنا ہے اور آپ کا کام کھانا ہے۔ اس لئے آپ اپنے کام تک ہی محدود رہیے..... سلیمان نے دروازے سے راہداری میں مڑتے ہوئے جواب دیا اور عمران اس کے پس خوبصورت اور گہرے جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد وہ ہاتھ روم سے ہاتھ دھوئے اور کلیاں کرنے کے بعد واپس آیا ہی تھا کہ میز پر بڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی۔ (اکسن) بذبان خود بول۔ بلکہ فرما رہا ہوں..... عمران نے بڑے تکلف بھرے لہجے میں کہا۔

یہ صبح صبح ڈگریوں کی گردان اور ساتھ ہی فرمانے کا تکلف۔ کیا بات ہے۔ کیا آج سلیمان نے نگوا سا ناشتہ کرا دیا ہے..... دوسری طرف سے سر سلطان کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”سلیمان اور نگوا ناشتہ۔ یہ دونوں متضاد چیزیں ہیں جتاپ۔ جہاں تو ناشتہ مل جانا ہی غنیمت ہے۔ آپ کمزور اور نگزے کے چکر میں

بڑے ہوئے ہیں۔ ڈگریاں تو میں نے اس لئے سنائی تھیں تاکہ اگر صبح صبح کوئی ادھار لینے والا فون کر رہا ہو تو کم از کم ڈگریاں سن کر میری قابلیت سے مرعوب ہو کر ادھار واپس طلب نہ کرے کہ اب اتنے اعلیٰ تعلیم یافتہ آدمی سے کیسے مانگا جاسکتا ہے اور اگر کوئی ایسے صاحب ہوں جو مجھے ادھار دینا چاہتے ہوں تو وہ ڈگریاں سن کر فوراً ادھار دینے پر آمادہ ہو جائیں کہ آدمی ساکھ والا ہے۔ ادھار واپس کر دے گا۔ جہاں تک فرمانے کا تعلق ہے تو فرمائش تو کی جاسکتی ہے۔ اب سارے آغا سلیمان پاشا جیسے کٹھور تو نہیں ہو سکتے۔ آپ جیسے ہمدرد اور رحمدل بھی اس دنیا میں رہتے ہیں جو دوسروں کی فرمائش پوری کرنا اپنا فرض اولین سمجھتے ہیں..... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”اچھا تو تم اب فرمائشیں بھی کرنے لگ گئے ہو۔ بچارے سر عبدالرحمن کا کیا ہوگا۔ ایک ہی لڑکا تھا وہ بھی..... سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا کیونکہ سر سلطان کا جواب واقعی انتہائی کاٹ دار تھا۔ انہوں نے عمران کو عورتوں میں شامل کر دیا تھا۔ کیونکہ محاروٹا فرمائشیں کرنے کی عادی عورتیں ہی ہوتی ہیں۔

”اے اے یہ عمارو یہ خواہش کہ کوئی فرمائش کرنے والی ملے میں آنٹی سے بات کرتا ہوں۔ ان کو تو ساری عمر یہی گھ رہا کہ ان کی ایک بھی فرمائش پوری نہ ہوئی اور آپ.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بس۔ اب مزید بات چیت بند۔ جہاں یہ جواب بتا رہا ہے کہ تم لا جواب ہو چکے ہو۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جب جہاں سے پاس جواب نہ ہو تو تم آنٹی کا سہارا لینے پر مجبور ہو جاتے ہو۔“ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”آنٹی ہی ہیں لا جواب اب میں کیا کر سکتا ہوں.....“ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

”تم اور کچھ نہ کرو۔ بس فوراً میرے دفتر آ جاؤ۔ میں تمہارا منتظر ہوں۔“ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور اٹھ کر ڈرائیونگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار سنٹرل سیکرٹریٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سر سلطان کا اسے اس طرح صبح صبح ملانا معنی خیز تو ضرور تھا لیکن سر سلطان کا موڈ بتا رہا تھا کہ جو معاملہ بھی ہے۔ وہ بہر حال سیریس نہیں ہے۔ یہی بات ہو چتا ہوا وہ سیکرٹریٹ کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سیکرٹریٹ پہنچ کر اس نے کار تو پارکنگ میں روکی اور پھر سر سلطان کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ جہاں کا سارا عملہ اس سے اچھی طرح واقف تھا اس لئے سب سے سلام بھرا کرتا ہوا وہ سر سلطان کے پی۔ اے کے دفتر میں داخل ہو گیا۔

”اوہ عمران صاحب۔ آپ.....“ پی۔ اے نے اٹھ کر استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”جہاں سے صاحب نے صبح بلایا ہے۔ خیریت ہے۔ کہیں

کرنے کا موقع دیتے۔..... عمران نے ریشازنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”جلدی۔ کیا مطلب۔ کیسی جلدی۔.....“ سر سلطان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ریشازنگ ہونے کی۔ اب ظاہر ہے آپ کو الوداعی پارٹی تو دنیا ہی پڑے گی اور پارٹی چاہے کیسی ہی کیوں نہ ہو اس پر رقم تو بہر حال خرچ ہوتی ہی ہے اور میری معاشی حالت آجکل بے حالی کا شکار ہو رہی ہے۔.....“ عمران نے صوفے پر بیٹھے ہوئے کہا۔

”تھیں کس نے کہ دیا ہے کہ میں ریشازنگ ہو رہا ہوں۔.....“ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو بھر جمع دفتر میں بیٹھنے کی بجائے ریشازنگ روم میں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں آپ۔ ریشازنگ روم تو ظاہر ہے ریشازنگ کے بیٹھنے کی جگہ کو ہی کہتے ہیں۔.....“ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”تمہاری وجہ سے بیٹھا ہوں۔ کیونکہ تم سے جو بات کرنی ہے وہ دفتر میں بیٹھ کر نہیں ہو سکتی۔.....“ سر سلطان نے کہا اور اٹھ کر نہ صرف ریشازنگ روم کا دروازہ بند کر دیا بلکہ ساتھ ہی سوئچ پینل پر موجود سرخ رنگ کا بٹن بھی پریس کر دیا اور سر سلطان کو ایسا کرتے دیکھ کر عمران کے چہرے پر خود بخود سنجیدگی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سرخ بٹن پریس ہونے کے بعد ریشازنگ روم

صاحب کا گھر میں جھگڑا تو نہیں ہو گیا۔ موڈ کیسا ہے۔.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں جناب۔ صاحب کا موڈ تو ٹھیک ہے۔ انہوں نے شاید آپ کو ڈائریکٹ کال کی ہے۔ میرے ذریعے تو ابھی تک کوئی کال نہیں ہوئی۔ ویسے صاحب یہاں آنے سے پہلے ایوان صدر گئے تھے۔.....“ بی اے نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ایوان صدر میں ضرور کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس کی وجہ سے اسے کال کیا گیا ہے اور بات ظاہر ہے ایسی ہوگی جو فون پر نہ بتائی جاسکتی ہوگی۔ سر سلطان کے دفتر کے باہر کھڑے چڑاسی نے بڑے مودبانہ لہجے میں اسے سلام کیا اور ساتھ ہی دروازہ کھول دیا۔

”بڑے صاحب آپ کے منتظر ہیں جناب۔.....“ چڑاسی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا مجھے پہلے بتایا ہوتا تو میں دوچار گھنٹے ٹھہر کر آتا کیونکہ اشتہار کا بھی اپنا لطف ہوتا ہے لیکن چلو تمہارے بڑے صاحب کی قسمت میں اب یہ لطف حاصل کرنا تھا ہی نہیں۔.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ سر سلطان دفتر کے بجائے طے ریشازنگ روم میں تھے کیونکہ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی سر سلطان نے اسے ریشازنگ روم سے ہی آواز دی تھی۔

آپ نے بڑی جلدی کی ہے جناب۔ کم از کم مجھے کچھ رقم تو اکٹھی

مکمل طور پر سیلڈ ہو جاتا ہے اور ایسا اس وقت ہی کیا جاتا ہے جب کوئی ایسی بات کرنی ہو جسے لیک آؤٹ ہونے سے بچانا ہو اور سر سلطان کے ایسا کرنے کا مطلب یہی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی انتہائی اہم خفیہ اور سنجیدہ بات کرنا چاہتے ہیں۔

"عمران بیٹے! ایک اہم پرابلم سامنے آیا ہے۔ پہلے تم یہ فائل دیکھ لو۔ پھر بات ہوگی۔" سر سلطان نے ایک سائینڈ پر رکھے ہوئے کانفیڈنشل باکس میں سے ایک فائل نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"خیریت ہے آپ کچھ زیادہ ہی پراسرار بن رہے ہیں۔" عمران نے فائل لیتے ہوئے کہا۔

"تم اسے پڑھ لو۔ پھر مزید بات ہوگی۔" سر سلطان نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے فائل کھولی اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر اس نے اسے پڑھنا شروع کر دیا۔ فائل میں پانچ صفحات تھے جن پر باریک الفاظ میں نائپ کیا گیا تھا۔ عمران جیسے جیسے فائل پڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات دیکھے ہی گہرے ہوتے چلے گئے۔

"یہ تو انتہائی اہم معاملہ ہے۔ یہ ہتھیار تو ہمیں ہر صورت میں حاصل کرنا پڑے گا۔" عمران نے فائل پڑھ کر اسے بند کرتے ہوئے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس باریہ مشن سیکرٹ سروس کی

بجائے ایک نئی فوجی تنظیم کے حوالے کر دیا گیا ہے۔" سر سلطان نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"نئی فوجی تنظیم۔ کیا مطلب۔ کس تنظیم کی بات کر رہے ہیں آپ۔" عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہنگ فوس اس نئی تنظیم کا نام ہے۔" سر سلطان نے کہا تو عمران کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرتے۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں شاید۔" عمران نے کہا۔

"نہیں ایسے اہم معاملات میں مذاق کرنے کی کیا گنجائش ہو سکتی ہے۔ مجھے بھی اس کا علم نہ تھا۔ آج صبح ایوان صدر سے میری رہائش گاہ

پر فون کیا گیا اور مجھے یہاں دفتر آنے سے پہلے ایوان صدر میں کال کیا گیا چنانچہ میں ایوان صدر گیا اور وہاں صدر صاحب ناشتے پر میرے منتظر

تھے۔ ہم نے ناشتہ اکٹھے ہی کیا۔ وہاں صدر صاحب نے مجھے اس بارے میں تفصیلات بتائیں اور ساتھ ہی یہ فائل بھی دی۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ

تو یہی چاہتے تھے کہ یہ اہم ترین مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس ہی مکمل کرے لیکن وزارت دفاع اور اعلیٰ فوجی حکام نے اس مشن کو ہنگ

فوس کے ذریعے مکمل کرانے پر اصرار کیا اور اس سلسلے میں ایسے

دلائل دیئے کہ مجبوراً انہیں ان کی بات ماننا پڑی۔ لیکن اس کے باوجود

میں پوری طرح مطمئن نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے بلا کر ایکسٹو سے درخواست کرنے کیلئے کہا ہے کہ ایکسٹو اس اہم فوجی

محلے کیلئے اس طرح کام کرے کہ اعلیٰ فوجی حکام کی بات بھی پوری

ہو جائے اور پاکیشیا کا بھی نقصان نہ ہو۔ یہ فائل بھی انہوں نے مجھے دی ہے۔ میں نے جب یہ فائل پڑھی اور صدر مملکت سے اس کیس کی تفصیلات سنیں تو میں نے ایسے اہم ترین کیس کو ایک نامعلوم اور نئی سروس کے حوالے کرنے کی سختی سے مخالفت کی لیکن صدر مملکت نے کہا کہ وہ اب مجبور ہیں۔ اجازت دینے کے بعد اسے واپس لینا ان کے وقار کے خلاف ہے۔..... سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ پنک فورس ہے کیا۔ کب قائم ہوئی۔ کون لوگ اس میں شامل ہیں اور اس کی کارکردگی کا دائرہ کار کیا ہے۔ ویسے یہ نام تو سراسر غیر فوجی ہے۔ اس نام سے تو یہی ظاہر ہوتا کہ یہ عورتوں کی فورس ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارا انداز درست ہے۔ میں نے ایوان صدر سے واپسی پر سب سے پہلے وزارت دفاع کے سیکرٹری سے بات کی اور ان سے مجھے اس بارے میں تفصیلات معلوم ہوئی ہیں۔ یہ فورس پانچ پاکیشیائی لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ اس کا نام پہلے ملٹری سیکرٹ سروس رکھا جا رہا تھا لیکن بعد میں اس لئے یہ نام نہ رکھا گیا کہ اس طرح ملاحظہ ہو سکتا تھا جس طرح دوسرے ممالک میں ملٹری کے تحت ڈائریکٹ ایکشن ۱۰ بھینسیاں ہوتی ہیں اور جن کے ارکین کو ”ڈی ایکٹ“ کہا جاتا ہے اس طرح کی یہ بھینسی پہلی بار پاکیشیا میں قائم کی گئی ہے لیکن بقول سیکرٹری وزارت دفاع اس کا نام جان بوجھ کر پنک فورس اس لئے

لئے رکھا گیا ہے تاکہ اس کا تعلق ملٹری سے نہ سمجھا جاسکے۔ پنک فورس کی لیڈر ایک لڑکی صالحہ نامی ہے اور اس صالحہ کے بارے میں جو مزید تفصیلات معلوم ہوئی ہیں اس کے مطابق یہ آرمی چیف آف سٹاف کی عہدہ ہے اور انہی کی سفارش پر یہ سب کچھ ہوا ہے۔ اس کا خفیہ سربراہ بھی بنایا گیا ہے جس کا کوڈ نام کرنل پاشا رکھا گیا ہے اور بقول سیکرٹری وزارت دفاع پنک فورس میں شامل صالحہ سمیت پانچوں لڑکیاں انتہائی تربیت یافتہ اور منجھی ہوئی ڈی ایکٹ ہیں۔ ان پانچوں لڑکیوں نے اس کی باقاعدہ یوٹائیٹڈ کارمن میں تربیت حاصل کی ہے اور یوٹائیٹڈ کارمن کی ملٹری اسٹیلی جنس میں انہوں نے باقاعدہ ایک شعبے کے طور پر انتہائی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے لیکن چونکہ ان کا تعلق پاکیشیا سے تھا اس لئے یوٹائیٹڈ کارمن کی فوج انہیں وہاں مستقل حیثیت دینے کیلئے تیار نہ ہوئی اور انہیں فارغ کر دیا گیا اور تب سے انہیں یہ خیال آیا کہ انہیں اپنی صلاحیتیں پاکیشیا کے مفاد میں استعمال کرنی چاہئیں۔ نتیجہ یہ گروپ پاکیشیا آگیا۔ فوجی حکام نے صدر صاحب کو جو دلائل دے کر راضی کیا اس میں اہم دلیل یہ تھی کہ اکیڈمیا اور کافرستان دونوں اس معاملے میں بے حد محتاط اور چوکنا ہوں گے۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس یا کسی بھی اور بھینسی نے اس مشن پر کام کیا تو انہیں فوراً علم ہو جائے گا جبکہ پنک فورس کے بارے میں ابھی تک کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے یہ آسانی سے کامیابی حاصل کر لے گی۔ اس دلیل اور اس پنک فورس کی پرسنل فائز ویکھ کر صدر

ان پانچوں لڑکیوں نے وہیں کی یونیورسٹی سے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور اس کے بعد یہ پانچوں یونیورسٹی کارمن کی سپیشل فورسز میں شامل ہو گئیں اور انہیں وہاں مکمل اور بہترین تربیت دی گئی لیکن چونکہ یہ پاکیشیائی قومیت رکھتی تھیں اس لئے انہیں وہاں کی باقاعدہ کسی ایجنسی میں شامل کرنے سے انکار کر دیا گیا۔ اس پر ان پانچوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں پاکیشیا کی سلامتی اور مفاد کے لئے استعمال کریں گی چنانچہ یہ پانچوں ہمیشہ کے لئے یونیورسٹی کارمن کو چھوڑ کر یہاں آ گئیں۔ صالحہ مجھ سے ملی اور اس نے میرے سامنے یہ تجویز رکھی کہ ان کے گروپ کو ضروری تربیت کے بعد ملٹری سیکرٹ سروس کے طور پر باقاعدہ کیا جائے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی وجہ سے میں نے انکار کر دیا لیکن وزارت دفاع کے ماہرین ان کی ذہانت۔ صلاحیتوں اور کارکردگی کو پاکیشیا کے مفاد میں استعمال کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے اس گروپ کو بطور ڈی ایجنٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا لیکن اس کے ساتھ ہی ان کی کارکردگی کا دائرہ کاریہ بھی طے کر دیا گیا کہ وہ بظاہر عام گروپ کے طور پر کام کریں گی تاکہ دوسرے ملکوں کے ایجنٹ انہیں پاکیشیائی ایجنٹ کے طور پر نہ سمجھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے لئے پنک فورس کا نام تجویز کیا جسے وزارت دفاع نے قبول کر لیا۔ کرنل پاشان کے سرکاری رابطہ آفیسر مقرر ہوئے ہیں۔ ان کا ہیڈ کوارٹر شہر میں بنایا گیا ہے۔ جنرل واسطی نے پوری تفصیل سے ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

گلد..... اچھا آئیڈیا ہے۔ بشرطیکہ یہ پانچوں کسی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں..... عمران نے کہا کیونکہ اسے یہ آئیڈیا واقعی پسند آیا تھا۔

”سرجھوٹے جھوٹے مشنوں میں مسلسل ان کی کارکردگی کا جائزہ لیا گیا ہے اور وہ ہر امتحان میں پوری اتری ہیں اس لئے اب انہیں ریڈ بلاسٹ میزائل کا اہم ترین مشن سونپا گیا ہے اور مجھے امید ہے بلکہ یقین ہے کہ وہ اس امتحان میں بھی پوری اتریں گی..... جنرل واسطی نے عمران کی طرف سے تعریفی الفاظ سننے کے بعد مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ ان پانچوں کی پرسنل فائلز ابھی اور اسی وقت سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان کے دفتر بھجوا دیں۔ وہاں میرا خصوصی نمائندہ علی عمران موجود ہے۔ وہ یہ فائلیں مجھ تک پہنچا دے گا۔ انہیں دیکھنے کے بعد میں یہ فیصلہ کروں گا کہ کیا یہ مشن آپ کی اس پنک فورس کے حوالے کیا جاسکتا ہے یا نہیں..... عمران نے کہا۔

”مگر سر۔ صدر مملکت نے تو اس کی باقاعدہ منظوری دے دی ہے..... جنرل واسطی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”صدر مملکت کی دی ہوئی منظوری میرے لئے حتمی نہیں ہوتی۔ اسے میں کینسل بھی کر سکتا ہوں..... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”سر سلطان۔ صدر مملکت سے آپ میری طرف سے کہہ دیں کہ

میں نے اس ہتھیار کو اڑانے کا یہ سب سے بہترین موقع ہے۔.....
عمران نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی اس زاویے کی طرف تو میرا ذہن ہی نہ گیا تھا لیکن ایک بات کہوں۔ اگر تم برا نہ مانو تو“..... سر سلطان نے قدرے ہنسی بھرتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات کا آج تک آنٹی نے کبھی برا نہیں منایا۔ میں نے کیا برا منانا ہے۔ سب بھی میں نے آنٹی سے کہا کہ آپ سر سلطان کی بات کا برا کیوں نہیں مناتیں تو انہوں نے ہمیشہ مجھے ایک ہی جواب دیا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے بھرے پر چھائی ہوئی سنجیدگی لکھتے دوبارہ ہنسی میں بدل گئی تھی۔

”کیا جواب“..... سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ جواب بین الاقوامی زبان میں ہوتا ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بین الاقوامی زبان میں تمہاری آنٹی جواب دے گی۔ اسے تو سوائے اپنی مادری زبان کے اور کوئی دوسری زبان ہی نہیں قلم“..... سر سلطان نے اس بار حیرت بھرے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”آپ اچھے سیکرٹری وزارت خارجہ ہیں۔ آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ بین الاقوامی زبان اشاروں کی زبان کو کہتے ہیں۔“ عمران نے حد بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

ایسے اہم مشنز آئندہ میری منظوری کے بغیر کسی بھی سروس کو دینے جانے کے احکامات صادر نہ کر دیا کریں۔ جذباتیت اپنی جگہ لیکن پاکیشیا کی سلامتی اور اس کے تیرہ کروڑ عوام کی زندگیوں اور عورتوں کا تحفظ اپنی جگہ۔..... عمران نے سر سلطان سے مخاطب ہو کر انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کہہ دوں گا۔ میں شاید پہلے ہی یہ بات کر دیتا لیکن میں یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ اگر یہ نئی سروس اپنے مشن میں ناکام بھی رہتی ہے تب بھی یہ ہتھیار بہر حال کافرستان تو بچنے کا ہی سہی وہاں سے بھی تو اسے حاصل کیا جاسکتا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہاں سے زیادہ آسانی سے حاصل کیا جاسکتا ہے کیونکہ وہاں ایئر میسن ایجنٹ تو موجود نہ ہوں گے۔..... سر سلطان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ بظاہر کافرستانی حکام اس تجربے کو اپنے ملک کے دفاع کے لئے مفید قرار نہ دیتے ہوئے معاہدہ کینسل کر دیں۔ اس طرح انہیں معلوم ہے کہ شوگر ان اور پاکیشیا دونوں اپنی اپنی جگہ مطمئن ہو جائیں گے اور پھر وہ کسی بھی وقت خاموشی سے یہ ہتھیار حاصل کر کے سنور کر لیں گے۔ آپ تو بہر حال مجھ سے زیادہ بہتر طور پر جانتے ہیں کہ بین الاقوامی طور پر ایسے جکر تو اکثر چلائے جاتے ہیں لیکن تجربہ ان کے لئے ایک مجبوری ہے۔ ایئر میسن نے بہر حال تجربہ کرنا ہے اور کافرستان نے دیکھنا ہے۔

”اوہ - اچھا - واقعی یہ زبان تو وہ بہت اچھی طرح جانتی ہے لیکن اشارہ کون سا تھا“..... سرسلطان نے پوری طرح محفوظ ہوتے ہوئے کہا۔

”وہی بین الاقوامی اشارہ“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”بین الاقوامی اشارہ - کیا مطلب ہے - یہ آج تمہیں بین الاقوامی کا کیا دورہ پڑ گیا ہے“..... سرسلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”وہی کنپٹی کے پاس انگلی لے جا کر اسے دائرے میں گھمانے والا اشارہ“..... عمران نے کہا تو سرسلطان ایک لمحے تک تو سوچتے رہے پھر بے اختیار اونچی آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑے - کیونکہ وہ سمجھ گئے تھے کہ اس اشارے کا مطلب ہے کہ بولنے والا پاگل ہے - اس کی بات کا کیا برا ماننا۔

”تو یہ خیال ہے تمہاری آنٹی کا میرے متعلق“..... سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ان کے پاس تو آپ کے لئے خیالات کا پورا مجموعہ ہے لیکن اب کیا کیا جائے کہ آپ بین الاقوامی اشاروں کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے - بہر حال آپ وہ برائے نامنے والی بات کر رہے تھے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ہاں - میرا مطلب تھا کہ اب جبکہ صدر مملکت نے اس سروس کے قیام اور اسے مشن دینے کی منظوری دے دی ہے تو میری درخواست ہے کہ تم اسے کینسل نہ کرنا۔ گو وہ قانونی طور پر تو

تمہاری کینسلیشن کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں لیکن اب میں کیا کہوں - تم بہتر سمجھ سکتے ہو“..... سرسلطان نے منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”وہ صرف آپ کے ہی پاس نہیں ہیں - میرے ملک کے صدر بھی ہیں اور اس لحاظ سے وہ میرے لئے انتہائی واجب الاحترام ہیں - ویسے بھی ان کی شخصیت ایسی ہے کہ میں ذاتی طور پر انہیں بے حد پسند کرتا ہوں - آپ فکر نہ کریں - یہ تو میں نے جنرل واسطی پر ذرا ایکسٹنوکا رعب جمانے کے لئے بات کر دی تھی“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو سرسلطان نے ایسے لمبا سانس لیا جیسے ان کے ذہن پر موجود بہت دباؤ ختم ہو گیا ہو۔

”میرا خیال ہے کہ اب ہمیں باہر دفتر میں چل کر بیٹھنا چاہئے“..... سرسلطان نے کہا اور عمران کے اشتباہ میں سرملانے پر وہ اٹھ کھڑے ہوئے - انہوں نے اٹھ کر سوئچ پینل پر موجود مخصوص بٹن پریس کیا اور پھر دروازہ کھول کر وہ ریشا ترنگ روم سے باہر آ گئے - سرسلطان نے اپنی کرسی پر بیٹھنے ہی سیکرٹری کو فون کر کے چائے بھجوانے کا کہہ دیا۔

”یہ تم نے جنرل واسطی سے بات کرتے ہوئے سیف اللہ خان اور اس کی بیٹی صالحہ کا ذکر کیا تھا اور جنرل واسطی نے تسلیم کیا تھا کہ صالحہ ہی بینک فورس کی لیڈر ہے - کیا تمہیں اس بارے میں پہلے سے رپورٹ مل چکی تھی“..... سرسلطان نے کہا۔

”نہیں۔ کل اتفاق سے اس سے ملاقات ہو گئی تھی۔ اس وقت تو میں اسے اتفاق ہی سمجھا تھا لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ شاید مس صالطہ نے جان بوجھ کر یہ سب کچھ کیا تھا۔ اب چونکہ وہ پاکیشیا کی ڈی ایجنٹ ہے بلکہ ڈی ایجنٹ گروپ کی لیڈر ہے اس لئے یقیناً اس نے یہ سوچ کر یہ ملاقات کی ہوگی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کے لیڈر کو بھی دیکھا جائے کہ وہ کتنے پانی میں ہے لیکن یقیناً اسے مایوسی ہی ہوئی ہوگی کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹیم کے لیڈر کے پاس تو جلو بھریانی بھی نہیں ہے۔“ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”جلو بھریانی کی بات چھوڑو۔ میں تمہیں بالٹی بھریانی مہیا کر دوں گا تب بھی تم جیسا ذہیت اس میں ڈوب نہیں سکتا۔ تم اس ملاقات کے بارے میں بتاؤ۔“ سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہی نتیجہ اس نے بھی نکالا تھا جو آپ نے نکالا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کا کوئی نہ کوئی تعلق بہر حال بینک فورس سے ضرور ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا نتیجہ؟“ سر سلطان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”آپ مجھے ذہیت کہہ رہے ہیں اور اس نے بھی آخر کار یہی لقب دیا تھا۔“ عمران نے کہا تو سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”تم نے اسے یقیناً اچ کیا ہوگا اس لئے مجبوراً اسے ایسا کہنا پڑا ہو گا۔“ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ عمران سر سلطان کی بات کا جواب دیتا۔ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی

اور سر سلطان لچکت سیجیدہ ہو گئے۔ دوسرے لمحے چڑاسی ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں چائے کی دو پیالیاں رکھی ہوئی تھیں۔ چڑاسی نے بڑے مودبانہ انداز میں ایک ایک پیالی عمران اور سر سلطان کے سامنے رکھ دی اور پھر خاموشی سے واپس چلا گیا۔

”میرا خیال ہے آپ کی وزارت کو بجٹ بے حد کم ملتا ہے۔“ عمران نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

”بجٹ کم ملتا ہے۔ کیا مطلب؟“ سر سلطان نے بھی پیالی اٹھاتے ہوئے چونک کر کہا۔

”سیکرٹری وزارت خارجہ چائے منگوائے اور صرف ایک پیالی چائے چڑاسی لے آئے۔ دوسرے دفاتر میں ایک جھوٹا سا افسر بھی چائے منگوائے تو چائے کے ساتھ ٹرائی بھری ہوئی بسکٹوں اور دوسرے لوازمات کی ہوتی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”یہ چائے دفتر کے خرچ سے نہیں آئی۔ میں اس پر اپنی ذاتی رقم خرچ کرتا ہوں اور میری تنخواہ تمہیں تو معلوم ہے کہ آدمی سے زیادہ تو اس ادھار میں کٹ جاتی ہے جو بین کی شادی کے لئے میں نے دفتر سے ایڈوانس لیا تھا۔ باقی آدمی تنخواہ میں ملازموں کا خرچہ بھی ہوا اور گھر کا بھی۔“ سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اسے معلوم تھا کہ سر سلطان نے اپنی بیٹی کی شادی میں خاصی بڑی رقم ادھار لی تھی حالانکہ عمران نے سر سلطان

سے کہا تھا کہ وہ سرسلطان کی بیٹی اور اپنی بہن کی شادی خود کرے گا لیکن ظاہر ہے سرسلطان جیسے خوددار آدمی ایسی بات کہاں برداشت کر سکتے تھے اس لئے وہ کسی طرح بھی نہ مانے تھے۔ مجبوراً عمران خاموش ہو گیا تھا اور نہ صرف عمران بلکہ اس کے ڈیڈی سرعبدالرحمن اور سرسلطان کے اور بہت سے دوستوں نے بھی عمران جیسی ہی کوششیں کی تھیں لیکن سرسلطان کی خودداری آڑے آگئی تھی اور اسی خودداری کے ہاتھوں سب مجبور ہو گئے تھے۔ یہ ان کی ایمانداری، فرض شناسی، اور ایمان کی پختگی کا واضح ثبوت تھا۔

”سوری حجاب۔ میرا مقصد آپ کو رنج پہنچانا نہ تھا“..... عمران جیسے شخص کو بھی سرسلطان کی بات سن کر مجبوراً یہ الفاظ کہنے پڑے۔
 ”ارے ارے۔ تم خواجہ ربیضان ہو گئے ہو۔ فکر نہ کرو۔ ابھی میں اس قابل ہوں کہ تمہیں ادھار میں خاصی بڑی رقم دے سکوں۔“
 سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی نیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور سرسلطان نے ہاتھ بڑھا کر سیور اٹھایا۔

”سر۔ ملز میڈ کو آرثر سے ایک پیکیٹ آیا ہے۔ کیا آپ کو بھجوا دیا جائے“..... دوسری طرف سے ان کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
 ”یس۔ فوراً بھجھو“..... سرسلطان نے کہا اور سیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور سرسلطان کا آفس سپرنٹنڈنٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بک اور ایک پیکیٹ تھا۔ اس نے پیکیٹ

سلطان کے سامنے میز پر رکھا اور پھر بک سرسلطان کے سامنے کھول کر رکھ دی۔ سرسلطان نے اس پر دستخط کر کے پیکیٹ کی وصولی کی رسید دی اور سپرنٹنڈنٹ سلام کر کے واپس چلا گیا تو سرسلطان نے پیکیٹ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے پیکیٹ کھولا اور اس میں موجود فائلیں باہر نکال لیں۔ اس نے سب سے پہلے صالحہ کی فائل کھولی اور اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے وہ فائل بند کر کے سرسلطان کی طرف بڑھا دی اور دوسری فائل کھولی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے میں اس نے پانچوں فائلوں کا مطالعہ مکمل کر لیا اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات تھے۔

”تم نے کیا فیصلہ کیا ہے عمران“..... سرسلطان نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

”فائلوں کے مطابق تو یہ لڑکیاں واقعی ڈی ایجنٹ بننے کے قابل ہیں۔ اب عملی طور پر کیا کارکردگی سامنے آتی ہے۔ اس کا علم مشن میں ہو جائے گا۔ اس لئے میں نے بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس مشن کو پنک فورس کو ہی مکمل کرنے دیا جائے۔ آپ جنرل واسطی اور صدر مملکت کو ایکسٹرنل رضا مندی کی اطلاع دے دیں“..... عمران نے کہا تو سرسلطان کے چہرے پر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ کیونکہ انہیں مسلسل یہی خطرہ تھا کہ عمران نے انکار کر دینا ہے اور یہ بات وہ بھی جانتے تھے کہ جب عمران بطور ایکسٹرنل کارروائی تو پھر اس کے انکار پر صدر مملکت کے لئے بھی سوائے سر جھکانے کے اور کوئی صورت نہیں

دروازے پر دستک کی آواز سنتے ہی میز کے عقب میں اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر ایکریبی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ سے اس نے میز کے کنارے پر لگے ہوئے بہت سے بیٹوں میں ایک بیٹن دبا دیا۔

"میں کم ان"..... اس نے رعب دار لہجے میں کہا۔ دوسرے لہجے دروازہ کھلا اور ایک لمبا ترنگا ایکریبی نوجوان اندر داخل ہوا۔ اندر داخل ہوتے ہی اس نے ادھیڑ عمر آدمی کو بڑے مودبانہ انداز میں سلام کیا۔

"بیٹھو کراؤن"..... ادھیڑ عمر نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تھینک یو باس"..... نوجوان نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

رہ جاتی۔

"لیکن کیا تم اس سلسلے میں خود کچھ نہ کرو گے"..... سر سلطان نے کہا۔

"آپ کی تسلی کے لئے بتا رہا ہوں کہ میں نے خود بھی نیم لے کر کا کا نہ جرے پر جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ لیکن ہم صرف اس وقت آگے بڑھیں گے جب یہ دیکھیں گے کہ پنک فورس ناکام ہو رہی ہے۔ ورنہ میں نے ان کے مشن میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی صلاحیتوں کا بھرپور انداز میں استعمال کریں۔ اگر وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہ پاکیشیا کے لئے ایک نیک فال ہوگی کہ پاکیشیا کی سلامتی اور محفوظ کے لئے ایک اور باصلاحیت گروپ وجود میں آجائے گا۔ آپ یہ فائلیں جنرل واسلی کو واپس بھجوا دیں اور مجھے اجازت دیں"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو اس کی نقلیں اپنے ریکارڈ میں رکھ لو"..... سر سلطان نے پیشکش کرتے ہوئے کہا۔

"توبہ - توبہ - لڑکیوں کی پرسنل فائلیں اور وہ میں اپنے پاس رکھوں۔ اماں کی نوپہ چل گیا تو فی لڑکی ایک ہزار جوتے پڑیں گے اور میری کھوپڑی اتنی بھی مضبوط نہیں ہے جتنی آپ کی..... مم معاف کیجئے میرا مطلب ہے جتنی آپ سمجھتے ہیں اس لئے خدا حافظ"..... عمران نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

”جہیں کالانہ جریرے میں واقع ایک زمین اڈے سے واپس آنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے۔“..... باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔
 ”دو سال ہوئے ہیں باس۔“..... کراؤن نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم کتنا عرصہ وہاں رہے اور کس حیثیت سے کام کرتے رہے ہو۔“ باس نے پوچھا۔

”میں نے چھ سال وہاں گزارے ہیں باس اور چیف سیکورٹی آفیسر کے طور پر کام کرتا رہا ہوں۔“..... کراؤن نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں اس بار حیرت کا تاثر نمایاں تھا۔

”میں نے جہاری پرسنل فائل دیکھی ہے۔ اس کے مطابق تم ساڈان میں بھی خصوصی مرکز پر کام کرتے رہے ہو۔“..... باس نے کہا۔
 ”ییس سر۔ میں نے تین سال تک وہاں ایکریمین ایجنسی سے مل کر مخصوص کام کیا ہے۔“..... کراؤن نے جواب دیا۔

”حکومت ساڈان کی ہتھکنیاں بھی اس وقت جہارے ساتھ شامل تھیں۔“..... باس نے پوچھا۔

”ییس باس۔ ہم ایکریمین مفادات کے تحت ساڈان حکومت کے ساتھ ہی کام کرتے تھے۔“..... کراؤن نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم حکومت ساڈان کی سرکاری ہتھکنی میں ریگی گروپ سے واقف ہو گئے۔“..... باس نے پوچھا۔

”ریگی گروپ۔ اودہ نہیں باس۔ ریگی سے تو میں اچھی طرح واقف

ہوں۔ وہ ہمارے ساتھ کام کرتی رہی ہے۔ اس کے گروپ کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے۔ ویسے اس وقت وہ ساڈان خفیہ ہتھکنی کی ایک ایجنٹ تھی۔ اس کا کوئی گروپ نہ تھا۔“..... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی وہاں کام کر چکے ہو۔“..... باس نے مطمئن انداز میں سر ملاتے ہوئے جواب دیا۔

”مگر باس۔ ان سارے سوالات کا مقصد پوچھ سکتا ہوں۔“ کراؤن نے کہا۔

”اب چونکہ جہیں میں نے یہ متن دیتے کا فیصلہ کر لیا ہے اس لئے اب جہیں تفصیل بتائی جا سکتی ہے۔ سنو۔ کالانہ کے ایکریمین اڈے میں ایک جدید گراہتہائی خفیہ ایکریمین ہتھیار سجے ریڈ بلاسٹ کہا جاتا ہے اور جس کا کوڈ نام ”آر۔ بی۔“ ہے۔ کا تجربہ آج سے ایک ہفتے بعد کیا جانے والا ہے۔ یہ ہتھیار ایکریمیا کافرستان کو فروخت کر رہا ہے اور کافرستان کے دفاعی ماہرین کو دکھانے کے لئے یہ تجربہ کیا جا رہا ہے۔ حکومت کو ایک خفیہ اطلاع ملی ہے کہ حکومت ساڈان اس ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے۔ اس نے پہلے اسے باقاعدہ ایکریمیا سے خریدنے کی کوشش کی لیکن مخصوص ایکریمی مفادات کے تحت ایکریمیا نے اسے ساڈان کے پاس فروخت کرنے سے انکار کر دیا ہے لیکن حکومت ساڈان اسے ہر صورت میں حاصل کرنا چاہتی ہے چنانچہ اطلاع کے مطابق حکومت ساڈان کو اس کے خبروں نے اطلاع دی ہے کہ کالانہ

”یس باس“..... کراؤن نے کہا۔
 ”بیٹھو۔ ایک اہم ترین بات تو بسکس ہونے سے رہ ہی گئی۔“

”یس باس۔ میں ریگی کو بہت اچھی طرح اور بہت قریب سے جانتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں اسے ٹریس بھی کر لوں گا اور آسانی سے

باس نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کراؤن دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا اس کی سوالیہ نظریں باس کے چہرے پر جمی ہوئی تھیں۔

”سنو..... مجھے معلوم ہے کہ تم کبھی پاکیشیا نہیں گئے اور نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں کچھ جانتے ہو اور چونکہ یہ ہتھیار کافرستان کو فروخت کیا جا رہا ہے اور اسے فروخت کرنے کا ایک مقصد اس سے شوگرانی کے دفاع کو بھی کمزور کرنا ہے اس لئے اکیریمیا کو معلوم تھا کہ اگر شوگرانی تک اس ہتھیار کی بات پہنچ گئی تو پھر شوگرانی ایجنٹ بھی اسے اڑانے کے لئے کارروائی کر سکتے ہیں۔ سچا نچہ ہم نے شوگران میں اپنے مخبروں کو پہلے ہی الرٹ کر دیا تھا تا نچہ وہاں سے جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق شوگران کو اس تجربے اور ہتھیار کے بارے میں معلومات مل چکی ہیں لیکن انہوں نے براہ راست میدان میں نہ اترنے کا فیصلہ کیا ہے کیونکہ اکیریمیا اور شوگران کے درمیان ایک ایسا معاہدہ موجود ہے جس کے تحت دونوں ممالک ایک دوسرے کی ٹیکنالوجی چوری کرنے سے باز رہیں گے۔ اس اطلاع کے مطابق حکومت شوگران نے یہ مشن پاکیشیا کے ذمہ لگا دیا ہے۔ ادھر چونکہ یہ ہتھیار کافرستان کو فروخت کیا جا رہا ہے اور کافرستان اور پاکیشیا میں دشمنی ہے۔ اس لئے لامحالہ پاکیشیا میدان میں اترے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز سیکرٹ سروس ہے۔ تمہیں اس بارے میں چونکہ معلومات حاصل نہیں ہیں اس لئے تمہیں مزید تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں

کافرستان سے پہلے بات کی تھی کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ ہتھیار اگر پاکیشیا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر وہ خاموشی سے شوگران پہنچ جائے گا اور کافرستانی حکومت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اپنے خاص ایجنٹ کالانہ بھیجیں گے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں آئے تو وہ اس سے نمٹ سکیں۔ وہ نوگ چونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکراتے رہتے ہیں اس لئے انہیں ان کے بارے میں مکمل اور تفصیلی معلومات حاصل ہیں۔ اس لئے ہمیں براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ٹکرانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن بوقت ضرورت تم نے کافرستانی ایجنٹوں کی مدد کرنی ہے۔ کافرستانی حکومت سے میری بات ہوئی ہے انہوں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نشننے کے لئے اپنی ایک خصوصی ایجنسی جسے پاور ایجنسی کہتے ہیں وہاں بھیجی ہے۔ پاور ایجنسی کی سربراہ ماوام ریکھا نامی لڑکی ہے اس ریکھا کو بھی تمہارے متعلق اطلاع پہنچ جائے گی اور تم نے بھی وہاں جاتے ہی اس سے ملاقات کرنی ہے تاکہ تم دونوں بوقت ضرورت مل کر کام کر سکو۔ ویسے تمہارا اصل نارگٹ رہیگی اور اس کا گروپ ہوگا..... باس نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس..... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ریکھا کے بارے میں تفصیلات بھی تمہیں سڑانگ روم سے مل جائیں گی۔ تم نے اسے کراؤن کے نام سے ہی تعارف کرانا ہے۔ وہاں کالانہ میں ایک بلوفن کلب ہے اس کا سیکرٹری رافیل تم دونوں کے

درمیان ابتدائی رابطے کا کام کرے گا۔..... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ ہلا کر اسے جانے کا اشارہ کر دیا اور کراؤن ایک بار پھر اٹھا اور سلام کر کے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

سیاہ رنگ کی کار انتہائی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کافرستانی پاور ہینجیسی کی سربراہ مادام دیکھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر اس کی نائب کاشی بیٹھی ہوئی تھی۔ "مادام۔ پرائم منسٹر ہاؤس سے اس طرح اچانک کال کئے جانے کا کیا مقصد ہوگا۔..... کاشی نے دیکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بغیر کسی مقصد کے تو ظاہر ہے ہمیں کال نہیں کیا جاسکتا اور مقصد کیا ہے اس کا تپہ تو وہاں پہنچ کر ہی معلوم ہو سکے گا۔..... دیکھا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے شاید پاور ہینجیسی کو کوئی خصوصی مشن سونپا جائے گا۔..... کاشی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔..... دیکھا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار

پرائم منسٹر سیکرٹریٹ کے مین گیٹ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ دیکھا

نے مخصوص پاس ورڈ دہرایا تو انہیں اندر جانے کی اجازت مل گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پرائم منسٹر کے خصوصی میننگ روم میں موجود تھیں۔

”جہاں خیال شاید درست ہی ہے۔ خصوصی میننگ روم میں ملاقات انتہائی اہم معاملات کے لئے ہی کی جاتی ہے..... دیکھانے مسکراتے ہوئے ساتھ بیٹھی کاشی سے مخاطب ہو کر کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلادیا۔ بعد اچھلکوں بعد میننگ روم کا دروازہ کھلا اور پرائم منسٹر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچھے ان کا سیکرٹری تھا جس کے ہاتھ میں ایک فائل پکڑی ہوئی تھی۔ دیکھا اور کاشی دونوں احتراماً گھڑی ہو گئیں۔

”بیٹھیں.....“ پرائم منسٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور خود بھی اپنے لئے موجود مخصوص کرسی پر بیٹھ گئے۔ سیکرٹری نے فائل ان کے سامنے موجود میز پر رکھ دی اور پھر واپس چلا گیا۔

”آپ کو یہاں بلانے کا مقصد آپ کو ایک اہم ترین مشن دینا ہے۔ میں نے بہت سوچ بچار کے بعد تمام ایجنسیوں میں سے آپ کی ایجنسی کا انتخاب کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میرے اعتماد پر پورا اتریں گی.....“ پرائم منسٹر نے کہا۔

”یہ سر..... دیکھانے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔
”میں آپ کو مختصر طور پر اس مشن کا پس منظر بتا دیتا ہوں۔ تفصیلات آپ اس فائل میں پڑھ سکتی ہیں۔ ایکریما کے ساتھ ایک معاہدے کی

بعد اور خفیہ ہتھیار تیار کیا ہے جو میزائل کی شکل بھی ہے۔ اس کا نام ریڈ بلاسٹ ہے اور کوڈ میں اسے ”آر۔ بی“ کہا جاتا ہے۔ ایکریما نے اسے اس حد تک خفیہ رکھا ہے کہ آج تک کسی ملک کو بھی اس کی ہوا تک نہیں گئے دی لیکن شوگران کی وجہ سے اس نے اس ہتھیار کو کافرستان کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ ہتھیار انتہائی مہنگا ہے لیکن چونکہ اس ہتھیار کے حصول کے بعد کافرستان کا دفاع پاکیشیا اور شوگران دونوں سے کہیں زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔ اس نے حکومت کافرستان نے اپنے تمام وسائل اکٹھے کر کے ایکریما سے اس ہتھیار کی خرید کا خفیہ معاہدہ کر لیا ہے لیکن چونکہ یہ ایک دفاعی ہتھیار ہے اور انتہائی گراں ہے اس لئے پہلے اس کا تجربہ ضروری تھا۔ چنانچہ ایکریما آج سے ایک ہفتہ بعد تلخ بنگال میں واقع کاکا نہ جبرے پر اپنی زیر زمین تجربہ گاہ میں اس کا سائنسی تجربہ کرے گا اور کافرستان کے دفاعی ماہرین یہ تجربہ دیکھیں گے۔ یہ تو تھا اس کا پس منظر۔ اب دوسری طرف آئیے ظاہر ہے اس ہتھیار سے شوگران اور پاکیشیا دونوں کے دفاع کو شدید خطرات لاحق ہو جائیں گے اور ان دونوں ممالک کے ایجنٹ کام بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے خطرہ تھا کہ شوگرانی یا پاکیشیائی ایجنٹ اس ہتھیار کو اڑانے کی کوشش نہ کریں۔ چنانچہ ایکریما نے شوگران کی فوج داری لی جبکہ ہم نے پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کو الرٹ کر دیا۔ ایکریما کی طرف سے ہمیں رپورٹ ملی ہے کہ شوگران کو اس بارے میں علم ہو گیا ہے لیکن اس نے ایکریما کے ساتھ ایک معاہدے کی

وجہ سے براہ راست میدان میں نہ آنے کا فیصلہ کیا ہے اور پاکیشیا کو اس کی اطلاع کر دی ہے۔ دوسرا ایکریٹیا کو یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ یورپ کا ایک ملک ساڈان بھی اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے کام کر رہا ہے۔ لہذا ساڈان کو روکنے کے لئے ایکریٹیا نے اپنی ہتھیاریوں کو آگے بڑھایا اور اسے روکنے کی ذمہ داری خود اٹھائی ہے لیکن پاکیشیائی ہتھیاریوں کو روکنے کی ذمہ داری ہمیں سونپ دی ہے۔ ہمارے ہتھیاروں نے ایک عجیب اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا کے فوجی حکام نے اس مشن کے لئے ایک نئی تنظیم پنک فورس کو استعمال کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور صرف اس معاملہ معلوم ہوا ہے کہ اس پنک فورس کی لیڈر ایک لڑکی صالحہ ہے جو اس سے پہلے یونائیٹڈ کارمن میں کام کرتی رہی ہے اور یہ پورا گروپ عورتوں پر مشتمل ہے اور ان سب کا تعلق بھی یونائیٹڈ کارمن سے رہا ہے۔ اس اطلاع کے ملنے پر میں نے یونائیٹڈ کارمن حکومت سے رابطہ قائم کیا اور وہاں سے اس گروپ کے بارے میں مکمل تفصیلات اور ان کی تصویریں سب کچھ مل گیا ہے جو سب اس فائل میں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف نے پنک فورس کے ممبران کی پرسنل فائلز طلب کی تھیں اور پھر یہ مشن پنک فورس کے ذمے لگائے جانے کی اجازت دے دی لیکن میں جانتا ہوں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کبھی بھی اس قدر اہم مشن ایک نئی سروس کے ذمہ ڈال کر مطمئن نہ ہو جائے گی چنانچہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود بھی خفیہ طور پر میدان میں اترے

مور پنک فورس کی مدد کرے۔ چنانچہ ہمیں ان دونوں پہلوؤں کو سامنے رکھنا ہے۔ اس لئے انتہائی سوچ بچار کے بعد میں نے اس پنک فورس کے خاتمے کے لئے تہماری ہتھیاریوں کا ہتھوڑا کیا ہے جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے کے لئے میں کافرستان سیکرٹ سروس کو استعمال کرنا چاہتا ہوں..... وزیراعظم نے کہا۔

”سر۔ اگر آپ کافرستان سیکرٹ سروس کو وہاں بھیجتا چاہتے ہیں تو پھر سر انتہائی ادب کے ساتھ گزارش ہے کہ میری ہتھیاری وہاں کام نہیں کر سکتی۔ میں معذرت خواہ ہوں.....“ ریکھانے سپاٹ سے اٹھ کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیوں.....“ وزیراعظم نے چونک کر پوچھا۔

”جناب۔ کافرستان سیکرٹ سروس کے چیف شاگل صاحب اپنی حماقتوں کی وجہ سے ہمیشہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں شکست کھا جاتے ہیں اور وہ جب کام کرتے ہیں تو دوسروں کو آزادی سے کام بھی نہیں کرنے دیتے۔ اس لئے اگر وہ جبرے پر جاتے ہیں تو پھر پاور ہتھیاری وہاں کام کر ہی نہیں سکتی۔ اس لئے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ یا تو صرف پاور ہتھیاری کو وہاں کام کرنے دیجئے ہم دونوں تنظیموں کے خلاف کام کریں گے یا پھر صرف شاگل صاحب کو وہاں بھیجا دیجئے.....“ ریکھانے جواب دیا اور وزیراعظم کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ تیرنے لگی۔

”میں خود بھی اسے وہاں نہ بھیجتا چاہتا تھا لیکن صدر صاحب کی

”اگر آپ کی بھنسی اس مشن میں کامیاب رہی تو میرا وعدہ ہے کہ میں کافرستان سیکرٹ سروس اور بلیک فورس دونوں بھنسیوں کو آپ کی بھنسی کے تابع کر دوں گا۔“..... وزیراعظم نے کہا تو ریکھا کے چہرے پر بے پناہ مسرت کا تاثر ابھرا۔

”گنڈ۔ ایسے اعتماد سے بھرپور افراد سب کچھ کر سکتے ہیں اور مجھے فخر ہے کہ کافرستان کے پاس ایسے بالاعتماد اور باصلاحیت لوگ موجود ہیں اوکے۔ تو یہ فیصلہ ہو گیا۔ اس فائل میں آپ کو تمام تفصیلات مل جائیں گی۔ اس میں کالکانہ میں کافرستانی بھجٹوں کے بارے میں بھی تفصیلات موجود ہیں جو وہاں آپ کے تحت کام کریں گے۔ انہیں اطلاع کر دی جائے گی“..... وزیراعظم نے کہا اور انہوں نے فائل اٹھا کر دیکھائی طرف بڑھا دی۔

سفارش تھی۔ میں نے ان سے کہا تھا کہ اگر پاور بجنسی کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں ایسا ہی کروں گا لیکن اگر اسے کوئی اعتراض ہو تو پھر کافرستان سکیٹ سروس وہاں نہیں جائے گی۔ اس لئے اب آپ نے اعتراض کر کے یہ مسئلہ حل کر دیا ہے چنانچہ یہ تو طے ہو گیا کہ اب کافرستان سکیٹ سروس وہاں نہیں جائے گی لیکن کیا کسی دوسری بجنسی کو وہاں بھیجا جائے مثلاً بلیک فورس کو..... وزیراعظم نے کہا۔

”سرم..... میرا خیال ہے اس طرح ہم دونوں ہی کھل کر کام نہ کر سکیں گے۔ جیسا کہ آپ کو رپورٹ ملی ہے اس بار یہ مشن پنک فورس مکمل کرے گی اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں گئی بھی ہسی تو وہ صرف نگرانی کرے گی اور اگر پنک فورس ناکام رہی تو پھر وہ میدان میں اترے گی اس لئے وہاں دو مہجنسیاں بھیجنی کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم باری باری ان دونوں کے خلاف کام کر سکتے ہیں.....“ ریکھا نے کہا۔

”او۔ کے۔ ٹھیک ہے تو فیصلہ ہو گیا کہ یہ مشن آپ کی ہجرتی اکیلی نمٹائے گی۔“..... وزیراعظم نے کہا۔

”آپ کے اعتماد پر ہم پورا اتریں گے سر“..... دیکھانے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

”یہ دیکھ لیں کہ یہ مشن کافرستان کے لئے اہتہائی اہم ہے۔“
وزیراعظم نے کہا۔

ہے۔..... کاشی نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں اور اب ہمیں ہر صورت میں ان کے اعتماد پر پورا اترا ہوا گا۔..... دیکھانے جواب دیا۔

”آپ نے بہت اچھا کیا کہ شاگل کے سلسلے میں وزیراعظم صاحب کو صاف صاف کہہ دیا۔ وہ اگر وہاں پہنچ جاتا تو واقعی ہمیں کھل کر کام نہ کرنے دیتا۔..... کاشی نے کہا۔

”وہ احمق آدمی ہے۔ اس نے الٹا کام بگاڑ دینا تھا۔ اس لئے مجبوراً مجھے صاف صاف کہنا پڑا۔..... دیکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دروازہ کھول کر باہر آ گئیں اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار پر ائم منسٹر سیکرٹریٹ سے نکل کر تیزی سے پاور ہینسی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

”ایک بات میری سمجھ میں نہیں آرہی۔..... اچانک خاموش بیٹھی ہوئی کاشی نے کہا تو ڈائریونگ سیٹ پر موجود دیکھانے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

”کوئی بات۔..... دیکھانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وزیراعظم صاحب تو شاگل اور آپ دونوں سے بے حد الگ تھے۔ وہ تو بلیک فورس کو سب پر ترجیح دیتے تھے۔ لیکن آج انہوں نے اس قدر اہم ترین مشن آپ کے سپرد کر دیا ہے۔..... کاشی نے کہا تو دیکھانے اختیار ہنس پڑی۔

”تھینک یو سر۔..... دیکھانے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ایک بات اور بھی سن لیں۔ ایکرمییا سے ہماری بات ہو چکی ہے۔ وہاں سے ایک ایجنٹ کراؤن ساڈانی ہینچمنوں کے خلاف کام کرنے کے لئے آ رہا ہے۔ کراؤن بہت مجھا ہوا ایجنٹ ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ کالانہ میں واقع ایکرمین اڈے میں طویل عرصے تک چیف سیکورٹی آفیسر کے فرائض بھی سرانجام دے چکا ہے۔ اسے آپ کے متعلق اطلاع دے دی جائے گی۔ وہ آپ سے ملے گا۔ اپنا نام کراؤن ہی بتائے گا اور آپ نے اسے دیکھا نام بتانا ہے۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو مل کر بھی کام کر سکتے ہیں یا چاہیں تو علیحدہ علیحدہ کام کریں۔ اللہ ضرورت کے وقت آپ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں کیونکہ یہ ایکرمییا اور کافرستان کا مشترکہ مشن ہے۔ کالانہ میں ایک بلوفن کلب ہے اس کا سیکورٹی رافیل تم دونوں کے درمیان رابطے کا کام کرے گا۔..... وزیراعظم نے کہا۔

”یس سر۔ یہ اچھا فیصلہ ہے سر۔..... دیکھانے کہا اور پرائم منسٹر اشبات میں سر ملاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی دیکھا اور کاشی بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئیں اور جب وزیراعظم میٹنگ روم کے دروازے سے باہر چلے گئے تو وہ دونوں بھی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔

”یہ تو اتہائی اہم مشن ہے ماوام دیکھا اور یہ مشن صرف ہمیں دے کر حقیقتاً وزیراعظم صاحب نے ہم پر بے حد اعتماد کا مظاہرہ کیا

”وزیراعظم صاحب پہلے واقعی بلیک فورس کے پر زور حامی تھے لیکن مشکبار کے مشن ”بلا سٹڈ انٹیک“ کے بعد ان کے رویے میں خود بخود خاصی تبدیلی آ گئی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے خاص ذرائع استعمال کر کے انہیں اپنے حق میں ہموار بھی کیا تھا اور تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بلا سٹڈ انٹیک کے بعد میں دو تین بار وزیراعظم ہاؤس میں ان سے طویل خفیہ ملاقاتیں بھی کر چکی ہوں اور انہوں نے مجھے یقین دلایا تھا کہ وہ اب کسی بھی اہم مشن میں مجھے نظر انداز نہیں کریں گے اور تم نے دیکھا کہ انہوں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے“..... دیکھانے کہا تو کاشی معنی خیز نظروں سے دیکھا کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔

”اوہ۔ تو یہ ان طویل خفیہ ملاقاتوں کا ثمر ہے کہ اب پادارہنجی کو بلیک فورس اور سیکرٹ سروس پر بھی ترجیح دیئے جانے کے وعدے کئے جا رہے ہیں“..... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا تو دیکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

”جو کچھ تم سمجھ رہی ہو۔ وہ بات نہیں ہے۔ تمہیں معلوم ہے کہ وزیراعظم صاحب سیاسی آدمی ہیں اور سیاسی آدمی کو اپنی سیٹ قائم رکھنے کے لئے ایسے افراد کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں ان کے حریف سیاسی لیڈروں کی کمزوریوں کے ثبوت ہیا کرتے ہیں تاکہ ان حریف سیاسی لیڈروں کو اپنی مرضی سے کنٹرول کیا جاسکے اور یہی کام ان طویل ملاقاتوں میں ہوا اور اس کا نتیجہ ہے کہ اب وزیراعظم صاحب کی سیاسی پوزیشن پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط ہو گئی ہے اور اب وہ میری

فیور کر رہے ہیں“..... دیکھانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”ٹھیک ہے۔ اب بات سمجھ میں آئی ہے۔ بہر حال یہ مشن واقعی اہم ہے اور اس میں ہمیں دو اطراف میں کام کرنا پڑے گا“..... کاشی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”تم فکر نہ کرو۔ تم نے ابھی دیکھا کی صلاحیتیں دیکھی نہیں۔ تم دیکھنا کہ کاکا نہ میں کیا ہوتا ہے“..... دیکھانے بڑے با اعتماد لہجے میں کہا اور کاشی نے اشتباہ میں سر ہلادیا۔

”کیا مطلب..... کیا آپ نے کوئی میرج بیورو کھول لیا ہے یا میرج کلب۔ یہ اکٹھے پانچ دو لہا اور آپ کی یہ مسرت میری سمجھ میں تو کوئی بات نہیں آرہی..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔“
”تم چائے لے آؤ۔ ابھی سب سمجھ میں آجائے گا اور کیسے نہیں آئے گا جب سمجھانے والی موجود ہو تو پھر سمجھ کیوں نہ آئے گی۔“ عمران نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بھی مسکراتا ہوا ایک سائیڈ پرہنے ہوئے کین کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔“

”مجھے معلوم تھا کہ تم ابھی اپنے کمرے میں ہی ہو گے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ ہاس آپ اور اتنی صبح۔ خیریت..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

”اتنی صبح۔ واہ آج پتہ چلا کہ صبح کب ہوتی ہے۔ دس بج چکے ہیں اور دس بجے کو اگر تم اتنی صبح کب رہے ہو تو پھر صبح واقعی شام کو ہی ہوا کرتی ہوگی.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”باس۔ مری لائف کا جو سیٹ اپ بن گیا ہے اس میں تو واقعی یہ وقت اتنی صبح کا ہی ہے۔ بہر حال حکم..... ٹائیگر نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔“

عمران جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا۔ بلیک زیرو احراما کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”آج اجتہائی شاندار قسم کی چائے پلوؤ بلیک زیرو۔ آج بڑے عرصے کے بعد سیکرٹ سروس کا ایک اہم مسئلہ حل ہونے کا سکوپ بنا ہے.....“ عمران نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کون سا مسئلہ۔ آج آپ ضرورت سے زیادہ ہی خوش نظر آ رہے ہیں.....“ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت نمایاں تھی۔

”خوش کیوں نہ ہوں۔ وہ کیا گیت ہے کہ میرا یارینے گا دو لہا۔ بس ایسا ہی ہے۔ بہر حال جہاں اکٹھے پانچ دو لہا ہوں وہاں خوشی بھی تو پانچ گنا ہونی چاہئے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خلج بنگال میں ایک جزیرہ ہے کاکانہ۔ اسے سمگروں کی جنت بھی کہا جاتا ہے اور تم جیسے نیک آدمی کے ظاہر ہے لازماً ان لوگوں سے تعلقات بھی ہوں گے جو اس جنت میں آتے جاتے رہتے ہوں گے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بلیک زیرو چائے کی دو پیالیاں اٹھائے واپس آیا اور اس نے ایک پیالی عمران کے سامنے رکھی اور دوسری اٹھائے وہ اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

"کاکانہ۔ جی ہاں۔ وہ تو ملکوں کے سمگروں کی واقعی بڑی پسندیدہ جگہ ہے۔"..... نائیگر نے جواب دیا۔

"کوئی ایسا آدمی تلاش کرو جس کا کاکانہ جزیرے میں خاصا سیٹ اپ ہو۔ ایک اہم مشن کاکانہ میں شاید درپیش آجائے لیکن ایک بات کا خیال رکھنا۔ ہمارے آدمی کے یا ان لوگوں کے جن کی فپ جہارا آدمی دے ان کا تعلق کافرستان یا ایکریمیا دونوں ملکوں کے سمگروں یا ایجنٹوں سے نہیں ہونا چاہئے۔" عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نر زمین دنیا میں تو ایسے کئی لوگ مل جائیں گے باس۔ لیکن درست آدمی کے انتخاب کے لئے اگر آپ کچھ مزید وضاحت کریں تو آسانی ہو جائے گی۔"..... نائیگر نے قدرے اٹھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کاکانہ جزیرے میں ایکریمین خفیہ اڈہ اور نر زمین سائنسی تجربہ گاہ ہے۔ وہاں کچھ روز بعد ایک اہم سائنسی دفاعی ہتھیار کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔ یہ ہتھیار ایکریمیا سے کافرستان خرید رہا ہے اور حکومت پاکیشیا کو

میں ہتھیار سے دلچسپی پیدا ہو گئی ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ سیکرٹ سروس کا چیف اس سلسلے میں کوئی کارروائی کرے۔ میں چاہتا ہوں کہ چلے سے ہی وہاں ایسے آدمیوں کی فپ مل جائے کہ اگر کارروائی کا حکم ملے تو پھر وقت ضائع نہ ہو۔ کیونکہ یہ مشن صرف ہفت روز میں ہی مکمل ہونا ہے۔"..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس۔ اب میں سمجھ گیا ہوں۔ میں اب درست آدمی تلاش کروں گا۔"..... نائیگر نے کہا۔

"شام تک مجھے تفصیلی اور ختمی رپورٹ مل جانی چلے۔" عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر اس نے چائے کی پیالی اٹھائی اور چمکیاں لینا شروع کر دیں۔

"یہ آپ کاکانہ جزیرے میں کس مشن کی بات کر رہے تھے۔" بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایک ایسا مشن جو اس بار صدر مملکت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے ایک دوسری سروس کو دے دیا ہے۔"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دوسری سروس کو دے دیا ہے۔ کیا مطلب۔ سیکرٹ سروس کا مشن کسی دوسری سروس کو کیسے دیا جاسکتا ہے۔"..... بلیک زیرو نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بار واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ ایک نئی فورس قائم کی گئی ہے۔ بینک فورس اور یہ مشن بینک فورس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔"

عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو کے چہرے پر اور زیادہ حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”پنک فورس۔ یہ کیسا نام ہے۔ یہ تو عورتوں والا نام ہے۔“
بلیک زیرو نے کہا۔

”صرف نام ہی عورتوں والا نہیں ہے بلکہ یہ فورس ہی عورتوں پر مشتمل ہے۔ فی الحال اس میں پانچ عورتیں شامل ہیں اور انہیں عورتیں بھی نہیں کہا جانا چاہئے۔ لڑکیاں زیادہ بہتر لفظ ہے۔ اس لئے تو کہہ رہا تھا کہ سیکرٹ سروس کا درجہ مستند حل ہونے کا وقت آگیا ہے۔ چلو تم سمیت پانچ تو دو لہا بن جائیں گے۔ باقیوں کا اللہ مالک ہے۔“..... عمران نے چائے کا آخری گھونٹ لے کر پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

”آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کریں۔ مجھے واقعی بے حد اچھن ہو رہی ہے۔“ بلیک زیرو نے اچھاٹی اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تمہیں تو معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کی عمریں بہر حال بڑھ ہی رہی ہیں گھٹ تو نہیں دیں۔ آخر وہ کب تک کنواری رہ سکتے ہیں لیکن مستند یہ تھا کہ اس قدر تربیت یافتہ اور مخلص ارکان کو نہ ہی سیکرٹ سروس سے آف کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی ان کی شادیاں عام لڑکیوں سے کرائی جاسکتی تھیں۔ کیونکہ عام لڑکیوں سے شادی کے بعد ظاہر ہے سیکرٹ سروس کے خطرے کے بعد جانے تھے اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبرز

تو ہر وقت کسی نہ کسی مشن میں اچھے رہتے ہیں اس لئے ان کی عام بیویوں نے تو سبھی سمجھنا ہے کہ صاحب کا زیادہ تر وقت جو گھر سے باہر گھورتا ہے تو لامحالہ یہ کسی دوسری خاتون کے چکر میں ہیں چنانچہ یہی نتیجہ نکلتا تھا کہ سیکرٹ ایجنٹ صاحب تو کسی مجرم کا تعاقب کر رہے ہوں گے اور ان کی بیگم صاحب ان کے تعاقب میں ہوں گی اور اگر کوئی خوبصورت لڑکی مجرم ہوئی جس کا تعاقب سیکرٹ ایجنٹ صاحب کر رہے ہوں تو پھر ان سیکرٹ ایجنٹ صاحب کو بھرے بازار میں بھی جوتیاں پڑ سکتی ہیں اور کہا جاسکتا ہے کہ اس لئے گھر نہیں آتے کہ اس کھوہی کے پیچھے بھاگتے رہتے ہو۔“..... عمران نے باقاعدہ نقشہ کھینچتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”آپ کی بات تو درست ہے۔ ہو گا تو یہی۔ لیکن..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اس لئے مجھے شدت سے انتظار تھا کہ ان کے لئے کہیں سے ایسی دہائیں تلاش کر سکوں جو انہی کی طرح سیکرٹ ایجنٹ ہوں اور اب وہ موقع آگیا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے کہ ایک نئی فورس قائم ہوئی ہے جس کا نام پنک فورس رکھا گیا ہے۔ یہ فورس وزارت دفاع کے تحت قائم ہوئی ہے۔ پہلے اس کا نام ملٹری سیکرٹ سروس رکھا جاتا رہا تھا لیکن پھر شاید سیکرٹ سروس کے چیف سے ڈر کر انہوں نے اس کا نام بدل دیا کہ کہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف ان کی بنی بنائی سیکرٹ سروس پر بھی قبضہ نہ جمالے۔ اس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں

ان کی لیڈر کا نام صالحہ ہے۔ پانچوں لڑکیاں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے ساتھ ساتھ یونائیٹڈ کارمن کی سیکرٹری جنسیوں سے خاص تربیت بھی حاصل کر چکی ہیں۔ چونکہ ان کا تعلق پاکستانیہ سے تھا اس لئے یونائیٹڈ کارمن نے باقاعدہ انہیں خفیہ سروسز میں شامل کرنے سے انکار کر دیا اور اس انکار کے بعد ان کا جذبہ حب الوطنی جوش میں آگیا اور وہ یونائیٹڈ کارمن چھوڑ کر پاکستانیہ شفٹ ہو گئیں۔ مس صالحہ کے والد کا نام سیف اللہ خان ہے اور وہ دارالحکومت کے مشہور ہوٹل ہالیڈے کے مالک ہیں۔ چیف آف آرمی سٹاف ان کے عزیز ہیں جتنا چاہیں انہوں نے مس صالحہ اور اس کی فرینڈز کی صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے یہ نئی فورس قائم کرادی ہے۔ اس کا سینٹ اپ بظاہر ریٹائرڈ رکھا گیا ہے لیکن بہر حال سرکاری طور پر ان کا تعلق وزارت دفاع سے ہوگا اور جس طرح تم ایکسٹن ہو۔ اس طرح اس فورس کا سربراہ بھی بنایا گیا ہے جس کا کوڈ نام کرئل پاشا ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ ہمیں تو اس بارے میں اطلاع ہی نہیں دی گئی۔“

بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”چونکہ اس فورس کا تعلق فوج سے تھا اس لئے اطلاع دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی گئی۔ بہر حال یہ فورس وجود میں آچکی ہے اور دارالحکومت میں اس کا خفیہ ہیڈ کوارٹر بھی بن چکا ہے اور جیسے ہی مجھے اس کی اطلاع ملی میں نے سکون کے ایک نہیں اگٹھے پانچ سانس لئے۔ پانچ سانس اس لئے کہ پتک ایجنٹوں بلکہ ایجنٹیوں کی تعداد ہی پانچ

ہے اور سکوپ یہ بن گیا کہ ان کے ساتھ پانچ پاکستانیہ سیکرٹ سروس کے ارکان کی شادیاں کرائی جاسکتی ہیں۔ لیکن اب مسئلہ ہے دو لہا اور دو بہن کے انتخاب کا۔ صالحہ تو لیڈر ہے اس لئے چلو اس کے ساتھ تو جہاز روافٹ بیٹھتا ہے لیکن باقی چار پتک ایجنٹیوں کے لئے انتخاب کا مسئلہ میزحا ہے۔ کیونکہ سیکرٹ سروس کے ممبروں کی تعداد جو لیا کے علاوہ سات ہے اور پتک ایجنٹیاں ہیں چار سہ تانچہ اب بھی صورت ہے کہ باقاعدہ سو نمبر چایا جائے پھر جس کی قسمت یادری کرے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ تو نائیگر سے کاکا نہ جبرے میں کسی مشن کا ذکر کر رہے تھے۔“ بلیک زیرو نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ارے مشن بھی تو رنگین ہے۔ واہ پانچ دو لہے۔ پانچ براتیں۔ پانچ ولے۔ واہ۔ مزہ آجائے گا۔“ عمران نے چٹخارے لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے بسی سے ہنس پڑا۔

”میں کاکا نہ والے مشن کی بات کر رہا ہوں۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”وہ مشن پتک فورس نے مکمل کرنا ہے۔ سیکرٹ سروس نے نہیں۔ اس لئے ہم اس کے بارے میں کیوں سرکھپائیں۔ ہمیں تو اپنے مشن کی فکر کرنی چاہئے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن اگر آپ کی ججوزہ دہنیں اس مشن میں ناکام رہیں تو پھر۔“ بلیک زیرو نے کہا۔

”عورتیں جھپٹے کبھی کسی مشن میں ناکام رہی ہیں جواب میں
گئی۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
”ہزاروں نہیں تو سینکڑوں عورتیں میں گنوا سکتا ہوں جو آپ کے
مقابل آکر ناکام رہی ہیں۔“ بلیک زمرہ نے بھی باقاعدہ بحث
شروع کر دی۔

”ارے میری بات چھوڑو۔ میں تو ہوں ہی سبز قدم۔ جو میرے
مقابل آتا ہے چھپارے پر میرا سایہ ایسا پڑتا ہے کہ ناکام ہو جاتا
ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زمرہ بے اختیار
ہنس پڑا۔

”اچھا چلیں یہ تو بتا دیں کہ کاکاند والے مشن کی تفصیل کیا ہے۔“
بلیک زمرہ نے قدرے بے بس سے لہجے میں کہا۔

”ارے بالکل عام سا مشن ہے۔ ایکری میا نے ایک انتہائی جدید اور
خفیہ ہتھیار تیار کیا ہے جس کا نام اس نے ریڈ بلاسٹ رکھا ہے۔ وہ یہ
ہتھیار کافرستان کو فروخت کر رہا ہے اور اس کا تجربہ وہ کاکاند جہیزے
میں کر رہا ہے۔ بینک فورس نے وہ ہتھیار اڑانا ہے تاکہ اس کی
ٹیکنالوجی سے فائدہ اٹھا سکے۔ اب تم خود ہی بتاؤ۔ یہ کوئی مشن ہے۔
اس ہتھیار کا وزن کتنا ہو گا دو چار کلو نہیں تو دس بارہ کلو ہو گا۔ اسے
اٹھا کر پاکیشیا لے آنا کون سا مشکل کام ہے۔“ عمران نے کہا اور
پھر اس سے پہلے کہ بلیک زمرہ کو کوئی جواب دیتا۔ اچانک میز پر موجود
فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسپونڈ کر لیا۔

”ایکسٹنڈ۔“ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔
”براڈوے بول رہا ہوں باس دنگٹن سے۔“ دوسری طرف سے
ایکری میا میں پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے لئے مخصوص فادرن البکٹ
براڈوے کی آواز سنائی دی اور عمران اس کے اس طرح اچانک کال
کرنے پر بے اختیار چونک پڑا۔

”کیوں کال کی ہے۔“ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں
کہا۔

”باس۔“ مجھے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ ایکری میا کے ایک خفیہ
فجٹ کراؤن کو خلیج بنگال میں واقع ایک جہیزے کاکاند میں ایک
خصوصی مشن پر بھیجا جا رہا ہے۔ اس مشن کے بارے میں جو
تفصیلات سامنے آئی ہیں اس کے مطابق کاکاند میں ایکری میا کا ایک خفیہ
ساتھی اڈہ ہے۔ وہاں ایک انتہائی خفیہ ہتھیار کا تجربہ کیا جا رہا ہے۔
یہ ہتھیار کافرستان خرید رہا ہے۔ کافرستان کا نام سامنے آنے کی وجہ سے
میں نے سوچا کہ آپ کو یہ اطلاع دے دوں۔“ براڈوے نے کہا۔

”اس ہتھیار کے بارے میں ہمیں اطلاع مل چکی ہے۔ لیکن وہ تو
ایکری میا خود فروخت کر رہا ہے۔ پھر اسے کراؤن کو وہاں بھیجنے کی کیا
ضرورت پیش آگئی ہے۔“ عمران نے کہا۔

”باس۔ کراؤن ساڈان کے ایجنٹوں کے خلاف وہاں مشن پر جا رہا
ہے۔ حکومت ایکری میا کو اطلاع مل چکی ہے کہ حکومت ساڈان بھی اس
ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے اور ساڈان کا کوئی خفیہ گروپ جسے ریگی

گروپ کہا جاتا ہے اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے کاکازہ جہیزے میں کام کر رہا ہے۔ کراؤن کو اس رنجی گروپ کے خاتمے کے لئے بھیجا جا رہا ہے لیکن باس۔ ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ کراؤن کو یہ حکم بھی دیا گیا ہے کہ وہاں کافرستان کی کوئی جاسوس مادام دیکھا بھی نہ رہی ہے اور کراؤن نے اس کی بھی مدد کرنی ہے اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مادام دیکھا وہاں پاکیشیا کی کسی نئی فورس سے منسلک کے لئے بھیج رہی ہے۔ براڈوے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جہیں اس قدر تفصیل سے یہ معلومات کیسے مل گئیں۔“ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

”باس۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں نے ایکریمیا کی خفیہ ایجنسیوں میں اپنے خاص مخبر رکھے ہوئے ہیں۔ کراؤن گروپ کا ایک آدمی بھی میرا مخبر ہے اور اس مخبر کو بھی علم ہے کہ میں پاکیشیا سے متعلق معلومات میں دلچسپی رکھتا ہوں۔ چنانچہ جب کراؤن نے اپنے گروپ کو مشن کے بارے میں تفصیلات بتائیں تو اس میں پاکیشیا کا ذکر بھی آگیا چنانچہ میرے آدمی نے مجھے اطلاع دی۔ میں بھی چونک پڑا اور پھر میں نے تفصیلات حاصل کر لیں اور آپ کو کال کر دی۔“

براڈوے نے جواب دیا۔

”گڈ۔ جہاری کارکردگی پسند آتی ہے۔ اس کراؤن اور اس کے گروپ کے بارے میں تفصیلات تمہیں معلوم ہوں گی۔ تم وہ تفصیلات سپیشل کوریئر سروس کے ذریعے سیکرٹری وزارت خارجہ سر

سلطان کے ذاتی پتے پر بھجوا دو۔ وہ مجھے مل جائیں گی۔“ عمران نے کہا۔

”یس سر۔ میں ابھی بھجوا دیتا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”ہونہر۔۔۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ باقاعدہ کچھڑی کچے گی وہاں کاکازہ میں حکومت سازان بھی کو دہری میدان میں اور کافرستان کی طرف سے دیکھا آ رہی ہے۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور اٹھا کر اس نے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”یس۔ پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ۔“ رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ایکسٹو۔۔۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ میں بات کرتا ہوں سر۔“ سیکرٹری کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ میں سلطان بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد سرسلطان کی مودبانہ آواز سنائی دی۔

”سرسلطان۔ ولنگٹن سے میرا ایک ایجنٹ آپ کے ذاتی نام پر مشیل کوریئر سروس سے ایک لفافہ بھیج رہا ہے۔ جیسے ہی وہ آپ کو ملے آپ اسے میرے خصوصی نمائندے علی عمران کے فلیٹ پر بھجوا دیں۔“ عمران نے اس طرح سرد اور سخت لہجے میں کہا۔

”یس سر۔ حکم کی تعمیل ہوگی سر۔“ سرسلطان نے اسی طرح

مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور عمران نے مزید کچھ کہے بغیر کرپٹل دبا دیا
چند لمحوں بعد اس نے کرپٹل سے ہاتھ اٹھایا اور اپنے فلیٹ کے نمبر
ذائل کرنے شروع کر دیئے۔

”سلیمان بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے
سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”عمران بول رہا ہوں سلیمان۔ سرسلطان کا آدمی فلیٹ پر ایک
لغافہ دے جانے گا۔ جیسے ہی وہ لغافہ تمہیں موصول ہو۔ تم اسے
میرے پاس وائٹس منزل پہنچا دینا“..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

”بہتر صاحب“..... سلیمان نے جواب دیا اور عمران نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”کیا اب بھی آپ نہ بتائیں گے کہ یہ سب چکر کیا ہے“۔ بلیک
زیرو نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”تفصیلات تو تم نے سن لی ہیں۔ اب بتانے کے لئے باقی کیا رہ
گیا ہے۔ اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے نہ صرف پاکیشیا کام کرنا چاہتا
ہے بلکہ ساڈان بھی میدان میں اتار آیا ہے اور پاکیشیا کی پتک فورس
کے مقابلے کے لئے کافرستان نے بھی ریکھا کو بھیجا ہے۔ اور ساڈان
سے بھی کوئی خاتون ریگی اور اس کا گروپ آ رہا ہے۔ بس یہ کراؤن
کلب میں ہڈی بن رہا ہے ورنہ یہ مکمل لیڈر مشن کہلانے کا حقدار بن
سکتا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تو آپ اس مشن میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔
حالانکہ میرا خیال ہے کہ یہ مشن پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم مشن ہے
اور یہ کسی نئی سرورس کے بس کا روگ بھی دکھائی نہیں دیتا۔“ بلیک
زیرو نے کہا۔

”میں نے سرسلطان کے دفتر میں پتک فورس کے ممبروں کی
پرسنل فائز منگوا کر دیکھی ہیں۔ ان کے مطابق تو وہ خاصی باصلاحیت
اور تجربہ کار دکھائی دیتی ہیں۔ میں سوچ رہا ہوں کہ انہیں اس مشن
میں آزما لیا جائے تو آخر کیا حرج ہے“..... عمران نے کہا۔
”اور اگر وہ ناکام رہیں تو“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تو پھر کیا ہو جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ ہتھیار کافرستان پہنچ جائے گا
ہم وہاں سے بھی تو اسے حاصل کر سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو اسی لئے آپ اس میں دلچسپی نہیں لے رہے۔ لیکن عمران
صاحب۔ میرا خیال ہے کہ کافرستان سے اس کا حصول بے حد مشکل
ہو جائے گا۔ کیونکہ انہوں نے اسے اس قدر خفیہ رکھنا ہے کہ کسی
طرح بھی اس کے بارے میں معلومات حاصل نہ ہو سکیں گی جبکہ
جس ایک نارگٹ سسٹم آ ہی گیا ہے تو کیوں نہ جہاں ٹرائی کی
جائے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اگر تم وہاں کسی کو بھیجنے پر بھی بے ہوش ہو تو پھر کیوں نہ اکیلی جو یا
بھیج دیا جائے تاکہ ہر طرف سے خواتین ہی کا سلسلہ مکمل ہو
جائے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھی..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اگر آپ خود نہیں جانا چاہتے تھے اور نہ نیم کو بھیجنا چاہتے تھے تو پھر آپ نے نائیکر کو وہاں کے لئے نہیں حاصل کرنے کی ہدایت کیوں کی تھی.....“ بلیک زرو نے اچانک پونک کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اس بات کا خیال اسے اب آیا ہو۔

”تمہیں تو اب وکالت کی پریکٹس شروع کر دینی چاہئے۔ خاصہ کامیاب رہو گے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو بلیک زرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں نے جرح کر کے آخر کار اصل بات اگلو ہی لی ہے.....“ بلیک زرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں..... اب واقعی میرے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تم چائے بناتے وقت کان ادھر ہی لگائے رکھتے ہو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زرو ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”میں نے اس بار فیصلہ کیا ہے کہ پینک فورس کو آزما ہی لیا جائے اگر یہ لڑکیاں واقعی اس مشن میں کامیاب ہو جاتی ہیں تو اس طرح ان پر آئندہ بھی اعتماد کیا جاسکے گا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر خاصا بوجھ کم ہو جائے گا لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرا پروگرام تھا کہ میں وہاں نائیکر کے ساتھ جا کر صرف نگرانی کروں گا۔ اگر مداخلت کی ضرورت پڑی تو

اکیلی جو لیا وہاں کیا کر سکتی ہے۔ جو لیا کے ساتھ لامحالہ نیم کو تو بھیجنا ہی جائے گا.....“ بلیک زرو نے کہا۔

”تو پھر ایسا کرو کہ جو لیا کے ساتھ واقعی نیم بھیج دو۔ اس بار جو لیا کو چھپ بنا کر بھیجو۔ پھر دیکھتے ہیں کہ خواتین کی یہ جنگ کس نتیجے پر پہنچتی ہے.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن۔ آپ خود وہاں کیوں نہیں جانا چاہتے.....“ بلیک زرو نے کہا۔

”اس لئے کہ میرا اس صالو سے ٹکراؤ ہو چکا ہے اور اس نے کہا ہے کہ میں وصیت آدمی ہوں اور اب میں وہاں کا کانا ہیرے میں اس کے پیچھے پہنچ کر اس لقب کو مزید تقویت نہیں پہنچانا چاہتا.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صالو سے آپ کا ٹکراؤ۔ کہاں۔ کس طرح.....“ بلیک زرو نے چونک کر پوچھا اور عمران نے مختصر طور پر صالو کے خود آکر کار میں بیٹھنے سے ہوٹل پہنچنے اور پھر وہاں کسی کی کال آنے پر صالو کے اٹھ کر چلے جانے تک ساری بات بتا دی۔

”یہ کال کس کی تھی۔ آپ نے معلوم کیا.....“ بلیک زرو نے کہا۔

”اس وقت تو معلوم نہیں ہو سکا۔ لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ کال پینک فورس کے سربراہ کرنل پاشا کی طرف سے ہی ہوگی۔ اس لئے صالو بڑے مودبانہ لہجے میں یس سر۔ یس سر۔ کہہ رہی

مداخلت کروں گا ورنہ نہیں۔ لیکن اب تمہاری بات سن کر کہ کافرستان میں ریڈ بلاسٹ کو ٹریس کرنا واقعی مشکل ہو جائے گا۔ میں یہ سوچ رہا ہوں کہ جویا کی سرکردگی میں وہاں ٹیم بھیج دوں۔ جوینک فورس سے مل کر کام کرے۔ اس طرح یہ مشن یقینی ہو جائے گا۔ اور خود میں علیحدہ رہ کر وہی نگرانی والا کام ہی کروں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کا یہ فیصلہ واقعی درست رہے گا لیکن آپ اگر ٹائیگر کی بجائے
مجھے ساتھ لے جائیں تو میرا خیال ہے یہ زیادہ بہتر رہے گا۔“..... بلیک
زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں..... جہاں وائٹس منزل کو بھی خالی نہیں چھوڑا جا سکتا“..... عمران نے کہا تو بلیک زمرہ ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

”جولیا سپیکنگ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی
 ”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”یس سر“..... جو لیا کا لہجہ یکفخت مودبانہ ہو گیا۔

”میں نے اس بار تمہیں چیف بنا کر ایک اہم مشن پر بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔“..... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ عمران ہمارے ساتھ نہیں جائے گا۔
دوسری طرف سے جو لپا کی چوٹکی ہوتی آواز سنائی دی۔

”ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ اب تم لوگ عمران کے بغیر ہی اہم مشن مکمل کرنے شروع کر دو کیونکہ عمران مغرور ہو گیا ہے اور اس نے اب غرے دکھانے شروع کر دیئے ہیں۔ اس کا خیال ہے کہ اس کے بغیر سیکرٹ سروس کوئی مشن مکمل نہیں کر سکتی اور میں اس کا یہ غرور توڑنا چاہتا ہوں۔“۔ عمران نے جان بوجھ کر کہا۔

”اودھ صاحب۔ عمران دل کا بہت اچھا ہے۔ وہ بس ویسے ہی ایسی الٹی سیدھی باتیں کرتا رہتا ہے۔ آپ اس کی ان باتوں کو سنجیدگی سے نہ لیا کریں۔..... جو یوں فوراً ہی عمران کی سفارش کرنا شروع کر دی اور ساتھ بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی پھیل گئی۔“

”تمہارا مطلب ہے کہ تم عمران کے بغیر مشن پر جانے کے لئے تیار نہیں ہو“..... عمران کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

”میرا یہ مطلب نہ تھا، جناب۔ مشن کے لئے تو ہماری جانیں بھی حاضر ہیں۔ میں تو.....“ جو لیانے بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جو فیصلہ کرتا ہوں اس میں ترمیم کرنے کا عادی نہیں ہوں
آئندہ اس بات کا خیال رکھنا"..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”یس باس“..... جو لیا کی سہی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

”یہ مشن حلیج بنگال کے ایک جزیرے کا کانہ میں مکمل ہونا ہے۔ میں تمہیں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہاں ایکریمین اڈے اور ہتھار کے تجربے کے

بارے میں تفصیل بتادی۔

"یس باس۔ میں سمجھ گئی ہوں۔ ہم نے وہاں سے یہ ہتھیار حاصل کرنا ہے۔..... جو یانے کہا۔"

"ہاں۔ اس ہتھیار کے بارے میں تفصیل تمہارے فلیٹ پر پہنچ جائے گی لیکن اس ہتھیار کو حاصل کرنے والی ٹیم صرف تمہاری ہی نہیں ہوگی بلکہ جو اطلاعات تجھے ملی ہیں ان کے مطابق ساڈان کی خفیہ ایجنسی کا ایک گروپ جسے ریگی گروپ کہا جاتا ہے۔ بھی اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے کالانہ پہنچ چکا ہے اور اس کے خاتمے کے لئے حکومت اکیڈمیا کا ایک خفیہ ایجنٹ کراؤن بھی اپنے گروپ کے ساتھ وہاں بھیجا گیا ہے اس کے علاوہ کافرستان کو بھی اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ حکومت پاکیشیا اس ہتھیار میں دلچسپی لے رہی ہے اس لئے پاکیشیا کے خلاف کام کرنے کے لئے کافرستان نے پاور ایجنسی کو مادام ریکھا کی سربراہی میں وہاں بھیجا ہے۔ ادھر میری منظوری سے حکومت پاکیشیا نے ملٹری کی ایک نئی سروس قائم کی ہے جس کا نام پنک فورس ہے اس فورس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں جس کی انچارج ایک لڑکی صالحہ نامی ہے۔ ان پانچوں لڑکیوں نے یونیورسٹی کارنامن میں تربیت حاصل کی ہے۔ وہاں کی خفیہ ایجنسیوں میں کام بھی کیا ہے۔ لیکن اب وہ مستقل طور پر پاکیشیا میں کام کر رہی ہیں۔ حکومت پاکیشیا اس مشن میں پنک فورس کو آزمانا چاہتی ہے اس لئے میری منظوری سے صدر مملکت نے یہ مشن سیکرٹ سروس کی بجائے اس

پنک فورس کو ٹرانسفر کر دیا ہے۔ سچانچہ سرکاری طور پر پنک فورس اس مشن پر کام کرے گی لیکن چونکہ بہر حال یہ نئی سروس ہے۔ اس لئے میں نے تمہاری سرکردگی میں ٹیم وہاں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ تم نے اس پنک فورس کے ساتھ مل کر وہاں کام کرنا ہے۔ تم نے وہاں اپنے آپ کو سپیشل فورس کے نام سے متعارف کرانا ہے۔ پنک فورس کو اس بات کی اطلاع بھیجا دی جائے گی۔ بظاہر تم نے پنک فورس سے ہٹ کر کام کرنا ہے لیکن ساتھ ساتھ اس پنک فورس کی نگرانی بھی کرنی ہے۔ اگر وہ ناکام ہونے لگے تو پھر تم نے اس کی مدد کے لئے آگے بڑھنا ہے۔ دیئے نہیں۔ کیا تم پوری بات سمجھ گئی ہو۔"

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"..... جو یانے جواب دیا۔

"کراؤن اور پنک فورس کے بارے میں تفصیلات تمہیں مل جائیں گی۔ ریکھا اور اس کی ایجنسی سے تم واقف ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ کالانہ جیرے میں ایسے افراد کی ٹیمیں بھی تمہیں مہیا کر دی جائیں گی جو بوقت ضرورت تمہاری مدد کر سکیں گے۔ تجھے بہر حال اس مشن میں کامیابی چاہئے۔"..... عمران نے کہا۔

"یس باس..... انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا"..... جو یانے جواب دیا۔

"تمہاری ٹیم تم سمیت پانچ افراد پر مشتمل ہوگی اس لئے باقی چار ساتھیوں کا انتخاب تم خود کرو گی۔ انہیں تفصیلات بتا دینا۔ کل تمہاری روانگی کے انتظامات کر دیئے جائیں گے۔"..... عمران نے کہا۔

کالانہ جہرے کی ایک کمرشل عمارت کے تہہ خانے میں صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں کرسیوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ درمیان میں موجود میز پر ایک نقشہ پھیلا ہوا تھا اور صالحہ ہاتھ میں سرخ پنسل لئے اس پر نشانات لگانے میں مصروف تھی۔ اس نے نقشے کے ساتھ ہی ایک کاغذ رکھا ہوا تھا جس پر مختلف نام اور ہندسے لکھے ہوئے تھے اور وہ ان ناموں اور ہندسوں کو دیکھ دیکھ کہ سرخ پنسل سے نقشے پر نشانات لگانے میں مصروف تھی جبکہ اس کی ساتھی لڑکیاں خاموش بیٹھی اسے اٹھا کرتے دیکھ رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد صالحہ نے سرخ پنسل سے نقشہ کے دائیں کونے میں ایک دائرہ لگایا اور پھر ایک طویل سانس لے کر اس نے سرخ پنسل میز پر رکھ دی۔

”اس نانو کی اطلاع کے مطابق تو یہ جگہ بنتی ہے اس خفیہ ایکریمین لٹے کی“..... صالحہ نے اپنی ساتھی لڑکیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے ممبران کا انتخاب جو کیا پر چھوڑ دیا ہے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ اس نے تمام حالات سننے کے بعد کن ممبران کا انتخاب کرنا ہے۔ صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو تو اس نے لازماً ساتھ لے جانا ہے۔ باقی ممبران میں سے وہ کسی ایک کا چناؤ کرے گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”اور آپ صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جائیں گے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”ہاں۔ میں صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا کیونکہ جوزف اور جوانا دونوں کے ذیل ڈول ایسے ہیں کہ وہ فوراً پہچان لئے جاتے ہیں اور ان کی وہاں موجودگی کی اطلاع ملتے ہی جو کیا سمجھ جائے گی کہ مجھے ان سے علیحدہ وہاں بھیجا گیا ہے اور جیسے ہی اسے یہ احساس ہوا اس کے ذہن نے کام کرنا چھوڑ دینا ہے“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”یہ بات بھی درست ہے کیونکہ آپ کی موجودگی میں کسی دوسرے کو ذہن استعمال کرنے کی ضرورت بھی تو نہیں رہتی“..... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران بھی اس کی بات سن کر مسکرا دیا۔

”لیکن کیا ناٹو پر اعتماد کیا جاسکتا ہے صالحہ..... اس کی ساتھی لڑکی فائزہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”بظاہر تو شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ ناٹو بطور ٹرک ڈرائیور اس اڈے میں سپلائی لے جاتا رہا ہے۔ گو بقول اس کے وہ صرف اس کے بیرونی حصے تک ہی جاسکتا تھا لیکن بہر حال اس سے جگہ تو کنفرم ہو جاتی ہے..... صالحہ نے جواب دیا۔

”فائزہ کی بات درست ہے صالحہ۔ ہمیں صرف ناٹو کی بات پر اعتماد نہیں کر لینا چاہئے۔ اس سلسلے میں مزید تصدیق کی جانی بھی ضروری ہے کیونکہ اگر یہ اطلاع غلط نکلی تو نہ صرف یہ کہ ہم سامنے آجائیں گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ایکریمیا اور کافرستانی ایجنٹس بھی ہمیں گھیر لیں۔“

دوسری لڑکی مارنہ نے کہا۔

”لیکن کس طرح چیکنگ کریں۔ اس ناٹو کا پتہ بھی بڑی مشکل سے ملا تھا اور پھر اس نے رقم بھی ہماری اینٹھ لی ہے..... صالحہ نے کہا۔ وہ پانچوں اس وقت ایکریمین میک آپ میں تھیں اور ان پانچوں نے ہی جیپز کی پتلونیں۔ شرٹس اور اوپر سیاہ رنگ کی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں۔“

”اکیلا ناٹو تو سپلائی کے لئے نہ جاتا رہتا ہو گا اور بھی لوگ ہوں گے اس لئے ہم ناٹو کی طرح دوسروں کو بھی ٹریس کر سکتے ہیں اور اگر دوسرے آدمی نے بھی یہی سپاٹ بتایا تو پھر یہ کنفرم ہو جائے گا۔ اس بار تیسری لڑکی نے جس کا نام راحت تھا بات کرتے ہوئے کہا۔

”جہاں کیا خیال ہے تصور۔ تم اب تک خاموش بیٹھی ہوئی ہو..... صالحہ نے چوتھی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں اس دوران یہ سوچتی رہی ہوں کہ اس اڈے کو کیسے کنفرم کیا جائے۔ ایکریمین بغیر شراب کے نہیں رہ سکتے اور بے تحاشہ شراب پینے کے بھی عادی ہیں۔ اس لئے لامحالہ وہ یہاں کے شراب کے کسی بڑے سنور سے اکٹھی شراب خرید کرتے ہوں گے۔ اگر ہم ایسے کسی سنور کا پتہ چلائیں تو شاید ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔“

چوتھی لڑکی تصور نے جواب دیا۔

”اوہ۔ بات تو تم نے پتے کی بتائی ہے۔ مین مارکیٹ سے گزرتے ہوئے ایک بڑا سنور شراب کا مجھے نظر تو آیا تھا۔ اس کا نام بھی ایکریمین تھا۔ سیرا خیال ہے اس سنور کے کسی آدمی سے ملاقات کی جاسکتی ہے۔“ صالحہ نے کہا۔

”لیکن۔ کس طرح۔ کیا ناٹو کی طرح رقم دے کر..... مارنہ نے کہا۔

”ظاہر ہے سبھاں تو رقم کے بغیر کوئی منہ سے بھاپ بھی نہیں نکالتا۔“ صالحہ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”کیوں نہ ہم اس سنور کے خیمہ کو اغوا کر کے لئے آئیں اور پھر اس پر قہر دکر کے اس سے پوچھ گچھ کر لیں۔ اگر ہم نے اس طرح رقم بانٹنی شروع کر دی تو شاید ہمیں اپنے کھانے کے لئے بھی بھیک مانگنی پڑ جائے گی..... راحت نے کہا تو سب اس کی بات سن کر بے اختیار

ہنس پڑیں۔

"ٹھیک ہے سہاں سے چلو۔ جیسا ماحول ہو گا ویسا ہی کر لیں گی"..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے نقشہ تہہ کر کے اپنی جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باقی لڑکیاں بھی انھیں اور اس کے پیچھے ہی دروازے کی طرف بڑھنے لگیں۔ سجدہ لگوں بعد وہ سب کار میں بیٹھیں مین مارکیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ مین مارکیٹ کے باہر بنی ہوئی پارکنگ میں پہنچ گئیں۔ کار میں چھوڑ کر اور پارکنگ ہوائے سے نوکن لے کر وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتیں مین مارکیٹ کی طرف بڑھنے لگیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ شراب کے سنور کے سامنے پہنچ گئیں۔ یہ واقعی بہت بڑا سنور تھا اور یہاں ہر قسم کی اور ہر کوئی شراب برائے فروخت موجود تھی۔ صالحہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گئی۔ اس کی ساتھی بھی اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہو گئیں۔ سنور میں خاصا رش تھا۔ مقامی عورتوں اور مردوں کے ساتھ ساتھ وہاں غیر ملکی بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ ایک طرف شیشے کا دروازہ تھا جس پر نیچر کی تختی لگی ہوئی تھی۔ باہر ایک چڑاسی بیٹھا ہوا تھا۔

"نیچر صاحب اندر ہیں"..... صالحہ نے ایکریمین لہجے میں بات کرتے ہوئے چڑاسی سے کہا۔

"یس میڈم"..... چڑاسی نے مودبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ کھول دیا اور صالحہ اپنی ساتھیوں سمیت اندر

داخل ہو گئی۔ دفتر خاصا بڑا تھا۔ ایک سائڈ پر بڑی سی دفتری میز تھی جس کے پیچھے ایک ایکریمین نوجوان بیٹھا ہوا کچھ لکھنے میں مصروف تھا۔ صالحہ اور اس کی ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ کر اس نے چونک کر انہیں دیکھا اور پھر اٹھ کھڑا ہوا۔

"تشریف لائیے۔ میں نیچر ہوں۔ میرا نام جوزف ہے"..... نیچر نے مسکراتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

"نیچر۔ ہم ایک بڑے سودے کے لئے آئے ہیں۔ میرا نام مارگرٹ ہے"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس میڈم۔ تشریف رکھیں اور پلیز۔ آپ بھی"..... نیچر نے صالحہ اور اس کی ساتھیوں کی طرف دیکھ کر صوفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا اس دفتر کے علاوہ کوئی ایسا کمرہ ہے جہاں کھل کر بات چیت کئے"..... صالحہ نے بیٹھنے کی بجائے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس میڈم۔"..... نیچر نے کہا اور میز کی سائڈ سے نکل کر ایک سائڈ میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک بڑا کمرہ تھا۔ جسے سنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہ محفوظ کمرہ ہے۔ فرمیلیٹ"..... نیچر نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہاں ایک خفیہ ایکریمین سائنسی اڈہ ہے۔ وہاں شراب کی کئی کپ کے سنور سے کی جاتی ہے۔ ہم اس سلسلے میں ایک بڑا آرڈر

”اوہ نہیں۔ وہ مستقل بڑے گودام میں ہی رہتے ہیں لیکن ایک منٹ میں مظلوم کرتا ہوں۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ دو روز پہلے وہ مجھے کہہ رہا تھا کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اور وہ ایک ہفتے کی چھٹی کر کے آرام کرنا چاہتا ہے۔“ نیجر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کارسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پر ریس کر دیئے۔

”جوزف بول رہا ہوں۔ جبکہ موجود ہے یہاں۔“ نیجر نے تھکمانے لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اس نے اوکے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال درست ثابت ہوا۔ وہ ایک ہفتے کی چھٹی پر ہے۔ اب تو آپ کی اس سے ایک ہفتے بعد ہی ملاقات ہو سکتی ہے۔“ نیجر نے کہا۔

”نہیں۔ ہم ایئرکریما سے خصوصی طور پر اسی کام کے لئے یہاں آئی ہیں اور ہم نے فوراً واپس بھی جانا ہے۔ آپ اس کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دیں۔ ہم اس سے وہیں مل لیں گی اور پھر اس سے رپورٹ لے کر ہم واپس چلی جائیں گی۔“ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں اب کچھ گیا ہوں۔ آپ کو حکومت ایئرکریما نے چیکنگ کے لئے یہاں بھیجا ہے۔ اسی لئے آپ محفوظ کرے کی بات کر رہی تھیں۔ ویسے آپ فکر نہ کریں۔ یہاں سب اوکے ہے۔“ نیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ کے ہونا بھی چاہئے۔ وہ تپ۔“ صالحہ نے کہا۔

دینا چاہتی ہیں۔“ صالحہ نے کرسی پر بیٹھتے ہی اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ ریڈیو کی بات کر رہی ہیں لیکن وہاں کی سپلائی کے آرڈر تو وہاں کے چیف پر چرچہ آفسیر جناب مارٹن کے ذریعے ہی ملتے رہتے ہیں۔ آپ کا کیا تعلق ہے۔“ نیجر نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ہمارا تعلق بھی بنتا ہے تب ہی ہمیں یہاں آنا پڑا ہے۔ اصل مسئلہ سپلائی لے جانے والوں کا ہے۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ ریڈیو کے خلاف شوگرگانی ایجنٹ کام کر رہے ہیں اور وہ شراب کی سپلائی سے ہی فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔“ صالحہ نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے مس مارگرسٹ۔ سپلائی لے جانے والے تو ریڈیو کے صرف بیرونی حصے تک ہی محدود رہتے ہیں۔“ نیجر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کون لے جاتا ہے سپلائی۔ کون ساتھ جاتا ہے۔“ صالحہ نے کہا۔

”سپلائی تو ہمارے بڑے گودام سے کی جاتی ہے اور کنوائے انچارج ہمارا سیل سپروائزر جبیک ہے۔ آپ نے اگر مزید بات کرنی ہے تو اس سے کریں۔ میں تو صرف آرڈر دیتا ہوں۔ اس کے علاوہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔“ نیجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جیکب لارڈز پلازہ کے فلیٹ نمبر ایک سو ایک چوتھی منزل پر رہتا ہے۔ اکیلا آدمی ہے۔ اس نے شادی نہیں کی“..... جوزف نے پتہ بتاتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ شکریہ۔ ویسے آپ خاصے سمجھدار ہیں۔ میرے خیال میں آپ کو یہ کہنے کی تو ضرورت نہیں ہے کہ ہماری جہاں آمد اور آپ سے ہونے والی گفتگو کا کسی کو علم نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ یہ سیکرٹ ہے“..... صالحہ نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ آپ بے فکر رہیں“..... منیجر جوزف نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور صالحہ اس کا شکریہ ادا کر کے اس کمرے سے دفتر اور پھر وہاں سے سٹور سے ہوتی ہوئی باہر آگئی۔ اس کی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھیں۔ تموڑی در بعد ان کی کار اس سڑک کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس پر لارڈز پلازہ تھا۔ کالانہ جریرے میں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے جہاں کا تفصیلی نقشہ دیکھا تھا اور پھر صرف نقشہ دیکھتے تک ہی اپنے آپ کو محدود نہ رکھا تھا بلکہ رہائش اور کار کا بندوبست کرنے کے بعد انہوں نے کار میں سوار ہو کر نقشے کے مطابق پورے کالانہ جریرے کو گھوم پھر کر دیکھ لیا تھا۔ جریرہ بہت بڑا بھی نہ تھا اس لئے وہ ایک دن میں اس کی شہری آبادی کو اچھی طرح دیکھ لینے میں کامیاب ہو گئی تھیں۔ کالانہ جریرے کے صرف شمالی حصے میں شہری آبادی تھی۔ باقی تینوں اطراف میں گھنے جنگل تھے جہاں دور دور تک صرف چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے لیکن ان جنگلوں

میں بھی حکومت کالانہ کی طرف سے باقاعدہ پختہ سڑکیں بنائی گئی تھیں اور فون اور بجلی کا نظام بھی قائم کیا گیا تھا لیکن صالحہ اور اس کی ساتھیوں نے اپنی توجہ فی الحال شہری آبادی تک ہی رکھی ہوئی تھی کیونکہ ویسے ان جنگلوں میں گھومنے سے وہ مشکوک بھی ہو سکتی تھیں۔ انہیں بتا دیا گیا تھا کہ کافرستان ساڈان اور ایکریمین ایجنٹ بھی یہاں پہنچ چکے ہیں اس لئے وہ بے حد محتاط انداز میں کام کر رہی تھیں۔ تموڑی در بعد ان کی کار چار منزلہ رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ گئی۔ ایک طرف باقاعدہ پارکنگ بنی ہوئی تھی اور وہاں کافی تعداد میں کاریں بھی موجود تھیں۔ صالحہ نے کار پارکنگ میں ردی کیونکہ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود موجود تھی۔ کار سے اتر کر وہ پانچوں ایک لفٹ کی طرف بڑھ گئیں وہاں بیک وقت تین لفٹیں کام کر رہی تھیں کیونکہ لوگ مسلسل آجا رہے تھے جن میں عورتیں بھی تھیں اور مرد بھی۔ سوچتی منزل پر پہنچ کر وہ طویل راہداری سے گزرتی ہوئیں آگے بڑھتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد وہ فلیٹ نمبر ایک سو ایک کے دروازے کے سامنے پہنچ کر رک گئیں۔ دروازے پر جیکب کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ صالحہ نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

”کون ہے“..... اندر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
 ”مارگرٹ“..... صالحہ نے ایکریمین لہجے میں کہا تو اندر سے چوڑانے کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھل گیا۔ ایک لمبے چھوٹے جسم کا آدمی جس کے جسم پر بنیان اور ہٹلون تھی۔ دروازے

پر نمودار ہوا۔

”آپ۔ آپ کون ہیں“..... اس نے حیرت سے صالحہ اور اس کے بچے موجود اس کی چاروں ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”منبر جوزف صاحب نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے۔ ایک ضروری بات کرنی ہے۔ کیا آپ ہمیں اندر آنے کے لئے نہ کہیں گے“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جوزف نے بھیجا ہے۔ اوہ۔ اچھا۔ آئیے تشریف لیتے۔“ دروازے کے درمیان کھڑے جیکب نے قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا اور صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں اندر داخل ہو گئیں۔ جیکب نے عقب میں دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں لے کر ایک بڑے کمرے میں آگیا جہے ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ لگتری فلیٹ تھا اور چار پانچ کمروں پر مشتمل تھا۔

”آپ کیا پتہ پتہ کریں گی“..... جیکب نے پوچھا۔

”فی الحال کچھ نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ سے جلد ضروری باتیں کرنی ہیں۔ صالحہ نے کہا اور جیکب سر ملاتا ہوا ان کے سامنے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

”جی فرمیتے“..... جیکب نے سوالیہ لہجے میں کہا۔

”ہمارا تعلق ایگریکچر کی ایک سرکاری خفیہ پینسی ہے۔ آپ کو تو معلوم ہو گا کہ کاکا نے میں ایگریکچر کا ایک خفیہ ساتھی اڈہ موجود

ہے جسے عام طور پر ریڈیٹ کہا جاتا ہے“..... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ معلوم ہے“..... جیکب نے اثبات میں سر ملاتے ہوئے کہا۔

”حکومت کو خفیہ اطلاع ملی ہے کہ شوگرانی ایجنٹ اس ریڈیٹ کو تباہ کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں اور یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ریڈیٹ کو سامان کی سپلائی کرنے والے افراد میں سے کوئی ان کا مخبر ہے۔ ہمیں یہاں اس پوائنٹ کو چیک کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔ ہمیں معلوم ہے کہ آپ کا سنور وہاں شراب سپلائی کرتا ہے اور سپلائی کے عملی طور پر انچارج آپ ہیں۔ اس لئے ہمیں آپ کے پاس آنا پڑا ہے“..... صالحہ نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”آپ کی اطلاع درست ہے۔ واقعی میں شراب سپلائی کرنے کا انچارج ہوں لیکن اگر آپ کا خیال ہے کہ ہمارا آدمی مخبری کر رہا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ہمارے آدمی صرف بیرونی ایریے تک ہی جاسکتے ہیں۔ آج نہیں“..... جیکب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جھٹلے آپ یہ بتائیں کہ آپ شراب کی سپلائی ریڈیٹ نمبر ایک پر کرتے ہیں یا نمبر دو پر“..... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”نمبر ایک۔ نمبر دو۔ کیا مطلب ہے۔ یہ دو کیسے ہو گئیں یہاں تو ایک ہی ریڈیٹ ہے آج تک تو میں نے دوسری کے بارے میں نہیں سنا“..... جیکب نے اہتائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صالحہ نے

اختیار نہیں پڑی۔

”مسٹر جیکب۔ آپ صرف بزنس کرتے ہیں۔ یہ غفیع معاملات اس قدر سادہ نہیں ہوتے جس قدر آپ کا بزنس سبہاں ایک نہیں دو ریڈ ییب ہیں اور دونوں علیحدہ علیحدہ علاقوں میں ہیں اور دونوں کو علیحدہ علیحدہ سپلائی ہوتی ہے۔ خطرہ ییب نمبر ایک کی طرف سے ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ جس ییب کو شراب سپلائی کرتے ہیں وہ کس علاقے میں ہے اس طرح میں سمجھ جاؤں گی“..... صالحہ نے بڑی ذہانت سے ییب کا علاقہ معلوم کرنے کے لئے جال پٹھایا تھا۔

”دو شان جنگل میں جو ییب واقع ہے۔ وہاں“..... جیکب نے ہونٹ جھباتے ہوئے کہا۔

”ہم یہاں پہلی بار آئی ہیں۔ اس لئے آپ پلیز نقشے کو دیکھ کر نشانہ ہی کریں“..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود تہہ شدہ نقشہ نکالا اور اسے کھول کر درمیانی میز پر رکھ دیا۔ جیکب اس پر جھک گیا۔

”یہی علاقہ ہے۔ جہاں آپ نے یہ سرخ رنگ کا دائرہ لگایا ہوا ہے۔ یہی دو شان جنگل کہلاتا ہے“..... جیکب نے جواب دیا تو صالحہ اور اس کی ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات پھیل گئے۔

”آپ خود وہاں جاتے رہتے ہیں“..... صالحہ نے کہا۔

”جی ہاں بے شمار بار گیا ہوں کیونکہ بڑی سپلائی کے وقت بطور ڈیوٹی مجھے ساتھ جانا پڑتا ہے“..... جیکب نے کہا۔

”تو پھر یہ لیجئے پنسل اور نقشہ دیکھ کر ذرا تفصیل سے اس پر مار لنگ کر دیجئے۔ آپ اپنے گودام سے ییب تک کن راستوں سے جاتے ہیں“..... صالحہ نے جیکب کی جیب سے سرخ پنسل نکال کر جیکب کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور جیکب نقشے پر جھک گیا۔ پہلے اس نے اس علاقے پر نشان لگایا جہاں ان کا بڑا گودام تھا اور پھر اس نے پنسل سے لکیر بناتے ہوئے سڑکوں کی نشانہ دہی کرنا شروع کر دی لیکر اس نشان زدہ علاقے تک پہنچی اور پھر اس علاقے کے انتہائی شمال میں واقع ایک گاؤں پر جا کر رک گئی۔

”اس گاؤں کا نام فیٹہ ہے۔ زیادہ بڑا گاؤں نہیں ہے۔ اس گاؤں کا سب سے بڑا سرخ رنگ کا مکان گاؤں کے سردار کا سمیر کا ہے۔ اس کے احاطے سے راستہ کھلتا ہے اور ٹرک نیچے اتر جاتے ہیں اور پھر ایک بڑے ہال مناکرے میں پہنچ کر رک جاتے ہیں۔ وہاں مال سپلائی کر کے ٹرک واپس آ جاتے ہیں۔ تمام آفیسرز وہاں موجود ہوتے ہیں جو مال چیک کر کے وصول کرتے ہیں اور رسید دے دیتے ہیں۔“ جیکب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ بے حد شکر یہ مسٹر جیکب۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں ہے کہ آپ نے ہماری آمد اور اس ساری گفتگو اور کارروائی کے بارے میں زبان نہیں کھولی۔ ورنہ آپ جانتے ہیں کہ ایکریمیا کے غفیع ادارے کیا نہیں کر سکتے“..... صالحہ نے نقشہ سمیٹ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ - ٹھیک ہے - میں بالکل کسی سے ذکر نہیں کروں گا۔"
جیکب نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"او - کے - اب اجازت - تعاون کا شکریہ"..... صالحہ نے کہا اور
مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ چند لمحوں بعد ان کی کار ایک
بار پھر اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔
"تم نے واقعی انتہائی ذہانت سے سب کچھ معلوم کر لیا ہے صالحہ۔
لیکن اب پروگرام کیا ہے؟"..... فائزہ نے کہا۔

"پروگرام کیا بنانا ہے - اب مکمل تیاری کر کے ہم اس لیپ کے
بیرونی حصے میں گھسیں گی - یہ ایک زمین لامحالہ ہر جگہ عورتوں کی
خصوص تعداد رکھتے ہیں - ہم نے وہاں موجود لہنے قد و قامت کی
عورتوں کو مار کر ان کا میک اپ کرنا ہے - اس کے بعد آگے بڑھیں
گے..... صالحہ نے بڑے سادہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔
"لیکن اگر وہاں عورتیں نہ ہوں تو؟"..... راحت نے کہا۔

"تو پھر ہمیں مجبوراً مرد بنانا پڑے گا"..... صالحہ نے جواب دیا اور
کار بے اختیار آفتابوں سے گونج اٹھی۔

سرخ رنگ کی کار کا کاندہ کی بڑی شاہراہ پر دوسری کاروں کے
درمیان خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔
اس کارخ شہری آبادی کے اس علاقے کی طرف تھا جو رہائشی کالونیوں
کے لئے مخصوص تھا۔ ذرا یونگ سیٹ پر رہی تھی جبکہ اس کے ساتھ
ایک لمبے قد کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹ خالی تھی۔
"کیا ڈاکٹر فریگی اس اڈے کے بارے میں تفصیلات جانتا ہو گا
ہوام؟"..... نوجوان نے رہی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں - وہ وہاں کافی عرصے تک کام کر چکا ہے - میں نے بڑی
جدوجہد کے بعد اس کا سراغ لگایا ہے"..... رہی نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا اور نوجوان نے اثبات میں سر ہلادیا۔ کار ابھی کچھ ہی
گئے رہی تھی کہ اچانک رہی کی جیکٹ سے ٹوٹوں کی مخصوص آواز
سننے لگی۔

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریسٹوران تقریباً خالی ہی تھا۔ وہ ایک میز پر جا کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے ویٹر اس کے قریب پہنچ گیا۔

”ابھی ٹھہرو۔ میری ساتھی خاتون فون کرنے میں مصروف ہے۔ اس کے آنے پر آؤ دوں گا۔“ جانسن نے کہا اور ویٹر ”بس سر“ کہہ کر واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی ریگی ریسٹوران میں داخل ہوئی اور سیدھی اس میز کی طرف بڑھ آئی جس پر جانسن بیٹھا ہوا تھا۔

”میں نے آرٹلز کو کال کر کے روبر کے پاس جانے کا کہہ دیا ہے۔ اب ہم اس وقت تک یہیں رہیں گے جب تک کراؤن اخوا ہو کر فوے پر پہنچ نہیں جاتا۔“ ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ویٹر کو اشارے سے بلوایا۔ ویٹر کے قریب آنے پر اس نے اسے شراب کا آرڈر دے دیا۔

”اگر کراؤن اکیڑیمیا کالینٹ ہے تو کیا وہ اتنی آسانی سے آرٹلز کے کھمبہ چڑھ جائے گا۔“ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جانسن نے ہنس جاتے ہوئے کہا۔

”وہ تو شاید ایسا نہ ہو سکتا۔ لیکن اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ وہ قطعاً اس بات کا علم نہیں ہے کہ ہمیں اس کی جہاں آمد اور اپنی مخالفت کا علم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ مطمئن ہو گا اور اس اطمینان کی وجہ سے شاید وہ مار کھا جائے۔ ویسے میں نے آرٹلز کو تفصیلی ہدایات دے دی ہیں۔ اگر کراؤن اخوان ہو سکا تو وہ اسے گولی سے اڑا دے گا۔“ ریگی نے جواب دیا۔

خاص تیز طرار اور ہوشیار ایجنٹ ہے۔ اس کی جہاں آمد اور خاص طور پر میرے متعلق معلومات حاصل کرنے کا مطلب ہے کہ ہماری جہاں آمد کا علم اکیڑیمیا کو ہو چکا ہے۔ اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس کے جہاں آتے ہی ہمیں اس کے بارے میں علم ہو گیا۔ ورنہ وہ لامحالہ ہمارے لئے مسئلہ بن سکتا تھا۔“ ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اسے اخوا کرنے کی بات کی ہے۔ گولی مار کر ختم کر دینا تھا۔“ نوجوان نے کہا تو ریگی بے اختیار ہنس پڑی۔

”تاکہ اس کے گروپ کو ٹریس نہ کیا جاسکے اور اس کی لاش ملے ہی اس کا گروپ چو کنا ہو جائے۔“ ریگی نے ہنستے ہوئے کہا اور نوجوان شرمندہ سے انداز میں ہنس پڑا۔

”اوہ۔ سوری مادم۔ اب میں آپ کی ذہانت کا تو مقابلہ نہیں کر سکتا۔“ نوجوان نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور ریگی نے مسکراتے ہوئے ایک بار پھر سائیڈ پر گاڑی لے جانے کا اشارہ دینا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ مڑک کے کنارے پہنچے ہوئے پیئروں پمپ اور اس سے ملحقہ ریسٹوران کے سلسلے کار روک چکی تھی۔

ریسٹوران کے باہر آمدے میں ہی پبلک فون بوتھ موجود تھا۔ کار روک کر ریگی نیچے اتری تو نوجوان بھی نیچے اترا۔

”تم اندر ریسٹوران میں چلو جانسن میں فون کر کے آ رہی ہوں۔“ ریگی نے نوجوان سے کہا اور نوجوان سر ملاتا ہوا ریسٹوران کے اندر وئی

آرنلڈ نے جواب دیا۔

"اوکے۔ اس کا ہر طرح سے خیال رکھنا۔ بہتر یہی ہے کہ مال سیلڈ ہی رہے۔ میں ایک اور کاروباری میٹنگ میں جا رہی ہوں۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد واپس آؤں گی۔"..... ریگی نے کہا۔

"میں میڈم..... دوسری طرف سے آرنلڈ نے جواب دیا اور ریگی نے "او۔ کے۔" کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ کے اشارے سے اس نے جانسن کو بلایا۔ اسے بحث کرنے کا کہہ کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"میڈم۔ میرا خیال ہے کہ آپ ڈاکٹر فریگی کی بجائے پہلے اس کراؤن سے نمٹ لیں تو زیادہ بہتر ہے۔"..... جانسن نے کہا۔

"کراؤن سے صرف اس کے ساتھیوں کے بارے میں ہی معلوم کرنا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ اہم ہمارا مشن ہے۔ جب تک ہمیں اس سنور کا صحیح محل وقوع اور اس کی اندرونی کیفیت کا علم نہ ہو جائے ہم ایک قدم بھی آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اس لئے اس ڈاکٹر سے ملنا کراؤن سے ملنے سے زیادہ اہم کام ہے۔"..... ریگی نے کہا اور جانسن نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تقریباً نصف گھنٹے کی مزید ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے اور پھر ایک درمیانے درجے کی کوٹھی کے سامنے جا کر ریگی نے کار روکی۔ ستون پر ڈاکٹر فریگی کی نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔ کار روک کر ریگی نیچے اتری اور اس نے کال بیل

"اسی لمحے ویٹر شراب کی ایک بوتل اور دو گلاس میز پر رکھ گیا اور ان دونوں نے شراب گلاسوں میں ڈال کر اس کے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ویٹر تیزی سے ان کے قریب آیا۔

"آپ کا نام روزی ہے مس..... ویٹر نے قریب آکر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس۔ کیا میرا فون آیا ہے۔"..... ریگی نے چونک کر کہا۔

"یس مس۔ ویٹر نے کہا اور ریگی اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئی جہاں رسیور ایک طرف رکھا ہوا موجود تھا۔ ریگی نے رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ روزی بول رہی ہوں..... ریگی نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"آرنلڈ بول رہا ہوں میڈم۔ کام مکمل ہو گیا ہے۔"..... دوسری طرف سے آرنلڈ کی آواز سنائی دی۔

"پہلی شرط کے مطابق یا دوسری شرط کے مطابق..... ریگی نے کہا۔

"پہلی شرط کے مطابق ہی کام ہو گیا اور انتہائی آسانی سے۔ وہ پوری طرح مطمئن تھا..... آرنلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حریف کمپنیوں کو تو اس کام کی تکمیل کا علم نہیں ہو سکا۔"..... ریگی نے پوچھا۔

"نو میڈم۔ ہم نے مکمل طور پر جائزہ لے کر کام مکمل کیا ہے۔"

”میرا نام روزی ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں مسٹر جانسن۔“ ریگی نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ تینوں صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”آپ نے فون پر کہا تھا کہ آپ میری بیٹی جولینا کا کوئی اہم پیغام لے کر آ رہی ہیں۔ کیا پیغام ہے وہ تو مجھے ہر شے باقاعدگی سے فون اگھتی رہتی ہے اور ابھی برسوں اس کا فون آیا تھا۔ اس نے تو کسی اہم بات کا کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔“ ڈاکٹر نے قدرے حیرت اور پریشانی کے طے طے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بات تو میں نے صرف اس لئے کہی تھی کہ آپ ملاقات کا وقت دے دیں۔“ روزی نے کہا تو آپ کی بیٹی سے ملاقات ہی نہیں ہوئی۔“ ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر بے اختیار چوٹک چڑھا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ آپ کا کان میں موجود ایکریمین غصیہ اڈے میں کام لگ چکے ہیں اور ہمیں اس اڈے کا درست محل وقوع اور اس کا اندرونی نقشہ اور خاص طور پر اس میں موجود اس سنور کا محل وقوع چاہئے جس میں ریڈ بلاسٹ نامی جدید میزائل سنور کیا گیا ہے۔ اگر آپ یہ سب بتا دیں تو ہم آپ کو آپ کا منہ مانگا معاوضہ ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اور کسی کو اس کی کانوں کا خبر بھی نہ ہوگی۔“ ریگی نے براہ

کا ہٹن دبا دیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا بچانک کھلا اور ایک اوجھڑا عمر آدمی باہر نکلا جس کا انداز اور لباس ہی بتا رہا تھا کہ وہ ملازم ہے۔

”ڈاکٹر صاحب سے کہو کہ روزی آئی ہے۔ ہماری ان سے فون پر بات ہو چکی ہے۔“ ریگی نے ملازم سے کہا۔

”یس سیزم۔ میں بچانک کھولتا ہوں۔ آپ کار اندر لے آئیں۔“ ملازم نے مودبانہ لہجے میں کہا اور واپس چلا گیا جبکہ ریگی اور جانسن دوبارہ کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد بڑا بچانک کھل گیا اور ریگی کار اندر پورچ میں لگے جہاں پہلے ہی ایک کار موجود تھی۔ کار روک کر وہ دونوں نیچے اترے تو اسی لمحے بچانک بند کر کے ملازم واپس آ گیا۔

”آئیے۔ ڈرائیونگ روم میں تشریف رکھیے۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں۔“ ملازم نے کہا اور پھر انہیں برآمدے کے کونے میں بٹنے ہوئے ایک درمیانے سائز کے ڈرائیونگ روم میں چھوڑ کر واپس چلا گیا۔ ڈرائیونگ روم کا فرنیچر خاصا پرانا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اندرونی دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا ایکری می اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کا چشمہ تھا اور جسم پر گاؤن پہنا ہوا تھا۔ ہاتھ میں ایک چوبی تھی۔ ریگی اور جانسن دونوں سمجھ گئے کہ یہی ڈاکٹر فریگی ہو گا۔ وہ دونوں اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”تشریف رکھیے۔ میرا نام ڈاکٹر فریگی ہے۔“ بوڑھے آدمی نے قریب آ کر کہا۔

کی کوشش کر رہا تھا کہ ریگی نے لات چلائی اور ڈاکٹر کے حلق سے ایک بار پھر ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا۔ اس کی عینک اور چھڑی دور جاگری تھی۔

”رقم لے لیتے تو اچھے رہتے ڈاکٹر“..... ریگی نے کہا اور ایک طرف پڑے صوفے پر جا کر اطمینان سے بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور جانسن واپس آ گیا۔

”دو ملازم تھے۔ دونوں کی گردنیں توڑ دی ہیں“..... جانسن نے اندر آ کر کہا۔

”اب اس ڈاکٹر کو اٹھا کر صوفے پر بٹھا دو اور سنور سے رسی لے کر اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو۔ اب یہ خود ہی سب کچھ بٹکانے گا“..... ریگی نے کہا اور جانسن نے اس کی ہدایات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر کے ہاتھ عقب میں باندھے جا چکے تھے۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ۔ لیکن خیال رکھنا اسے جواب دینے کے قابل رہنا چاہیے“..... ریگی نے کہا اور جانسن سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے ڈاکٹر کے دونوں گالوں پر تھپہ مارنے شروع کر دیے۔ پانچویں یا چھٹے تھپہ پر ڈاکٹر جیٹا کر ہوش میں آ گیا اور جانسن پیچھے ہٹ گیا۔

”یہ..... یہ..... یہ کیا کیا تم نے۔ اداہ۔ اداہ“..... ڈاکٹر نے اٹھنے کی ٹھاکم کوشش کرتے ہوئے انتہائی پریشان اور در بناک لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر کی عینک قالین سے اٹھا کر اس کی آنکھوں پر لگا دو“.....

راست بات کرتے ہوئے کہا تو تو ڈاکٹر کے چہرے پر لچکت شعلے سے لپک اٹھے۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”اگر آپ میرے گھر میں موجود نہ ہوتیں تو میں لامحالہ پولیس کو بلا لیتا۔ آپ برائے مہربانی تشریف لے جائیں۔ ڈاکٹر فریگی جیسا سائنسدان غدار نہیں ہو سکتا اور نہ مجھے رقم کی ضرورت ہے اور نہ میں کچھ بتاؤں گا“..... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر۔ آپ جتنی دولت کہیں۔ آپ کو مل سکتی ہے“..... ریگی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”میں لعنت بھیجتا ہوں ایسی دولت پر اور تم اب فوراً جہاں سے نکل جاؤ۔ فوراً۔ ورنہ میں پولیس بلا لوں گا“..... ڈاکٹر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

”او۔ کے ڈاکٹر۔ ناراض ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ تو سودا تھا۔ اگر تم نہیں کرنا چاہتے تو نہ ہی“..... ریگی نے اسی طرح اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیے۔ جانسن بھی اس کے پیچھے تھا پھر صبر سے ہی ریگی دروازے کے قریب پہنچی۔ اچانک اس کا بازو گھوما اور بوڑھا ڈاکٹر جھٹکا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا۔

”باہر جا کر سب کو ختم کر دو جانسن۔ لیکن خیال رکھنا کہ شور نہ ہو“..... ریگی نے ڈاکٹر کو ضرب لگانے کے ساتھ ہی جانسن سے کہا اور جانسن بھاگتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا۔ ڈاکٹر نیچے گر کر اٹھنے

رنگی نے بڑے مطمئن لہجے میں جانسن سے کہا۔ اور جانسن نے آگے بڑھ کر قالین پر پڑی ہوئی ڈاکٹر کی عینک اٹھائی اور پھر اس کی آنکھوں پر لگا دی۔

”دیکھو ڈاکٹر۔ ہم نے بہر حال یہ معلومات تو حاصل کر لی ہیں۔ تم چاہے معاوضہ لے کر معلومات ہمیں دو یا اپنی بوڑھی بیٹیاں بخود اگر اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ بولو۔ معاوضہ لو گے..... یا تمہاری بیٹیاں تو نے کاکام شروع کیا جائے.....“ رنگی نے سرد لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ میں غدار نہیں ہوں۔ میں مروتو سکتا ہوں لیکن غداری نہیں کر سکتا.....“ ڈاکٹر نے چہچہتے ہوئے کہا۔

”جانسن۔ خنجر نکالو اور اپنا کام شروع کر دو.....“ رنگی نے تیز لہجے میں کہا اور جانسن نے کوٹ کی جیب سے ایک خنجر نکالا اور دوسرے لمحے کمرہ ڈاکٹر کے حلق سے نکلنے والی کر بناک یخ سے گونج اٹھا۔ جانسن نے ایک ہی وار میں ڈاکٹر کا آوا حناک اڑا دیا تھا۔

”بولو۔ ورنہ اس بار آنکھیں نکال دوں گا.....“ جانسن نے سرد لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ ہرگز نہیں.....“ ڈاکٹر نے چہچہتے ہوئے کہا۔

”کام جاری رکھو جانسن.....“ رنگی نے سفاک لہجے میں کہا اور پھر تو جیسے کمرے میں ڈاکٹر کی جینوں کا طوفان سا اگیا۔

”جانسن نے انتہائی بیدردی اور سفاکی سے ڈاکٹر کے جسم پر خنجر کے

زخم ڈالنے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر کی بارے ہوش ہوا لیکن خنجر کے ہر اگلے وار سے وہ خودی تکلیف کی شدت سے ہوش میں آجاتا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ مجھے پانی پلاؤ۔ رک جاؤ.....“ اچانک ڈاکٹر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پھر بے ہوش ہو گیا۔

”پانی لے آؤ اور اس کے زخموں پر ڈال دو۔ تاکہ خون نکلنا بند ہو جائے اور اس کے حلق میں بھی ڈالو.....“ رنگی نے کہا اور جانسن نے خون آلود خنجر ایک طرف رکھا اور تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا پانی سے بھرا ہوا جگ موجود تھا۔ اس نے پانی ڈاکٹر کے زخموں پر ڈالا اور پھر اس کا منہ کھول کر پانی اس کے حلق میں اتارنا شروع کر دیا۔ پانی حلق سے نیچے اترتے ہی ڈاکٹر کراہتا ہوا ہوش میں آگیا تو جانسن نے جگ میں موجود باقی پانی بھی اس کے زخموں پر انڈیلادیا۔ پچھلے ہٹ کر اس نے جگ ایک طرف رکھا اور خون آلود خنجر دوبارہ اٹھالیا۔ ڈاکٹر مسلسل کراہ رہا تھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا۔

”اب بولو ڈاکٹر۔ لیکن خیال رکھنا۔ مجھے آدھی سے زیادہ معلومات پہلے سے ہی حاصل ہیں اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تمہارا انجام اس سے بھی زیادہ عبرت ناک ہو سکتا ہے۔“ رنگی کا لہجہ پہلے کی طرح سفاک ہی تھا۔

”تم..... تم کیا پوچھنا چاہتی ہو“..... ڈاکٹر نے کرہستے ہوئے کہا۔

”ساری تفصیل جو تم جانتے ہو“..... ریگی نے کہا تو ڈاکٹر نے رک رک کر بتانا شروع کر دیا اور اس بار اس نے واقعی سب کچھ بتا دیا ریگی نے اس سے سوالات کر کے باقی ماندہ معلومات بھی اس سے حاصل کیں اور پھر وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

”آؤٹ کر دو اسے“..... ریگی نے جانسن سے کہا اور جانسن نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ میں پکڑا ہوا خون آلود خنجر ڈاکٹر کے سینے میں اتار دیا۔ ڈاکٹر کے حلق سے آخری کرہ نکال چھٹکلی اور وہ چند لمحے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

”خنجر نکال کر صاف کر لو۔ اس کے ہاتھ بھی کھول دو اور اس کی لاش کو نیچے پھینک دو اور گھر میں اس طرح چیزوں کو الٹ پلٹ دو کہ یہ ڈکیتی کی واردات معلوم ہو“..... ریگی نے جانسن سے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر گہرا اطمینان اور مسرت کی تھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ وہ ڈاکٹر سے انتہائی اہم معلومات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس رہائشی کالونی سے نکل کر ایک بار پھر اندرون شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”ڈاکٹر نے خاصی معلومات فراہم کر دی ہیں“..... جانسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ انتہائی قیمتی معلومات حاصل ہو گئی ہیں۔ اب ہم اطمینان سے فاسٹ آپریشن کی منصوبہ بندی کر سکیں گے“..... ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بہلے تو اس کراؤن اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرنا ہو گا“۔ جانسن نے کہا اور ریگی نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"یس۔ کم ان پلیز"..... اندر سے ایک سروانہ آواز سنائی دی اور دیکھانے دروازے کو دیا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور پھر وہ دونوں آگے بچھے چلتی ہوئی اندر داخل ہو گئیں۔ یہ خاصا بڑا کمرہ تھا اور اسے انتہائی جھری اور قیمتی فرنیچر سے سجایا گیا تھا۔ دفتری میز کے پیچھے ایک لمبے قد اور درمیانے جسم کا نوجوان موجود تھا جو ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"تشریف رکھیے۔ مجھے کاؤنٹر سے بتایا گیا ہے کہ آپ کو پاور بھنسنی نے بھیجا ہے۔ فرمائیے"..... لارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا نام ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ کاشی ہے"..... ریکھا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سادام آپ خود۔ اوہ۔ آپ نے مجھے بلوایا تھا۔" لارک کے چہرے پر انتہائی تیزی سے حیرت کے تاثرات نمودار ہو گئے اور وہ جلدی سے میز کے پیچھے سے باہر آ گیا۔

"کام ہمارا ہے۔ اس لئے ہمیں خود آنا پڑا ہے۔ بیٹھو"..... ریکھا نے کہا اور خود بھی وہ ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ کاشی بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی۔

"پہلے آپ فرمائیے کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی"..... لارک نے کہا۔

"کچھ نہیں۔ تم بیٹھو"..... ریکھا نے کہا اور لارک خاموشی سے سامنے رکھے ہوئے صوفے پر بیٹھ گیا۔ لارک کافرستان کا فادرن ایجنٹ

دیکھا اور کاشی دونوں تیز تیز قدم ٹھاتیں سپر سٹور کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں اور ایک طرف کاؤنٹر پر کھڑے نوجوان کی طرف بڑھ گئیں وہ دونوں اس وقت مقامی میک اپ تھیں۔

"جی فرمائیے"..... کاؤنٹر کے عتب میں کھڑے نوجوان نے ان کے قریب آتے ہی کاروباری لہجے میں پوچھا۔

"مسٹر لارک سے ملنا ہے۔ انہیں کہیں کہ پاور بھنسنی نے ہمیں بھیجا ہے"..... ریکھا نے نوجوان سے مخمب ہو کر کہا۔

"دائیں ہاتھ پر سیہیاں اوپر جا رہی ہیں۔ اوپر بس کاؤنٹر ہے آپ مل لیں"..... نوجوان نے کہا اور ریکھا اور کاشی دونوں سر ہلاتی ہوئی مٹریں اور سیزھور کی طرف بڑھ گئیں۔ اوپر واقعی ایک دفتر تھا جس کے دروازے پر جرجیہن لارک کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ بند تھا ریکھا نے دروازے پر دستک دی۔

میرے آدمیوں نے ان کی رہائش گاہ چیک کر لی ہے اور ان کی نگرانی بھی کر رہے ہیں۔..... لارک نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کہاں ہے ان کی رہائش گاہ؟.....“ ریکھانے پوچھا۔

”ہیٹلس روڈ پر سپر بلازہ نام کی ایک بڑی کمرشل عمارت ہے۔ اس کا ایک بڑا تہہ خانہ انہوں نے ہائر کر رکھا ہے۔ اس تہہ خانے کا نمبر زیرو تھری ہے۔ اس عمارت کے نیچے اس قسم کے دو تہہ خانے ہیں۔“ لارک نے جواب دیا۔

”انہوں نے کوئی کار بھی پارک نہ کی ہوگی؟.....“ ریکھانے پوچھا۔

”یس میڈم اور وہ ایک ہی کار میں اٹھی گھومتی رہتی ہیں۔“ لارک نے جواب دیا۔

”اپنے آدمیوں سے پوچھو کہ اس وقت یہ پانچوں کہاں ہیں۔“ ریکھانے کہا تو لارک سر ملاتا ہوا اٹھا اور میز پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ڈارن سپیکنگ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ آواز واضح طور پر ریکھا اور کاشی دونوں کو سنائی دے رہی تھی شاید لارک نے فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا تھا۔

”لارک بول رہا ہوں ڈارن۔ وہ پانچ ایکریمین لڑکیوں کے گروپ کے بارے میں تازہ ترین معلومات کیا ہیں؟.....“ لارک نے پوچھا۔

”نانو سے ملنے کے بعد وہ کافی دیر تک اپنی رہائش گاہ میں رہیں۔“

”ہس کے بعد وہ مین مارکیٹ پہنچیں وہاں کے سب سے بڑے شراب کے

تھا اور اسے پاور اینجنری کے کلائن آنے کے متعلق اطلاع پہلے ہی سرکاری طور پر مل چکی تھی۔

”ہم نے یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ ساتھ ایک نئی سروس جیسے پنک فورس کا نام دیا گیا ہے اسے تلاش کرنا ہے اور ان کا خاتمہ کرنا ہے۔“..... ریکھانے کہا۔

”یس مس۔“ تجھے پہلے ہی اطلاع دی جا چکی ہے اور میں نے اس سلسلے میں خاصا کام کر بھی لیا ہے۔ تجھے آپ کی طرف سے رابطے کا انتظار تھا۔..... لارک نے کہا۔

”گڈ۔ کیا کام کیا ہے تم نے؟.....“ ریکھانے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ میں نے اطلاع ملتے ہی اپنے آدمیوں کو کلائن جہیزے میں آنے والے تمام راستوں پر پھیلادیا تھا۔ اس کے علاوہ شہر میں بھی میرے آدمی کام کرتے رہے اور تجھے جو اطلاعات ملی ہیں اس کے مطابق پانچ لڑکیوں کے ایک گروپ کو مشکوک قرار دیا گیا۔ یہ پانچوں لڑکیاں ایکریمین ہیں۔ میں نے ان کی نگرانی کا حکم دے دیا۔ پھر تجھے اطلاع ملی کہ یہ گروپ ایکریمین اڈے کو سپلائی کرنے والے ایک ادارے کے رکن نانٹو سے ملی ہیں۔ میرے آدمی نے ان کے جانے کے بعد میری ہدایت پر نانٹو کو گھسیر لیا اور پھر نانٹو سے جو کچھ معلوم ہوا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہی ہمارا مطلوبہ گروپ ہے کیونکہ انہوں نے نانٹو سے ریڈیسیب کے بارے میں ہی معلومات حاصل کی تھیں۔

سنور میں گئیں اور کافی در تک وہاں نیجر کے دفتر میں رہیں۔ اس کے بعد وہاں سے نکل کر وہ ایک رہائشی پلازہ میں گئیں اور اس رہائشی پلازہ میں رہنے والے ایک آدمی جیکب کے فلیٹ میں کافی در تک رہیں۔ اس کے بعد وہاں اپنی رہائش گاہ میں آگئیں اور اس وقت وہیں ہیں۔ دوسری طرف سے تفصیلی جواب دیتے ہوئے بتایا گیا۔

"اوکے۔ نظریں رکھنا انہیں"..... لارک نے کہا اور رسیور رکھ کر واپس دیکھا اور کاشی کی طرف مڑا۔

"آپ نے لاؤڈر پر پورٹ سن لی ہو گی ڈارن کی"..... لارک نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا تمہارے آدمی ان پانچوں کو بے ہوش کر کے اس عمارت سے نکال سکتے ہیں"..... دیکھانے جلد لے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ییس میڈم۔ لیکن ایک بات عرض کر دوں میڈم۔ یہ پانچوں لڑکیاں خاصی تیز اور فعال بتائی گئی ہیں۔ ابھی تک انہیں اس بات کا احساس نہیں ہوا کہ ان کی نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس لئے وہ پوری طرح مطمئن ہیں۔ لیکن اگر ایک بار بھی انہیں اس بات کا احساس ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ چکنی چھلی کی طرح ہمارے ہاتھ سے پھسل جائیں"..... لارک نے جواب دیا۔

"تم انہیں راکش روڈ کی عمارت ایٹ ون ایٹ پر پہنچا دو۔ یہ ہمارا خاص اڈہ ہے۔ اس کے بعد وہ قبر میں اتر جائیں گی"..... دیکھا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو وہیں اس کمرشل عمارت میں ہی آسانی سے ہو سکتا ہے"..... لارک نے جواب دیا۔

"ہاؤم۔ بے ہوش کرنے والی گیس کی بجائے زہریلی گیس فائر کی جا سکتی ہے"..... لارک نے جواب دیا۔

"نہیں۔ انہیں ختم کرنے سے پہلے میں ان سے تفصیلی بات چیت کرنا چاہتی ہوں"..... دیکھانے کہا۔

"ییس مادام۔ میرا مطلب صرف اتنا تھا کہ اس کے بعد انہیں بچ کر نہیں نکلتا چاہئے"..... لارک نے کہا۔

"تم ہمیں احمق سمجھتے ہو لارک"..... دیکھانے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ نہیں مادام۔ میری یہ جرأت کہاں۔ میں نے تو بس ایک تھوڑے کا اظہار کیا تھا"..... لارک نے معذرت آمیز لہجے میں کہا۔

"آئندہ محتاط رہ کر بات کیا کرنا۔ بولو۔ کب تک پہنچ جائیں گی"..... دیکھانے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"دو گھنٹوں کے اندر مادام"..... لارک نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہو اس کے ساتھ ہی کاشی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"احتیاط کرنا۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سر دس ان کی نگرانی گھر رہی ہو"..... دیکھانے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا مطلب۔ کیا آپ کا مطلب پاکیشیا کے علی عمران صاحب سے ہے"..... لارک نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں۔ کیا تم اسے جانتے ہو"..... دیکھانے حیرت بھرے لہجے

میں پوچھا۔

”یسں مادام۔ میں طویل عرصہ تک پاکیشیا میں کام کر چکا ہوں۔

میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں“..... لارک نے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر تو اچھا ہوا۔ تم اپنے آدمیوں کو اس کے بارے میں

تفصیلات بتا کر انہیں تلاش کرنے کا کہہ دو۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ

بھی یہاں آئے ہوئے ہوں“..... ریکھانے کہا۔

”لیکن مادام آپ نے تو کہا تھا کہ نئی فورس یہاں آ رہی ہے۔ ایک

گروپ کی موجودگی میں دوسرے گروپ کی کیا ضرورت ہے۔“ لارک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تم ان باتوں کو نہیں سمجھ سکتے لارک۔ یہ لوگ حد سے زیادہ

عیار اور شاطر ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے نئی فورس کا چکر ہی اس

لئے چلایا ہو کہ ہماری تمام توجہ اس نئی فورس کی طرف رہے اور وہ

خاموشی سے اپنا کام کر جائیں“..... ریکھانے کہا۔

”اوہ۔ یسں مادام۔ واقعی آپ بے حد ذہین ہیں۔ اوکے۔ میں اپنے

آدمیوں کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ انہیں اغوا کرتے وقت بھی انتہائی

احتیاط سے کام لیں اور اس کے ساتھ ساتھ عمران اور ان کے ساتھیوں

کو بھی تلاش کریں۔ یہ میرا دعویٰ ہے مادام کہ اگر عمران اور ان کے

ساتھی واقعی کا کاٹے آئے ہیں تو وہ کم از کم میرے آدمیوں سے نہ بچ سکیں

گے“..... لارک نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا اور ریکھاسر

ہلاتی ہوئی واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔ کاشی بھی اس کے

پچھے ہی مڑی اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتی واپس نیچے جنرل سنور

کے ہال میں پہنچیں اور چند لمحوں بعد وہ سنور سے باہر آ چکی تھیں۔

”مادام۔ کیا یہ گروپ واقعی اس قدر احمق ہو گا کہ اب تک اپنی

نگرانی بھی چھیک نہ کر سکا ہو گا“..... کاشی نے کار میں بیٹھتے ہی کہا۔

”نئے لوگوں سے ایسی حماقت کی توقع تو کی جاسکتی ہے۔ میں بھی

جب نئی تھی تو اسی طرح کام کرتی تھی۔“ ریکھانے مسکراتے ہوئے

جواب دیا اور کاشی بھی بے اختیار ہنس دی۔

دیا ہے۔ لیکن میرا خیال دوسرا ہے۔..... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا..... خاور نے چونک کر پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ عمران علیحدہ رہ کر کام کر رہا ہوگا۔ وہ ایسا آدمی نہیں ہے کہ اسے نظر انداز کیا جاسکے۔..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر ایسا ہوتا تو چیف ہمیں بتا دیتا۔ اسے یہ بات چھپانے کی کیا ضرورت تھی۔..... خاور نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

”عمران اپنی مرضی سے کام کرتا ہے۔ خاور اور میں نے محسوس کیا ہے کہ چیف کو بھی ان کا کہنا ماننا پڑتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ عمران کی ہی خواہش ہو کہ اس کے سیٹ اپ کو اوپن نہ کیا جائے۔“ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے صفدر۔ میں نے اس پر غور کیا ہے اور میرے نقطہ نظر سے چونکہ اس بار پاکیشیا نے ایک نیا گروپ میدان میں اتارا ہے اس لئے عمران نے علیحدہ رہ کر کام کرنے کا فیصلہ کیا ہوگا کیونکہ یہ اطلاعات تو مل چکی ہیں کہ کافرستان نے اس نئے گروپ کو چیک کرنے کے لئے پاور ایجنسی کو یہاں بھیجا ہے اور پاور ایجنسی عمران سے براہ راست واقف ہے۔..... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ مکرے کا دروازہ کھلا اور جو لیا اور تنویر اندر داخل ہوئے۔ راہول ان کے ساتھ نہ تھا۔

کاکانہ جہزے کی ایک رہائشی کالونی کی کوٹھی میں اس وقت پاکیشیا سیکرٹ سروس موجود تھی۔ وہ آج ہی پاکیشیا سے کاکانہ پہنچی تھی۔ یہ کوٹھی یہاں کے ایک ایجنٹ نے پہلے ہی ان کے لئے خرید لی تھی۔ اس میں دو کاروں کے ساتھ ساتھ ضرورت کا دیگر سامان بھی پوری طرح موجود تھا۔ یہ ایجنٹ جس کا نام راہول تھا مقامی آدمی تھا۔ یہاں کاکانہ میں ایک گیم کلب کا مالک تھا اور یہاں کی زیر زمین دنیا میں کافی اثر و سوج کا مالک تھا۔ مکرے میں اس وقت صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور موجود تھے۔ جو لیا اور تنویر ابھی تھوڑی دیر پہلے راہول کے ساتھ کار میں بیٹھ کر کہیں گئے تھے۔

”اس بار عمران کو کیوں نظر انداز کیا گیا ہے صفدر۔..... خاور نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے کہ چیف نے اس بار عمران کو نظر انداز کر

”اس نئے گروپ کا تو تہ چل گیا ہے۔ انہوں نے ایک کمرشل عمارت کے نیچے تہ خانے میں اڈا بنایا ہوا ہے۔“ جویانے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اس قدر جلد کیسے تہ چل گیا۔“ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”مجھے معلوم تھا کہ مادام ریکھانے لامحالہ انہیں ٹریس کرنے کے لئے یہاں کے کسی ایسے آدمی کی خدمات حاصل کرنی ہیں جس کا تعلق کافرستان سے ہو گا۔ چنانچہ میں نے راہول سے اس بارے میں معلومات حاصل کیں تو راہول نے بتایا کہ یہاں کے ایک سپر سٹور کا مالک لارک کافرستان کا ایجنٹ ہے اور اس نے اپنا پورا گروپ بنایا ہوا ہے اور وہ اس کے ایک آدمی کو جانتا ہے۔ میں اور تنویر راہول کے ساتھ اس آدمی کی تلاش میں گئے تھے اور اتفاق سے وہ لپٹے فلیٹ میں مل گیا۔ تنویر کے دو ہاتھ پڑنے پر اس نے بتا دیا کہ لارک گروپ نے اس نئے گروپ کو ٹریس کر لیا ہے اور اس کی نگرانی کی جارہی ہے۔ یہ ایک ریمن میک اپ میں ہیں۔“ جویانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”پھر اب کیا پروگرام ہے۔“ صفدر نے کہا۔

”وہ لپٹے طور پر مشن پر کام کرتے رہیں۔ ہم اپنے طور پر مشن مکمل کریں گے اور اس سلسلے میں ایک آدمی کا تہ چلا ہے جو اس ایک ریمن اڈے پر کام کرتا رہا ہے۔ میں نے راہول کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس آدمی

کو اغوا کر کر یہاں ہمارے پاس بھجوا دے۔ اس سے معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم کوئی منصوبہ بندی کریں گے۔“ جویانے جواب دیا اور صفدر اور دوسرے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”اس آدمی کے پاس ہم چلے جاتے ہیں۔ اسے یہاں منگوانے کی کیا ضرورت ہے۔“ خاور نے کہا۔

”وہ ایک بار کا مالک ہے اور وہیں بار کے اوپر ہی رہتا ہے۔ وہاں اس سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اسے یہاں منگوا دیا ہے تاکہ اعلیٰ درجہ کے اس سے پوچھ گچھ ہو سکے۔“ جویانے جواب دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹہ بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جویانے ہاتھ بڑھا کر درسیور اٹھایا۔

”یس۔“ جویانے آواز بدل کر کہا۔

”راہول بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے راہول کی آواز سنائی دی۔

”یس جویا سپیکنگ۔ کیا رپورٹ ہے؟“ جویانے اس بار اصل آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”مادام۔ فرینک کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ لیکن میں نے سوچا کہ اگر وہ اس سے آپ نے پوچھ گچھ ہی کرنی ہے تو اسے ایک ایسے اڈے پر لٹکا جائے کہ بعد میں اسے ٹریس ہی نہ کیا جاسکے۔ اس لئے میں نے لپٹے ایک خفیہ اڈے پر پہنچا دیا ہے۔“ راہول نے کہا۔

"کیا اسے زندہ واپس بھجوانا ہے؟..... جو یوا نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"ییس مادام۔ وہ انتہائی لالچی آدمی ہے اگر اسے بھاری رقم دی جائے تو وہ نہ صرف معلومات مہیا کر دے گا بلکہ ہمارے ساتھ کام کرنے پر بھی آمادہ ہو جائے گا جبکہ دوسری صورت میں اس کا گروپ خاصا طاقتور ہے۔ اس کی لاش ملنے کے بعد یہ گروپ لاساحالہ ہمیں ٹریس کرنے اور ہمارے خلاف کام کرنا شروع کر دے گا"..... راہول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا اغوا ہونے کے بعد وہ ہم سے تعاون کرنے پر رضا مند ہو جائے گا؟..... جو یوا نے کہا۔

"مادام۔ اسے جبراً اغوا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے ایک دوست کو اس کے پاس پلاننگ کے تحت بھیجا گیا۔ وہ اسے لے کر کار میں باہر نکلا تو ایک اور کار میں ہمارے آدمیوں نے اس پر فائر کھول دیا۔ ساتھ ہی بے ہوش کر دینے والی گیس بھی فائر کی گئی۔ وہ دونوں بے ہوش ہو گئے تو انہیں دوسری کار میں ڈال کر اس خفیہ اڈے پر پہنچا دیا گیا ہے اور اس کے دوست کو ہوش میں لے آیا گیا ہے۔ اب اسے ہوش میں لایا جائے گا تو اس کا دوست اسے بتائے گا کہ اس پر حملہ اس کے کسی حریف گروپ نے کیا تھا لیکن اس کا دوست اسے ہماری مدد سے بچالایا ہے۔ اس طرح وہ اظہار ہمارا مسنون ہو جائے گا"..... راہول نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس طرح ہمارے سامنے آجائے تو وہ لاساحالہ بدک جائے گا"..... جو یوا نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"آپ اس بات کی فکر نہ کریں۔ وہ جس طبیعت کا آدمی ہے وہ میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ اسے اگر اس کا بدترین دشمن بھی بھاری رقم دے دے تو وہ اس سے بھی تعاون کرنے پر آمادہ ہو جائے والا آدمی ہے اور وہ ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوگا"..... راہول نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ جہاز خفیہ اڈہ؟..... جو یوا نے پوچھا۔

"میں نے اپنا خاص آدمی آپ کے پاس بھیج دیا ہے۔ کوڈ وہی گرین سگنل ہوگا۔ آپ اطمینان سے اس کے ساتھ آجائیں"..... راہول نے کہا اور جو یوا نے اڈے کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ خواہ خواہ اسے بچانے کے چکر میں پڑا ہوا ہے"..... تنویر نے برا سامنے بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ آدمی ہمارے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے تو ٹھیک ہے اسے مارنے کی ضرورت ہی کیا ہے؟..... جو یوا نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد راہول کا بھیجا ہوا آدمی وہاں پہنچ گیا۔ چونکہ کوڈ درست تھا اس لئے وہ سب اس کے ساتھ ہی کاروں میں بیٹھ کر اس خفیہ اڈے پر پہنچ گئے۔

"صرف صفدر میرے ساتھ اس آدمی سے ملاقات کرے گا۔ جو یوا نے اس اڈے پر پہنچنے کے بعد اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر سوائے

صفر کے باقی سب باہری ٹھہر گئے۔ جولیا اور صفر، راہول کے ساتھ اس کرے میں گئے جہاں ایک دبلا ہٹا آدمی صوفے پر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور ایک اور آدمی اس کے ساتھ والے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

”یہ ڈامرہ ہے۔ میرا ساتھی اور راڈرک کا دوست“..... راہول نے دوسرے آدمی کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤں باس“..... ڈامرہ نے راہول سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ راہول نے کہا اور ڈامرہ نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی کا دھانہ صوفے پر بے ہوش پڑے ہوئے آدمی کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے واپس جیب میں رکھ لیا۔ جولیا، صفر اور راہول سلسلے پڑے صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ چند لمحوں بعد اس آدمی نے کرپتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”راڈرک۔ راڈرک۔ ہوش میں آؤ راڈرک“..... ڈامرہ نے آگے بڑھ کر راڈرک کو دونوں ہاتھوں کو تجھنڈتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا۔ یہ کیا ہوا۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ وہ فائرنگ..... راڈرک نے ایک جھٹکتے سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

”جہاری جان بچ گئی راڈرک۔ ورنہ جہارے مخالفوں نے تو اس بار جہارا پتہ کاٹ ہی دیا تھا“..... ڈامرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا انہوں نے۔ اوہ۔ وہ لازماً راجر گروپ ہو گا۔ میں ان سے اب نمٹ لوں گا۔ مگر..... راڈرک نے سر جھٹکتے ہوئے کہا لیکن پھر اس کی نظریں راہول پر جم گئیں۔

”راہول تم..... راڈرک کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”ہاں۔ راہول اور ان کے مہمانوں نے جہاری زندگی بچائی ہے انہوں نے جہارے مخالفوں پر فائر کھول دیا اور وہ بھاگ گئے اور پھر راہول تمہیں اس تباہ شدہ گاڑی سے نکال کر یہاں لے آیا۔“ ڈامرہ نے کہا۔

”اوہ۔ بے حد شکریہ راہول جہارا اور جہارے مہمانوں کا بھی۔ میں احسان مند ہوں“..... راڈرک نے کہا۔

”اب اگر تم سے اس انداز میں ملاقات ہو گئی ہے تو کیوں نہ تمہیں دھندہ کرنے کا بھی موقع دے دیا جائے“..... راہول نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دھندہ۔ کیسا دھندہ“..... راڈرک نے چونک کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں دھندے کا لفظ سننے ہی بے گت تیز چمک اُبھر آئی تھی اور جولیا فوراً صفر دونوں اس چمک کو دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ راہول نے اس کے متعلق جو کچھ کہا تھا وہ درست ہے۔

”میرے ان مہمانوں کا تعلق ایک تنظیم سے ہے اور یہ بھاری معاوضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہیں ریڈیلب کے بارے میں تفصیلی معلومات چاہئیں۔ تم وہاں کافی عرصہ کام کر چکے ہو۔ اس لئے مجھے

خیال آگیا ہے کہ کیوں نہ یہ ہماری معاوضہ ہمیں مل جائے۔" راہول نے کہا۔

"ریڈ لیب۔ اوہ۔ مگر وہ تو ایکریمین اڈہ ہے اور....." راڈرک نے انتہائی پریشان سے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور بات کرتے کرتے وہ پلٹتے رک گیا تھا۔

"ہم جہاری ہنگامہ اور پریشانی سمجھتے ہیں مسٹر راڈرک۔ لیکن اگر ہمیں یہ ضمانت دے دی جائے کہ جہارا نام کسی صورت میں بھی سامنے نہ آئے گا تو تم کیا کہتے ہو۔ ویسے ایک بات یہ بھی سن لو کہ ہم جہاری یہ معاوضہ راہول کے کہنے پر دینے کے لئے تیار ہو گئے ہیں ورنہ ہماری بات چیت ایک اور آدمی سے تزیباً ملے ہو چکی تھی اور ہم راہول کے ساتھ اس کو ملنے جا رہے تھے کہ راستے میں تم پر حملہ دوتے دیکھا اور راہول کے کہنے پر ہم نے جہاری حریفوں پر فائر کھول کر انہیں بھگادیا۔" مسٹر راڈرک نے باوقار لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اگر تم وعدہ کرو کہ میرا نام درمیان میں نہیں آئے گا تو میں جہاری نہ صرف پوری تفصیلات مہیا کر سکتا ہوں بلکہ جہاری اور بھی مدد کر سکتا ہوں۔ لیکن معاوضہ میں اپنی مرضی کا ہی لوں گا۔" راڈرک نے کہا۔

"کتنی معاوضہ لو گئے۔" مسٹر راڈرک نے کہا۔

"ایک لاکھ ڈالر۔" راڈرک نے جلدی سے کہا۔

"سوری مسٹر راڈرک۔ ہمیں جب یہ معلومات بیس ہزار ڈالر میں

مل رہی ہیں تو ہم استعاوضہ کیوں ادا کریں۔ مسٹر راہول۔ آپ کے دوست کی جان بچ گئی۔ فی الحال یہی کافی ہے۔ آئیے۔ اب ہم اس آدمی کے پاس چلیں۔" مسٹر راڈرک نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ٹھیک ہے جناب۔ راڈرک نے تو شاید یہ سمجھ لیا ہے کہ میرے مہمان ڈاکو ہیں۔ ان کے پاس لوٹ کا مال ہوگا۔" مسٹر راہول نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ ارے۔ چلو۔ پاس ہزار ڈالر ہی دے دینا اور سنو کوئی آدمی جہاری ایسی معلومات مہیا نہیں کر سکتا۔ جیسی میں کروں گا۔" راڈرک نے کہا۔

"مسٹر راڈرک ہم جہاری تیس ہزار ڈالر دیں گے اور یہ دس ہزار ڈالر بھی اس لئے زائد دے رہے ہیں کہ تم نے وعدہ کیا ہے کہ تم ہماری مزید مدد کرو گے۔ اب اگر جہاری منظور ہو تو بات کرو۔ ورنہ ہمارے پاس فنانس کرنے کے لئے مزید وقت نہیں ہے۔" مسٹر راڈرک نے کہا۔

"او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تیس ہزار ڈالر ہی دے دینا۔ لیکن وہ وعدہ ضرور یاد رکھنا کہ میرا نام سامنے نہ آئے۔ ورنہ ایکریمین مجھے کیا میرے سارے گروپ کو گولیوں سے اڑا دیں گے۔" راڈرک نے کہا۔

"ہم بار بار وعدہ کرنے کے عادی نہیں۔ ایک بار کہہ دیا کہ جہارا نام سامنے نہیں آئے گا۔" مسٹر راڈرک نے کہا۔

”ہمیں وقت ضائع کئے بغیر ریڈیو سے اس ہتھیار کو نکالنا ہے اس لئے آج رات ہی مشن مکمل کیا جائے گا“..... جو یانے راڈرک سے ملنے والی تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ مشن کی تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گئے۔

www.urdukorner.com

عمران نے جواب دیا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اس بار ہم صرف نگرانی کریں گے۔ لیکن کس طرح“..... ٹائیگر نے کہا۔

”اس طرح کہ ہم وہ ہتھیار حاصل کر لیں گے اور لامحالہ تینوں پارٹیاں وہ ہتھیار حاصل کرنے کے لئے ہمارے پیچھے دوڑیں گی اور انہیں روکنے والی دونوں پارٹیاں ان کے پیچھے۔ اس طرح ریس شروع“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو آپ اپنے طور پر پہلے ہتھیار حاصل کر لینا چاہتے ہیں۔“ ٹائیگر نے کہا۔

”کوشش تو یہی ہو گی۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ پنک فورس اور ریگی گروپ تینوں نے لامحالہ اس ایکریمین اڈے میں داخل ہونا ہے اور کراؤن اور ریکھانے انہیں روکنا ہے۔ اس لئے لازماً پانی پت کی یہ جنگ اڈے کے باہر یا اندر برپا ہو گی اس لئے نگرانی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ ہم بھی وہیں موجود ہوں“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد کارگیم کلب کی عمارت کے کپاؤنڈ گیٹ میں مڑی اور پھر ایک طرف بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ پارکنگ میں خاصی تعداد میں کاریں موجود تھیں۔ ٹائیگر نے کار پارکنگ میں روکی اور وہ دونوں نیچے اتر کر کلب کی طرف بڑھ گئے۔ کلب میں آنے جانے والے افراد کھاتے پیتے گھرانوں کے لوگ لگ

پارٹیاں انہیں روکنے والی ہیں۔ ہم میوٹرل ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پانچ پارٹیاں۔ اوہ۔ مگر“..... ٹائیگر نے حیرت بھرے انداز میں چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پانچ پارٹیاں اس وقت کالافہ میں کام کر رہی ہیں۔ ایک تو پاکیشیا کا ایک نیا گروپ ہے جس کا نام پنک فورس ہے۔ اس گروپ میں پانچ لڑکیاں ہیں جس کی لیڈر مس صالحہ نامی ایک لڑکی ہے۔ اصل مشن اس کے سپرد کیا گیا ہے۔ جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی میدان میں اتری ہے۔ اسے پنک فورس کو روکنے اور اس کی ناکامی کی صورت میں مشن مکمل کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ ایک اور گروپ ملک ساڈان کا ہے۔ اس گروپ کا نام ریگی گروپ ہے۔ یہ گروپ بھی یہ ہتھیار اڑانا چاہتا ہے۔ ان کے مقابلے میں ایکریمین کا ایک گروپ ہے جس کا انچارج کراؤن نامی آدمی ہے۔ کراؤن کے ذمے ریگی گروپ کا خاتمہ ہے۔ اس کے علاوہ کافرستان سے پاور۔ جنسی جہاں پہنچی ہوئی ہے جس کی انچارج ریکھا ہے ریکھا کے ذمے پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہے اور کراؤن ریکھا کی بھی امداد کرے گا اور یہ سب پارٹیاں جہاں پہنچ چکی ہیں اور لامحالہ کام شروع بھی کر چکی ہوں گی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور ہم“..... ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہم اس بار صرف مبعریں۔ کانفرنس کے مندوبین نہیں ہیں۔“

رہے تھے۔ کلب کے ہال میں ہر طرف جوئے کی مشینیں نصب تھیں اور لوگ جو اکیلے میں مصروف تھے لیکن ہال کا ماحول انتہائی پر امن اور پرسکون تھا۔ عمران تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا جس پر ایک نوجوان کھڑا تھا۔

”مسٹر روڈلف سے ملنا ہے“..... عمران نے کاؤنٹر میں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوہ۔ کیا نام بتاؤں انہیں“..... کاؤنٹر میں نے کاؤنٹر پر پڑے ہوئے انٹرکام کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”انہیں کہہ دیں کہ پاکیشیا سے مسٹر ستار نے ان کی مپ دی ہے“..... عمران نے کہا تو کاؤنٹر میں نے اثبات میں سر ہلایا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

”کاؤنٹر سے بول رہا ہوں جناب۔ دوایکر میگزین آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انہیں پاکیشیا سے مسٹر ستار نے آپ کی مپ دی ہے“..... کاؤنٹر میں نے مودبانہ لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”باتیں ہاتھ پر راہداری ہے۔ اس کے آخر میں ان کا کمرہ ہے۔ وہ آپ کے منتظر ہیں“..... کاؤنٹر میں نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس راہداری کی طرف بڑھ گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ اس پر روڈلف کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ عمران نے دروازے پر دستک دی۔

”یس۔ کم ان پلیز“..... اندر سے ایک آواز سنائی دی۔ لیجے اکیڑی ہی تھا۔ عمران نے دروازے کو دبا یا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور وہ اندر داخل ہو گیا۔ یہ ایک خوبصورت انداز میں سجا ہوا دفتر تھا جس کے کونے میں موجود بڑی سی دفتری میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر اکیڑی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے پیچھے ٹائنگر کے دفتری داخل ہوتے ہی وہ ادھیڑ عمر اکیڑی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”میرا نام روڈلف ہے“..... اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”رابرٹ اور مائیکل“..... عمران نے اپنا اور ٹائنگر کا نام بتاتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ مصافحہ اور رسمی فقرات کے بعد صوفوں پر بیٹھ گئے۔

”آپ تو اکیڑی میز پر آئے پھر آپ نے پاکیشیا کے ستار صاحب سے کیسے مپ حاصل کر لی“..... روڈلف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مسٹر ستار اکیڑی میز پر آتے جاتے رہتے ہیں“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے۔ فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں“۔ روڈلف نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”مسٹر روڈلف۔ ہمیں یہاں موجود اکیڑی میز سائنسی اڈے کے پیرے میں معلومات چاہئیں“..... عمران نے کہا۔

”اڈے کے بارے میں معلومات۔ کیوں“..... روڈلف نے بری

طرح چوتھے ہوئے کہا۔

”کیوں کے جواب میں معقول معاوضہ پیش کیا جا سکتا ہے۔“

عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ نہیں۔ سوری۔ میں خود ایکری می ہوں اور آپ بھی ایکری می ہیں

اس لئے اپنے ہی اڈے کے خلاف میں کیسے کام کر سکتا ہوں۔“ روڈلف

نے کہا۔

”آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ ہم اڈے کے خلاف کام کریں گے۔“

عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”خلاف کام نہیں کریں گے تو پھر آپ کو معلومات خریدنے کی کیا

ضرورت ہے۔“ روڈلف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”مسٹر روڈلف۔ آپ کا کیا خیال ہے کہ ہم ایکری مین ہوتے ہوئے

ایکری میا کے مفادات کے خلاف کام کریں گے۔ یہ بات نہیں۔ آپ

صرف ایک گیم کلب چلاتے ہیں۔ آپ کو کبھی ایسے حالات سے نہیں

گزرنا پڑا جو انتہائی پیچیدہ ہوتے ہیں۔ میں آپ کو مختصر طور پر بتاؤں

ہوں تاکہ آپ صحیح پس منظر سمجھ سکیں۔ اصل بات یہ ہے کہ چند روز

بعد اس اڈے کے اندر ایک خفیہ ہتھیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ اس

کی سیکورٹی کے لئے حکومت ایکری میا کے سیکورٹی ایجنٹ وہاں کام کر

رہے ہیں لیکن حکومت کو معلوم ہوا ہے کہ حکومت ساڈان کے ایجنٹ

انتہائی خفیہ طریقے سے یہ ہتھیار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ایکری میا اور

ساڈان کے درمیان گہرے دوستانہ تعلقات موجود ہیں۔ اس لئے

ساڈان نے اپنے ایجنٹ براہ راست بھیجنے کی بجائے ایک غیر متعلقہ
تقسیم کے آدمی جہاں بھیجے ہیں جن کے متعلق کسی کو بھی معلوم نہیں
ہے کہ وہ کون ہیں۔ اس لئے حکومت ایکری میا نے بھی ہماری تقسیم کو
جہاں ان ہینٹنوں کو روکنے کے لئے بھیجا ہے تاکہ براہ راست ایکری میا
کے سرکاری ایجنٹ سسٹنہ نہ آئیں کیونکہ دونوں ممالک کے خفیہ مخبر
اطلاعات ایک دوسرے کو مہیا کر دیتے ہیں اور اس مخبری کی غرض سے
اڈے کا محل وقوع بھی ہمیں نہیں بتایا گیا لیکن یہ کہا گیا ہے کہ ہم
صرف ان ہینٹنوں کو ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کریں لیکن مسٹر روڈلف
اصل بات یہ ہے کہ اب کالانہ میں موجود دلاکھوں افراد میں سے ہم ان
خفیہ ہینٹنوں کو بغیر کسی اطلاع کے تو نہیں تلاش کر سکتے۔ اس لئے
ہم نے یہ منصوبہ بندی کی ہے کہ ہم اس اڈے کی خفیہ نگرانی کریں۔
یہ ایجنٹ لامحالہ اس اڈے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔
اس طرح ہم انہیں آسانی سے شناخت کر کے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔
ہمیں یہ ٹپ ملی ہے کہ آپ اڈے کے بارے میں معلومات رکھتے ہیں
اس لئے ہم آپ کے پاس آئے ہیں..... عمران نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

آپ کی بات درست ہے لیکن اس کے باوجود میں معذرت خواہ ہوں
میں یہ معلومات مہیا نہیں کر سکتا۔ یہ میرے اصول کے خلاف ہے کہ
میں اپنے ہی ملک کے خلاف کام کروں۔ آپ کسی اور سے رابطہ کر
لیں۔“ روڈلف نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

www.urdukorner.com

لاشعوری طور پر وہ ابھی اسی تکلیف میں مبتلا تھا۔

”مسٹر روڈلف۔ تم نے محسوس کر لیا ہو گا کہ تکلیف کسے کہتے ہیں۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”تست۔ تم۔ تم نے کیا کیا تھا۔ تم۔ میری روح اب تک لرز رہی ہے۔“ روڈلف نے بھلاتے ہوئے کہا۔

”ہم انیکری میا کے مفاد میں کام کر رہے ہیں مسٹر روڈلف۔ اور انیکری میا کا مفاد تمہارے اصولوں سے زیادہ قیمتی ہے۔ جہاں تک اس تکلیف کا تعلق ہے یہ صرف ایک اشارہ تھا۔ اب تم ایک ایسے اڈے پر ہو جہاں تمہاری آواز یا جج و پکار سننے والا کوئی نہیں ہے۔ اب اگر تم نے پھر اصول پر قائم رہنے والی بات کی۔ تو پھر تم ایک ایسے عذاب سے گزر دو گے جس کے بعد شاید تم معنی ہی ہمیشہ کے لئے بھول جاؤ۔“ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تو کیا تم مجھے گیم کلب سے نکال لائے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میرے آدمی۔“ روڈلف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
اس نے غفیہ رستے کا پتہ لاشعوری طور پر بتایا تھا اس لئے اسے خود بھی اس بارے میں یاد نہ تھا۔

”ہم تمہیں تمہارے غفیہ رستے سے نکال لائے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مگر۔ مگر۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا وہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ

”اس سے تفصیل سے بات ہوگی۔ تم کار عقبی سڑک پر لے آؤ۔ میں اسے اٹھا کر لے آتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔ تو ٹائیگر سر ملاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ عمران نے جھک کر قالین پر بے ہوش پڑے ہوئے روڈلف کو اٹھایا اور کاندھے پر لا کر اس عقبی رستے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بے ہوش روڈلف کو کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈال کر اپنی رہائش گاہ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ رہائش گاہ پر پہنچ کر ٹائیگر نے روڈلف کو کار سے باہر نکالا اور پھر اٹھا کر کمرے میں لایا اور ایک کرسی پر بٹھا دیا۔
”اسے اچھی طرح باندھ دو۔ اس سے شاید طویل مذاکرات ہوں۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ملاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
عمران دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ٹائیگر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائلون کی باریک رسی کا بنڈل موجود تھا۔ اس نے روڈلف کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ دونوں بند کر دیئے۔ چند لمحوں بعد روڈلف کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

”بیٹھ جاؤ۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد روڈلف نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ہجرے پر ایک بار پھر شدید تکلیف کے تاثرات نمودار ہوئے۔ شاید

معلوم کر لیں اور جب اسے احساس ہو گیا کہ وہ اب مزید کچھ نہیں جانتا تو اس نے سوالات بند کر دیے۔

”اب بتاؤ جہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ اگر تم یہی باتیں ہمیں اپنے دفتر میں ہی بتا دیتے تو شاید تمہیں جہار امن مانگا معاوضہ بھی مل جاتا۔ لیکن اب تمہیں معاوضہ تو نہیں مل سکتا البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں گولی سے اڑا دیا جائے تاکہ تم کسی کو یہ راز بتا ہی نہ سکو۔“

عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں..... وہ..... وہ..... تو میں اپنے اصول کی وجہ سے مجبور تھا۔ پلیز مجھے مت مارو۔ میں کسی سے کچھ نہیں کہوں گا۔ میں اپنا منہ بند رکھوں گا۔“ اس بار روڈلف نے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

”چونکہ تم نے اصول کی بات کی ہے اور اصول پر عمل بھی کیا تھا اور مجھے با اصول لوگ پسند ہیں۔ اس لئے میں تمہاری جان بخشی کر رہا ہوں لیکن اگر تم نے کسی کو ایک حرف بھی ہماری اور اپنی ملاقات کے متعلق بتایا تو پھر پیچھے کا تصور تم خود کو کر لینا.....“ عمران نے کہا اور کمری سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”مم۔ مم۔ میں کسی کو نہ بتاؤں گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں۔“ روڈلف نے جلدی سے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے جسم نے ایک زور سے جھٹکا کھایا اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھومتا تھا اور اس کی مزی ہوئی انگلی کا پک اس کی کنپٹی پر پڑا تھا۔ ایک ہی بھر پر ضرب سے روڈلف کی گردن

اس غیر انسانی تکلیف کے وقت شاید تم خفیہ راستے کا ہی پتہ پوچھ رہے تھے..... روڈلف نے ہکلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس لئے کہ وہاں تم سے اس انداز میں بات چیت کرنے کا موقع نہ ملتا۔ اب تم نے یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اگر یکریما کے مفادات کے مقابلے میں تم اپنے خود ساختہ اصول پر قائم رہنا چاہتے ہو یا اڈے کے بارے میں معلومات ہمیں مہیا کرنے پر تیار ہو۔ یہ بھی بتا دوں کہ تقریباً تین چوتھائی معلومات ہمیں پہلے سے ہی حاصل ہیں اس لئے کسی قسم کی غلط بیانی جہار انجام اجتنائی عبرت ناک ہی بنا سکتی ہے۔“

عمران نے منہ بتاتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم کس قسم کی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو۔“ روڈلف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اس اڈے کے متعلق وہ سب کچھ جو تم جانتے ہو۔ تفصیل سے بتا دو۔“ عمران نے کہا۔

”میں تو اس کے صرف بیرونی حصے تک ہی جاتا رہا ہوں۔ اندر تو سائنسدان جاتے ہیں۔ عام آدمی جا ہی نہیں سکتا۔“ روڈلف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ جو کچھ تم جانتے ہو بتا دو۔ لیکن آخری بار کہہ رہا ہوں کہ غلط بیانی ناقابل معافی ہوگی۔“ عمران نے کہا تو روڈلف نے اڈے کا محل وقوع بتانا شروع کر دیا۔ اس نے جو تفصیلات بتائیں اس کے بعد عمران نے مختلف سوالات کر کے مزید تفصیلات بھر

سائیڈ پر جھٹک گئی۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔

"نائیگر۔ اسے اٹھا کر کار میں ڈالو اور کسی بھی ویران جگہ پر اتار کر واپس آ جاؤ۔" عمران نے ساتھ کھڑے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور خود وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران ایک راہداری کر اس کر کے ایک اور کمرے میں داخل ہوا، وہاں میز پر ایک فون موجود تھا۔ اس نے کرسی گھسیٹ کر اس سیز کے نزدیک کی جس پر فون رکھا ہوا تھا اور پھر وہ کرسی پر بیٹھ گیا۔ باہر سے کار سنارٹ ہونے کی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ نائیگر بدایت کے مطابق روڈلف کو باہر لے جا رہا ہے۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر داخل کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کرافٹ وڈکارپوریشن۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کرائیں۔ میں پرنس بول رہا ہوں۔" عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ییس سر۔ ہولڈ آن کریں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ رافٹ بول رہا ہوں۔" بولنے والے کا لہجہ خاصا کرخت تھا۔

"کاش جہاز نام سافٹ ہوتا۔ کم از کم سافٹ آواز میں تو بات کرتے۔ اب تو یوں لگتا ہے کہ جیسے بولنے کی بجائے غرار ہے ہو۔"

عمران نے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ لیکن تجھے تو بتایا گیا ہے کہ کوئی پرنس بات کر رہا ہے۔ میں نے سوچا کہ اگر سافٹ لہجے میں بات کی تو پرنس پر رعب ہی نہ پڑے گا۔" دوسری طرف سے ہنستے ہوئے جواب دیا گیا۔

"اچھا تو تم رعب ڈالنے کے لئے اس طرح غرار ہے تھے۔ اس طرح رعب تو اس پرنس پر کیا پڑتا اللہ! اس نے سرکاری چڑیا گھر والوں کو ضرور فون کر دینا تھا۔" عمران نے کہا اور دوسری طرف سے زور دار قہقہے کی آواز سنائی دی۔

"جہاں کاکانہ میں تو نہ کوئی سرکاری چڑیا گھر ہے اور نہ پرائیویٹ۔" رافٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ارے جدید دور ہے۔ اب وہ جالی دار ہجڑوں والے چڑیا گھر متروک ہو گئے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ نے ایک زوردار قہقہہ مارا۔ وہ واقعی دل کھول کر ہنس رہا تھا۔

"جہارے ہنسنے کی رفتار جی رہی تو کاکانہ کی ساری آکسیجن جہارے پیچھے چھوٹنے کی جذب کر لینی ہے۔ جہاری ڈمے جو کام میں نے لگایا تھا وہ شاید ویسے کا ویسا ہی رہ جائے گا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کام میں نے پہلے ہی کر لیا ہے عمران صاحب۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس سری نظروں میں ہے۔ ان کی رہائش گاہ میں خصوصی آلات پہلے

ہی میں نے نصب کر دیے ہیں۔..... رافت نے اچانک سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”خصوصی آلات۔ کیا مطلب۔..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
”آپ نے یہی کہا تھا کہ پاکیشیا سکیٹ سروس کی مکمل نگرانی کرنی ہے۔ سچنانچہ میں نے ان کی یہاں آمد سے پہلے ہی اپنے ذرائع سے معلوم کر لیا کہ انہوں نے جہاں کے ایک فارن ایجنٹ راہول کے ذریعے یہاں ایک رہائش گاہ بک کرائی ہے جس کے اندر دو کاریں بھی موجود ہیں۔ راہول کے گردپ میں میرے بھی آدمی موجود ہیں چنانچہ میں نے رہائش گاہ اور کاروں میں خفیہ اور خصوصی ٹیلی کام ویویشن فٹ کرا دیئے ہیں۔ اس لئے اب ان کی بھرپور اور مکمل نگرانی ہو رہی ہے۔“
رافت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”انہوں نے کچھ کیا بھی ہے یا پنکک ہی مناتے رہے ہیں۔“ عمران نے پوچھا۔

”خاصا کام کر لیا ہے انہوں نے۔ راہول کے ذریعے انہوں نے جہاں کے ایک آدمی کو قابو کیا ہے اور اس سے ریڈیو کی پوری تفصیلات معلوم کر لی ہیں اور آج رات وہ ریڈیو پر دھاوا بولنے کی تیاری کر چکے ہیں۔“ دوسری طرف سے رافت نے ہنستے ہوئے کہا۔

”تم ایسا کرو کہ وہ فلم جس میں ان کی یہ ساری پلاننگ موجود ہو۔ لے کر میرے پاس آجاؤ۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کے پاس۔ یعنی پاکیشیا۔..... دوسری طرف سے چونک کر

کہا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”میں کاکائے سے ہی بول رہا ہوں۔ کارن ہلز کالونی کی کوٹھی نمبر ون فانیو ٹائن سے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں سمجھا کہ آپ پاکیشیا سے کال کر رہے ہیں۔“ رافت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم فوراً آجاؤ۔ میں جہاز انتظار کر رہا ہوں۔ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور دکھ دیا۔

”خواہ خواہ روڈلف والی سرورڈی مول لی۔ رافت نے تو کام ہی مکمل کر لیا تھا۔..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد کار کی آواز دوبارہ باہر سے سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد ٹائیگر کمرے میں داخل ہوا۔

”کہاں پہنچا آئے ہو اسے۔..... عمران نے ٹائیگر سے پوچھا۔
”جہاں سے کافی دور ایک پارک میں ڈال آیا ہوں۔“ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”رافت سے میری فون بر بات ہوئی ہے۔ میں نے اسے یہیں بلایا ہے۔ وہ آنے والا ہوگا۔ تم اسے ساتھ لے کر جہاں آجاؤ۔ آج کی رات میرا خیال ہے مشن کی اہم ترین رات ہے۔ اس سے تفصیلی بات چیت جیسے بعد ہم بھی آج رات کے لئے کوئی منصوبہ بندی کر لیں گے۔..... عمران نے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کھلاتی..... رنگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو اور یہ مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ میں تو ہوٹل میں اپنے کمرے میں تھا“..... کراؤن نے جان بوجھ کر انجان بپتے ہوئے کہا۔

”تم جیسے سیکرٹ ایجنٹ کو اس طرح کی احمقانہ باتیں نہیں کرنا چاہئیں کراؤن۔ تم نے اپنے ہوٹل کے کمرے سے اپنے ساتھیوں کو مری تلاش کے بارے میں جو ہدایات دی تھیں ان ہدایات کا ٹیپ میں ایک بار نہیں تین بار سن چکی ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ تمہاری جہاں آمد کا مقصد مجھے اور میرے گروپ کو تلاش کر کے ختم کرنا ہے۔ میں نے سوچا کہ تم نجانے کہاں کہاں مجھے تلاش کرتے پھرد گے اس لئے کیوں نہ میں تمہیں ملاقات کے لئے خود ہی بلوالوں“..... رنگی نے اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہیں یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے رنگی۔ مری جہاں آمد کا مقصد دوسرا ہے۔ تمہارے متعلق تو مجھے علم ہی نہیں ہے کہ تم بھی جہاں موجود ہو سکتی ہو“..... کراؤن نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم انتہائی تربیت یافتہ سیکرٹ ایجنٹ ہو اور وہ بھی اکیڑیسا جیسی سپر پاور کے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ تم میرے متعلق بھی اچھی طرح جانتے ہو۔ اس لئے مزید ناکام اداکاری کرنے سے بہتر ہے کہ تم اپنے گروپ کے بارے میں مجھے تفصیلات خود ہی بتا دو تاکہ میں تمہارے گروپ کو بھی تمہاری طرح جہاں قید کر دوں۔ اس

کراؤن کی آنکھیں کھلیں تو درد کی ایک تیز ہراس کے پورے جسم میں دوڑتی چلی گئی۔ درد کی یہ ہراس قدر تیز اور تکلیف دہ تھی کہ کراؤن کے منہ سے بے اختیار کراہ نکل گئی اور اس کراہ نے ہی اسے نیم شعوری کیفیت سے یقین شعور کی کیفیت میں لا کھرا کیا اور اس کے ساتھ ہی کراؤن نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کا جسم صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک کرسی سے بندھا ہوا بیٹھا ہے جبکہ اس کے سامنے کرسی پر بیٹھی رنگی اسے دیکھ کر مسکرا رہی تھی۔ رنگی اپنی اصل شکل میں تھی۔

”رنگی تم..... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں کراؤن۔ میں رنگی ہوں۔ بڑے عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ یہ ملاقات دوستانہ ماحول میں نہیں ہو رہی۔ درنہ میں تمہیں حسب سابق ضرور کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈر

کے بعد میں جس مشن پر آئی ہوں اسے مکمل کروں اور واپس چلی جاؤں میں تمہیں اور جہارے گروپ کے کسی آدمی کو مارنا نہیں چاہتی۔ کیونکہ آخر جہادری اور میری کافی طویل دوستی رہی ہے۔ گو تم بھی مشن لے کر یہاں آئے تھے لیکن بہر حال ریگی اور کراؤن میں کچھ تو فرق ہونا ہی چاہئے..... ریگی نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”تم میری بات پر یقین کیوں نہیں کر رہی ریگی۔ میں جو کچھ کہہ رہا ہوں درست کہہ رہا ہوں..... کراؤن نے اس بار قدرے بخٹھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تو وہ ٹیپ تمہیں سنواؤں..... ریگی نے کہا۔

”وہ جعلی ٹیپ ہوگی۔ تم یقین کرو۔ یہ کسی ہمارے مشترکہ دشمن کی سازش ہوگی..... کراؤن نے جواب دیا۔

”اچھا پھر بتاؤ کہ جہادری آمد کیوں ہوئی ہے..... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

یہاں کافرستان کی ایک سرکاری خفیہ ایجنسی کام کر رہی ہے جس کا نام پاور ایجنسی ہے۔ میں اس کی امداد کے لئے آیا ہوں کیونکہ کافرستان حکومت نے اس سلسلے میں ایکریمین حکومت سے باقاعدہ درخواست کی ہے..... کراؤن نے جواب دیا۔

”کافرستان کی پاور ایجنسی۔ وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔ کیا ایکریمیا کے خلاف کام کر رہی ہے..... ریگی نے کہا۔

”ایکریمیا کے خلاف کام کرتی تو پھر میں یہاں اس کی امداد کے لئے

کیوں آتا..... کراؤن نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ جہیزہ تو ایکریمیا کی سرپرستی میں ہے۔ پھر یہاں کافرستانی ایجنسی کیا کرنے آئی ہے..... ریگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کراؤن کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”یہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کافرستانی مفادات کے خلاف کام کر رہی ہے۔ پاور ایجنسی اس کی سرکوبی کے لئے یہاں آئی ہے۔“ کراؤن نے جواب دیا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں باقاعدہ کچھ دیکھ رہی ہے۔ بہت خوب کراؤن۔ تم نے واقعی یہ انکشاف کر کے میرے حق میں بہتری کی ہے۔ اب تم شرافت سے اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتاؤ۔ ورنہ پھر تم جانتے ہو کہ میں تشدد میں کس قدر آگے بڑھ سکتی ہوں۔ تم میری طبیعت اور فطرت سے اچھی طرح واقف ہو..... ریگی نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”تو تم مجھ پر تشدد کروگی۔ مجھ پر۔ کراؤن پر..... کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس لئے کہ تم اس وقت میرے دوست نہیں ہو بلکہ دشمن ہو..... ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر یہ شوق بھی پورا کر لو۔ زندگی میں بہت تجربات ہوئے ہیں۔ ایک یہ بھی ہے۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا ریگی کہ اس تجربے کے بعد تمہیں دوبارہ دوستی کلیم کرنے کا خیال نہیں آنا

”اس لئے مادام ریگی کہ مجھے حقیقتاً اس بات پر یقین نہ تھا کہ تم اس حد تک بھی جاؤ گی۔ لیکن تم نے جس سردی میں اپنے آدمی کو حکم دیا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی سنجیدہ ہو اور میں نہیں چاہتا کہ میں نوٹے بھونے انداز میں زندہ رہوں۔ میں صحیح سالم زندہ رہنا چاہتا ہوں.....“ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے۔ اچھا فیصلہ ہے۔ بتاؤ اپنے گروپ کے بارے میں تفصیلات بتاؤ..... ریگی نے کہا۔

”ایک شرط میری بھی ہوگی“..... کراؤن نے اس بار اہتائی
منجیدہ لہجے میں کہا۔

”شرط۔ کیسی شرط۔ کیا شرط ہے“..... رنگی نے چونک کر کہا۔
”تم مجھ سے سب معلومات حاصل کر کے مجھے رہا کر دو گی۔“ کر اوڑن
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے تمہاری شرط منظور ہے“..... ریگی نے جواب دیا۔

سوچ لو..... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "میں نے سوچ لیا ہے....." رنگی نے جواب دیا تو کراؤن نے
 اسے واڈہ بتایا جس میں اس کے گروپ کے آدمی رہائش پذیر تھے۔

”تم مجھے دھمکیاں دے رہے ہو۔ اس حالت میں..... ریگی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”دھمکی نہیں دے رہا۔ حقیقت بتا رہا ہوں.....“ کراؤن نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"او کے - جہاری مرضی - جیسے تم چاہو"..... رنگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مرکز سائنس پر کھڑے اپنے آدمی کی طرف دیکھا جو اس ساری بات چیت کے دوران خاموش کھڑا رہا تھا۔

”جانسن“..... ریگی نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

”نہیں میڈم“..... جانسن نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
 ”مسٹر کراؤن کی باتیں آنکھ کھال دو“..... ریگی نے سرد لہجے میں کہا۔

میں میڈم..... جانسن نے کہا لیکن اسی لمحے کراؤں بے اختیار
تھمتار کر رہی پڑا۔

”بہت خوب۔ واقعی بڑا سفاک۔ تشدد کرو گی۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے۔ اوکے۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتانے کو تیار ہوں۔ پوچھو کیا پوچھنا چاہتی ہو.....“ کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور ریگی نے بے اختیار ہونٹ میٹھ لیں۔

”میں چیک کر لوں۔ تم نے درست کہا ہے یا نہیں۔“۔۔۔ ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بے شک چیک کر لو۔“ نیچے کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئی۔ جانسن بھی اس کے پیچھے ہی باہر چلا گیا اور اب کراؤن اس کمرے میں اکیلا رہ گیا اس نے دروازہ بند ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنا بوٹ ایڑی کی طرف سے فرش پر مارا تو اس کے بوٹ کی ٹو سے ایک تیز دھار چھری باہر کو نکل آئی۔ اس کے ساتھ ہی کراؤن نے اپنی پشت کی طرف اپنے جسم کو جھکایا اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگ تیزی سے مڑی اور دوسرے لمحے انتہائی حریت انگہ انداز میں اس کا پیہ سائیڈ پر ہوتا ہوا اس کے گھٹنے سے اوپر رانوں کے گرد بندھی ہوئی رسی تک پہنچ گیا اور کراؤن نے پیر کو مخصوص انداز میں آگے پیچھے کیا۔ گو اس طرح کرنے سے اسے سخت تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن اسے معلوم تھا کہ ریگی نے اسے بہر حال زندہ نہیں چھوڑنا۔ اس لئے وہ اپنی زندگی کے بقا کے لئے اس وقت یہ تکلیف برداشت کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد تیز چھری نے ایک رسی کو کاٹ ڈالا اور اس رسی کے لٹختے ہی اس کی ٹانگوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں تیزی سے ڈھیلی پڑتی چلی گئیں اور نہ صرف ٹانگوں کے گرد بلکہ اوپر والے جسم کے گرد بھی بندھی ہوئی رسیاں جو پہلے بے حد سخت تھیں اب خاصی ڈھیل پڑ گئی تھیں۔ کراؤن نے اپنے جسم کو تیزی سے دائیں بائیں اور آگے پیچھے حرکت دینا شروع کر دی اور

ایسا کرنے سے رسیاں مزید ڈھیلی ہوتی چلی گئیں اور پھر اس کے دونوں ہاتھ جو سائیڈوں پر رسیوں کی سخت گرفت کی وجہ سے حرکت نہ کر سکتے تھے حرکت میں آگئے اور ہاتھوں کے حرکت میں آتے ہی اس نے باقی ماندہ رسیاں کھولیں اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایڑی کو دوبارہ مخصوص انداز میں فرش پر مار کر اس نے چھری کو واپس بوٹ میں کیا اور پھر تیز قدم اٹھا کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس نے دروازے کی دوسری طرف جھانکا تو وہاں ایک راہداری تھی جس کی ایک سائیڈ بند تھی جبکہ دوسری سائیڈ میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں اور سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو بند تھا۔ کراؤن تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھا اور پھر ابھی وہ سیڑھیوں کے اختتام پر پہنچا ہی تھا کہ اسے دوسری طرف سے تیز قدموں کی آواز بتائی دی۔ قدموں کی آواز دروازے کی طرف ہی آرہی تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ ایک جھاکے سے کھلا اور ایک نوجوان جس کے ہاتھوں میں مشین گن تھی اس سے سیڑھیاں اترنے لگا۔ مگر دوسرے لمحے کراؤن کے دونوں ہاتھ اٹھتے ہیں آئے اور وہ نوجوان جیتھتا ہوا فضا میں اٹھا اور پھر ایک لمحے سے نیچے راہداری میں جا گرا۔ مشین گن اس کے ہاتھوں سے لے کر دور جا گری تھی۔ اس نے نیچے گر کر بجلی کی سی تیزی سے اٹھنے کی ہشش کی لیکن کراؤن نے سب سے اوپر والی سیڑھی پر سے ہی اس پر انگ لگادی اور اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس نوجوان کو وہ

جہاری باہر موجودگی کا علم نہ ہو سکے اور پھر تم نے ریگی اور اس کے ساتھیوں کا شکار اس طرح کھیلنا ہے کہ ریگی کو زندہ پکڑ سکو جبکہ اس کے ساتھیوں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔..... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس..... دوسری طرف سے انتھونی نے مطمئن لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اب ٹرانسمیٹر پر بات کروں گا۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ وہ بے حد شاطر ایجنٹ ہے۔..... کراؤن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں باس..... میں اسے اور اس کے ساتھیوں کو اچھی طرح سنبھال لوں گا۔ ہم ویسے بھی پوری طرح ہوشیار تھے لیکن آپ کی اطلاع کے بعد تو ہم اور بھی چوکنا ہو گئے ہیں۔..... انتھونی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر مشین گن جو اس نے میری سائیڈ پر رکھ دی تھی اٹھا کر دوبارہ سیزھوں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ نوجوان ابھی تک راہداری میں بے جوش پڑا ہوا تھا لیکن اب اس کی ناک سے خون بہنا بند ہو گیا تھا۔ کراؤن نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور پھر گھسیٹا ہوا اس کمرے میں لے گیا جہاں اسے باندھا گیا تھا۔ اس نے اسے کرسی پر بٹھا کر اسی رسی سے باندھنا شروع کر دیا جس رسی سے اسے باندھا گیا تھا۔ جب وہ نوجوان اچھی طرح جکڑا گیا تو کراؤن نے اس کے گالوں پر تھپڑوں کی بارش کر دی اور تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر نوجوان نے چیخ مارتے ہوئے

گھسیٹا ہوا سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ نوجوان سنبھلتا، کراؤن نے پوری قوت سے اس کی ناک پر سر کی ٹکڑ ماری اور اس نوجوان کے حلق سے یکفخت انتہائی کربناک سی چیخ نکلی اور اس کا جسم یکفخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اس کی ناک سے خون کے فوارے جھوٹ پڑے تھے۔ کراؤن اسے چھوڑ کر تیزی سے مڑا اور پلک جھپکنے میں اس نے مشین گن اٹھالی۔ وہ نوجوان فرش پر کسی بورے کی طرح گرا اور ساکت ہو گیا۔ اس کی ناک سے خون مسلسل بہ رہا تھا۔ کراؤن نے ایک نظر اسے دیکھا اور پھر مشین گن لئے وہ بیک وقت دو دو سیزھیاں پھلانگتا ہوا اوپر برآمدے میں پہنچ گیا۔ اس نوجوان کے گرنے کے دھماکے اور چیخوں کے باوجود ابھی تک کوئی اور آدمی نہ آیا تھا لیکن اس کے باوجود کراؤن چیک کر لینا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے چیک کر لیا کہ اس چھوٹے سے مکان میں اور کوئی نہ تھا اور نہ ہی اس مکان کے پورچ میں کوئی کار موجود تھی البتہ ایک کمرے میں فون موجود تھا اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انتھونی بول رہا ہوں۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"انتھونی۔ میں کراؤن بول رہا ہوں۔ ریگی اپنے آدمیوں کے ساتھ جہارے اڈے پر ریز کرنے کے لئے پہنچنے والی ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس اڈے سے باہر نکل کر اسے اس طرح گھیرو کہ ریگی کو

اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایک اور زور دار چیخ نکلی اور پھر تو جیسے کمرے میں جیٹوں کا طوفان سا اگیا۔ کراؤن نے مشین گن کو نال سے پکڑ کر انتہائی بے دردی سے اسے لاشی کی طرح استعمال کرتے ہوئے برنارڈ کے جسم پر پوری قوت سے مارنا شروع کر دیا تھا۔

”م..... میں کچھ نہیں جانتا۔ م..... میں..... برنارڈ نے چھٹنے کے درمیان کہا اور پھر اس کی آواز ڈوبتی چلی گئی وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

”تم تو کیا ہمارے فرشتے بھی بتائیں گے برنارڈ۔ میرا نام کراؤن ہے کراؤن..... کراؤن نے دانت پیستے ہوئے کہا اور مشین گن ایک طرف رکھ کر اس نے ایک بار پھر بے ہوش برنارڈ کے چہرے پر تھوڑی سی بارش کر دی۔ تھوڑی دیر بعد برنارڈ ایک بار پھر جھٹکا ہوا ہوش میں آگیا۔

”کیا کر رہے ہو تم۔ پاگل ہو گئے ہو۔ میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے کچھ نہیں معلوم۔ تم مجھے مارے چلے جا رہے ہو..... ہوش میں آتے ہی برنارڈ نے چھٹنے ہوئے کہا۔

”تمہیں سب معلوم ہے اور تمہیں سب کچھ بتانا پڑے گا۔ مجھے۔“ مگر کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مار ڈالو مجھے۔ اب مزید کیا تشدد کرو گے۔ مار ڈالو مجھے..... برنارڈ نے پہلے سے زیادہ زور سے چھٹنے ہوئے کہا۔

”کیا واقعی تمہیں معلوم نہیں ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“ کراؤن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

آنکھیں کھول دیں۔

”کیا نام ہے تمہارا.....“ کراؤن نے پیچھے ہٹتے ہوئے سرو لہجے میں پوچھا۔

”برنارڈ۔ مگر تم تو بندھے ہوئے تھے۔ تم کیسے آزاد ہو گئے۔“ برنارڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات تو موجود تھے لیکن اس نے ذہنی طور پر اپنے آپ کو حیرت انگیز طور پر سنبھال لیا تھا۔

”جہاں ہی مادام کو ابھی کراؤن کے بارے میں پوری طرح علم نہیں ہے۔ ورنہ وہ مجھے زندہ چھوڑ کر واپس نہ جاتی۔ بہر حال اب تم مجھے بتاؤ گے کہ ریگی اور اس کے گروپ کا اڈہ کہاں ہے۔ کتنے افراد اس کے ساتھ ہیں۔ پوری تفصیل بتانی ہوگی..... کراؤن نے کہا۔

”مجھے کچھ معلوم ہو گا تو بتاؤں گا۔ میں تو اس اڈے میں رہتا ہوں..... برنارڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے کراؤن کا وہ ہاتھ گھوما جس میں اس نے مشین گن پکڑی ہوئی تھی اور کمرہ برنارڈ کے حلق سے نکلنے والی تیز چیخ سے گونج اٹھا۔ اس نے مشین گن کا دستہ انتہائی بے دردی سے اس کے جڑے پر مار دیا تھا۔ کڑک فی آواز بھی ساتھ ہی ابھری تھی جو برنارڈ کے جراثیم کی آواز تھی۔

”بولو۔ ورنہ ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ بولو کہاں ہے ریگی کا اڈہ..... کراؤن نے غراتے ہوئے کہا۔

”م..... مجھے نہیں معلوم.....“ برنارڈ نے الٹ الٹ کر کہا لیکن

- مجھے واقعی معلوم نہیں ہے۔ مادام ایسی باتوں کا خاص طور پر خیال رکھتی ہے۔..... برنارڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کس لئے آرہے تھے اس کمرے میں"..... کراؤن نے کہا۔

"میں جہاز کا خیال رکھنے کے لئے آرہا تھا۔ مادام نے جاتے ہوئے کہا تھا کہ میں جہاز کے کمرے میں ہی رہوں۔..... برنارڈ نے کراؤن سے ہونے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ واپس آئے گی۔..... کراؤن نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔..... برنارڈ نے جواب دیا تو کراؤن نے ٹیبلٹ مشین گن سیدھی کی اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی جڑواہٹ اور برنارڈ کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ سے گونج اٹھا۔ کراؤن تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے سے نکلا اور سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر کمرے میں آگیا۔ اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر وہ بیرونی پھانک کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اس کے کانوں میں ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ وہ تیزی سے مڑا اور پھر دوڑتا ہوا اس کمرے میں پہنچ گیا جہاں فون موجود تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ہیں..... کراؤن نے حتی الوسع حلق سے برنارڈ جیسی آواز نکلنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کون بول رہا ہے۔..... دوسری طرف سے ایک کراخت سی آواز

سنائی دی۔

"برنارڈ..... کراؤن نے کہا۔

"کراؤن کو گولی مار دی ہے تم نے یا نہیں۔..... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور کراؤن نے بے اختیار چونک کر بڑا۔

"مار دی ہے۔..... کراؤن نے ہونٹ بھیجے ہوئے کہا۔

"او کے..... اب یہ اڈہ چھوڑ کر پوائنٹ ٹو پر رپورٹ کرو۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کراؤن نے بجلی کی سی تیزی سے کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"ہیں سپر وائزر سنٹرل ایکس چیج سپیکنگ۔..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"چیف کسٹمر بول رہا ہوں۔ ایک نمبر نوٹ کرو۔ ابھی اس نمبر پر ایک کال کی گئی ہے۔ تم معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ کال کس نمبر سے کی گئی ہے۔..... کراؤن نے تیز اور تھکمانے لہجے میں کہا۔ لیکن پھر ہنسی مچا دی۔

"ہیں سر۔..... دوسری طرف سے اس بار مودبانہ لہجے میں کہا گیا کہ کراؤن نے فون پیس پر درج نمبر پڑھ دیا۔

"ہیں سر۔ ہو لڈ آن کریں۔ میں معلوم کرتا ہوں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کراؤن نے ہونٹ بھیجے ہوئے۔ تقریباً پانچ منٹ بعد

نومائزر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... سپروائزر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیں"..... کراؤن نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بتائے ہوئے نمبر پر کال اس نمبر سے کی گئی ہے جناب"..... سپروائزر نے کہا۔

"نمبر بتاؤ لاحقہ۔ یہ اس نمبر کیا ہوتا ہے"..... کراؤن نے غزاتے ہوئے کہا۔

"بتا رہا ہوں سر"..... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور پھر ایک نمبر بتا دیا گیا۔

"اب مجھے معلوم کر کے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے۔ جلدی معلوم کرو"..... کراؤن نے کہا۔

"ہیں سر۔ ہولڈ آن کریں سر"..... سپروائزر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو سر"..... سپروائزر نے کہا۔

"ہیں"..... کراؤن نے کہا۔

"سر۔ کال کرنے والا نمبر آر تھر ٹائڈ کی کوٹھی نمبر ٹریبل ون سی بلاک میں نصب ہے اور مسٹر رونالڈ کے نام پر لگا ہوا ہے"۔ دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح چیک کیا ہے ناں"..... کراؤن نے غزاتے ہوئے کہا۔

"ہیں سر"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"اوکے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ یہ پولیس کیس ہے۔"

کراؤن نے کہا۔

"نو سر۔ میں سمجھتا ہوں سر"..... سپروائزر نے جواب دیا اور کراؤن نے کریڈل دبا دیا۔ جب ٹون آگئی تو اس نے سپروائزر کا بتایا

ہو انمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"ہیں"..... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ ک سخت ہی تھا۔

"مسٹر رونالڈ سے بات کرائیں۔ میں یوٹائیٹڈ کارمن سے بول رہا

ہوں ڈاکٹر مرفی"..... کراؤن نے لہجہ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا

"مسٹر رونالڈ۔ وہ تو یہاں نہیں رہتے"..... دوسری طرف سے

حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہاں نہیں رہتے۔ کیوں۔ کیا انہوں نے کوٹھی فروخت کر دی

ہے۔ یہ کوٹھی نمبر ٹریبل ون سی بلاک آر تھر کالونی نہیں ہے۔"

کراؤن نے لہجے میں حیرت پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"یہی ہے۔ لیکن یہ کوٹھی اب ہمارے پاس کرائے پر ہے۔"

دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ مسٹر رونالڈ کہاں چلے گئے ہیں"..... کراؤن نے کہا۔

"ہمیں ان کے بارے میں کچھ نہیں معلوم۔ آپ سٹار اسٹیٹ

بھجنی سے بات کر لیں۔ ہم نے ان کے ذریعے کوٹھی کرائے پر لی

ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کراؤن کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑنے لگی۔ اب یہ بات کسفرم ہو گئی تھی کہ سپر وائزر نے درست پتہ بتایا ہے اور ریگی کا اصل ہیڈ کو آرٹسٹری کو بھی ہے۔ اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی پھانک کی طرف بڑھ گیا۔ کو بھی سے باہر نکل کر اسے تھوڑی دیر بعد ہی خالی ٹیکسی مل گئی۔

"روز مری پلازہ پر لے چلو..... کراؤن نے ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے اشارت میں سر ہلاتے ہوئے ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ تقریباً پندرہ منٹ کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک آٹھ منزلہ رہائشی پلازہ کے سامنے پہنچ چکے تھے۔ ٹیکسی رکستے ہی کراؤن نیچے اترا۔ اس نے میزوریکھ کر کرایہ ادا کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ لفٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ روز مری پلازہ میں اس کے نام سے ایک فلیٹ نہ صرف بک تھا بلکہ اس میں ضرورت کی ہر چیز بھی موجود تھی۔ یہ اڈہ اس نے ہنگامی حالات کے لئے کالانے سے چھپے ہی بک کر لیا تھا اور ظاہر ہے اب یہ ہنگامی حالات درپیش تھے۔ وہ واپس ہو نکل نہ جانا چاہتا تھا اس لئے اس نے اس فلیٹ کا رخ کیا تھا۔ فلیٹ کے دروازے پر نمبروں والا تالا موجود تھا۔ اس نے نمبر ملا کر تالا کھولا اور پھر فلیٹ میں داخل ہو گیا۔ سب سے پہلے اس نے فلیٹ کی الماریاں چیک کرنا شروع کر دیں اور پھر ایک الماری سے اسے ٹرانسمیٹر مل گیا۔ اس نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے لاکر میز پر رکھا اور پھر کرسی گھسیٹ کر وہ مزے

روپ دھار چکا تھا۔ اس نے ایک اور الماری کھولی اور اس میں سے کچھ اسلحہ اور کاغذات وغیرہ نکال کر جیب میں ڈالے اور پھر کارڈ گیراج کی چابی کے ساتھ ساتھ اس نے فلیٹ کی چابی بھی اٹھائی اور تیز قدم اٹھاتا فلیٹ سے باہر آ گیا۔ اس بار نمبروں والا تالا لگانے کی بجائے اس نے چابی سے لاک بند کیا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ پلازہ کے نچلے حصے میں گیراج بنے ہوئے تھے۔ ایک گیراج میں سیاہ رنگ کی کار موجود تھی۔ جس کی چابیاں اس کے پاس تھیں۔ اس نے گیراج کھولا اور کار باہر نکالی اور پھر گیراج بند کر کے وہ کار میں بیٹھ کر اسے چلاتا ہوا مین روڈ پر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس کالونی کی طرف بڑھنے لگی جہاں اس کے گروپ کا اڈہ تھا اور جہاں ریگی نے حملہ کر کے اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا تھا۔ جب وہ اس جگہ پہنچا جہاں اس کا اڈہ تھا تو ہر طرف پولیس اور ایبولینس گاڑیوں کے ساتھ ساتھ پولیس کے سپاہی اور کالونی کے افراد پھیلے ہوئے نظر آنے لگے۔ کراؤن نے کار ایک سائیڈ پر روکی اور اسے لاک کر کے وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ کو بھی مکمل طور پر تباہ ہو چکی تھی۔

"کیا ہوا ہے..... کراؤن نے ایک پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کو بھی کو میزائلوں سے تباہ کر دیا گیا ہے..... پولیس آفیسر نے ٹھٹھک لئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

اور وہ بے ہوش پڑا ہوا تھا لیکن وہ تھا شدید زخمی۔ وہ ایسے حصے میں پڑا تھا جو پوری طرح گرنے سے محفوظ رہا تھا لیکن اس کے زخموں کی نوعیت ایسی تھی کہ جیسے ہی اسے ایبویلیئنس میں لے جانے کے لئے اٹھایا گیا اس کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اس کے علاوہ اور کوئی زخمی نہیں ملا۔ البتہ آٹھ لاشیں مل چکی ہیں۔..... پولیس چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کچھ شواہد ملے ہیں کہ یہ کن لوگوں کا کام ہے۔..... کراؤن نے جان بوجھ کر یہ سوال کیا تھا تاکہ پولیس چیف کو یقین آجائے کہ وہ واقعی جرنلسٹ ہے۔ ورنہ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ صرف زخمیوں اور لاشوں کا پوچھ کر ہی واپس چلا گیا تو یہ یقیناً اس پر شک کرنا شروع کر دیں گے۔

"لاشیں ایکریمینیز کی ہیں اور زخمی اور بعد میں مرجانے والے کے پاس سے ٹرانسمیٹر بھی ملا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ سب غیر ملکی تنظیموں کے آپس کے جھگڑے کا نتیجہ ہے۔..... پولیس چیف نے کہا تو کراؤن اس کا شکریہ ادا کر کے اور شام کو پولیس ہیڈ کوارٹر میں بریفنگ میں شرکت کا کہہ کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ وہ انتھونی کی وجہ سے یہاں آیا تھا لیکن اب پولیس چیف نے انتھونی کے متعلق بتا دیا تھا کہ وہ مر چکا ہے۔ اس نے لاشوں کی جو تعداد بتائی تھی اس سے بھی یہی ثابت ہوتا تھا کہ اس کا پورا گروپ ختم ہو چکا ہے اس لئے اب یہاں مزید ٹھہرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی سہجائے وہ کار میں بیٹھا اور

کہتے افراد ہلاک ہوئے ہیں۔..... کراؤن نے پوچھا۔
"سوری۔ یہ پولیس سیکرٹ ہے۔..... پولیس آفیسر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں جرنلسٹ ہوں۔..... کراؤن نے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے پولیس آفیسر کے سامنے کر دیا۔ یہ کارڈ ان کاغذات میں شامل تھا جو اس نے فلیٹ کی الماری سے اٹھائے تھے۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ آپ اندر جاسکتے ہیں۔ اندر پولیس چیف موجود ہیں۔ وہ آپ کو بریف کر دیں گے۔..... پولیس آفیسر نے کہا اور اس کے لئے راستہ بنا دیا۔ کراؤن تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا کوٹھی واقعی مکمل طور پر تباہ کر دی گئی تھی اور اب پولیس کے افراد اس کا ملکہ ہٹا ہٹا کر نیچے سے لاشیں اور زخمیوں کو نکلنے میں مصروف تھے۔

"میں جرنلسٹ ہوں۔..... کراؤن نے پولیس چیف کے قریب پہنچ کر کارڈ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی۔ اس کی بریفنگ شام کو ہیڈ کوارٹر میں دے دی جائے گی۔ آپ وہاں سے لے سکتے ہیں۔ ابھی تو کام ہو رہا ہے۔..... پولیس چیف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوئی زخمی یا سندرست آدمی ملا تھا۔..... کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تک صرف ایک زخمی ملا ہے۔ اس کے پاس ٹرانسمیٹر بھی تھا

پھر اس کالونی سے نکل کر وہ آر تھر ناؤن کی طرف بڑھ گیا جہاں کا پتہ فون سرورائزر نے اسے بتایا تھا۔ آر تھر ناؤن میں پہنچ کر اس نے سی بلاک چیک کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ سی بلاک کی کوٹھی نمبر ٹریل دن کے سامنے سے گزر رہا تھا لیکن اس نے پھانک کو دیکھتے ہی کار کو سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ پھانک تھوڑا سا کھلا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور پھانک کو اس طرح کھلا دیکھ کر ہی اسے احساس ہوا تھا کہ کوٹھی خالی پڑی ہے۔ ورنہ رہائشی کوٹھی کا پھانک بغیر ضرورت کھلا نہیں رکھا جاتا۔ کار روک کر وہ نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا پھانک کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے کھلے پھانک سے اندر بھاٹکا۔ درمیانے درجے کی اس کوٹھی کا پورے چالی تھا۔ کراؤن نے پھانک کے ستون پر موجود کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ اندر دور سے گھنٹی کی آواز سنائی دی لیکن جب کچھ دیر تک اندر سے کوئی آدبی باہر نہ آیا تو وہ پھانک کو مزید کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اسے معلوم ہو چکا تھا کہ کوٹھی خالی ہے لیکن اس میں سے ایسے شواہد بہر حال اسے مل گئے تھے کہ کوٹھی میں کچھ افراد رہتے رہے تھے اور اسے کچھ دیر پہلے ہی خالی کیا گیا ہے۔

”ہو نہہ۔ خاصا تیز جا رہا ہے یہ رگی گرد پ“..... کراؤن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک بار پھر انتہائی تفصیل سے کوٹھی کے مختلف کمروں کی چیکنگ شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد اس کی چیکنگ کا ایک مثبت نتیجہ بھی نکل آیا۔ ایک کاغذ اسے فرش کے

کونے میں پڑا نظر آ گیا تھا۔ اس نے کاغذ اٹھایا تو یہ ہوٹل بلیو سنار کا پیٹ تھا اور اس پر ایک فون نمبر درج تھا۔ وہ تیزی سے مڑا اور اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں فون موجود تھا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور کاغذ پر لکھا ہوا فون نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

”یس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی کراؤن چونک پڑا۔ کیونکہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہ آواز ریگی کی ہے۔

”ہوٹل براڈے“..... کراؤن نے الجھ بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ رائنگ نمبر“..... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور کراؤن نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے انگوائزی کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انگوائزی پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”پولیس چیف بول رہا ہوں“..... کراؤن نے سخت اور تھکاتے لہجے میں کہا۔

”یس سر..... حکم سر“..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

”ایک فون نمبر نوٹ کرو اور چیک کر کے بتاؤ کہ یہ کہاں نصب ہے۔ اور اچھی طرح چیک کرنا۔ یہ انتہائی اہم ہے“..... کراؤن نے

کہا۔

"میں سر..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کراؤن نے کاغذ پر لکھا ہوا وہ فون نمبر بتا دیا جس سے ریگی کی آواز اس نے سنی تھی۔

"ہولڈ آن کریں سر..... آپریٹر نے کہا اور کراؤن نے ہونٹ بھیجنے لے۔

"ہیلو سر..... چند لمحوں بعد فون آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہاں بولو..... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"کاؤنٹ کالونی کی کوٹھی نمبر نو۔ فور۔ فور میں یہ فون نصب ہے سر اور ڈاکٹر ریگمنڈ کے نام سے لگا ہوا ہے..... آپریٹر نے کہا۔

"اچھی طرح چیک کر لیا ہے..... کراؤن نے کہا۔

"میں سر۔ میں نے پوری احتیاط سے چیک کیا ہے..... دوسری طرف سے آپریٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ اب یہ کہنے کی ضرورت تو نہیں کہ اسے از پولیس کیس..... کراؤن نے کہا۔

"نوسر۔ میں سمجھتی ہوں سر..... آپریٹر نے مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور کراؤن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کاؤنٹ کالونی۔ کوٹھی نمبر نو فور فور..... تو یہاں ہے محترمہ۔ ریگی اپنے گروپ کے ساتھ..... کراؤن نے جڑباتے ہوئے کہا اور واپس مڑنے ہی لگا تھا کہ ایک بار پھر فون کی طرف مڑ گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر

دیئے۔

"میں۔ پلومر گیم کلب..... ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

"پلومر سے بات کراؤ پولیس چیف بول رہا ہوں..... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ میں سر۔ ہولڈ آن کریں سر..... دوسری طرف سے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں۔ پلومر بول رہا ہوں جناب..... پلومر کا بھر مودبانہ تھا۔ شاید اس کے آدمی نے اسے بتایا تھا کہ فون پولیس چیف کا ہے اور کراؤن جانتا تھا کہ کاؤنٹ جہرے میں پولیس کو کس قدر وسیع اختیارات حاصل ہیں۔

"کیا جہار فون محفوظ ہے..... کراؤن نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"محفوظ۔ ایک منٹ سر۔ ہولڈ آن کریں سر..... دوسری طرف سے پلومر نے جلدی سے کہا اور کراؤن نے اختیار مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ پلومر محفوظ سے یہی سمجھا ہو گا کہ پولیس چیف اس سے غصی طور پر رشوت کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہو گا کیونکہ یہاں تمام پیشہ افراد اور گیم کلب وغیرہ پولیس کو رشوت دینے بغیر چل ہی نہیں سکتے تھے۔

"یس سر۔ اب فون محفوظ ہے سر۔ حکم فرمائیے"..... چند لمحوں بعد پلومر کی آواز سنائی دی۔

"میں کراؤن بول رہا ہوں پلومر۔ پولیس چیف اس لئے بننا پڑا تاکہ تم سے بات تو ہو سکے ورنہ تو جہارے آدمی نے یہی بتانا تھا کہ باس موجود ہی نہیں ہے"..... اس بار کراؤن نے اپنے اصل لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کراؤن تم۔ اچھا ٹھیک ہے۔ خاصے ذہین آدمی ہو۔ ورنہ واقعی مجھ سے مشکل سے بات ہو سکتی۔ کیا بات ہے خیریت"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا۔

"جہارے لئے ایک منافع بخش کام ہے میرے پاس۔ لیکن کام فوری طور پر کرنے کا ہے"..... کراؤن نے کہا۔

"ارے جہاراکام نہیں کروں گا تو اور کس کا کروں گا۔ بتاؤ۔ جتنی بجاتے ہی ہو جائے گا"..... پلومر نے کہا۔

"ایک کوٹھی کو فوری طور پر میزائلوں سے تباہ کرانا ہے"۔ کراؤن نے کہا۔

"ہو جائے گا۔ تپہ بتاؤ"..... پلومر نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"جہارے آدمیوں کے پاس ایسے سائنسی آلات ہیں کہ وہ مجھے کوٹھی کو اندرونی طور پر چیک کر سکیں کہ اس میں کتنے افراد موجود ہیں"..... کراؤن نے کہا۔

"ہاں۔ اس کا بھی بندوبست ہو جائے گا۔ لیکن تم جلد سے ہو کہ معاوضہ بھی ساتھ ہی بڑھ جائے گا"..... پلومر نے جواب دیا۔

"معاوضے کی فکر مت کرو پلومر۔ تم جلد سے ہو کہ معاوضہ دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیا میں نے اور تمہارا انتخاب اس لئے کیا ہے کہ تم کام بے داغ طریقے سے کرتے ہو"..... کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے۔ فکر مت کرو۔ جیسے کہو گے ویسے ہی ہو گا"..... پلومر نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اپنے گروپ کو الٹ کر دو۔ میں خود جہارے پاس آ رہا ہوں۔ وہاں اگر تفصیل بتاؤں گا۔ تم کاؤنٹر پر کہہ دو کہ سناک کام لیتے ہی وہ مجھے جہارے پاس پہنچا دیں"..... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ میں منتظر ہوں"..... پلومر نے جواب دیا اور کراؤن نے اؤ کے کہہ کر رسیور رکھا اور تیزی سے کمرے سے نکل کر ٹھیک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلومر کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا۔ پلومر نوجوان آدمی تھا اور چہرے مہرے سے خاصا ہوشیار اور ذہین نظر آ رہا تھا۔

"دیکھو پلومر۔ جہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ایکریڈیا کی ایک بڑی تنظیم سے ہے سبھاں کا کاڈ میں ایکریڈیا کا ایک خفیہ سائنسی موجود ہے اور وہاں ایک خاص ہتھیار کا تجربہ ہونے والا ہے۔ اس ہتھیار کو اڑانے کے لئے سازان حکومت نے اپنا ایک خاص گروپ

بھیجا ہے جس کی انچارج ریگی ہے۔ ریگی بہت ہوشیار اور تیز الجھنت ہے میں جب یہاں پہنچا تو میں نے ہوٹل سے ایک فون کال کی۔ ریگی کے آدمی شاید ہوٹل میں کام کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے ٹریس کر لیا اور پھر انہوں نے مجھے اغوا کر لیا اور اپنے ایک خاص اڈے پر لے گئے جہاں ریگی نے مجھ سے میرے گروپ کے بارے میں تفصیلات پوچھیں۔ ورنہ وہ مجھ پر غیر انسانی تشدد کرنا چاہتی تھی۔ میرا گروپ انتہائی ہوشیار افراد پر مشتمل ہے اور میں نے فوری طور پر اپنے آپ کو تشدد سے بچانے اور وقت حاصل کرنے کے لئے اڈے کا پتہ بتا دیا اور ریگی واپس چلی گئی۔ میں نے رسیاں کاٹ دیں اور پھر باہر آکر میں نے فون پر اپنے اڈے کے انچارج انتھونی کو الرٹ کر دیا لیکن ریگی اس دوران وہاں پہنچ چکی تھی۔ اس نے اڈہ میراٹلوں سے تباہ کر دیا اور مرا پورا گروپ ختم ہو گیا۔ میں نے اپنے طور پر ریگی کا سراغ لگایا ہے۔ ریگی اس وقت کاؤنٹ کالونی کی کوٹھی نمبر نو فور فور میں موجود ہے۔ میں نے فون کر کے اس کی آواز چیک کر لی ہے۔ اب میں اس کو بھی کو میراٹلوں سے تباہ کرانا چاہتا ہوں تاکہ اپنے آدمیوں کا انتقام بھی لے سکوں اور اپنے مشن بھی مکمل کر سکوں۔ لیکن ریگی بے حد ہوشیار عورت ہے۔ جو سکتا ہے کہ وہ وہاں اکیلی رہتی ہو اور اس کا گروپ کسی اور جگہ ہو۔ اس لئے اس کو بھی کو تباہ کرانے سے پہلے میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اندر کتنے افراد موجود ہیں..... کراؤن نے پوری تفصیل بتائی ہوئے کہا۔

”تم نے اچھا کیا کراؤن کہ مجھے پوری تفصیل بتادی۔ اب سب کچھ بالکل درست انداز میں ہو جائے گا۔ لیکن اب ہمیں ہیڈ کو اڑنا ہوا گا وہاں ایسی مشینری نصب ہے کہ وہیں بیٹھے بیٹھے ہم اس کو ٹھی کے اندرونی حصوں کو چیک کر سکیں گے۔ میں چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اپنے آدمیوں پر نہ چھوڑوں بلکہ تم خود چیک کر لو۔ پھر ریڈ کیا جائے۔ آؤ میرے ساتھ.....“ پلومر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ تو اور بھی اچھا ہے.....“ کراؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پلومر کے ساتھ ہی وہ بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد کراؤن ایک کوٹھی کے تہ خانے میں پلومر کے ساتھ موجود تھا۔ تہ خانے میں واقعی انتہائی جدید اور قیمتی مشینری نصب تھی۔

”خاصا لمبا چوڑا کام کر رکھا ہے تم نے۔ مجھے تو اندازہ ہی نہ تھا.....“ کراؤن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو پلومر بے اختیار مسکرایا۔

”جب تم یہاں ہوتے تھے اس وقت میں یہاں کی ایک چھوٹی مچھلی تھا لیکن اب میں مگر مچھلوں میں شامل ہو چکا ہوں.....“ پلومر نے کہا اور کراؤن نے اشتباہ میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اس وقت ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے موجود تھے جس کی سائیڈ پر ایک آپریٹر کھڑا تھا۔ پلومر نے اپنے گروپ کو ہدایات اور ضروری آلات دے کر کاؤنٹ کالونی بھجوا دیا تھا۔ منصوبہ یہ تھا کہ پلومر کے آدمی مطلوبہ کوٹھی کے اندر ایک مخصوص ٹیلی ویژن پیش فائر کر کے پھینکیں گے

اور پھر اس کا سلسلہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں موجود مشین سے کر دیا جائے گا تاکہ جہاں بیٹھے بیٹھے کوٹھی کی چیکنگ کی جاسکے اور پھر تقریباً پون گھنٹے بعد مشین سے سینی کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی اس کے کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور پلومر اور کراؤن دونوں چونک پڑے۔

"رابرٹ کی کال آگئی ہے۔ اس نے انتظامات کر لئے ہوں گے۔۔۔۔۔۔ پلومر نے کہا۔ اسی لمحے ساتھ کھڑے آپریٹر نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔

"ہیلو۔۔۔۔۔۔ رابرٹ کالنگ۔۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"یس۔ پلومر انڈنگ یو۔۔۔۔۔۔ پلومر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس مشین پر ایسا سسٹم موجود تھا کہ بولنے کے بعد اور کہہ کر بات ختم کرنے کا اشارہ نہ دینا پڑتا تھا۔

"باس۔ میں نے ایکس سی اندر پہنچا دیا ہے اور اس نے کام بھی شروع کر دیا ہے۔ اندر ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں اور وہ کسی نقشے پر جگہ کسی اڈے پر ریڈ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں۔ دوسری طرف سے رابرٹ کی آواز سنائی دی۔
"مشین پر تحیک کر آؤ۔۔۔۔۔۔ پلومر نے کہا۔

"یس باس۔۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد مشین کے درمیان موجود سکرین ایک جھمکے سے روشن ہو گئی اور اس پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ جس میں واقعی کرسیوں پر ایک نوجوان

عورت اور چار مرد بیٹھے ہوئے تھے درمیان میں رکھی میز پر نقشہ بھی موجود تھا اور وہ سب اس نقشے پر جھکے ہوئے تھے۔

"یہ واقعی ریگی ہے۔ اس کے دائیں ہاتھ پر موجود آدمی کا نام جانسن ہے۔ یہ اس وقت ریگی کے ساتھ تھا۔۔۔۔۔۔ کراؤن نے کہا۔

"مادام۔ اگر کراؤن کو ختم نہ کر دیا جاتا تو اس سے اس اڈے کے بارے میں مکمل تفصیلات آسانی سے حاصل کی جاسکتی تھیں۔" جانسن کی آواز سنائی دی۔

"نہیں۔ وہ انتہائی خطرناک لجنٹ ہے۔ اگر اسے ذرا بھی موقع مل جاتا تو وہ پوئشن پلٹ بھی سکتا تھا۔ ڈاکٹر فریگی سے جو معلومات ملی ہیں وہ بھی کام کرنے کے لئے کافی ہیں اور میں آج رات اس کام کو نمٹا دینا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔ ریگی نے کہا۔

"لیکن مادام۔ کراؤن نے تو بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس مشن پر کام کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"کر رہی ہو گی۔ ہمارا اس سے کیا واسطہ۔ ہم نے تو اپنا کام کرنا ہے۔۔۔۔۔۔ ریگی نے کہا اور ایک بار پھر نقشے پر جھک گئی۔

"ٹھیک ہے پلومر۔ اب اس کو ٹھی کو تباہ کر دو۔۔۔۔۔۔ کراؤن نے کہا۔

"اگر کہو تو بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر کے انہیں بے ہوش کرادوں اور پھر انہیں اغوا کر آکر جہاں بھی لایا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔۔ پلومر نے کہا۔

سی کلک کی آواز سنائی دی۔ اس کا مطلب تھا کہ رابطہ ختم ہو گیا ہے۔
 ”رنگی اور اس کے ساتھی مسلسل منصوبہ بندی میں مصروف تھے
 کہ اچانک وہ سب بری طرح چونک پڑے۔

”یہ آوازیں کیسی ہیں باہر؟“ جانسن نے حیرت بھرے لہجے
 میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔
 لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ بے اختیار لڑکھڑا کر نیچے گرا
 اور ساکت ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی رنگی اور اس کے باقی تین
 ساتھیوں نے بھی کرسیوں سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر وہ بھی
 لڑکھڑا کر نیچے گرے اور ساکت ہو گئے۔

”گڈ“ کراؤن کے منہ سے نکلا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کے
 وقفے کے بعد اس کمرے میں چار آدمی داخل ہوتے دکھائی دیے۔ ان
 کے ہاتھوں میں سائینسر لگے مشین پشمل موجود تھے اور انہوں نے
 کمرے میں داخل ہوتے ہی فرش پر بے ہوش پڑی رنگی اور اس کے
 ساتھیوں پر فائر کھول دیا۔ گولیاں رنگی اور اس کے ساتھیوں کے
 جسموں میں بیوستہ ہوئی چلی جا رہی تھیں اور ان کے جسموں سے خون
 کے فوارے سے ٹپکنے لگے تھے۔

”باس۔ یہ ختم ہو گئے ہیں“ اچانک ایک آدمی نے منہ
 دروازے کی طرف کرتے ہوئے کہا۔ یہ رابرٹ تھا۔

”کوٹھی میں اور تو کوئی آدمی نہیں ہے“ پلومرنے آپریٹر کو
 اشارہ کرنے کے بعد کہا۔ آپریٹر نے اس کے اشارہ کرتے ہی ایک بین

”لیکن یہ انتہائی تیز لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ یہ چانس بھی ہاتھ سے
 نکل جائے“ کراؤن نے کہا۔

”نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ میرے آدمی ہر لحاظ سے تربیت
 یافتہ ہیں“ پلومرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں“ میں اب مزید کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ البتہ یہ ہو
 سکتا ہے کہ تم کو ٹھی تباہ کرانے کی بجائے پہلے انہیں بے ہوش کرو اور
 پھر جہارے آدمی اندر داخل ہو کر انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیں اور
 ہم یہاں بیٹھے یہ سب کچھ ہوتا دیکھتے رہیں“ کراؤن نے جواب
 دیا۔

”یہ بھی ٹھیک ہے۔ اس طرح میزائلوں کی فائرنگ سے پولیس
 بھی نہ چوکنے لگی“ پلومرنے کہا۔ اور پھر وہ آپریٹر سے مخاطب ہو گیا۔

”رابرٹ سے بات کراؤ“ پلومرنے کہا۔

”یس باس“ آپریٹر نے کہا اور ایک بین وادیا۔

”رابرٹ۔ باس سے بات کرو“ آپریٹر نے کہا۔

”یس باس“ رابرٹ کی آواز سنائی دی۔

”رابرٹ۔ کوٹھی کو میزائلوں سے تباہ کرنے کی بجائے اس کے
 اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیسوں فائر کرو اور پھر اندر جا کر
 اندر موجود تمام افراد کے جسم گولیوں سے چھلنی کر دو“ پلومرنے
 کہا۔

”یس باس“ رابرٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی جی

دبا دیا تھا۔

"نوپاس۔ ہم نے چیک کر لیا ہے"..... رابرٹ نے جواب دیا۔
 "اوکے۔ اب خاموشی سے واپس آ جاؤ"..... پلومر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔
 "دیری گڈ پلومر۔ تم نے واقعی بے داغ انداز میں کام کیا ہے۔ اب میں پوری طرح مطمئن ہوں"..... کراؤن نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا جبکہ آپریٹر نے مشین آف کرنا شروع کر دی تھی۔

"اور کوئی حکم"..... پلومر نے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ فی الحال اور کوئی کام نہیں ہے۔ اب تم اپنا معاوضہ بناؤ تاکہ میں ایکریسیا کال کر کے انہیں کہہ دوں کہ وہ معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کرادیں"..... کراؤن نے اس مشین ہال سے باہر آتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی ہوتا تو میں اس کام کے اس سے کم از کم دس لاکھ ڈالر لیتا تم جو چاہے دے دو"..... پلومر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دس لاکھ ہی دوں گا ڈیئر پلومر"..... کراؤن نے ہنستے ہوئے کہا اور پلومر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر بھی مسرت کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ دس لاکھ ڈالر واقعی خاصا بڑا معاوضہ تھا جبکہ کام اتنا بڑا ثابت نہ ہوا تھا۔

درد کی ایک تیز ہر سالہ کے جسم میں برقی رو کی طرح دوڑتی چلی گئی اور اس درد کی وجہ سے اس کے ذہن پر چھائی ہوئی تاریکی روشنی میں تبدیل ہوتی چلی گئی اور پھر جیسے ہی اس کی آنکھیں کھلیں اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب وہ اپنی ساتھیوں کے ساتھ اپنی رہائش گاہ میں بیٹھی مشن کے بارے میں تفصیلات طے کر رہی تھی کہ اچانک اس کا دماغ کسی لٹو کی طرح گھوما تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اپنے آپ کو سنبھالتی۔ اس کے ذہن پر تاریک پردہ سا پھیلنا چلا گیا اور یہ پردہ اب درد کی تیز ہر کی وجہ سے ہی سمٹا تھا۔ اس نے پوری طرح شعور میں آتے ہی اوجر اوجر دیکھا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک بار پھر چونک پڑی۔

میں نے دیکھا کہ وہ نہ صرف ایک کرسی پر برسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کی ساتھی لڑکیاں بھی اسی طرح بندھی ہوئی موجود تھیں۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا لیکن ان کرسیوں کے علاوہ اس

کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن رسیاں اس انداز میں بندھی ہوئی تھیں کہ وہ کسی طرح بھی ڈھیلی نہ ہو رہی تھیں۔

”میں نے گاتھ کھول لی ہے“..... اچانک راحت کی مسرت بھری آواز سنائی دی اور صالحہ سمیت وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگیں۔ راحت کے جسم کے گرد موجود رسیاں واقعی ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔

”جلدی کرو۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے“..... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور راحت نے ہاتھوں کی حرکت کو تیز کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ رسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی لیکن ابھی وہ اٹھ کر کھڑی ہی ہوئی تھی کہ دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے صالحہ نے اس آدمی کو اندر داخل ہوتے دیکھا جس نے انہیں ہوش دلایا تھا۔

”ارے تم“..... اس نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بری طرح اچھلے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے جیب کی طرف بڑھا ہی تھا کہ راحت توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اچھل کر اس سے جا ٹکرائی اور وہ دونوں ہی ایک دھماکے سے نیچے گرے لیکن راحت گرتے ہی بھلی کی سی تیزی سے قلابازی کھا کر سیدی میسج ہوئی اور دوسرے لمحے اس کی ٹانگ گھومی اور اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا وہ آدمی کنپٹی پر لات کھا کر جھٹکا ہوا دوبارہ نیچے جا گرا۔ پھر تو راحت کی ٹانگ میں جیسے کوئی مشین سی فٹ ہو گئی اور چند لمحوں بعد ہی وہ نوجوان ساکت ہو چکا تھا۔

کمرے میں اور کوئی فریجنر وغیرہ نہ تھا۔ ایک لمبے قد کا آدمی قطار میں سب سے آخر میں موجود فائرہ کی ناک سے ایک شیشی لگا رہا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے بند کر کے جیب میں ڈالا اور مڑنے لگا تو صالحہ نے جلدی سے آنکھیں بند کر لیں اور سر کو اسی طرح سائیڈ پر کر لیا۔

”لڑکیاں ہیں۔ اس لئے دس منٹ تو لگ ہی جائیں گے انہیں ہوش میں آتے آتے“..... اس آدمی کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور صالحہ نے ذرا سی آنکھیں کھول کر دیکھا تو وہ آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا سا سسے موجود دروازے کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ جب اس کے باہر جانے کے بعد دروازہ بند ہو گیا تو صالحہ نے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے اپنے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ رسیاں بے حد سختی سے بندھی ہوئی تھیں۔ اسی لمحے اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی مائرہ کے کرپسے کی آواز سنائی دی اور پھر ایک ایک کر کے ساری لڑکیاں ہوش میں آ گئی۔

”یہ کیا ہو گیا ہے۔ یہ ہم کہاں ہیں“..... سب نے ہی حیرت بھرے انداز میں صالحہ اور ایک دوسرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”یہ بعد میں سوچتے رہیں گے۔ ہم نے فوری طور پر ان رسیوں سے نجات حاصل کرنی ہے۔ اپنے اپنے طور پر کوششیں کرو“..... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی کوشش کرتی رہی۔ وہ اپنے جسم کو سکڑ کر اور آگے کی طرف جھکے دے کر رسیوں کو ڈھیلے

صالحہ کی نانگ بھی مشین کی سی تیزی سے حرکت میں آگئی اور اس نے اس آدنی کو سنبھلنے کا موقع ہی نہ دیا اور چند لمحوں میں وہ بھی دنیا و ماہیہا سے رہا نہ ہو چکا تھا۔ اسی لمحے باہر سے ریو الوور کے دھماکے سنائی دینے لگے۔ صالحہ تیزی سے اس آدنی پر تھکی اور اس نے واقعی انتہائی برق رفتاری سے اس کی جیب سے ایک ریو الوور نکالا اور اسی طرح برق رفتاری سے چھلانگ لگا کر دروازہ پار کر کے دوسری طرف راہداری میں پہنچ گئی۔ ریو الوور کے دھماکے اب بند ہو چکے تھے اور دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز اس راہداری کے آخری سرے سے سنائی دینے لگی تھی لیکن دوڑنے کی آواز سے ہی صالحہ سمجھ گئی کہ یہ راحت ہے۔

”راحت..... صالحہ نے جھج کر کہا۔

”وہ چار تھے۔ میں نے انہیں ہلاک کر دیا ہے“..... راحت نے راہداری کے سرے سے نمودار ہوتے ہوئے کہا۔

”اور تو کوئی نہیں۔ اچھی طرح چیک کر لو۔ میں دوسری ساتھیوں کو کھوٹی ہوں“..... صالحہ نے کہا اور راحت واپس مڑ گئی جبکہ صالحہ واپس اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں اس کی باقی ساتھی لڑکیاں ابھی تک بندھی ہوئی تھیں۔

”کیا ہوا ہے باہر“..... صالحہ کے اندر داخل ہوتے ہی مارہ نے پوچھا۔

”باہر چار آدنی تھے۔ راحت نے انہیں ختم کر لیا ہے“..... صالحہ نے کہا اور تیزی سے مارہ کے عقب میں پہنچ کر گانٹھ کھولنا شروع کر دی

”اس کی جیب میں اسلحہ ہو گا وہ نکالو اور پہلے باہر دیکھو۔ جلدی کرو ورنہ کوئی اور اندر آ جائے گا“..... صالحہ نے جھنجھتے ہوئے کہا اور راحت فرش پر پڑے اس نوجوان پر جھک گئی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک ریو الوور اس کی جیب سے برآمد کر چکی تھی۔

”پہلے ہم میں سے کسی ایک کو کھول دو۔ تم اکیلی باہر پھنس بھی سکتی ہو۔ نجانے باہر کتنے آدمی ہوں“..... اس بار فائزہ نے کہا اور راحت تیزی سے مڑی اور صالحہ کے عقب میں آ کر اس نے گانٹھ کھولنی شروع کر دی۔ چونکہ گانٹھ ایک خاص انداز میں لگائی گئی تھی اور اس انداز سے راحت اچھی طرح واقف تھی اس لئے اس نے چند ہی لمحوں میں گانٹھ کھول دی اور پھر خود ہی اس نے تیزی سے صالحہ کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد صالحہ بھی آزاد ہو چکی تھی لیکن جیسے ہی وہ کرسی سے اٹھی۔ اسی لمحے باہر سے قدموں کی آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں تو وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی سائیڈوں کی طرف بڑھ گئیں۔ دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر آنے والا ایک ہی تھا۔

”کیا کر رہے ہو جی“..... اچانک ایک آدنی نے کھلے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے صالحہ بھوکے عقاب کی طرح اس پر ٹھہری اور وہ آدنی ہوا میں قلا بازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے نیچے گرا ہی تھا کہ راحت بجلی کی سی تیزی سے کھلے دروازے سے باہر نکل گئی۔ نیچے گر کر اس آدنی نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ

تھوڑی دیر بعد راحت بھی واپس آگئی۔
 "کوششیں میں اور کوئی نہیں ہے۔"..... راحت نے اندر آتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہمیں اغوا کس نے کیا ہے“..... فائزہ نے پوچھا۔
 ”اب یہ بتائیں گے“..... صالحہ نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دونوں نوجوانوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر صالحہ کے کہنے پر ان دونوں کو کرسیوں پر بٹھا کر رسیوں سے جکڑ دیا گیا۔
 ”فائزہ۔ راحت اور تصور۔ تم تینوں باہر نگرانی کرو۔ میں اور مانہ یہاں ان دونوں سے پوچھ گچھ کریں گی“..... صالحہ نے کہا اور اس کی تینوں ساتھی لڑکیاں باہر چلی گئیں۔
 ”بچیلے ان میں سے ایک کو ہوش میں لانا پڑے گا“..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر اس آدمی کے پھرے پر زور دار تمھڑ مارنے شروع کر دیئے۔ جس نے انہیں ہوش دلایا تھا اور پھر شاید یہ دیکھنے کے لئے آیا تھا کہ وہ ہوش میں آچکی ہیں یا نہیں..... جو زور دار تمھڑ کھانے کے بعد اس آدمی نے کر رہے ہوئے آنکھیں کھیں

”تم۔ تم۔ یہ سب۔ تم نے ریاں کیسے کھول لیں“.....
 آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی انتہائی حیرت بھرے لہجے میں
 کہا۔
 ”جہار انا م کیا ہے“..... صالح نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

کے لئے کام کرتا ہے۔ جہاری رہائش گاہ اور جہاری سرگرمیوں کی ہم لوگ باقاعدہ نگرانی کرتے رہتے ہیں۔..... فریڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جہیں ہمارا سراغ کیسے ملتا..... صالٹ نے پوچھا۔

”ہمیں جہاری تلاش کے لئے حکم دیا گیا تھا کہ اور یہ بتایا گیا تھا کہ جہاراگر وپ پانچ لڑکیوں پر مشتمل ہے۔ پھر جہارا پانچ لڑکیوں پر مشتمل گر وپ سسٹ آیا۔ گو تم ایکری میز تھیں لیکن تم نے ایک آدمی سے ایکریمین اڈے کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو ہم کنفرم ہو گئے کہ تم ہی مطلوبہ پارٹی ہو۔ پھر جہاری نگرانی شروع ہو گئی۔ پھر جہیں اغوا کرنے کا حکم دیا گیا۔ یہ حکم دیا گیا تھا کہ جہیں اغوا کر کے براہ راست کافرستان پارٹی کے پاس لے جایا جائے لیکن پھر یہ حکم تبدیل کر کے جہیں جہاں لایا گیا۔ یہ پاس لارک کا اپنا ذاتی اڈہ ہے۔..... فریڈ نے انتہائی شرافت سے پوری تفصیل بتادی۔

”لارک کا ہیڈ کو انر کہاں ہے“..... صالٹ نے پوچھا۔

”ہمیں نہیں معلوم۔ وہ اسے خفیہ رکھتا ہے۔..... فریڈ نے جواب دیا۔

”تم نے اس قدر تفصیل سے اور درست طور پر سب کچھ چونکہ خود ہی بتادیا ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جہیں جہارے باقی ساتھیوں کی طرح ہلاک نہ کیا جائے گا..... صالٹ نے کہا۔

”کیا۔ کیا تم نے باقی افراد کو ہلاک کر دیا ہے“..... فریڈ نے

چونک کر پوچھا۔

”صرف تم دونوں زندہ ہو اور اب صرف تم ہی زندہ رہو گے۔ کیونکہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے“..... صالٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ ساتھ والی کرسی پر بندھے ہوئے مگر بے ہوش دوسرے آدمی کے سینے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ دھماکے کے ساتھ ہی گولی اس آدمی کے دل میں اترتی چلی گئی اور وہ بے ہوشی کے عالم میں ہی چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ فریڈ کا بہرہ اپنے ساتھی کی اس بے دردی سے ہونے والی موت پر خوف کی وجہ سے پھیلتے سفید پڑ گیا تھا۔

”فون سے مسلسل کال آرہی ہے“..... اسی لمحے راحت نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈیس فون تھا۔

”باس کا فون ہو گا“..... فریڈ نے کہا۔

”سنو فریڈ۔ اب جہاری زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تم لارک کو جہاں آنے پر مجبور کرو۔ اگر تم نے کوئی اشارہ کیا تو دوسرے لمحے گولی جہارے دل میں اتر جائے گی اور تم استا تو جانتے ہو کہ زندگی ہے تو سب کچھ ہے“..... صالٹ نے فون ہمیں راحت کے ہاتھ سے لیتے ہوئے فریڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بے فکر رہو۔ مجھے زندگی واقعی عزیز ہے۔ اس لئے تو میں نے خود ہی جہیں سب کچھ بتادیا ہے“..... فریڈ نے جواب دیا۔ اب وہ پوری

پسند آئی ہو۔

"کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہے"..... لارک نے پوچھا۔

"خطرہ کیسا باس۔ لڑکیاں بے ہوش بھی ہیں اور بندھی ہوئی بھی

ہیں"..... فریڈ نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے۔ میں آ رہا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"باس۔ کیا پہلے کی طرح آپ کے آنے سے پہلے انہیں ہوش میں

لایا جائے"..... فریڈ نے پوچھا۔

"نہیں۔ اب میں انہیں لپٹے سلسٹے ہوش میں لاؤں گا۔" دوسری

طرف سے کہا گیا۔

"میں باس"..... فریڈ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ

ختم ہو گیا تو صالحہ نے فون پیس اس کے کان سے علیحدہ کر کے اسے

اٹک کر دیا۔

"گڈ۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے۔ کیا یہ لارک اکیلا آئے گا۔"

صالحہ نے پوچھا۔

"ہاں۔ اکیلا ہی آئے گا۔ لیکن کیا تم اسے ختم کرنا چاہتی ہو۔" فریڈ

نے کہا۔

"نہیں۔ میں نے صرف اس سے اس کافرستانی پارٹی کے بارے

میں چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس"..... صالحہ نے جواب دیا

اور فریڈ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"فی الحال تمہیں بے ہوش کرنا پڑے گا۔ مجبوری ہے۔" صالحہ نے

طرح سنبھل چکا تھا اور صالحہ نے فون کا بین آن کر کے فون بند

ہوئے فریڈ کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو..... لارک کاننگ"..... ایک تیز اور تھکنا آواز سنائی دی

لاؤڈر کا بین آن ہونے کی وجہ سے اس کی آواز واضح طور پر سنائی دے

رہی تھی۔

"فریڈ بول رہا ہوں باس"..... فریڈ نے مؤدبانہ لیکن مطمئن لہجے

میں کہا۔

"کیا بات ہے۔ اتنی دیر بعد کال کیوں اٹھائی ہے تم نے۔" لارک

نے اٹھتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس۔ ہم اس کمرے میں تھے جہاں وہ لڑکیاں قید ہیں۔ ان میں

سے ایک کو اچانک خود بخود ہوش آگیا تھا اور اس نے جیٹھا شروع کر دیا

تھا۔ اس کے چھٹنے کی آوازیں ہم تک اوپر پہنچ گئیں اور ہم سب حیران ہو

کر اٹھے ہی اس کمرے کی طرف دوڑ پڑے۔ ایک لڑکی نیم بے ہوشی کی

کیفیت میں تھی۔ میں نے اس کے سر پر ریو الوور کا دست مار کر اسے بے

ہوش کر دیا اور پھر ہم اس بات پر حیران ہو رہے تھے کہ بے ہوش نہ

دینے والی لڑکی کے اثرات کے باوجود یہ لڑکی خود بخود ہوش میں آگئی

گئی۔ لیکن ہماری سمجھ میں کوئی بات نہ آئی اور میں نے جیمز اور لارک سے

دونوں کی ڈیوٹی دیں لگا دی اور باقی ہم اوپر آگئے تب پتہ چلا کہ آپ کے

کال آرہی ہے"..... فریڈ نے بڑے خوبصورت انداز میں بات بند

ہوئے کہا اور صالحہ نے اس طرح سر ہلادیا جیسے فریڈ کی یہ کہانی اسے

جتنے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی۔“ فریڈ نے چونک کر کہا لیکن اس کا فقرہ ادھورا ہی رہ گیا۔ صالحہ نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا دست پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جمادیا تھا اور پہلی ہی ضرب اس کے لئے کافی ثابت ہوئی۔

”اسے ختم کر دینا تھا۔“ مارٹھ نے کہا۔

”ابھی نہیں۔ ہو سکتا ہے اس عمارت میں کوئی خفیہ سسٹم وغیرہ ہو۔ میں سوچ رہی ہوں کہ لارک کو پکڑنے کے بعد ہم اس عمارت کو ہی اپنے اڈے کے طور پر استعمال کریں۔ کیونکہ ہماری وہ رہائش گاہ تو اب ہمارے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔“ صالحہ نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے صالحہ کہ ہمیں مشن مکمل کرنے سے پہلے اس پاور ہجنسی کا خاتمہ کرنا پڑے گا۔ جب تک یہ ختم نہیں ہوگی ہم اطمینان سے مشن مکمل نہیں کر سکیں گے۔“ مارٹھ نے صالحہ کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”وہ تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اگر ہم ان کے چکر میں لٹھ گئے تو پھر اصل مشن کی طرف توجہ نہ دے سکیں گے اور اب تجربے میں صرف دو یا تین روز باقی رہ گئے ہیں۔ بہر حال اس کا فیصلہ لارک کے ہاتھ آنے کے بعد ہی کیا جاسکتا ہے۔“ صالحہ نے کہا اور پھر وہ اپنی باقی ساتھیوں کے پاس پہنچ گئیں اور صالحہ نے انہیں لارک کی آمد اور اسے

پکڑنے کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں اور وہ سب تیزی سے ادھر ادھر اڑے کر چھپنے لگ گئیں۔ راحت پھانک کے پاس جا کر کھڑی ہو گئی جبکہ صالحہ پورچ کے قریب ایک چوڑے ستون کی اوٹ میں رک گئی۔ پھر تقریباً بیس منٹ بعد پھانک کے باہر کارکنے کی آواز سنائی دی اور پھر تین بار مخصوص انداز میں بارن بجایا گیا تو صالحہ کے اشارے پر پھانک کے پاس کھڑی ہوئی راحت۔ نے پھانک کا کنڈا کھولا اور اس ایک طاقتور پھانک کو کھولنا شروع کر دیا۔ چونکہ پھانک ایک طاقتور تھا اس لئے وہ اس کے پٹ کے پیچھے ہی آگئی تھی۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی ایک بڑی سی کار تیزی سے اندر داخل ہوئی اور سیدھی پورچ میں آکر رک گئی۔ کار میں ایک ہی آدمی موجود تھا۔ اس نے کار روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔

”خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو لارک۔“ اچانک صالحہ نے ستون کی اوٹ سے باہر نکلتے ہوئے کہا اور کار سے اترنے والا آدمی بے اختیار اچھل چڑا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ دوسرے لمحے وہ رک گیا۔ جب اس نے ادھر ادھر سے دوسری لڑکیوں کو بھی ہاتھوں میں ریوالور تھامے نمودار ہوتے دیکھا۔ لارک کا چہرہ یکھٹ اتر گیا تھا۔

”ہاتھ اٹھا دو ورنہ۔“ صالحہ نے غراتے ہوئے کہا تو لارک نے جلدی سے دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنے سر پر رکھ لئے۔

”ہم نے صرف تم سے جتنی معلومات حاصل کرنی ہیں اور بس۔ اس

لئے اگر تم مرنا نہیں چاہتے تو کوئی غلط حرکت نہ کرنا..... صالحہ نے اس کے عقب میں آتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں کوئی غلط حرکت نہ کروں گا“..... لارک نے رک رک کر کہا لیکن اسی لمحے صالحہ نے اچھل کر اس کی پشت پر پوری قوت سے لات ماری اور لارک جیٹھا ہوا دو قدم آگے بڑھا اور پھر منہ کے بل نیچے فرش پر گر رہا جیٹھا تھا کہ مائرہ اور فائزہ دونوں کی اتالیکیں بیک وقت حرکت میں آئیں اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا لارک دونوں طرف سے کنٹینوں پر ضربیں کھا کر جیٹھا ہوا نیچے گر اور ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

”اب اسے اٹھا کر اس کمرے میں لے آؤ“..... صالحہ نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور دو لڑکیوں نے مل کر بے ہوش لارک کو اٹھایا اور چند لمحوں بعد لارک فریڈ کے ساتھ والی کرسی پر نہ صرف بٹھا دیا گیا تھا بلکہ اسے رسی سے جکڑ بھی دیا گیا تھا۔

”یہ آدمی اتنی آسانی سے زبان نہیں کھولے گا۔ جتنی آسانی سے فریڈ نے کھول دی تھی۔ اس لئے یہاں سے کوئی خفیہ تلاش کرو۔ اس پر تشدد کرنا پڑے گا“..... صالحہ نے اپنی ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا ”یہاں باقاعدہ کچن موجود ہے۔ میں وہاں سے چھری اور سرخ مرچوں کا ڈبہ لے آتی ہوں“..... راحت نے کہا اور صالحہ کے سر ملانے پر وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں ایک تیز دھار چھری اور سرخ مرچوں کا ایک بڑا ڈبہ

موجود تھا۔ صالحہ نے آگے بڑھ کر لارک کے چہرے پر زور دار طمانچہ مارنے شروع کر دیئے اور چند لمحوں کے بعد ہی لارک نے کرپتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ اور صالحہ نیچے ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔ ”تم نے کیسے رہائی حاصل کر لی۔ اوہ۔ یہ فریڈ بھی یہاں موجود ہے اور یہ حمیر۔ اسے تم نے گولی مار دی۔ یہ سب کیسے ہو گیا“..... لارک نے حیرت بھرے لہجے میں اصرار اور دیکھتے ہوئے کہا۔

”جہاد کیا خیال تھا لارک کہ پاکیشیا کی بینک فورس تم جیسے تھڑا کلاس بمبھنوں کو کور کرنے کے بھی قابل نہ ہوگی“..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کاش مجھ سے یہ حماقت نہ ہوتی کہ تمہیں میں پہلے اس اڈے پر پہنچاتا..... لارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”ابھی تو تم سے اور بھی بہت سی حماقتیں ہونی ہیں۔ مثلاً ایک حماقت یہ بھی ہونی ہے کہ تم نے اپنے آپ کو مضبوط اعصاب کا ثابت کرنے کے لئے میرے سوا لوں کا جواب نہیں دینا اور میں نے جہاد کے جسم پر زخم ڈال کر ان میں سرخ مرچیں بھر دی ہیں۔ یہ دیکھو میری ساتھی کے ہاتھ میں تیز چھری اور سرخ مرچوں کا ڈبہ دیکھ رہے ہو۔ یہ جہاد کی حماقت کا علاج ہے“..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم کیا پوچھنا چاہتی ہو“..... لارک نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”تم نے کافرستان کی پادریہنسی کے کہنے پر ہمیں تلاش کیا۔ ہماری

”وہاں کا فون نمبر“ صالح نے پوچھا۔

گلد۔ اس کا مطلب ہے کہ تم اب سمجھدار ہو گئے ہو اور مزید حماقتیں کرنے پر آمادہ نہیں ہو۔ اس لئے سب کچھ بغیر زخم کھائے اور

اور اس کے اندر تہہ خانے بھی ہیں..... لارک نے جج کر کہا
 "فون نمبر بتاؤ"..... صالحہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 "فون نمبر مجھے معلوم نہیں ہے۔ انکوائری سے معلوم ہو سکتا ہے
 ڈیوک ہاؤس کہہ کر..... لارک نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر
 ہلا دیا۔

"ماترہ - فون اٹھا کر دو مجھے"..... صالحہ نے ماترہ سے کہا اور ماترہ
 نے آگے بڑھ کر ایک طرف پڑا ہوا کارڈ لیس فون اٹھا کر صالحہ کے ہاتھ
 میں دے دیا۔

"انکوائری کا کیا نمبر ہے"..... صالحہ نے لارک سے پوچھا۔ تو
 لارک نے نمبر بتا دیا۔ صالحہ نے فون آن کر کے انکوائری کا نمبر پریس
 کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی آپریشن کی آواز سنائی
 دی۔

"راکش روڈ پر ڈیوک ہاؤس کا نمبر دیں"..... صالحہ نے کہا تو
 چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک نمبر بتا دیا گیا۔ اور صالحہ نے فون آف
 کر دیا۔

"دیکھو لارک - تم درمیانی آدمی ہو۔ اس لئے ہمیں جہاری موت
 یا زندگی سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو پھر
 امداد مریکھا کو کال کر کے اسے یہاں آنے پر مجبور کرو۔ اگر تم نے تعاون
 کیا تو میرا وعدہ ہے کہ تم زندہ رہو گے ورنہ نہیں"..... صالحہ نے

مجھے نہیں معلوم اور نہ میں نے پوچھا ہے"..... لارک نے
 جواب دیا۔

"ہم نے ہمیں وہاں کیسے پہنچانا تھا"..... صالحہ نے پوچھا۔
 "بے ہوش کر کے وہاں بھجوا دیتا اور کیسے پہنچاتا"..... لارک نے
 اٹھتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"میرے خیال میں اب تم نے سمجھداری چھوڑ کر دوبارہ حماقت
 سے کام لینا شروع کر دیا ہے۔ اس لئے تمہارے ساتھ ویسا ہی سلوک
 ہونا چاہئے"..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ جو کچھ میں جانتا ہوں وہ میں نے بتا دیا
 ہے"..... لارک نے کہا۔

"اچھا ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ".....
 صالحہ نے کہا اور پھر وہ ساتھ کھڑی راحت سے مخاطب ہوئی۔

"کام شروع کرو راحت۔ تاکہ لارک صاحب کو سچ اور جھوٹ کے
 درمیان فرق کا اندازہ ہو جائے"..... صالحہ نے راحت سے مخاطب ہو
 کر کہا۔

"ابھی لو"..... راحت نے کہا اور اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا سرخ
 مرجوں والا ڈبہ نیچے زمین پر رکھا اور لمبی سی تیز چھری کو ہاتھ میں تھپتی
 ہوئی لارک کی طرف بڑھنے لگی۔

"رک جاؤ..... رک جاؤ..... میں بتاتا ہوں..... وہ سرخ رنگ کی
 عمارت ہے۔ اسے ڈیوک ہاؤس بھی کہتے ہیں۔ خاصی بڑی عمارت ہے

بھی ہوں ان کا فون نمبر بتا دو۔ انتہائی اہم بات کرنی ہے۔۔۔۔۔ لارک نے کہا۔

”میں بات کرتا ہوں۔ ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر کچھ دیر تک خاموشی طاری رہی۔ پھر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔۔۔۔۔ دیکھا بول رہی ہوں۔۔۔۔۔ بولنے والی کا لہجہ تھکمانے تھا۔“ لارک بول رہا ہوں مادام۔۔۔۔۔ لارک نے کہا۔

”تم کہاں مر گئے ہو لارک۔۔۔۔۔ تم نے ان لڑکیوں کو وہاں سے تو اغوا کر لیا۔ اس کے بعد نہ ہی لڑکیاں میرے اڈے پر پہنچی ہیں اور نہ چہاری کال آئی ہے۔۔۔۔۔ دیکھا نے انتہائی غصیلے انداز میں پچھتے ہوئے کہا۔

”مادام۔۔۔۔۔ اسی لئے تو میں نے آپ کو اب کال کیا ہے۔ ان لڑکیوں کو جب اغوا کر لیا تو میں نے سوچا کہ جیلے ان کے میک آپ وغیرہ چیک کرالوں پھر آپ کے اڈے پر بھیجوں۔ کیونکہ جس طرح آسانی سے یہ قابو میں آگئی تھیں اس سے مجھے شک پڑ گیا تھا کہ یہ پاکیشانی ایجنٹ نہیں ہو سکتیں۔ آپ تو جانتی ہی ہیں کہ پاکیشانی ایجنٹ کس قدر تیز اور ہوشیار ہوتے ہیں۔ بہر حال میں انہیں جیلے اپنے ایک اڈے پر لے گیا اور میں نے ان کا میک آپ صاف کرانے کی کوشش کی تو مادام ان کے پھروں پر میک آپ تھا ہی نہیں۔ وہ الیکٹریسیٹی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھ گچھ کی تو یہ چلا کہ ان کا تعلق الیکٹریسیٹی ایک خفیہ مجرم

سپاٹ لہجے میں کہا۔

”وہ یہاں کبھی نہیں آئے گی۔ وہ انتہائی ہوشیار عورت ہے۔“

لارک نے کہا۔

”تو پھر ڈیوک ہاؤس میں اس سے بات کرو اور اسے کہو کہ تم ہمیں لے کر وہاں آرہے ہو۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ ڈیوک ہاؤس میں موجود نہ ہو۔۔۔۔۔ لارک نے کہا۔

”اگر موجود نہ ہو تو تم وہاں موجود آدمی سے کہو کہ وہ اسے وہاں بول لے۔ کوئی ایسی بات کرو کہ جس سے وہ فوری طور پر وہاں پہنچنے پر مجبور ہو جائے۔۔۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں بات کرتا ہوں۔۔۔۔۔ لارک نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور صالحہ نے انکو آرمی آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پر ریس کیا اور پھر اٹھ کر فون لارک کے کان سے لگا دیا۔ لاؤڈر کا بشن جیلے ہی آن تھا۔

”میں ڈیوک ہاؤس۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پھر کرخت تھا۔

”لارک بول رہا ہوں۔ مادام دیکھا ہیں یہاں۔۔۔۔۔ لارک نے کہا۔

”نہیں۔ میں یہاں کا انچارج جوشن بول رہا ہوں۔ مادام کئی بار فون کر چکی ہیں۔ آپ نے چند افراد کو یہاں بھجوانا تھا۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”انہی افراد کے سلسلے میں تو مادام سے بات کرنی ہے۔ وہ جہاں

پہلے انکو انری سے اس فون نمبر کے ذریعے اس ایڈریس کو کنفرم کرے گی اور پھر یہاں فون کر کے دوبارہ تم سے بات کرے گی۔ اس کے بعد ہو سکتا ہے وہ یہاں آجائے۔..... صالحہ نے کہا اور پھر اس کا اندازہ سو فیصد درست ثابت ہوا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون سے کال آنا شروع ہو گئی۔

”بات کرو“..... صالحہ نے فون آن کر کے لارک کے کانوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

”ہیلو ہیلو..... مادام ریگھا کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

”یس۔ لارک بول رہا ہوں“..... لارک نے کہا۔

”لارک۔ میں تمہارے اڈے پر نہیں آسکتی۔ میں اپنے آدمی بھیج رہی ہوں۔ تم ان آدمیوں کے ساتھ ان پاکیشیائی لڑکیوں کو بھجوادو۔“ مادام ریگھا کی آواز سنائی دی۔

”یس مادام۔ جیسے آپ کا حکم“..... لارک نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ صالحہ نے فون پیس لارک کے کانوں سے ہٹا کر اسے آف کیا اور آگے بڑھ کر اسے کرسی پر رکھ دیا۔ پھر جیب سے ریوالبور نکال لیا۔

”تم دونوں چھٹی کرو۔ ریگھا یہاں نہیں آ رہی اور وہ مشکوک ہو گئی ہے۔ اس لئے اب تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے نقصان دہ ہو سکتا ہے۔“..... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ لارک کچھ بولتا۔ صالحہ نے ٹریڈر واپس دیا اور ایک دھماکے سے گولی

تفخیم آکٹوپس سے ہے اور آکٹوپس نے بھی اس ایکری اڈے سے وہ ہتھیار حاصل کرنے کی بکنگ کی ہوئی ہے اور وہ اس ہتھیار کے حصول کے سلسلے میں یہاں آئی ہوئی ہیں۔ مزید پوچھ گچھ پر انہوں نے الٹے پاکیشیائی گروپ کے بارے میں ایک ہپ دے دی۔ میں اس ہپ کے پیچھے لگ گیا اور پھر میں نے ان پاکیشیائی لڑکیوں کو ڈھونڈ نکالا ہے اور انہیں بے ہوش بھی کر دیا ہے۔ وہ پاکیشیائی میک آپ میں ہی ہیں اس وقت وہ میرے ایک اڈے پر موجود ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میرے اڈے پر آجائیں۔ چاہیں تو میں انہیں آپ کے بتائے ہوئے اڈے پر پہنچا دیتا ہوں“..... لارک نے کہا۔

”کہاں ہے تمہارا اڈہ“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ڈاکسن کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ۔ ڈی بلاک۔ میں بھی وہیں سے بات کر رہا ہوں مادام“..... لارک نے کہا۔

”کیا نمبر ہے تمہارے فون کا۔“ دوسری طرف سے پوچھا گیا اور لارک نے فون نمبر بتا دیا۔

”او۔ کے میں آ رہی ہوں“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ صالحہ نے فون پیس ہٹا لیا۔

”لو اب تو تمہاری خواہش پوری ہو گئی ہے۔ وہ یہیں آ رہی ہے۔“..... لارک نے کہا۔

”نہیں۔ تم نے انتہائی احتیاط نہ کیا سنائی ہے اسے۔ وہ مشکوک ہو گئی ہے۔ اس نے فون نمبر پوچھا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ

”مادام۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آدمی باہر لگا دوں تاکہ اگر وہ

”اس لارک کی کال کے بعد کیا ہوا دیکھا“..... کاشی نے پوچھا۔
 ”میں نے جو شن کو کہہ دیا ہے کہ وہ اپنے آدمی لے کر وہاں جائے
 اور پھر جو بھی صورت حال ہو۔ اس سے مجھے مطلع کرے۔“ مجھے لارک کا
 کہانی انتہائی پچگانہ لگی ہے۔ میرا خیال ہے کہ لارک ہمیں ڈانچ دے گا
 ہے۔ بہر حال ابھی معلوم ہو جائے گا“..... دیکھانے کہا اور پھر میں
 سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی ساتھ ہی میز پر چائے
 ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور دیکھانے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر ریسپنڈ
 اٹھا ہا۔

تجزیہ کیا جائے تو اس وقت کا کاغذ جیسے جھوٹے سے جبرے میں زمین
پاریاں ایک ہی مشن پر کام کر رہی ہیں جبکہ دو پاریاں انہیں اس
مشن سے روکنے پر مامور ہیں۔ لیکن جہاں پر اصل مشن واقع ہوتا ہے
وہاں کے بارے میں کوئی فکر مند ہی نہیں ہے۔..... کاشی نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

تم اچھی ہوئی باتیں کر رہی ہو کاشی۔ میں نے تمہیں اپنی
اسسٹنٹ اس لئے بنایا ہے کہ تم زمین ہو۔ اور جہاں فہامت سے
پاور بکھینے کی بار فائدہ اٹھایا ہے۔ لیکن تم اچھی ہوئی باتیں کر دگی
تو پھر کیا منصوبہ بندی ہو سکے گی؟..... ریکھانے قدرے تلخ لہجے
میں کہا۔

فصیح کی ضرورت نہیں ہے ریکھا۔ تم بااختیار ہو۔ میں تو صرف
مشورہ دے سکتی ہوں۔ میں نے جو کچھ کہا ہے اس کی وضاحت اس
طرح سے کی جاسکتی ہے کہ اصل مشن ایک ہتھیار ہے جس کا کاغذ
جبرے میں واقع ایک زمین سائسی اڈے سے کوڑیں ریڈیوب کہا جاتا
ہے میں تجربہ ہوتا ہے۔ اس ہتھیار کا سٹاک بھی ریڈیوب کے اندر ہے
اسے باہر سے ریڈیوب میں نہیں لے جایا جاتا کہ اسے حاصل کرنے
والی پاریاں باہر ہی اپنا کام دکھا دیں اس لئے لامحالہ جو پاریاں اس
ہتھیار کو حاصل کرنے کا مشن لے کر آتی ہیں وہ ریڈیوب کے اندر
داخل ہو کر ہی اسے حاصل کر سکتی ہیں۔ اس لئے سارا کھیل ریڈیوب
کے اندر یا اس کے باہر ہی کھیلا جائے گا۔ اب رہ گئیں اس کے لئے کام

ریڈ کریں تو ہم ان کا خاتمہ کر سکیں..... جوشن نے کہا۔
"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ لیکن اجتہادی احتیاط سے سب کام کرنا۔ لارک
کی اس طرح موت کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ یہ پنک فورس
انٹلی نہیں ہے"..... ریکھانے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام"..... جوشن نے کہا تو ریکھانے اوکے کہہ
کر ریسور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات ابھرا آئے
تھے۔

"مگر یہ سب کیسے ہو گیا ہے۔ تم نے تو اس پنک فورس کو اپنے
اڈے پر بھیجے جانے کا کہا تھا۔ پھر..... کاشی نے حیرت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اس لارک کی حماقت کی وجہ سے سارا مسئلہ خراب ہو گیا ہے۔
اس نے میری ہدایت پر عمل نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا۔ اب اس کے
بارے میں تو کچھ نہیں کہہ سکتی۔ البتہ میرا ایک اڈہ ان کی نظروں میں آ
گیا ہے اور اب وہ لوگ چو کنا بھی ہو گئے ہوں گے"..... ریکھانے
ہوٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ریکھا کہ ہمیں کوئی واضح منصوبہ بندی کرنی چاہئے
اس طرح ہم مار کھا جائیں گے"..... کاشی نے جتن لکھے خاموش رہنے
کے بعد کہا تو ریکھا چونک پڑی۔

"ہاں بتاؤ۔ کیسی منصوبہ بندی"..... ریکھانے کہا۔
"دیکھو ریکھا۔ اگر موجودہ صورتحال کا غیر جانبدارانہ انداز سے

کرنے والی پارٹیاں۔ تو ہتھیار کو حاصل کرنے کا مشن لے کر تین پارٹیاں آئی ہیں۔ پاکیشیائی پنک فورس اور پاکیشیا کی سیکرٹ سروس اس کے ساتھ ہی ساڈان کاریگی کر رہی ہیں اسی مقصد کے لئے یہاں پہنچا ہوا ہے۔ انہیں روکنے کے لئے دو پارٹیاں ہیں ایک تو کراؤن گروپ ہے جو ریگی گروپ کو روکے گا دوسری پاور ہینسی ہے جس کے ذمے پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو روکنا ہے۔ پاور ہینسی کی ذمہ داری ڈبل ہے۔ اب میں پاور ہینسی کے اب تک کے اقدامات کا تجزیہ کرتے ہوئے کہوں گی کہ پاور ہینسی نے یہاں آنے کے بعد پنک فورس کا سراغ لگایا لیکن پنک فورس قابو میں آجانے کے باوجود ہاتھ سے نکل گئی اور اب نجانے کس روپ میں اور کس انداز میں اور کہاں ہو گی۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ابھی تک کوئی اطلاع پاور ہینسی کے پاس ہے ہی نہیں۔ دوسری طرف پاور ہینسی نہ ہی ریگی گروپ کے بارے میں کچھ جانتی ہے اور نہ اس کے مخالف کراؤن گروپ کے بارے میں اس کے پاس کوئی معلومات ہیں۔ اس تمام تجزیے سے جو صورتحال سامنے آتی ہے اس میں میرے خیال کے مطابق ہمیں اس طرح پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پیچھے بھاگنے کی بجائے ریڈ لیب اور اس کے گرد محاصرہ کرنا چاہئے کیونکہ یہ دونوں یا تینوں پارٹیاں جہاں بھی ہوں گی بہر حال یہ ریڈ لیب میں لازماً پہنچیں گی اور اگر کسی طرح کراؤن سے رابطہ ہو جائے تو پھر پاور ہینسی کی طاقت بھی دوگنا ہو جائے گی۔ کاشی نے کہا تو ریکھا کے

چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
 "دیری گڈ کاشی۔ ریڈ لیب دیری گڈ۔ تم نے واقعی اتہائی غیر جانبدارانہ اور بے لاگ تجزیہ کیا ہے۔ کراؤن والی بات تو میرے ذہن سے ہی نکل گئی تھی۔ میں ابھی اس سے رابطہ کرتی ہوں۔ وہ اس ریڈ لیب میں کام بھی کر چکا ہے اس لئے اس کی مدد سے ہم ریڈ لیب میں یا اس کے باہر سب گروپوں کے خلاف بہترین مورچہ بندی کر سکتے ہیں۔"..... ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور ہنگواری کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"میں انکواری پلیز..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔
 "بلوفن کلب کے سیکرٹری رافیل کا نمبر دیں۔"..... ریکھانے کہا
 دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ ریکھانے شکر ہے ادا کر کے ریڈ لیب دیا اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"میں بلوفن کلب۔"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
 "سیکرٹری رافیل صاحب سے بات کراؤ۔ میں ریکھا بول رہی ہوں
 پف آف پاور ہینسی کا فرستان۔"..... ریکھانے بڑے نخت بھرے
 میں کہا۔

"اوہ۔ میں میڈم۔"..... دوسری طرف سے ایسے لہجے میں کہا گیا
 ہے اس کے پاس ریکھا کے بارے میں پہلے سے ہدایات پہنچ چکی ہوں۔
 "ہیلو رافیل بول رہا ہوں سیکرٹری بلوفن کلب۔"..... چند لمحوں
 ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”جیف آف پاور“ مینسی کافرستان دیکھا بول رہی ہوں۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ مسٹر کراؤن کے ساتھ رابطے کے لئے آپ کام کریں گے۔..... دیکھانے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

”یس ماوام۔ دو گھنٹے قبل مسٹر کراؤن کا فون آیا تھا۔ وہ آپ کے متعلق دریافت کر رہے تھے لیکن چونکہ آپ نے اب تک رابطہ نہ کیا تھا اس لئے ہم رابطہ نہ کر سکے۔ آپ کس نمبر سے بات کر رہی ہیں تاکہ میں مسٹر کراؤن کو تلاش کرنے کے بعد آپ کو بتا سکوں۔“ دوسری طرف سے رافیل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو دیکھانے اسے اپنا فون نہ بتادیا۔

”یس میڈم۔ میں تھوڑی دیر بعد آپ کو رنگ کرنا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ دیکھانے ایکہ طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اب اصل بات اس ریڈیو کے بارے میں تفصیلات جاننے کی ہے تاکہ پتہ چلے کہ فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ٹریپ کیا جائے۔“ دیکھانے کہا۔

”اگر کراؤن مل جاتا ہے تو وہ اس معاملہ میں آپ کا بہترین گائیڈ بن سکتا ہے۔“..... کاشی نے جواب دیا اور دیکھانے اذیت میں سر ملادیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور دیکھانے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یس..... دیکھانے کہا۔

”ماوام بلوفن کلب سے سیکرٹری رافیل صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔“..... دوسری طرف سے دیکھانے کی اسسٹنٹ کی آواز سنائی دی۔

”ہاں بات کراؤ۔“..... دیکھانے کہا۔

”ہیلو رافیل بول رہا ہوں بلوفن کلب سے۔“..... چند لمحوں بعد رافیل کی آواز سنائی دی۔

”یس۔ دیکھا بول رہی ہوں۔ کراؤن صاحب کا کچھ پتہ چلا۔ دیکھا نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

”یس میڈم۔ وہ فون پر موجود ہیں۔ آپ براہ راست ان سے بات کر لیں۔“..... دوسری طرف سے رافیل کی آواز سنائی دی۔

”ہیلو۔ کراؤن بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

”دیکھا بول رہی ہوں مسٹر کراؤن۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ بھی یہاں کام کر رہے ہیں۔“..... دیکھانے کہا۔

”ہاں ماوام دیکھا اور میں نے تو اپنا کام ختم بھی کر لیا ہے۔ اپنا کام ختم کرنے کے بعد میں نے رافیل کو فون کیا تھا کیونکہ اس کے بعد میرا خیال تھا کہ آپ سے رابطہ کر کے یہ معلوم کیا جائے کہ کیا آپ کو میری امداد کی ضرورت ہے یا نہیں۔“..... دوسری طرف سے کراؤن نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ نے کام ختم کر لیا ہے۔ مطلب ہے کہ ساڈان۔“ دیکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

"سوری مادام۔ یہ باتیں فون پر مناسب نہیں ہیں۔ آپ مجھے کوئی جگہ بتادیں تاکہ ہم ذاتی طور پر مل سکیں۔ پھر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے۔" کراؤن نے اسے درمیان میں ہی ٹوکنے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ آپ ایسا کریں ہوٹل سسٹم میں آجائیں۔ میں اور میری اسسٹنٹ مس کاشی دونوں ہال کی میز نمبر بارہ پر موجود ہوں گی۔ رابطہ کے لئے اصل نام۔" ریکھانے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ میں پہنچ رہا ہوں۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آؤ کاشی۔ اس کراؤن سے مل لیں۔ وہ تو کہہ رہا ہے کہ اس نے اپنا کام ختم کر لیا ہے۔ مطلب ہے کہ ساڈن کے رنگی گروپ کا اس نے خاتمہ کر دیا ہے۔" ریکھانے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس کی کارکردگی واقعی قابل تحسین ہے۔" کاشی نے بھی اٹھ کر سر ملاتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ ٹھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے سسٹم ہوٹل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سسٹم ہوٹل کالانہ کاجب سے شاندار ہوٹل تھا اس لئے ریکھانے اس ہوٹل کی ایک میز مستقل طور پر ریزرو کر لی تھی تاکہ جب بھی وہ وہاں جائیں تو انہیں کوئی پریشانی نہ ہو اور اس میز کا حوالہ اس نے کراؤن کو دیا تھا۔ سسٹم ہوٹل پہنچ کر وہ اطمینان سے بارہ نمبر میز پر جا کر بیٹھ گئیں جس پر ریزرو کا کارڈ رکھا ہوا تھا۔ میز پر ان کے پیشے ہی وہ

کارڈ اٹھالیا۔

"یس میڈم۔" ویٹرس نے خوش اخلاقی سے پوچھا۔

"ہمارے ایک مہمان آنے والے ہیں۔ اس کے بعد آرڈر دیں گے۔" ریکھانے جواب دیا اور ویٹرس سرطاتی ہوئی واپس مڑ گئی۔ پھر چند منٹ بعد ہوٹل کے مین گیٹ پر ایک لمبا ٹونگا اکیڑے میں نوجوان کھوا نظر آیا جو غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ پھر اس نے ایک ویٹرس کو بلا کر کچھ پوچھا تو ویٹرس نے ریکھا اور کاشی کی طرف اشارہ کر دیا اور وہ نوجوان تیز تر قدم اٹھاتا ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"تو یہ ہے اکیڑے کا کراؤن۔" ریکھانے کہا اور کاشی نے اشارت میں سر ملادیا۔

"میرا نام کراؤن ہے۔" کراؤن نے میز کے قریب پہنچ کر آہستہ سے کہا۔

"آئیے آئیے تشریف رکھیں۔ ہم آپ کی بی منتظر تھیں۔ میرا نام ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ مس کاشی ہے۔" ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا اور کراؤن سر ملاتا ہوا ان کے ساتھ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد ریکھانے ویٹرس کو بلا کر شراب لانے کا آرڈر دیا اور چند لمحوں بعد ہی ان کی میز پر ان کی مطلوبہ شراب کے پیگ سرورکھ دیئے گئے۔

"آپ کہہ رہے تھے کہ آپ نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ اتنی جلدی یہ سب کیسے ہو گیا۔" ریکھانے شراب کا گھومنا لیتے ہوئے

”مجھے بتایا گیا تھا کہ اس ہتھیار کو حاصل کرنے کے لئے پاکیشیا سے
نیم آ رہی ہے اور آپ نے اسے روکنا ہے۔“..... کراؤن نے بیٹھتے ہی
کہا۔

”ایک نہیں دو نہیں۔ ایک تو نئی ٹیم ہے جس کا نام پنک فورس
ہے۔ اس میں پانچ لڑکیاں ہیں۔ اس کی لیڈر کا نام صاٹھ ہے اور دوسری
پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ جس کا لیڈر یقیناً عمران ہوگا۔“..... ریکھانے
کہا تو کراؤن چونک پڑا۔

”آپ علی عمران کی بات کر رہی ہیں۔“..... کراؤن نے چونک کر
کہا۔

”ہاں۔ کیا آپ اسے جانتے ہیں۔“..... ریکھانے چونک کر پوچھا۔
”ذاتی طور پر تو نہیں جانتا۔ لیکن اس کے متعلق میں نے بہت کچھ
سن رکھا ہے۔ بہر حال اب آپ بتائیں کہ آپ نے ان دونوں کے
خلاف کیا کیا ہے۔“..... کراؤن نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو
ریکھانے اسے پنک فورس کی نگرانی سے لے کر جوشن کے آخری فون
آنے تک کی تفصیل بتادی۔

”یہ تو پنک فورس کی حد تک کام ہوا۔ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس
کے سلسلے میں کیا ہوا ہے۔“..... کراؤن نے پوچھا۔

”اس کے بارے میں کچھ بھی نہیں ہوا۔ نہ ہی ان کے بارے میں
کچھ معلومات مل سکی ہیں اور نہ ہی یہ بات حتمی طور پر معلوم ہے کہ وہ
واقعی یہاں آئے بھی ہیں یا نہیں۔ کیونکہ سرکاری طور پر جو معلومات ملی

کہا۔
”اسے اتفاق ہی سمجھیں ورنہ ریگی خاصی ہوشیار اور تیز الجھنت
تھی۔“..... کراؤن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے مختصر
طور پر ریگی کے ساتھ ٹکراؤ اور پھر اس کے خاتمے کی کہانی سنادی۔
”آپ نے واقعی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے مسٹر
کراؤن۔“..... ریکھانے تحسین آمیز لہجے میں کہا تو کراؤن نے اس کا
شکریہ ادا کیا۔

”اب آپ بتائیے کہ آپ کے دشمنوں کی کیا پوزیشن ہے۔ ویسے میرا
خیال ہے کہ اگر ہم یہاں کھلے عام ایسی باتیں کرنے کی بجائے کسی
محفوظ جگہ پر ڈسکس کریں تو زیادہ بہتر ہے۔“..... کراؤن نے کہا تو
ریکھانے اثبات میں سر ہلادیا۔

”آئیے۔ اب آپ سے تفصیلی تعارف ہو ہی گیا ہے تو میں آپ کو
لپٹے میڈ کو آرڈر لے چلتی ہوں۔ وہاں تفصیل سے بات بھی ہو جائے گی
اور ضروری منصوبہ بندی بھی۔“..... ریکھانے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔
کاشی نے بل کی اوائی گئی کی اور پھر وہ ہوٹل سے باہر آگئے۔ کراؤن علیحدہ
کار میں آیا تھا اس لئے ریکھانے اس کا فون کا نام اور کونسی کانسر بتادیا
جس میں اس کا ہیڈ کو آرڈر تھا اور پھر دونوں کاریں تیزی سے ہوٹل کے
کپاؤنڈ گیٹ سے باہر نکلیں اور سڑک پر آگے پیچھے دوڑتی ہوئی اس
کالونی کی طرف بڑھ گئیں۔ تھوڑی دیر بعد کراؤن، ریکھا اور کاشی کے
ساتھ ریکھا کے خاص کمرے میں موجود تھا۔

ہیں ان کے مطابق تو یہ مشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے بینک فورس کو دیا گیا ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس قدر اہم مشن کے سلسلے میں خاموش نہیں رہ سکتی۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ بینک فورس کی کارکردگی کی صرف نگرانی کر رہی ہو۔..... ریکھانے جواب دیا۔

"پھر آپ نے اب کیا سوچا ہے۔" کراؤن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"کاشی سے میری ابھی اس بارے میں تفصیلی ڈسکس ہوئی ہے۔" ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاشی سے ہونے والی گفتگو مختصر طور پر سنادی۔

"ویری گڈ..... مس کاشی کا تجزیہ سو فیصد درست ہے اور واقعی آپ کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔" جہاں تک میرا تعلق ہے۔ میرا وہ گروپ جو میں ساتھ لایا تھا وہ ختم ہو گیا ہے اور ایکریمیا سے دوسرا گروپ منگوانے میں کافی وقت لگ جائے گا اور چونکہ یہ ہتھیار میرے ملک کی ملکیت ہے اس لئے اس کی حفاظت بھی میرا فرض ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔..... کراؤن نے کہا۔ "آپ میرے گروپ سے کام لے سکتے ہیں سمز کراؤن۔" ریکھانے پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوه نہیں مس ریکھا۔ آپ کا گروپ کافرستانی افراد پر مشتمل ہو گا اس لئے ہماری ذہنی ہم آہنگی آپ کے لوگوں کے ساتھ نہیں ہو سکتی۔

میں نے اس سلسلے میں ایک اور پلان بنایا ہے۔ میں نے رافیل کی مدد سے رہی اور اس کے آدمیوں کا خاتمہ کیا ہے۔ وہ گروپ میرا کام کر سکتا ہے اس لئے میں اس گروپ کو ساتھ لے کر آپ کی مدد کروں گا۔ کراؤن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں اس ریڈیو کے بارے میں مکمل معلومات ہی حاصل نہیں ہیں۔..... ریکھانے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں۔ میں طویل عرصے تک ریڈیو کا سیکورٹی آفیسر رہا ہوں اس لئے مجھے اس کے ایک ایک چپے کا علم ہے لیکن چونکہ اب میں ملازمت میں نہیں ہوں اس لئے قانون کے مطابق میں اندر نہیں جاسکتا اور نہ ہی اندر کسی سے رابطہ کر سکتا ہوں اس لئے آپ اور میرا گروپ دونوں ریڈیو کی بیرونی ناکہ بندی کریں گے۔..... کراؤن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ تفصیل بتائیں۔ اس کے مطابق منصوبہ بندی کر لیتے ہیں۔..... ریکھانے کہا۔

"آپ مجھے ایک بڑا سا کاغذ مہیا کریں تاکہ میں ریڈیو کا بیرونی نقشہ اس پر بنا سکوں۔ اس کے بعد اس بارے میں بات کریں گے۔" کراؤن نے کہا تو ریکھانے انٹرکام پر اپنی سیکورٹی کو کالانہ جبر سے کا تفصیلی نقشہ اور بڑا سفید کاغذ لانے کا حکم دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں چیزیں پہنچ گئیں۔ کراؤن نے نقشہ میز پر پھیلایا اور سرخ پنسل

ہاتھ میں لے لی۔

"یہ دیکھئے۔ یہ وہ علاقہ ہے جسے ڈوشان جنگل کہا جاتا ہے۔ اس ڈوشان جنگل کے انتہائی شمال میں ایک چھوٹا سا گاؤں ہے اس گاؤں کا نام فیلڈ ہے یہاں مقامی لوگ رہتے ہیں۔ اس گاؤں کے درمیان ایک سرخ رنگ کا بڑا سا مکان ہے جس میں گاؤں کے سردار کا سمیر کی رہائش ہے۔ اس مکان کے احاطے میں سے ریڈیبل کا راستہ کھلتا ہے لیکن اس راستے کو صرف ہنگامی حالت میں کھولا جاتا ہے ورنہ ریڈیبل کا اصل راستہ فیلڈ گاؤں سے جنوب مشرق کی طرف ایک گھنے جنگل میں واقع ہے۔ وہاں بھی ایک گاؤں ہے لیکن یہ گاؤں سیکورٹی گاؤں کہلاتا ہے یہاں تمام عمارتیں سیکورٹی کے نقطہ نظر سے بنائی گئی ہیں اور ان عمارتوں میں ایکریمن سیکورٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ اس گاؤں کو جو سڑک جاتی ہے وہ ڈوشان جنگل سے متصل جنگل ڈاس سے جاتی ہے وہاں ایک سخت سیکورٹی چیک پوسٹ ہے اور اس سیکورٹی چیک پوسٹ سے لے کر سیکورٹی گاؤں تک سڑک کو دونوں اطراف سے اونچی اور اوپر جا کر آپس میں مل جانے والی خاردار تاروں سے بند کر دیا گیا ہے۔ یہ خاردار تاریں سیکورٹی گاؤں تک بھی جاتی ہیں۔ سیکورٹی گاؤں کے گرد اونچی فصیل نما چار دیواری ہے جس کے چاروں طرف باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے ہیں جہاں مسلح افراد بھی رہتے ہیں اور وہاں ایسے سائنسی آلات بھی نصب ہیں کہ ذات کو بھی دور دور تک معمولی سی نقل و حرکت کو چیک کیا جاسکتا ہے اور کوئی پہلی کا پرنیئر خصوصی

اجازت کے اس علاقے میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ورنہ اسے میزائلوں سے ہٹ کر دیا جاتا ہے۔" کراؤن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ لیکن یہ ہنگامی راستہ تو کھلا ہوا ہے۔ وہاں سے کوئی بھی ٹیم آسانی سے اندر داخل ہو سکتی ہے۔"..... ریکھانے کہا۔

"جی نہیں۔ یہ راستہ اندر سے کھلتا ہے۔ باہر سے ایسا کوئی سسٹم ہی نہیں ہے اور باہر سے چاہے اس پرائیمریم ہی کیوں نہ مارے جائیں اسے کسی صورت بھی نہیں کھولا جاسکتا۔ اس لئے اس کی طرف سے تو آپ قطعی بے فکر رہیں۔"..... کراؤن نے جواب دیا۔

"پھر اب یہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ریڈیبل میں کیسے داخل ہوں گی۔"..... ریکھانے کہا۔

"اول تو وہ کسی صورت داخل ہی نہیں ہو سکتیں اور اگر داخل بھی ہوں گی تو وہ اس فیلڈ گاؤں کی طرف سے کوشش کریں گی۔ سیکورٹی گاؤں تو ان کے لئے موت کا پھندہ بن جائے گا لیکن ہمیں دونوں اطراف میں نگرانی کرنی ہوگی۔ میں چونکہ سیکورٹی آفیسر رہا ہوں اس لئے میں چیف سیکورٹی آفیسر سے بات کر کے خود اپنے گروپ کے ساتھ سیکورٹی گاؤں کے باہر نگرانی کروں گا۔ آپ فیلڈ گاؤں کی طرف نگرانی کریں۔ کا سمیر سے میں بات کرتا ہوں وہ آپ کو مکمل تعاون مہیا کرے گا۔"..... کراؤن نے کہا۔

"کس طرح بات کریں گے۔"..... ریکھانے پوچھا۔

”فون پر۔ دونوں جگہ فون موجود ہیں۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی فون کروں تاکہ جو کچھ بھی ہے ابھی طے ہو جائے اور ہم رات کو اپنی اپنی جگہ ڈیوٹی پر پہنچ جائیں“..... کراؤن نے کہا اور دیکھانے اثبات میں سر ملاتے ہوئے فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کر دیا اور پھر فون سیٹ کراؤن کی طرف بڑھا دیا۔

رات کا اندھیرا خاصا گہرا ہو چکا تھا۔ فیلڈ گاؤں سے تقریباً چار کلومیٹر دور جنوب مشرق میں واقع ایک گھنے جنگل کے اندر گھاس پھوس سے بچنے ہوئے ایک کافی بڑے جمبو پڑے کے باہر ایک آدمی کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک عجیب سی نارنج تھی۔ لیکن یہ نارنج روشن نہ تھی البتہ اس کی کلائی میں بندھی ہوئی گھڑی کے ہندسے اور سونیاں اس گھپ اندھیرے میں بھی اس طرح چمک رہے تھے جیسے انہیں روشنی سے بنایا گیا ہو۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر سلسلے کے رخ دیکھنا شروع کر دیتا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک بار پھر گھڑی دیکھی اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی نارنج کو سیدھا کر کے اس نے اس کا بٹن دبایا تو نارنج کا شیشہ روشن ہو گیا لیکن یہ روشنی مدھم سی تھی جیسے شیشے کے اندر بند ہو۔ باہر روشنی کی کوئی کرن نہ ٹکل رہی تھی۔ اس نے نارنج کو ہوا میں مخصوص انداز میں دو تین بار ہرایا اور پھر نارنج کا بٹن بند کر

بار چمکا تو اس نے بھی دوسری بار نارچ کو ایک لمحے کے لیے روشن کر دیا۔ سجدہ لمحوں بعد دور سے چار افراد آتے دکھائی دیئے وہ اندھیرے میں سامنے سے نظر آ رہے تھے۔ اس آدمی نے نارچ کو ایک بار پھر روشن کیا اور پھر بٹھا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ چاروں افراد اس جھونپڑے کے سامنے پہنچ گئے۔ ان میں سے ایک عورت تھی۔ ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس تھے اور ان کے کاندھوں پر سیاہ رنگ کے بڑے بڑے تھیلے لٹے ہوئے تھے۔

"آر۔ آر۔ تحرثین"..... نارچ والے نے ان کے قریب آنے پر اونچی آواز میں کہا۔

"آر۔ آر۔ ون"..... اس عورت نے حکمائہ لہجے میں کہا۔

"لیس..... مادام"..... نارچ والے نے سر جھکا کر مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کال آئی تھی"..... اس عورت نے پوچھا۔

"لیس مادام"..... تحرثین نے جواب دیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لئے

اس جھونپڑے میں آگیا جہاں وہ ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر بلب اب بھی جل بجھ رہے تھے۔ نارچ والے نے ایک بین دبایا تو بلب مسلسل جلنے لگے۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آر۔ آر۔ تحرثین کالنگ۔ اور"..... نارچ والے

نے بار بار کال دینا شروع کر دی۔

"لیس..... آر۔ آر۔ نو انڈنگ۔ اور"..... چند لمحوں بعد

دیا۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد اس نے تین بار ایسا کیا اور پھر تیزی سے مڑ کر اس گھاس پھوس کے جھونپڑے میں گھس گیا۔ وہاں دروازے کے پاس ہی ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر دو چھوٹے چھوٹے رنگین بلب مسلسل جل بجھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یلکھت یہ دونوں بلب مسلسل جلنے لگے اور اس کے ساتھ ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ آر۔ آر۔ نو کالنگ۔ اور"..... بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے۔

"لیس..... آر۔ آر۔ تحرثین انڈنگ۔ اور"..... نارچ والے نے جھٹک کر تیز لہجے میں کہا۔

"کاشن وے دیا ہے تحرثین۔ اور"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"لیس پاس۔ اور"..... نارچ والے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جب وہ لوگ پہنچ جائیں تو پھر میری بات ان کے لیڈر سے

کرا دینا۔ اور اینڈ آل"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے

ساتھ ہی وہ دونوں چھوٹے بلب ایک بار پھر جلنے بجھنے شروع ہو گئے اور

نارچ والا تیزی سے باہر نکل کر دوبارہ اسی پہلے والی جگہ پر آکر کھڑا ہو گیا

وہ ایک بار پھر گھڑی دیکھنے میں مصروف ہو گیا تھا پھر تقریباً دس منٹ

بعد اچانک دور ایک جگنو سا چمکا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں

پکڑی ہوئی نارچ کو ایک لمحے کے لیے روشن کیا۔ سامنے جگنو دوسری

ہوئی ہے۔ اس بات سے پتہ چلا ہے کہ کراؤن اپنے گروپ کے ساتھ کسی اور رولسٹ پر موجود ہے جسے وہ سیکورٹی گاؤں کہہ رہا تھا۔ اور۔۔۔ اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکورٹی گاؤں۔ وہ کہاں ہے مرنی۔۔۔ عورت نے مڑ کر اس مارچ والے سے پوچھا۔

"مادام۔۔۔ سیکورٹی گاؤں شمال کی طرف ڈاس جنگل سے ملتا ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جہاں سب اکیڑی رہتے ہیں اور وہاں انتہائی سخت سیکورٹی ہے۔ اس گاؤں کو باقاعدہ قلعہ کی شکل دی ہوئی ہے۔ وہاں واپس ٹاور بھی بنے ہوئے ہیں کہا جاتا ہے کہ وہ اکیڑی میز کی جیل ہے۔ اکیڑی قیدیوں کو وہاں رکھا جاتا ہے۔" اس آدمی نے جواب دیا۔

"ہیلو راتھر۔ کیا تم اس ریکھا کی آواز مجھے سنوا سکتے ہو۔ اور۔۔۔ عورت نے کہا۔

"ییس مادام۔ میرے پاس اس کے اور کراؤن کے درمیان ہونے والی بات چیت کا ٹیپ موجود ہے۔ میں سنواتا ہوں۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ کراؤن سے بات کر رہی تھی۔ کراؤن کی آواز سن کر اندھیرے میں بھی اس مادام کے چہرے پر غصے کی روشنی سی پھیلی صاف دکھائی دی تھی۔ کچھ دیر بعد گنگو بند ہو گئی۔

"آپ نے ٹیپ سن لیا ہے مادام۔ اور۔۔۔ وہی آواز دوبارہ سنائی دی۔

ٹرانسمیٹر سے وہی بھاری آواز سنائی دی۔

"آر۔ آر۔ دن سے بات کریں۔ اور۔۔۔ مارچ والے نے کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"ہیلو۔ آر۔ آر۔ دن کا ٹنگ۔ اور۔۔۔ اس عورت نے آگے ہوتے ہی تیز اور حکمانہ لہجے میں کہا۔

"ییس۔۔۔ آر۔ آر۔ ٹو اسٹنٹنگ۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"راتھر۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور۔۔۔ اس بار عورت نے اسے اصل نام سے پکارتے ہوئے کہا۔

"مادام سبھاں فیلڈ گاؤں کے پاس ایک کافرستانی گروپ موجود ہے۔ وہ قریبی جنگل میں چھپا ہوا ہے۔ آٹھ افراد اور ایک عورت پر یہ گروپ مشتمل ہے۔ اس عورت کا نام مادام ریکھا ہے۔ فیلڈ گاؤں کا سردار کاسمیر اسے لمحہ لمحہ کی رپورٹ دے رہا ہے۔ ان رپورٹوں سے معلوم ہوا ہے کہ پاکیشیا کے دو گروپ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہاں پہنچنے کا ان کو خطرہ ہے اور یہ مادام ریکھا اور اس کا گروپ ان کے خاتے کے لئے یہاں موجود ہے۔ اور۔۔۔ راتھر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کراؤن کے بارے میں کوئی رپورٹ ملی ہے۔ اور۔۔۔ عورت نے پوچھا۔

"ییس مادام۔ ایک بار اس ریکھا کی کراؤن سے ٹرانسمیٹر پر بات

"مادام فریکوئیسی ایڈجسٹ ہو گئی ہے"..... مرنی نے کہا۔
 "آن کرو"..... عورت نے کہا اور مرنی نے ایک بٹن دبایا تو
 ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔
 "ہیلو ہیلو"۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اور "..... اس عورت کے حلق
 سے مختلف آواز نکلی۔

"میں کراؤن انڈنگ ہو۔ کیا بات ہے مادام۔ کیوں کال کی ہے۔
 اور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے کراؤن کی آواز سنا دی۔
 "جہاں تو دور دور تک کسی کی آمد کے کوئی آثار نہیں ہیں مسٹر
 کراؤن۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں آپ کے پاس ہی آجانا چاہئے۔ اور"۔
 عورت نے کہا۔

"مادام ریکھا۔ آپ کو کیا ہو گیا ہے جہاں آکر آپ کیا کریں گی۔
 جہاں میں سیکورٹی آفیسر سے مل کر پوری طرح چوکنے ہوں۔ آپ کا وہاں
 رہنا بے حد ضروری ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ آج رات نہ آئیں۔
 کل آئیں۔ اور"..... کراؤن نے اس بار قدرے جھٹکے ہوئے لہجے
 میں کہا۔

"تمہیں اس سیکورٹی آفیسر سے یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ تجربہ کب
 ہو رہا ہے۔ اور"..... عورت نے کہا۔

"تجربے میں ابھی چار روز باقی ہیں۔ ابھی اس کے انتظامات کئے جا
 رہے ہیں۔ اور"..... کراؤن نے جواب دیا۔

"لیکن کراؤن۔ کاسمیر کا تو کہہ ہی ہے کہ جہاں آج تک کوئی بھی

کس فریکوئیسی پر یہ بات چیت ہوئی ہے۔ اور"..... عورت
 نے پوچھا اور دوسری طرف سے ایک فریکوئیسی بتادی گئی۔

"او۔ کے۔ تم پوری طرح چوکنے رہو۔ اور اینڈ آل"..... اس
 عورت نے کہا اور اس نارچ والے نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن آف کر دیا۔
 "اب کراؤن کی فریکوئیسی ایڈجسٹ کرو مرنی"..... عورت نے
 کہا۔

"تو کیا آپ کراؤن سے بات کریں گی مادام"..... اس عورت کے
 ساتھ آنے والے ایک آدمی نے پہلی بار زبان کھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں رائسن..... میں اس کراؤن سے اس سیکورٹی گاؤں کے
 بارے میں مزید معلومات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ میرا خیال ہے کہ یہ
 سیکورٹی گاؤں صرف جیل نہیں ہو سکتی۔ لازماً وہاں سے بھی ریڈیو کو
 راستہ جاتا ہو گا۔ اس لئے کراؤن وہاں موجود ہے"..... عورت نے کہا۔
 "لیکن مادام۔ کراؤن تو آپ کو مردہ سمجھ چکا ہے۔ اب اگر آپ نے
 اس سے بات کی تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ آپ زندہ ہیں اور وہ ایک
 بار پھر آپ کے مقابلے پر آجائے گا"..... اس آدمی نے کہا۔

"میں ریگی بن کر اس سے بات نہیں کروں گی رائسن۔ میں تو اس
 مادام ریکھا کے لہجے میں بات کروں گی۔ اس عورت کا لہجہ ایسا ہے کہ
 میں آسانی سے اس کی نقل کر لوں گی"..... اس عورت نے کہا۔
 مرنی نے اس دوران نارچ روشن کر کے مطلوبہ فریکوئیسی ایڈجسٹ کر
 دی تھی۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی بات ہوتی اچانک ٹرانسمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی اور عورت کے ساتھ ساتھ وہاں موجود سب افراد بری طرح چونک پڑے۔

"یہ کس کی کال ہو سکتی ہے؟" عورت نے کہا۔
 "راشہ کی کال کر سکتا ہے اور کون کرے گا؟" مرنی نے کہا۔
 "ہاں اسی کی ہو سکتی ہے۔" مرنی نے کہا۔
 "مرنی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ برائنٹ کالنگ۔ اور۔۔۔۔۔ ایک مردانہ آواز سنائی دی اور عورت کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔
 "ہیں۔ ریگی انڈنگ یو۔ اور۔۔۔۔۔ عورت نے پہلی بار اپنا نام لیتے ہوئے کہا۔

"مادام۔ میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے۔ اب آپ آسانی سے اس وے کے ذریعے زیرو پوائنٹ تک پہنچ سکتی ہیں۔ آگے میں رہنمائی کروں گا۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ریگی اس کے ساتھ ہیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

"اوہ۔ وری گڈ برائنٹ۔ کیا اس کراؤن نے ریڈیو کے اندر تو کوئی خاص انتظامات نہیں کرائے؟ یہ چیک کر لیا ہے۔ اور۔۔۔۔۔ ریگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کراؤن نے جیف سیکورٹی آفسیئر ڈارسن سے بات کی تھی۔ لیکن اس نے اسے آپ کے متعلق یہی بتایا تھا کہ آپ کو آپ کے گروپ

نہیں آیا۔ پہلے بھی جو گروپ آئے وہ سیکورٹی گاؤں ہی آئے تھے۔
 اور۔۔۔۔۔ عورت نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ایسا ہو ہو۔ لیکن تم سیکورٹی گاؤں کی طرف سے بے فکر ہو سبھاں کا راستہ ہر طرف سے محفوظ ہے۔ سبھاں تو فوج بھی اندر داخل نہیں ہو سکتی سبھاں ہر طرف کمیونٹریٹڈ میڈل نصب ہیں۔
 البتہ اگر کوئی گروپ وہاں آئے تو تم مجھے فوراً کال کر کے اطلاع دے دینا۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا۔ اور۔۔۔۔۔ کراؤن نے کہا۔

"او۔ کے۔ اور اینڈ آل۔۔۔۔۔ عورت نے کہا اور مرنی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرا اندازہ درست نکلا کہ سیکورٹی گاؤں کی طرف سے بھی راستہ موجود ہے۔" عورت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
 "مادام۔ اگر وہاں راستہ ہے بھی یہی تو وہاں سے اندر جانا ناممکن ہے۔ میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ ہمیں اپنے منصوبے پر ہی عمل درآمد کرنا چاہیے۔" مرنی نے کہا۔

"لیکن اس ریکھا گروپ کا کیا کیا جائے۔ اس کے متعلق تو ہمیں علم ہی نہ تھا۔" عورت نے کہا۔

"مادام۔ ہم جس راستے سے جائیں گے وہ اس گروپ سے کافی دور جا کر ٹکے گا۔ اس لئے ہمارا ان سے ٹکراؤ ہی نہ ہو گا۔" مرنی نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس عورت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن

اپنی پشت پر لڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک لمبی سی نارنج نکالی اور اس کا بن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دھکن اٹھنے سے نیچے جاتا ہوا راستہ جو گھب اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا تیز روشنی سے منور ہو گیا۔

"آؤ....." رنگی نے کہا اور پھر وہ اور اس کے ساتھ آنے والے چاروں مرد اس رستے سے آگے بڑھتے چلے گئے۔ یہ قدرتی راستہ تھا اس میں انسانی کاریگری نظر نہ آرہی تھی۔

"مادام۔ اس میدان کی علاقے میں اس قسم کا راستہ اور وہ بھی قدرتی ہو مجاہد ہی ہے۔" مرنی نے مادام رنگی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ راستہ خود بخود نہیں بننا بلکہ کسی اسلحے کے دھماکے سے بنایا گیا ہے لیکن ہجراتے ترک کر دیا گیا۔ اس لئے یہ اس فوٹی پھوٹی حالت میں ہے۔" رنگی نے جواب دیا اور مرنی نے

اشارات میں سر ہلادیا۔ راستہ بے حد طویل تھا لیکن بالکل سیدھا جا رہا تھا اس میں ایک موڑ بھی نہ آیا تھا۔ کہیں کہیں سے ہلکی ہلکی روشنی بھی اندر آرہی تھی اور انہی سوراخوں سے تازہ ہوا بھی آرہی تھی اس لئے اس رستے میں کہیں بھی انہیں گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد راستے میں پہلی بار موڑ آیا اور پھر تھوڑا سا آگے بڑھنے کے بعد وہ راستہ بند ہو گیا۔ سامنے ایک چٹان تھا۔ رنگی نے وہاں پہنچنے ہی ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی کے دنڈ بن کر مخصوص انداز میں کھینچنا اور پھر سوئیوں کو گھما کر خاص ہندسوں پر پڑھت کر کے اس نے بن کو آہستہ سے تھوڑا سا پرپس کر دیا۔

سمیت ختم کر دیا گیا ہے۔ البتہ اس نے پاکیشیا کے دو گردپوں پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ذکر کیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ڈارسن کو بتایا ہے کہ ان کی سرکوبی کے لئے فیلڈ گاؤں کی طرف کافرستان کی پادریہجنسی موجود ہے اور سیکورٹی گاؤں کی طرف وہ خود موجود ہے۔ اس نے چیف سیکورٹی آفیسر سے کہا تھا کہ وہ کسی صورت بھی اندرونی طرف سے کوئی راستہ نہ کھولے اور چیف سیکورٹی آفیسر نے اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ وہ ایسا ہی کرے گا۔ اور۔۔۔ برائٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔۔۔ کے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ اسے اس غلط فہمی میں ہی رہنا چاہئے۔ اور اینڈ آل....." رنگی نے کہا اور مرنی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"چلو مرنی۔ اب یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہمیں جلد از جلد برائٹ تک پہنچنا ہے۔" رنگی نے مرنی سے کہا۔

"یہ مادام۔ آپسے میں آپ کو راستہ دکھا دیتا ہوں۔" مرنی نے کہا اس کے ساتھ ہی وہ انہیں ساتھ لئے ہوئے جھونپڑے کے اندرونی طرف بنے ہوئے ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ اس نے کمرے کے ایک کونے میں پڑے ہوئے گھاس پھوس کا ڈھیر بٹایا اور پھر زور سے تھک کر اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو کمرے کے دوسرے کونے میں زمین کا ایک ٹکڑا صندوق کے دھکن کی طرح اٹھتا چلا گیا۔

"نارنج جلاؤ مرنی۔" رنگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

دوسرے لمحے گھڑی کے ڈائل کے درمیان ایک نقطہ ساتری سے چلنے بجھنے لگا چند لمحوں بعد ہی وہ نقطہ مسلسل چلنے لگا اور پھر چند لمحے مسلسل چلنے کے بعد بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی سرر کی تیز آواز سنائی دی اور رستے کو بند کرنے والی پٹان تیزی سے ایک طرف ہٹتی چلی گئی۔ دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ اس کمرے میں ایک لمبے قد کا نوجوان کھڑا ہوا تھا۔ کمرے کی چھت پر ایک بلب جل رہا تھا۔

”آئیے! مادام۔ جلدی آجلیے۔ میں آپ کا شدت سے انتظار کر رہا تھا۔“..... پہلے سے موجود نوجوان نے کہا اور تیزی سے مڑ کر سائیڈ کی طرف موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ریگی اور اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ دروازے کی دوسری طرف ایک تنگ سی راہداری تھی لیکن یہ راہداری انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی۔ اس راہداری میں داخل ہوتے ہی پہلے سے موجود نوجوان نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کر دیا تھا اس لئے وہ سب خاموش رہے لیکن انتہائی محتاط انداز میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ یہ راہداری اوپر کی طرف انھیں جلی جا رہی تھی۔ کچھ دور جانے کے بعد اچانک اس راہداری کے سامنے بھی ایک ٹھوس دیوار سی آگئی لیکن اس نوجوان نے اس کی سائیڈ پر ایک جگہ ہاتھ رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا یا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹتی چلی گئی اور وہ نوجوان تیزی سے اسے کراس کر کے دوسری طرف چلا گیا۔ اس کے پیچھے ریگی اور اس کے ساتھی بھی جب

دوسری طرف پہنچ گئے تو اس نوجوان نے ایک بار پھر مڑ کر سائیڈ پر ایک مخصوص جگہ پر ہاتھ رکھا تو دیوار تیزی سے دوبارہ برابر ہو گئی۔ اب ہم محظوظ ہیں مادام۔ وہاں ایسا سسٹم موجود تھا کہ انسانی آواز فوراً اوپر چپک کر لی جاتی..... اس نوجوان نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اب اس مخصوص اسٹے والے سنور تک ہم کیسے پہنچیں گے برائٹ۔“..... ریگی نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں نے یہ نقشہ بنایا ہے مادام۔ اسے آپ دیکھ لیں اور اس سلسلے میں کوئی تفصیل لائحہ عمل تیار کر لیں۔“..... برائٹ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک کاغذ نکالا اور اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دیا۔ ریگی سمیت سب ساتھی اس پر جھک گئے۔

”یہ دیکھئے! مادام۔ یہ جگہ ہے جہاں ہم اس وقت موجود ہیں۔ یہ راستہ سیدھا اس سنور تک جاتا ہے جہاں یہ میزائل سنور کیا گیا ہے لیکن اس رستے کے ہر انچ میں انتہائی جدید سائنسی آلات نصب ہیں جو انسان تو انسان کسی کمبھی کو بھی آگے نہیں بڑھنے دے سکتے۔ بلکہ جیسے ہی کوئی چیز اس رستے میں داخل ہوتی ہے انتہائی طاقتور لیڈر شعاعیں اسے جو چھت فرش اور دونوں طرف کی دیواروں سے اچانک ٹکاتی ہیں دھواں بنا کر اڑا دیتی ہیں۔ اس رستے کے آخر میں یہ دروازہ ہے جسے صرف ریڈیبل کا انچارج ڈاکٹر فورڈ ہی کھول سکتا ہے۔ اب آپ خود ہی کوئی منصوبہ بندی کر لیں۔ ویسے یہ راستہ بھی اسی طرح دے ہوئے

ہیں۔ اس کے اندر جا کر میزائل کا سنور تلاش کرنا ہو گا البتہ یہ مجھے معلوم ہے کہ اس پر اس کا مخصوص کوڈ "آر بی ایم" جلی حروف میں لکھا ہوا ہو گا۔" برانت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس سنور کے اوپر کون سا علاقہ ہے۔ میرا مطلب ہے جنگل ہے یا گاؤں ہے یا اور کوئی چیز ہے۔" ریگی نے پوچھا۔

"اس کے اوپر سائنسی لیبارٹریاں ہیں پھر ان کے اوپر رہائشی عمارتیں ہیں اور ان کے اوپر اصل زمین ہے جس پر جنگل ہے لیکن نیچے سے اسے باقاعدہ اس طرح تعمیر کیا گیا ہے کہ اوپر تو جنگل ویسے ہی قائم ہے لیکن اوپر سے ہم مار کر بھی زمین کو پھچاڑا نہیں جاسکتا۔" برانت نے جواب دیا۔

"اس لحاظ سے تو واقعی تم نے کمال کر دکھایا ہے برانت کہ اگر ہم صرف اسی راستے کو کسی طرح عبور کر لیں تو ہم براہ راست اس سنور میں داخل ہو سکتے ہیں۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔۔ ریگی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن مادام۔ اس راستے کو عبور کرنے اور اس دروازے کو اس طرح کھولنا کہ اوپر اس کا کاشن نہ ہو۔ یہی تو اصل مسئلہ ہے۔" برانت نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے برانت۔ مجھے پہلے سے اندازہ تھا کہ ایکریمنیر نے کس قسم کے سیکورٹی انتظامات یہاں کر رکھے ہوں گے۔ اس لئے میں خصوصی طور پر ایسے آلات ساتھ لے آئی تھی جو ان

حصے پر ہاتھ رکھنے سے کھل سکتا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ برانت نے کہا۔
 "ڈاکٹر فورڈ کہاں ہے۔۔۔۔۔۔ ریگی نے پوچھا۔

"وہ تو دوسری طرف ہے جہاں سائنسی لیبارٹریاں ہیں۔ ان کا راستہ تو بالکل مختلف ہے اگر ہم ادھر جائیں تو پھر اس سنور تک کسی صورت بھی نہیں پہنچ سکتے۔ راستے میں ہی مارے جائیں گے۔ سب سے قریب ترین یہی راستہ ہے جسے میں نے جان پر کھیل کر کھولا ہے۔"۔۔۔۔۔۔ برانت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ سنور کتنا بڑا ہے اور اس دروازے کے علاوہ بھی تو اس کے دوسرے دروازے ہوں گے جہاں سے یہ میزائل باہر نکلے جاتے ہوں گے۔" ریگی نے ہونٹ جھپاتے ہوئے کہا۔

"دروازہ یہی ایک ہے۔ اسے یہاں سپر شیل دے کہا جاتا ہے۔ اس راستے سے وہ ائیر میزائل آنے والے ہتھیار سنور تک پہنچاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سائنسی لیبارٹریوں کی طرف سے میزائل اور دوسرے ہتھیار باہر نکلنے کے لئے باقاعدہ سائنسی مشینیں نصب ہیں۔ انسان کسی طرح بھی اندر نہیں جاسکتا۔" برانت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "اس کا مطلب ہے کہ یہ صرف میزائل کا سنور نہیں ہے اس میں دوسرا اسلحہ بھی سنور ہے۔" ریگی نے کہا۔

"مادام۔ یہ بہت بڑا ایریا ہے جسے سنور کہا جاتا ہے۔ اس کے اندر علیحدہ علیحدہ کمرے بنے ہوئے ہیں جہاں مختلف قسم کا اسلحہ بھی سنور کیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی سائنسی کیمرے بھی ہیں سنور کئے جاتے

میں سے تو یہی سامان نکلا تھا جبکہ ریگی کے بیگ میں ایک چھوٹا سا نوکدار پستول بھی موجود تھا جس کی نال کا سراغے جا کر پنسل کی طرح باریک ہو جاتا تھا۔

”لباس پہن لو۔ جلدی کرو۔ یہ بیگز ہم یہیں چھوڑ جائیں گے۔ دایمی برلباس اتار کر دوبارہ ان بیگز میں رکھ لیں گے“..... ریگی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ میں سے نکالا ہوا لباس اپنے جسم پر موجود دست لباس کے اوپر پہننا شروع کر دیا۔ اس لباس میں جوتے تک شامل تھے اور سرے گردن تک شیشے کا ایک بڑا سا گولہ تھا جس کے اندر گنگو کے لئے باقاعدہ ٹرانسمیٹر نصب تھا اور اس گولے کے اوپر دو چھوٹی چھوٹی سلاخیں ایک دوسرے سے مخالف سمتوں میں مڑی ہوئی تھیں جن کے سرے گول اور انتہائی چمکدار تھے۔ یہ فضا میں سے خالص آکسیجن کشید کر کے انہیں پہنجانے کا سسٹم تھا۔ فضا جس قدر بھی زہر آلود ہو۔ یہ سسٹم اس میں سے خالص آکسیجن کشید کر لیتا تھا۔ ریگی کے چاروں ساتھیوں نے لباس پہن لئے اور پھر ان سب نے انہیں باقاعدہ چیک کیا۔ اس کے بعد انہوں نے چھٹے چھٹے پستول ہاتھوں میں پکڑ لئے جبکہ ریگی کے ایک ہاتھ میں وہ چھٹا سا پستول تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں نوکدار پستول تھا۔

”اچھی طرح چیک کر لو۔ کوئی رخنہ نہ رہ جائے ورنہ سب مارے جائیں گے“..... ریگی نے کہا تو اس کی آواز اس کے ساتھیوں کے کانوں میں پہنچ گئی۔

انتظامات کو ناکارہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے تم اب فکر مند مت ہو۔ یہ ہمارا کام ہے۔ ہم کر لیں گے۔ ریگی نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

”اچھی طرح سوچ لیجئے مادام۔ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب آگے آپ کا اپنا کام ہے“..... برانٹ نے کہا۔

”تم اب واپس کس طرف سے جاؤ گے“..... ریگی نے کہا۔

”اسی ہال کمرے سے ایک لفٹ اوپر کو جاتی ہے۔ میں اس لفٹ کے ذریعے اوپر جاؤں گا“..... برانٹ نے جواب دیا۔

”تمہارے یہاں سے جانے کے کتنی دیر بعد ہم ایکشن لیں تاکہ تم محفوظ جگہ پر پہنچ جاؤ“..... ریگی نے کہا۔

”دس منٹ بعد مادام“..... برانٹ نے جواب دیا۔

”اوکے۔ تم اب جاؤ اور فکر مت کرو۔ ہم خاموشی سے یہاں سے میرا اعل حاصل کر کے اسی رستے سے واپس چلے بھی جائیں گے اور کسی کو اس کی کانوں کان خبر تک نہ ہوگی“..... ریگی نے کہا۔

”یس مادام۔ گڈ بائی“..... برانٹ نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ ریگی نے اس کے جانے کے بعد گھڑی دیکھی اور پھر اپنی پشت پر لدا ہوا بیگ اتار کر نیچے رکھ دیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے بیگ میں سے ایک ایک سیاہ رنگ کا لباس نکال لیا۔ یہ لباس اس انداز کے تھے جیسے خلائی جہازوں کے مسافر پہنتے ہیں۔ ان لباسوں کے ساتھ ساتھ انہوں نے بیگ میں سے ایک ایک چھٹا سا پستول بھی نکال کر باہر رکھ لیا۔ باقی افراد کے بیگز

”چیک کر لیا ہے مادام“..... سب کی آوازیں باری باری رنگی کو سنائی دیں۔

”میرے دونوں ہاتھ مصروف ہیں سرفی۔ تم آگے بڑھ کر دیوار پر بنے ہوئے دبے ہوئے حصے پر ہاتھ رکھ کر اسے دباؤ تاکہ راستہ کھل جائے اور جب تک میں ایس ایس کو آنے نہ کر لوں کوئی اندر داخل نہیں ہو گا بلکہ بیٹلے میں اندر جاؤں گی پھر تم لوگوں نے جانا ہے۔“ رنگی نے کہا۔

”یس مادام“..... سرفی کی آواز سنائی دی اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے جلدی سے ایک سائیڈ کی دیوار کے ایک کونے میں قدرے دبی ہوئی جگہ پر اپنا دستانے والا ہاتھ رکھا اور اسے زور سے دبا دیا۔ دوسرے لمحے سر رکھ کر آواز سنائی دی اور پھر دیوار اور درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی۔ اب دوسری طرف ایک راہداری نظر آ رہی تھی جو بظاہر بالکل سادہ تھی عام سی راہداری لیکن رنگی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوکدار پستول کا رخ اس راہداری کی طرف کیا اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس پستول کی نال کی نوک سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار سی نکلی اور اس راہداری میں پھیلی چلی گئی رنگی نے مسلسل ٹریگر دبائے رکھا اور سرخ رنگ کا دھواں تیزی سے آگے ہی آگے پھیلتا چلا گیا۔ جب یہ دھواں آدمی سے زیادہ راہداری میں پھیل گیا تو رنگی نے ٹریگر آف کیا اور پھر آہستہ سے قدم آگے بڑھا دیتے۔ راہداری میں پھیلا ہوا دھواں راہداری کے آگے کی طرف تھا

ادھر وہ نہ آیا جدھر رنگی اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ شاید کسی خاص دباؤ کی وجہ سے ایسا ہو رہا تھا۔ بہر حال وہ آگے ہی آگے بڑھتا ہوا پوری راہداری میں پھیلتا چلا جا رہا تھا۔ رنگی اور اس کے ساتھی اس دھوئیں میں داخل ہوئے اور آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ راہداری کی دیوار میں چھت اور فرش بیٹلے کی طرف ساکت تھے۔ کوئی شعاع یا کوئی روشنی یا کوئی سانس عہر حرکت میں نہ آیا تھا۔ آگے بڑھتے بڑھتے آخر کار وہ اس راہداری کو طے کر کے اس دروازے تک پہنچ گئے جس کا ذکر برائنٹ نے کیا تھا۔ یہ فولادی دروازہ تھا۔ اس بار رنگی نے دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے اس چھتے پستول کی نال اس دروازے سے نصف انچ کے فاصلے پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ پستول سے زرد رنگ کی شعاع سی نکلی اور دروازے سے نکل آئی۔ دروازے کا وہ حصہ جہاں شعاع نکل آتی تھی اس طرح غائب ہو گیا جیسے وہ کاغذ کا بنا ہوا ہو اور وہ جگہ آگ لگنے سے جل کر راکھ ہو گئی ہو۔ گو اس شعاع کی وجہ سے ایک باریک سا سوراخ بنا تھا لیکن پھر یہ سوراخ تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا دروازہ غائب ہو چکا تھا۔ اب دوسری طرف ایک اور راہداری تھی جس کی سائیڈوں میں اس طرح کے فولادی دروازوں کی قطاریں دونوں طرف دور دور تک جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں رنگی نے نوکدار پستول کو سیدھا کیا اور اس کا ٹریگر دبا دیا۔ پستول سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار نکلی اور آگے موجود راہداری میں پھیلی چلی گئی۔ جب وہ بیٹلے کی طرح اس راہداری میں پھیل گئی تو رنگی

بڑے بڑے میزائل خاص قسم کے چمکدار کاغذوں میں لپیٹے ہوئے پڑے تھے۔ مرنی نے ایک میزائل اٹھایا اور اسے باہر نکال کر اس نے کاغذ ہٹائے۔ یہ میزائل دو رنگ کا تھا۔ آدھا حصہ سرخ تھا جبکہ باقی آدھا حصہ گہرا نیلا تھا۔ مرنی نے اسے زمین پر رکھا اور پھر مخصوص انداز میں ہاتھوں کو حرکت دے کر اسے کھولنا شروع کر دیا۔ وہ بڑے ماہرانہ انداز میں یہ کام کر رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی اس نے نیلا حصہ سرخ حصے سے علیحدہ کر لیا پھر اس نے اس سرخ حصے کو دوبارہ اس چمکدار کاغذ میں لپیٹا اور اسے اٹھا کر واپس پٹی کے اندر اسی جگہ رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے دوسرا میزائل اٹھایا اور اس پر بھی پہلے والی کارروائی کر دی۔ پھر دوسری پٹی کھولی گئی اور اس میں موجود دو میزائلوں کے بھی نیلے حصے علیحدہ کر لئے گئے۔ اس کے بعد ریگی کے علاوہ ان چاروں نے ایک ایک حصہ اٹھایا اور ریگی کے ساتھ تیزی سے واپس راہداری کی طرف مڑ گئے۔ راہداری میں وہی سرخ رنگ کا دھواں موجود تھا۔ وہ تیزی سے اس راہداری سے گزر کر پہلے والی راہداری میں آئے اور پھر اس میں سے گزرتے ہوئے تھوڑی دیر بعد وہ صحیح سلامت واپس اس جگہ پہنچ گئے جہاں ان کے بیگ پڑے ہوئے تھے۔ اب سرخ دھواں جہاں بھی پھیل چکا تھا۔ ان سب نے ہاتھوں میں موجود میزائل کے نیلے حصوں کو ان بیگوں میں بند کیا اور پھر بیگ اٹھائے وہ تیزی سے واپس مڑ گئے لباس انہوں نے پہلے کی طرح پہنے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ مسلسل خاموش بھی تھے لیکن اپنی اس کامیابی پر ان کے چہرے چمک

نے قدم آگے بڑھا دیا اور پھر وہ سب پہلے کی طرح آگے بڑھتے چلے گئے لیکن اب وہ دروازوں پر لکھے ہوئے سرخ رنگ کے مونے حرف پڑتے چلے جا رہے تھے اور پھر نقشہ بنادھی راہداری انہوں نے کر اس کی تھی کہ ایک دروازے کے سامنے وہ رک گئے۔ اس دروازے پر "آر بی ایم" کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ ریگی نے چپٹے پستول کا رخ اس فولادی دروازے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ وہی زرد رنگ کی شعاع پستول سے نکل کر دروازے سے نکلرائی اور چند لمحوں بعد وہی عمل دوبارہ شروع ہو گیا جو پہلے بڑے دروازے پر ہوا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ فولادی دروازہ بھی غائب ہو گیا۔ ریگی نے نوکدار پستول کا رخ اندر ہال مناکرے کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار اندر اس ہال مناکرے میں پھیلی چلی گئی۔ جب وہ پورے کمرے میں پھیل گئی تو ریگی نے اندر قدم رکھ دیئے۔ اس کے پیچھے اس کے چاروں ساتھی بھی اندر آ گئے۔ اندر دواروں کے ساتھ بڑی بڑی پیشیاں رکھی ہوئی تھیں جو کسی چمکدار دھات کی بنی ہوئی تھیں لیکن ان کے اوپر والے حصے میں باقاعدہ کنڈے لگے ہوئے تھے جن کے ساتھ فولادی زنجیریں تھیں۔ ریگی نے چپٹے پستول سے ان زنجیروں پر زرد شعاعیں ڈالیں اور یہ فولادی زنجیریں غائب ہو گئیں تو اس نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر سر کو جھکا دے کر مخصوص اشارہ کیا اور مرنی تیزی سے آگے بڑھا۔ اس نے اپنا پستول اپنے ساتھی کو دیا اور پھر کنڈے ہٹا کر اس نے ایک بڑی پٹی کا ڈھکنا کھول دیا۔ پٹی کے اندر وہ

اٹھے تھے۔ درمیانی دیوار کو کھول کر وہ جب اس راہداری میں پہنچے جو گھاس پھوس والے جمونے تک پہنچتی تھی تو ان سب نے تیزی سے کون لباس اتارنے شروع کر دیے کیونکہ ان لباس کی وجہ سے وہ تیز نہ چل سکتے تھے۔

”حرا و کمری فار ساڈان“..... ریگی نے لباس اتارتے ہی انتہائی

مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نعرے میں سارے ساتھی شامل ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد لباس اور وہ سب ہتھیار بیگوں میں ڈالنے کے بعد انہوں نے بیگ واپس پشت سے لٹائے اور پھر ان کا واپسی کا سفر شروع ہو گیا۔ واپسی کا یہ سفر وہ انتہائی تیز رفتاری سے طے کر رہے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اب وہ کسی حد تک محفوظ ہو چکے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہو سکی اور وہ ایک کی بجائے چار میزائل لے آئے ہیں۔ ایک لحاظ سے انہوں نے ناممکن کو ممکن بنادیا تھا۔ ایکریا کے تمام جدید ترین سائنسی انتظامات بھی دھرے کے دھرے رہ گئے تھے اور نہ صرف سائنسی آلات بلکہ ان کی حفاظت کے لئے اس نے انسانوں کی جو فوج ظفر موج بھری کر رکھی تھی انہیں بھی پتہ نہ چل سکا تھا۔ ریگی جانتی تھی کہ یہ سرخ دھواں ایک گھنٹے بعد خود بخود غائب ہو جائے گا۔ اس کے بعد جب بھی وہ میزائل نکلنے کے لئے سنور کھولیں گے تب انہیں اس چوری کا علم ہو گا لیکن پھر وہ سر پٹکتے رہ جائیں گے مگر انہیں معلوم نہ ہو سکے گا کہ یہ سب کچھ کیسے اور کس نے کیا ہے جبکہ اس دوران یہ ٹیکنالوجی ساڈان کی خفیہ لیبارٹریوں میں پہنچ

سیاہ رنگ کی بڑی سی جیب آہستہ آہستہ گھنے جنگل کے اندر چلتی وئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیب کے اندر بھی گہری تاریکی تھی اور اس کی ہیڈ لائٹس اور بیرونی دوسری تمام لائٹیں بھی بند تھیں۔ اس جیب میں پنک فورس سوار تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر راحت تھی جبکہ ہائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ عقبی سیٹوں پر مارہ۔ فائزہ اور مہر تینوں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان پانچوں کے جسموں پر سیاہ رنگ کا ہمت لباس تھا اور کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں۔ ہوائے صالحہ کے باقی چاروں لڑکیوں کی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لٹکے ہوئے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی راحت کو صالحہ باقاعدہ راستہ بتا رہی تھی۔ پھر اچانک صالحہ کے ساتھ سیٹ پر بڑی ہوئی ایک مشین سے ٹوٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور وہ سب بے اختیار چونک پڑیں۔

گاؤں پہنچ رہے ہیں۔ لیکن یہ کراؤن کیوں دوسری جگہ پر ہے۔" صالحہ نے کہا۔

"لیکن ہمیں بہر حال جانا تو وہیں ہی پڑے گا۔ اس کال سے الٹیہ یہ فائدہ ہو گیا ہے کہ ہمیں پیشگی اس بات کا علم ہو گیا ہے ورنہ ہم لا علمی میں تھینا مارے جاتے۔" راحت نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ایک بار پھر مشین میں سے نوں نوں کی آوازیں نکلنے لگیں اور صالحہ سمیت وہ سب بے اختیار چونک پڑیں۔ مشین ابھی تک صالحہ کی گود میں تھی۔ صالحہ نے فوراً ہی اس کا ایک ہٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ برائنٹ کالنگ۔ اور۔" ہٹن دبتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ ریگی انٹرننگ یو۔ اور۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی یہ بوجہ غیر ملکی تھا اور ریگی کا نام سننے ہی صالحہ چونک پڑی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ ساڈان کاریگر دپ ہے جس کا حوالہ دیکھانے کراؤن سے بات کرتے وقت اشارتاً کہا تھا کہ کہیں وہ زندہ نہ ہو لیکن کراؤن نے سختی سے اس بات سے انکار کر دیا تھا کہ اس نے ریگی کو اپنی آنکھوں سے انہیں مرتے دیکھا ہے۔

"مادام۔ میں نے سپیشل وے کھول دیا ہے۔ اب آپ آسانی سے اس وے کے ذریعے زیر پوائنٹ تک پہنچ سکتی ہیں۔ آگے میں رہنمائی کروں گا۔ اور۔" برائنٹ نے کہا اور صالحہ اس کی بات سن کر

"جیپ روک دو راحت۔" صالحہ نے تیز لہجے میں کہا اور راحت نے فوری طور پر بریک لگا دیے۔ جیپ کی رفتار چلتے ہی نہ ہونے کے برابر تھی اس لئے وہ فوری طور پر رک گئی۔ صالحہ نے مشین اٹھا کر اس کا ایک ہٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مادام دیکھا کالنگ۔ اور۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی اور یہ آواز سننے ہی صالحہ سمیت سب چونک پڑیں۔

"یس۔ کراؤن انٹرننگ یو۔ اور۔" مشین سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ پھر ان دونوں کے درمیان گفتگو شروع ہو گئی۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو صالحہ نے بجلی کی سی تیزی سے مشین کا ایک ہٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے مشین کے ایک کونے میں جھوٹی سکرین روشن ہو گئی اور اس پر ایک نقشہ اُبھر آیا جس پر ایک بڑا سرخ رنگ کا نقطہ اور اس سے ہٹ کر ایک جگہ زرد رنگ کا نقطہ جھٹکھے لگا۔

"ہونہہ۔ تو یہ مادام دیکھا اپنے گروپ کے ساتھ فیلڈ گاؤں میں جھٹکے سے موجود ہے اور یہ کراؤن وہاں سے کافی دور موجود ہے۔" صالحہ نے غور سے ان نقطوں اور روشن نقشے کو دیکھتے ہوئے کہا اور پھر ہنس آف کر دیا اس کے ساتھ ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"یہ تو مسئلہ بن گیا۔ وہاں تو جاتے ہی ہم پر حملہ ہو جائے گا۔" بچے نے بھی ہوئی مارہ نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ پاور ہینجی کو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ہم فیض

چونک پڑی۔ سیشل وے کا حوالہ اس کے لئے حیرت انگیز تھا۔

"اوہ۔ ویری گڈ برائنٹ۔ کیا اس کراؤن نے ریڈ لیب کے اندر تو خصوصی انتظامات نہیں کرا دیئے۔ یہ چیک کر لیا ہے۔ اور۔" ریگی کی آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان بات بیتت ہوتی رہی۔ جب گفتگو ختم ہو گئی تو صالحہ نے پہلے کی طرح ایک بن دیا تو وہی سکرین دوبارہ روشن ہو گئی اور اس پر ایک بار پھر نقشہ روشن ہو گیا۔ اس بار ایک سرخ رنگ کا نقطہ اور ایک نیلے رنگ کا نقطہ مختلف جگہوں پر جل رہا تھا۔ صالحہ غور سے اس نقشے اور ان نقطوں کو دیکھتی رہی۔ پھر اس نے بن آف کر دیا۔

"حیرت انگیز۔ یہ ریگی یہاں سے تھوڑی ہی دور موجود ہے جبکہ وہ برائنٹ اس ریڈ لیب سے بول رہا ہے۔ نیلے رنگ کا مطلب ہے کہ یہ کال انڈر گراؤنڈ ٹرانسمیٹر سے کی جا رہی ہے۔" صالحہ نے کہا۔

"اوہ صالحہ۔ ہمیں وہاں فیلڈ گاؤں جانے کی بجائے اس ریگی کے پاس پہنچ جانا چاہیے۔ اس نے یقیناً ریڈ لیب میں جانے کا کوئی سیشل وے تلاش کر لیا ہے۔"..... راحت نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں انتظار کرنا ہوگا۔ ساڈان حکومت نے یقیناً اس ریگی گروپ کو کسی خاص وجہ سے ہی منتخب کیا ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر اس ریگی گروپ نے کوئی خصوصی راستہ ریڈ لیب میں جانے کا تلاش کر لیا ہے تو پھر یہاں سے میزائل بھی نکال لائیں گے اور جب یہ میزائل لے کر واپس آئیں تو ہم ان پر جھٹ پڑیں۔" اس

طرح ہمیں ریڈ لیب جانے اور وہاں کے خطرات سے منٹنا ہی نہ پڑے گا۔"..... صالحہ نے کہا اور سب نے اس کی بات کی تائید کر دی۔

"چلو جیپ چلاؤ۔ میں نے راستہ چیک کر لیا ہے۔ میں تمہاری رہنمائی کروں گی۔ ہم اس ریگی گروپ کو کور کرتے ہیں۔"..... صالحہ نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور راحت نے جیپ آگے بڑھا دی۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد صالحہ نے جیپ روکنے کے لئے کہا اور راحت نے جیپ روک دی۔

"یہاں قریب ہی وہ جگہ ہوگی جہاں سے ریگی نے کال کی ہے۔ مارہ تم کسی درخت پر چڑھ کر نائٹ فیلڈ سکوپ سے ارد گرد کے ماحول کا جائزہ لو۔"..... صالحہ نے کہا اور عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی مارہ نے ایک تھیلے میں سے نائٹ فیلڈ سکوپ نکالی اور جیپ سے اتر کر قریب ہی ایک درخت کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے دور بین لگے سے لٹکائی اور پھر بخور کی سی بھرتی سے درخت پر چڑھتی ہوئی ان کی نظروں سے غائب ہو گئی۔ لیکن پھر چند منٹ بعد وہ واپس نیچے اتری اور دوڑ کر جیپ کی طرف آئے گی۔

"یہاں سے تقریباً پانچ سو گز مشرق کی طرف گھنے درختوں کے اندر ایک بڑا سا جھونپڑا بنا ہوا ہے۔ وہاں ایک آدمی بھی موجود ہے۔ وہ غیر ملکی لگتا ہے۔ مارہ نے کہا۔

"چلو بیٹھو۔ ہم نے اس جھونپڑے کی عقبی طرف جانا ہے تاکہ وہ بھی جیپ کی آواز نہ سن سکے۔ تم راحت کی رہنمائی کرو۔"..... صالحہ

نے سائیڈ سیٹ سے نیچے اترتے ہوئے مائرہ سے کہا اور مائرہ سر ہلاتی ہوئی سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ صالحہ اس کی جگہ عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔ مائرہ کی رہنمائی میں راحت نے ایک بار پھر جیپ چلانا شروع کر دی اور تھوڑی دیر بعد واقعی وہ گھاس پھوس کے بنے ہوئے ایک بڑے سے جھونپڑے کے عقب میں پہنچ چکی تھیں۔

"اب ہم خنبہ گھاس میں کراٹنگ کرتے ہوئے دونوں اطراف سے جھونپڑے کے سامنے جانا ہے جہاں وہ آدمی موجود ہے لیکن جب تک میں اشارہ نہ کروں اس آدمی پر حملہ نہیں کیا جائے گا۔" صالحہ نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو گروپوں میں تقسیم ہو کر گھاس پھوس کے اس جھونپڑے کی دونوں سائیڈوں سے ہوتے ہوئے آگے کی طرف بڑھنے لگیں۔ ایک گروپ میں صالحہ کے ساتھ مائرہ اور تصور تھیں جبکہ دوسرے گروپ کی انچارج راحت تھی اور اس کے ساتھ صرف فائزہ تھی۔ فرنٹ پر برآمدہ تھا اور ایک آدمی برآمدے کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں گروپ برآمدے کے اونچے فرش کے نیچے رہ گئے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ اچانک اندر سے بجلی سی گونگراہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔

"اوہ..... شاید مادام واپس آگئی ہیں۔" اس آدمی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کر وہ اندر دھکی کرے میں غائب ہو گیا۔ اس کے اندر جاتے ہی دونوں گروپ تیزی سے سائیڈوں

طرف بڑھے۔

"کیا ہوا مادام....." ایک آدمی کی ہلکی سی آواز دروازے سے سنائی دی۔

"و کزری۔ ہم کامیاب لوٹے ہیں۔ ہم ایک کی بجائے چار میزائل لے آئے ہیں۔" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ بچہ مسرت سے بھرپور تھا اور اس کی یہ بات سن کر صالحہ اور اس کی ساتھی لڑکیاں سب حیرت سے بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ مادام ریگی نے اگر درست کہا تھا تو واقعی یہ انتہائی حیرت انگیز بات تھی۔

"و کزری..... فار ساڈان مادام....." وہی پہلے والی آواز سنائی دی بچہ مسرت سے بھرپور تھا اور اس کے ساتھ ہی کئی مردانہ آوازیں ابھریں۔

"اب بتاؤ راتھر۔ کوئی یہاں آیا تو نہیں۔" عورت کی آواز سنائی دی۔

"نہیں مادام سبہاں کس نے آنا تھا۔" اس آدمی کی آواز سنائی دی۔

"چلو۔ اب ہمیں فوری روانہ ہونا ہے۔" عورت نے کہا اور اس کی آواز اس بار کافی نزدیک سنائی دی تھی۔ صالحہ نے بجلی کی سی پڑی سے اپنی پشت پر لڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک گیند سی ٹکالی اور دوسرے لمحے اس نے یہ گیند ہاتھ بڑھا کر دروازے سے اندر کرے میں ڈال دی۔ ہلکی سی سر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی

صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”جلو انہیں اٹھاؤ اور عقبی طرف لے چلو سہاں ہم خطرے میں ہیں ہمیں کھلی جگہ پر جانا چاہیے۔“..... صالحہ نے تیز لہجے میں کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ان کے تھیلے اتار لینے چاہئیں اور ان مردوں کو گولی سے اڑا دینا چاہیے۔ اب کہاں انہیں لادتے پھریں گے۔ پھر گیس کے اثرات بھی جلد ہی ختم ہو جائیں گے اور یہ تربیت یافتہ اکبٹ ہیں۔ ہوش میں آتے ہی ہمارے لئے خطرہ بن سکتے ہیں۔“ راحت نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پھر سائینسر لگے ہسپتال استعمال کرو اور صرف اس عورت کو باہر لے آؤ۔ اس سے میں نے پوری طرح تسلی کرنی ہے کہ کیا واقعی یہ ہمارے مطلوبہ میزائل بھی ہیں یا نہیں۔“..... صالحہ نے کہا اور تھیلے اٹھا کر وہ تیزی سے باہر آ رہے تھے۔ میں آگئی۔ چند لمحوں بعد فائر اور مائرہ اس عورت کو اٹھائے باہر آ گئیں اور پھر وہ اسے لے کر عقبی طرف پہنچ گئیں توڑی دیر بعد راحت اور دوسری ساتھی لڑکیاں بھی وہاں پہنچ گئیں۔

”کیا ہوا ان مردوں کا؟“..... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

”وہی جو مردوں کا ہوتا ہے۔“..... راحت نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی سب لڑکیاں بے اختیار ہنس پڑیں۔

”راحت۔ اب اس مادام رنگی کو پہلے باندھنا ہو گا پھر ہوش میں لائیں اور ہاں۔ باقی بیگ بھی چیک کر لو۔“..... صالحہ نے کہا۔

چند ہلکی سی انسانی آوازیں سنائی دیں اور پھر ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کچھ انسان فرش پر گر رہے ہوں۔ اب اس کمرے سے سیاہ رنگ کا دھواں باہر نکلتا نظر آ رہا تھا۔ صالحہ اپنی ساتھیوں سمیت پیچھے ہٹ گئی۔ دوسری طرف کھڑی راحت اور فائرہ بھی پیچھے ہٹ گئیں۔ اب کمرے میں خاموشی طاری تھی۔ صالحہ خاموش کھڑی رہی۔ اب کمرے سے دھواں نکلتا بند ہو گیا تھا۔ کچھ دیر بعد صالحہ آگے بڑھی اور پھر اس نے کھلے دروازے کے سامنے جا کر سانس لیا۔

”آ جاؤ۔ گیس کا اثر ختم ہو گیا ہے۔ ان کو اٹھا کر عقبی طرف لے چلو۔“..... صالحہ نے کہا اور خود وہ کمرے کے اندر داخل ہو گئی۔ کمرے میں پانچ مرد اور ایک عورت ٹیڑھے میز سے انداز میں فرش پر گرے ہوئے تھے۔ ان سب کی پشت پر بڑے بڑے سیاہ تھیلے لدے ہوئے تھے۔ صالحہ نے جلدی سے اس عورت کی پشت پر لدا ہوا تھیلہ اتارا۔ تھیلہ خاصا وزن فی تھا۔

”مانرہ نارچ جلاؤ۔“..... صالحہ نے تھیلہ اٹھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ تیز روشنی سے منور ہو گیا۔ صالحہ نے تھیلہ کھولا تو اس میں عجیب سا لباس ٹھونسا ہوا تھا۔ اس نے لباس باہر نکالا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ تھیلے کے اندر میزائل کا ٹیلا آ جا۔ حصہ موجود تھا جو گہرے نیلے رنگ کا تھا جبکہ اس کے ساتھ تھیلے کے اندر ایک چھٹی نال والا ہسپتال اور ایک ہسپتال کی طرح نوکدار نال والا ہسپتال موجود تھا۔ میزائل کے حصے پر ”آر۔ بی۔“ کے الفاظ لکھے ہوئے

ہجرے پر گہرے اطمینان اور سکون کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیپ اس بار پہلے کی نسبت کچھ زیادہ تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پھر جیسے ہی جیپ اونچی جھاڑیوں میں سے نکل کر قدرے کھلے حصے میں داخل ہوئی اچانک سرر کی تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے تیزی سے دوڑتی ہوئی جیپ یکھٹ ٹکا بازیاں کھانے لگی اور صاف اور اس کی ساتھی لڑکیوں کے حلق سے نکلنے والی بیچوں سے ارد گرد کا ماحول گونج اٹھا۔

”ان میں بھی وہی عجیب سے لباس اور چپٹے پستول ہیں البتہ تین بیگوں میں میزائل ہیں۔“ اس بار فائزہ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”اب تم نے اس سے کیا پوچھا ہے۔ ختم کر داسے اور یہاں سے نکل چلو۔ ہم اس وقت بارود کے ڈھیر پر ہیں۔ میزائلوں کی چوری کا علم اب تک ہو چکا ہو گا اور کسی بھی لمحے ہم پر قیامت ٹوٹ سکتی ہے۔“ فائزہ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
 ”میں چاہتی تھی کہ اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کروں تاکہ معلوم ہو سکے کہ آخر اس قدر جلد اس نے کس طرح یہ میزائل حاصل کر لئے۔“ صالطہ نے کہا۔

”تو پھر اسے اٹھا کر جیپ میں ڈالو اور یہاں سے نکل چلو۔“ فائزہ نے کہا اور صالطہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ چنانچہ ریگی کو اٹھا کر جیپ میں ڈالا گیا اور وہ سب بھی جیپ میں سوار ہو گئیں۔ چند لمحوں بعد جیپ تیزی سے مرکز واپس روانہ ہو گئی۔
 ”کمال ہے اس بار تو خوش قسمتی ہمارے ساتھ ہے کہ ہم نے بغیر کچھ کئے مشن مکمل کر لیا ہے۔“ فائزہ نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”وہ چاروں میزائل ایک ہی بیگ میں اکٹھے کر کے مجھے دے دو۔“ صالطہ نے عقب میں بیٹھی ہوئی اپنی ساتھی لڑکیوں سے کہا اور چند لمحوں بعد ایک بیگ اس کی طرف بڑھا دیا گیا۔ اس میں چاروں میزائل موجود تھے۔ صالطہ نے بیگ اپنی جھولی میں رکھ لیا۔ اس کے

"ہاں۔ یہ میں ہوں اور ہمارے لئے ایک بری خبر موجود ہے۔"
خاور نے قریب آکر کہا۔

"کیا بری خبر ہے؟"..... جولیا کے ساتھ ساتھ باقی ساتھیوں نے
بھی چونک کر پوچھا۔

"فیملہ گاؤں کے گرد پاور ہینس کی ریکھا اپنے گروپ کے ساتھ
ہمارے انتظار میں موجود ہے۔ وہ لوگ پوری طرح چونکا بھی ہیں اور
مصلح بھی"..... خاور نے کہا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ کیا تم قریب پہنچ گئے تھے؟"..... تنویر نے پوچھا۔

"ہاں۔ میں نے ان میں سے دو آدمیوں کی بات چیت سنی ہے۔
اٹھیں ہمارا اور پنک فورس کا انتظار ہے اور فیملہ گاؤں کا سردار کاسمیر
بھی اپنے آدمیوں کے ساتھ ان کی مدد کر رہا ہے"..... خاور نے
جواب دیا۔

"ان میں سے ایک کو اغوا کر کے کہاں لے آنا ضروری ہے تاکہ صحیح
صورتحال کا علم ہو سکے"..... جولیا نے کہا۔

"آؤ میرے ساتھ خاور۔ جولیا درست کہہ رہی ہے"..... تنویر نے
کہا اور خاور نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر وہ دونوں اٹھ کر جھکے جھکے
انداز میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

"مس جولیا۔ صورتحال ہمارے لئے انتہائی تشویشناک ہے۔"۔ اچانک
کیپٹن شکیل نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا مطلب؟"..... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت اونچی چھاڑیوں کے درمیان رہنمائی ہوئی
آگے بڑھی چلا جا رہی تھی۔ یہ خاصا گھنا جھگ تھا اور رات کی تاریکی میں
ہر طرف گہرا سناٹا چھایا ہوا تھا کہ اچانک دور سے کسی گیدڑ کے بولنے
کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور کرائنگ کر کے آگے بڑھتی ہوئی جولیا اور
اس کے ساتھی یلکھٹ ٹھٹھک کر رک گئے۔ دوسرے لمحے صفدر کے
حلق سے بھی گیدڑ کی آواز نکلی اور پھر خاموشی چھا گئی۔ وہ سب اپنی اپنی
جگہ خاموش پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دور سے ایک سایہ
کرائنگ کرتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔ گیدڑ کی آواز کے کاشن کی
وجہ سے وہ سمجھ گئے تھے کہ آنے والا خاور ہے اس لئے وہ اس سائے کو
اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بھی اسی طرح اطمینان اور سکون سے لیٹے رہے
چند لمحوں بعد وہ سایہ ان کے قریب پہنچ گیا۔

"خاور"..... جولیا نے اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

بات ان سب کے لئے حیران کن تھی کیونکہ ان کے خیال کے مطابق تو فیلڈ گاؤں کے بارے میں صرف ان کو علم ہوا تھا پھر تقریباً بیس چھپیس منٹ بعد خاور اور تنویر ایک آدمی کو اٹھائے واپس پہنچ گئے۔ وہ آدمی بے ہوش تھا۔

”دوسرے کی میں نے گردن توڑ دی ہے“..... تنویر نے قریب آ کر کانڈے پر لہے ہوئے آدمی کو فرش پر ڈالتے ہوئے کہا۔

”یہ پاور ابجنسی لگتا ہے اس لئے تربیت یافتہ آدمی ہو گا اور یہ جگہ فیلڈ گاؤں سے نزدیک ہے۔ پوچھ گچھ کے دوران اس کی آواز اس خاموشی میں دور دور تک جاسکتی ہے“..... صفدر نے کہا۔

”عمران کے سٹائل میں پوچھ گچھ کرتے ہیں۔ گردن پر پیر رکھ کر“..... تنویر نے کہا۔

”اس کا ہمیں پرنیکس نہیں ہے۔ اس طرح یہ مرجائے گا۔ معمولی سا زیادہ دباؤ شہ رگ کچل سکتا ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ پوچھ گچھ تو بہر حال کرنی ہی ہے“۔ صفدر نے کہا۔

”اسے اٹھا کر دور لے چلتے ہیں“..... جو لیانے کہا۔

”ہاں یہ ٹھیک ہے۔ سبھاں بہر حال خطرہ تو موجود رہے گا ہی۔“ صفدر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس بے ہوش آدمی کو کانڈے پر اٹھائے واپس جا رہے تھے۔ کافی دور آنے کے بعد انہوں نے اس بے ہوش آدمی کو زمین پر لٹایا اور خاور نے آگے بڑھ کر اس کی ناک اور منہ کو دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ اب وہ اتنی دور آچکے تھے کہ اب اس

”ہمیں صرف اتنا معلوم ہے کہ فیلڈ گاؤں کے درمیان ایک سرخ رنگ کا احاطہ ہے جس کا مالک گاؤں کا سردار کاسمیر ہے اور اس احاطے سے ریڈیو کو راستہ جاتا ہے اور بس۔ لیکن اب خاور کی یہ اطلاع کہ فیلڈ گاؤں کے گرد پاور ابجنسی نے گھیر ڈال رکھا ہے اور کاسمیر بھی ان کی مدد کر رہا ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ پاور ابجنسی کو اس بات کی اطلاع مل چکی ہے کہ ہم وہاں پہنچیں گے اور فیلڈ گاؤں کے افراد بھی چوکنہ ہوں گے۔ ایسی صورت میں ہمارا یہ مشن کس طرح کامیاب ہو سکتا ہے“..... کیپٹن شکیل نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے وہ اس ہینک فورس کے انتظار میں ہوں“..... جو لیانے نے جواب دیا۔

”کسی کے انتظار میں بھی ہوں مس جو لیانے۔ کیپٹن شکیل کا خدشہ درست ہے۔ ہمیں اس پلان کو چھوڑ کر کچھ اور سوچنا چاہئے۔ اس راستے سے ہم اندر نہ جاسکیں گے۔ باہر اگر اس قدر سخت نگرانی ہو رہی ہے تو لامحالہ اندر اس سے بھی سخت انتظامات کئے گئے ہوں گے۔ ہم نے تو یہ منصوبہ اس بنیاد پر بنایا تھا کہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو گا کہ ہمیں اس راستے کا علم ہو چکا ہے“..... صفدر نے بھی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور جو لیانے کے چہرے پر بھی گہری سوچ کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔ وہ اس وقت فیلڈ گاؤں کے کافی قریب تھے۔ خاور کو اسی لئے پہلے بھیجا گیا تھا تاکہ وہ حالات کا جائزہ لے کر انہیں رپورٹ دے سکے اور خاور کی واپسی پاور ابجنسی کی وہاں موجودگی کی خبر لے کر آئی تھی اور یہ

پاکیشیا سیکرٹ سرس بھی یہاں آئی ہوئی ہے۔ تم میں چونکہ مرد زیادہ ہیں اس لئے تم پنک فورس تو نہیں ہو سکتے۔ پاکیشیا سیکرٹ سرس سے ہی تمہارا تعلق ہو سکتا ہے۔..... راجیش نے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”ہمارا تعلق ساڈان سے بھی تو ہو سکتا ہے“..... صفدر نے کہا۔
 ”نہیں۔ اسے کراؤن ختم کر چکا ہے“..... راجیش نے جواب دیا۔
 ”کراؤن اب کہاں ہے۔ کیا وہ بھی ریکھا کے ساتھ ہے۔“ صفدر

نے پوچھا۔
 ”نہیں۔ وہ علیحدہ سیکورٹی گاؤں میں ہے۔ مادام سے اس کا ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہے“..... راجیش نے جواب دیا۔

”سیکورٹی گاؤں۔ وہ کہاں ہے“..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔
 ”مجھے نہیں معلوم۔ مادام کو علم ہوگا“..... راجیش نے جواب دیا۔
 ”ریکھا کے ساتھ کتنے آدمی ہیں“..... صفدر نے پوچھا۔
 ”بیس“..... راجیش نے جواب دیا۔

”ریکھا گاؤں کی کس سمت میں موجود ہے“..... صفدر نے پوچھا
 ”میں کچھ نہیں بتا سکتا۔ جو کچھ میں بتا سکتا تھا میں نے بتا دیا ہے“..... یگھت راجیش نے کہا اور دوسرے لمحے جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح وہ یگھت اچھل کر تنویر اور خاور کے درمیان سے نکل کر بھاگنے لگا۔ اس نے اپنے طور پر واقعی انتہائی بھرتی دکھائی تھی اور اس کا ایک ہاتھ تیزی سے جیب کی طرف بھی جا رہا تھا لیکن دوسرے لمحے

آدمی کے حلق سے نکلنے والی جھنجھلی پاور بجنسی تک نہ پہنچ سکتی تھی۔ سجدہ لمحوں بعد وہ ہوش میں آگیا اور پھر اپنے گرد کھڑے ہوئے افراد کو دیکھ کر وہ یگھت ہو کھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”کیا نام ہے تمہارا“..... جولیانے سرد لہجے میں پوچھا۔
 ”راجیش“..... اس آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”ریکھا کے ساتھی ہو“..... اس بار صفدر نے پوچھا اور راجیش نے اثبات میں سر ملادیا۔

”ریکھا فیلڈ گاؤں کے باہر کس کی منتظر ہے“..... جولیانے سوال کرتے ہوئے کہا۔

”پپ۔ پپ۔ پاکیشیائی بجنٹوں کی۔ ادہ۔ ادہ۔ تو تم پاکیشیا بجنٹ ہو۔ مگر تم پنک فورس تو نہیں ہو۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سرس کے لوگ ہو“..... اس بار راجیش نے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”تم ان دونوں بجنٹوں کے بارے میں کیسے جانتے ہو“۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”مادام کو ان دونوں کا ہی انتظار ہے“..... راجیش نے جواب دیا۔
 ”تمہاری مادام کو ان کے بارے میں کیسے علم ہوا ہے“۔ صفدر نے پوچھا۔

”مادام کو سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اس بار مشن پنک فورس کے ذمے لگایا گیا ہے جس میں پانچ لڑکیاں شامل ہیں اور اس کے علاوہ

”دیری گڈ۔ واقعی تنویر کی بات درست ہے۔ اس بات کو ہم فیلڈ گاؤں پر کنٹرول حاصل کرنے اور ریکھا اور اس کے گروپ کا خاتمہ کرنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں“..... صفدر نے کہا۔

”گڈ شو۔ تو ہمیں فوری طور پر لمبا چکر کاٹ کر فیلڈ گاؤں کی طرف روانہ ہو جانا چاہئے۔ آؤ اس طرف“..... جویا نے کہا اور وہ سب راجیش کی لاش کو وہیں چھوڑ کر تیزی سے دائیں طرف کو بڑھتے چلے گئے تقریباً ایک گھنٹے کے تیز سفر کے بعد جب انہیں دور سے فیلڈ گاؤں نظر آنے لگا تو وہ سب وہیں رک گئے۔

”خاور۔ جا کر دوبارہ چیک کرو۔ ہو سکتا ہے ریکھا نے کچھ افراد یہاں چھوڑے ہوں“..... صفدر نے کہا اور خاور سر ملاتا ہوا اونچی اونچی تھماڑیوں میں سے ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور وہ سب وہیں رک گئے۔ تھوڑی دیر بعد خاور واپس آگیا۔

”میدان صاف ہے۔ میں گاؤں کے گرد چکر لگایا ہوں۔ کوئی بھی نہیں“..... خاور نے کہا تو وہ سب سر ملاتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ اس چھوٹے سے گاؤں کے اس قدر قریب پہنچ گئے کہ گاؤں کے مکان اور خاص طور پر وہ سرخ رنگ کا مکان اب انہیں سامنے واضح طور پر دکھائی دینے لگا تھا۔

”ریکھا لامحالہ چکر کاٹ کر واپس آئے گی اس لئے ہمیں اس کی طرف سے پوری طرح ہوشیار رہنا چاہئے“..... صفدر نے کہا۔

”ہاں“..... جویا نے کہا لیکن پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان

کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی ارد گرد کا علاقہ اس کی چیخ سے گونج اٹھا۔ صفدر کے ہاتھ میں موجود سائینسٹر لگے ریوالور کی گولی ٹھیک اس کی پشت میں کھستی چلی گئی تھی۔ وہ چیخ مار کر منہ کے بل الٹ کر نیچے گرا اور تھپ کر سیدھا ہوا رہا تھا کہ کھٹک کی دوسری آواز کے ساتھ ہی دوسری گولی اس کے سینے میں گھس گئی اور وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

”اس کا ارادہ شاید خود کشی کرنے کا تھا۔ ورنہ اس جنگل میں بھاگ کر وہ کہاں جا سکتا تھا“..... تنویر نے کہا لیکن صفدر تیزی سے راجیش کی طرف بڑھا۔ راجیش کا ایک ہاتھ کوٹ کی جیب میں ہی تھا۔ صفدر نے اس کا ہاتھ تیزی سے باہر نکالا اور پھر جیب میں اپنا ہاتھ ڈال دیا۔ دوسرے لمحے وہ اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ صفدر کے ہاتھ میں ایک لوکیشن ویو ریڈیو کا شزر موجود تھا اور اس پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔ صفدر نے جلدی سے اس کا بٹن آف کر دیا۔

”اوہ۔ اسی لئے یہ بھاگا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہاں کی لوکیشن ریکھا تک پہنچ گئی ہے“..... صفدر نے کہا۔

”یہ تو ہمارے فائدے میں جائے گا۔ وہ یہاں آئے گی۔ ہم راست بدل کر فیلڈ گاؤں پہنچ سکتے ہیں۔ اس طرح پوئشن مکمل طور پر تبدیل کی جا سکتی ہے“..... تنویر نے کہا تو سب اس کی بات سن کر چونک پڑے۔

ریکھا فیلڈ گاؤں سے شمال مشرق کی طرف گھنے جنگل کے اندر
ایک قدرے کھلی جگہ پر ایک ٹیلے کی اوٹ میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس
کے سامنے ایک مستطیل شکل کی مٹھین پڑی ہوئی تھی جس پر مختلف
رنگوں کے چھوٹے چھوٹے تقریباً آٹھ بلب مسلسل جل رہے تھے۔
اس کے ساتھ اس کا ساتھی جوشن موجود تھا۔

”مجھ سے یہ انتظار اب برداشت نہیں ہو رہا جوشن۔ یہ پاکیشیا
سیکرت سرورس احمقوں کی طرح سیدھی جہاں نہیں آجائے گی۔ وہ یقیناً
کوئی ایسا راستہ اختیار کریں گے جس کا ہمیں تصور بھی نہ ہوگا۔“ ریکھا
نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مادام ریڈ لیب میں داخل ہونے کے دو ہی راستے ہیں۔ ایک یہ
فیلڈ گاؤں کی طرف سے اور دوسرا سکورنی گاؤں والا۔ ان کے علاوہ تیسرا
تو راستہ ہی نہیں ہے۔ وہ کس طرح ان راستوں کے علاوہ اندر جا سکتے

مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ایک درخت کی چوٹی سے سرور کی تیز آواز
انہیں قریب آتی سنائی دی اور پلک جھپکنے میں ہلکا سا دھماکہ ہوا اور
اس کے ساتھ ہی ان سب کو یوں محسوس ہوا جیسے ان کے ذہنوں کو
کسی نے بجلی کے پوری رفتار سے گھومتے ہوئے پنکھوں سے باندھ دیا
ہو۔ جو لیانے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی لیکن بے سود
چند لمحوں بعد اس کے ذہن پر تاریک چادر پھیلتی چلی گئی۔

ہیں..... جوشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر تو ایسا ہی ہے۔ لیکن نجانے کیوں میرا دل کہہ رہا ہے کہ ضرور کوئی ایسا راستہ بھی ہے جس کا علم شاید کراؤن کو بھی نہیں ہے....." ریکھانے کہا۔

"کراؤن جہاں چیف سیکورٹی آفیسر رہا ہے مادام۔ اس لئے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ ایسے راستے سے لاعلم رہا ہو....." جوشن نے جواب دیا لیکن اس سے پہلے کہ ریکھا کوئی جواب دیتی۔ اچانک مشین میں سے ہلکی سی سسٹی کی آواز سنائی دی اور ریکھا اور جوشن دونوں چونک کر مشین کی طرف متوجہ ہو گئے۔

"اوہ کاشی کی کال ہے....." ریکھانے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو..... ہیلو..... کاشی کالنگ۔ اور....." کاشی کی آواز سنائی دی۔

"یس ریکھا سٹنگ یو۔ اور....." ریکھانے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریکھا۔ مجھے تمہارا تھ ڈگری سے ریڈ کاشن ملا ہے۔ اور....." کاشی نے کہا۔

"ریڈ کاشن۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اور....." ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس نمبر سے ریڈ کاشن ملا ہے میں نے اس جگہ کی طرف آدمی بھیجا

ہے۔ وہ ابھی واپس آجائے گا تو مزید تپ چلے گا۔ ویسے ریڈ کاشن کی لوکیشن تو وہاں سے کافی فاصلے کا تپ دے رہی ہے اس لئے میں جکر اسی گئی ہوں۔ اور....." کاشی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں جہاری بات۔ اور....." ریکھا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جس نمبر کا ریڈ لوکیشن ملا ہے اسے میں نے اپنے سے شمال مشرق کی طرف تقریباً دو سو گز دور نگرانی کے لئے تعینات کیا تھا۔ لیکن ریڈ کاشن ریسور نے جو فاصلہ بتایا ہے وہ تقریباً وہاں سے دو کلو میٹر دور جنوب کی طرف بنتا ہے۔ اور....." کاشی نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ..... اوہ..... یہ تو انتہائی حریت انگیز بات ہے۔ کس کا ریڈ کاشن ملا ہے تمہیں..... نام بتاؤ۔ اور....." ریکھانے تیز لہجے میں پوچھا۔

"راجیش کی طرف سے ملا ہے۔ اور....." کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجیش۔ اوہ۔ وہ تو انتہائی ہوشیار آدمی ہے۔ وہ کیسے اتنی دور بغیر اجازت کے جاسکتا ہے۔ اور....." ریکھانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ابھی قموڑی دریں پھر کال کروں گی۔ اور اینڈ آف۔" کاشی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

دی اور اس کا وحشت بھرا لہجہ سن کر ہی ریکھا کے چہرے کا رنگ بدلتا چلا گیا۔

”میں ریکھا سپینگ - کیا ہوا کاشی - اور“..... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

”ریکھا..... راجیش کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھی ما تو کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اس کی لاش ملی۔“ گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔ اور“..... کاشی نے اسی طرح وحشت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ - اوہ - دیری بیٹہ۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی کروپ ادھر آ رہا ہے۔ تم فوراً اپنے ساتھیوں سمیت میرے پاس پہنچ جاؤ۔ ہمیں فوری طور پر اس جگہ پہنچنا ہو گا جہاں سے ریڈ کاشن ملا ہے۔ اور اینڈ آل“..... ریکھا نے جج کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو اور بین دبا دیے۔

”ہیلو - ہیلو - سب لوگ فوراً میرے پاس پہنچنے کی کریں - فوراً۔ اور اینڈ آل“..... ریکھا نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا بین آف کر دیا اور مشین پر بٹلے بھجنے والے تمام بلب بجھ گئے۔

”کیا آپ یہ محاصرہ چھوڑ کر وہاں جائیں گی..... جوشن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں سہاں اگر اسی طرح بکھر کر ہم بیٹھے رہے تو وہ ایک ایک کر کے ہمارے سارے آدمیوں کو ختم کر دیں گے۔ ہمیں ان لوگوں کو

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ راجیش اپنی مخصوص جگہ سے اتنی دور کیسے جا سکتا ہے اور پھر ریڈ کاشن تو ایسے وقت دیا جاتا ہے جب آدمی ہر طرف سے بے بس ہو چکا ہو“..... ریکھا نے مشین کا بین آف کرتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔

”ہو سکتا ہے اسے کچھ شک پڑا ہو اور وہ اس شک کے لئے اتنی دور چلا گیا ہو“..... جوشن نے جواب دیا۔

”شک - کیسا شک“..... ریکھا نے چونک کر پوچھا۔

”کوئی بھی شک پڑ سکتا ہے۔ کسی آدمی کا اور ہو سکتا ہے اس نے کسی جانور کو دیکھ کر یہ سمجھ لیا ہو کہ کوئی آدمی ہے“..... جوشن نے گول مول سا جواب دیا لیکن ریکھا نے انکار میں سر ہلادیا۔

”نہیں۔ راجیش کو میں اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ اچھا ہی ہو شیار اور تیز آدمی ہے۔ صرف شک پڑنے پر وہ دو کو میز دور نہیں جا سکتا اور پھر اگر مسئلہ صرف شک کا ہوتا تو پھر اسے ریڈ کاشن دینے کی کیا ضرورت تھی۔ وہ ٹرانسمیٹر براہ راست ہم سے یا کاشی سے بات بھی کر سکتا تھا۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ کوئی خطرناک صورتحال پیش آنے والی ہے“..... ریکھا نے اسی طرح بڑبڑاتے ہوئے انداز میں کہا لیکن پھر اس سے چپلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ ٹرانسمیٹر سے سینی کی آواز دوبارہ سنائی دی اور ریکھا نے بجلی کی ن تیزی سے ہاتھ بڑھا کر بین آن کر دیا۔

”کاشی - کاشی - اور“..... کاشی کی وحشت بھری آواز سنائی

پھر ٹرانسمیٹر اطلاع کرے اور اگر وہ کھڑے ہوئے ہوں تو پھر صرف نگرانی کرے اور ٹرانسمیٹر اطلاع کر دے۔ اس کے بعد وہ سب تیزی سے اس رستے پر چل پڑے۔ وہ سب چار چار کی ٹولیسوں میں چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ کافی لمبا جکر کاٹ کر وہ ابھی آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک ایک آدمی چلتے چلتے ٹھٹھک کر رک گیا اور پھر وہ تیزی سے زمین پر لیٹ گیا اور اس نے بایاں کان زمین سے لگا دیا۔ دیکھا، کاشی اور دوسرے سارے لوگ اسے اس طرح اچانک زمین پر لیٹتے دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے۔

”مادام سمہاں سے تھوڑی دور ایک جیب جا رہی ہے۔ میں نے اس کی آواز سن لی ہے“..... اس آدمی نے اٹھ کر تیز لچے میں دیکھا سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ..... درخت پر چڑھ کر نائٹ ٹیلی سکوپ سے چیک کرو۔ جلدی کرو“..... دیکھانے کہا اور ایک آدمی جس کے گلے میں نائٹ ٹیلی سکوپ موجود تھا دوڑ کر تیزی سے ایک اونچے درخت کی طرف بڑھا اور پھر کسی بندر کی سی پھرتی سے درخت پر چڑھتا ہوا ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ تقریباً دس منٹ بعد وہ آدمی اسی طرح تیزی سے نیچے اترا۔

”مادام۔ مادام۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ ایک بڑی سی سیاہ رنگ کی جیب تیزی سے مشرق کی طرف جا رہی ہے اور اس میں عورتیں بھری ہوئی ہیں۔ جیب کی ہیڈلائٹس بھی بند ہیں اور اندر بھی اندھیرا

گھیرنا پڑے گا“..... دیکھانے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور جوشن ہوئے بھج کر خاموش ہو گیا۔

”پھر تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے اصرار دے اس کے سارے ساتھی وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد کاشی بھی اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ گئی۔

”سنو۔ ہمیں انہیں گتے۔ اس لئے ہم ریڈ کاشن سے مخالف سمت کی طرف سفر کرتے ہوئے وہاں پہنچیں گے“..... دیکھانے کاشی اور دوسرے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن مادام۔ پھر تو یہ جگہ خالی ہو جائے گی۔ ہو سکتا ہے جب تک ہم وہاں پہنچیں۔ لوگ دوسری طرف سے گھوم کر ادھر آجائیں“۔ کاشی نے کہا۔

”ہاں..... ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اگر ایسا ہو بھی جائے تب بھی ہم فائدے میں رہیں گے۔ اس طرح بھی وہ ہمارے گھیرنے میں آجائے گے“..... دیکھانے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار کاشی نے بھی اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر تک وہ نقشہ کھول کر اس کو غور سے دیکھتے رہے اور پھر انہوں نے وہ راستہ طے کر لیا کہ جس رستے سے انہوں نے اس جگہ پہنچنا تھا جہاں رائیش نے ریڈ کاشن دیا تھا الٹیہ دیکھانے ایک آدمی کو وہاں درخت پر چڑھ کر نگرانی کا حکم دے دیا تھا اور اسے ہدایت کر دی تھی کہ اگر وہاں کچھ لوگ اکٹھے آئیں تو وہ ان پر بے ہوشی کے گیس والا میزائل فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دے اور

”یس مادام ریکھا اینڈنگ یو۔ اور“..... ریکھانے تیز لچے میں کہا۔

”مادام۔ میں نے جیب کو ہٹ کر لیا ہے۔ جیب قلا بازیاں کھا کر الٹ گئی ہے۔ اس میں چھ عورتیں سوار تھیں۔ وہ سب بے ہوش ہو گئی ہیں۔ ان کے پاس بڑے بڑے تھیلے ہیں مادام۔ ان میں عجیب و غریب اسلحہ بھی ہے اور لباس بھی اور مادام۔ ایک تھیلے میں چار میزائلوں کے نچلے حصے بھی ہیں۔ اور“..... رام بھروسے نے تیز لچے میں کہا۔

”میزائلوں کے حصے۔ اوہ۔ اوہ۔ کہیں یہ وہی میزائل تو نہیں ہیں۔ اوہ۔ جلدی سے ایک آدمی ہمارے پاس بھیجھو تاکہ ہم وہاں خود پہنچ سکیں اور خیال رکھنا ہمارے پہنچنے تک کوئی ہوش میں نہ آئے۔ اور“..... ریکھانے تیز لچے میں کہا۔

”یس مادام۔ میں مارٹن کو بھیج رہا ہوں۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام ریکھانے اور اینڈ آف کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”میزائلوں کے حصے۔ عجیب و غریب ہتھیار۔ چھ عورتیں۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے“..... ریکھانے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی انتہائی حیرت بھرے لچے میں کہا۔

”یہ میزائلوں والی بات عجیب ہے۔ یہ کون سے میزائل ہو سکتے ہیں“..... کاشی نے کہا۔

”اس آدمی نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہمیں اس جیب کو روکنا ہوگا۔ عورتوں سے تو یہی گنتا ہے کہ یہ پنک فورس ہوگی۔ رام بھروسے۔ تمہارے پاس زرو میگنم میزائل ہے۔ وہ لے لو اور مارٹن کے ساتھ پوری رفتار سے دوڑتے ہوئے اس طرف جاؤ۔ آگے سے ہو کر جانا ہے تم نے اور کسی درخت سے میزائل فائر کر دینا۔ اس طرح یہ لوگ ہلاک نہیں ہوں گے صرف بے ہوش ہونگے اور جب جیب ہٹ ہو جائے تو فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دو“..... ریکھانے حکمانہ لچے میں اپنے گروپ میں سے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں جن میں وہ آدمی بھی شامل تھا جس نے نائنٹ ٹیلی سکوپ سے جینٹنگ کی تھی۔ تیزی سے دوڑ پڑے اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہو گئے۔

”وہ جگہ جہاں جیب بتائی جا رہی ہے وہ تو ریڈ کاشن والی جگہ سے بالکل مخالف سمت میں ہے“..... کاشی نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میرا خیال ہے کہ یہ پنک فورس کا گروپ ہوگا۔ بہر حال دیکھو کیا صورتحال سامنے آتی ہے“..... ریکھانے کہا اور کاشی نے اشیات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد اچانک ریکھا کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ٹرانسمیٹر میں سے ٹوٹوں کی آواز سنائی دی اور ریکھانے تیزی سے اس کا شن دبا دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ رام بھروسے کانگ مادام۔ اور“..... ٹرانسمیٹر سے رام بھروسے کی تیز اور پر جوش آواز سنائی دی۔

نکل کر ان کی طرف بڑھ آیا۔

”یہ لوگ کس طرف سے آئے تھے ہری رام“..... مادام ریکھا نے ہری رام سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اس طرف سے مادام اور انتہائی چوکنا نظر آرہے تھے“..... ہری رام نے ایک سمت اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

”ہونہر۔ ٹھیک ہے۔ جا کر گاؤں سے کاسمیر کو بلا لاؤ۔ جلدی کرو“..... مادام ریکھا نے کہا اور ہری رام سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے گاؤں کی طرف بڑھ گیا۔

”یہ گروپ تو مجھے پاکیشیا سکیٹ سروس کا لگتا ہے“..... کاشی نے ایک عورت اور چار مردوں والے گروپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ لیکن ان میں بہر حال عمران نہیں ہے۔ اس کا قد و قامت ان سے مختلف ہے“..... ریکھا نے جواب دیا اور کاشی نے بھی اشبات میں سر ہلا دیا۔

”تموڑی در بعد ہری رام واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک مقامی آدمی تھا۔ وہ حیرت سے ان بے ہوش پڑے افراد کو دیکھ رہا تھا۔

”کاسمیر۔ یہ پاکیشیا۔ گروپ ہیں ریڈیلب سے میڈائل پرانے آئے تھے۔ میں نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے۔ اب میں انہیں کسی ایسی جگہ منتقل کرنا چاہتی ہوں جہاں کامیک اپ صاف کر کے ان سے پوچھ گچھ کی جاسکے تاکہ ان کی شناخت ہو سکے۔ کیا تم ایسی جگہ مہیا

کر سکتے ہو۔ لیکن وہ جگہ ہر لحاظ سے محفوظ ہونی چاہئے“..... ریکھا نے کہا۔

”میں مادام..... گاؤں سے ہٹ کر ایک فارم ہے۔ اس کے نیچے

ایک وسیع تہہ خانہ ہے۔ اس تہہ خانے میں ایسے انتظامات موجود ہیں کہ جہاں قیدیوں کو باندھا بھی جاسکتا ہے۔ اور مادام وہاں ٹارنٹک کا

سامان بھی موجود ہے اور میک اپ وائر بھی۔ چیف سیکورٹی آفیسر اسے کبھی کبھار استعمال کرتا رہتا ہے“..... کاسمیر نے جواب دیا۔

”گڈ۔ پھر تم ایسا کرو کہ ہری رام کو ساتھ لے جاؤ اور اسے وہ جگہ

دکھا لاؤ۔ میرے آدمی آرہے ہیں۔ جب وہ یہاں پہنچ جائیں گے تو پھر میں ان سب کو اٹھوا کر وہاں لے جاؤں گی“..... ریکھا نے کہا اور

کاسمیر نے اشبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ہری رام کو ساتھ لے کر واپس گاؤں کی طرف چلا گیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد ریکھا کے آدمی واپس پہنچ گئے اور ریکھا نے جیب میں موجود چھ بے ہوش عورتوں اور باہر پڑے

ہوئے ایک عورت اور چار مردوں کے بے ہوش گروپ کو اپنے آدمیوں سے اٹھوایا اور ہری رام کے ساتھ اس فارم کے تہہ خانے میں

پہنچ گئی۔ یہ تہہ خانہ واقعی خاصا وسیع تھا۔ اس کی دیواروں کے ساتھ مضبوط کنڈے اور ان کے ساتھ زنجیریں بھی لٹک رہی تھیں۔ اس

کے علاوہ وہاں آٹھ ایسی کرسیاں بھی موجود تھیں جن میں راڈز کا میکنزم موجود تھا۔ ریکھا نے ان کرسیوں پر تو تمام عورتوں کو بٹھوا کر انہیں

راڈز میں جکڑ دیا جبکہ چار مردوں کو اس نے زنجیروں والے کنڈوں میں

”عمران ان میں شامل نہیں ہے رکھا۔ ہمیں اس کی طرف سے پوری طرح جو کتنا رہنا ہو گا..... کاشی نے کہا۔

”ہاں۔ وہ اچانک کسی بھی وقت نمودار ہو سکتا ہے۔ تم خود باہر جاؤ اور سب کو پوری طرح ہوشیار کر آؤ.....“ رکھانے کہا اور کاشی سر ہلاتی ہوئی مڑی اور تیزی سے تہہ خانے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

”جوش۔ اس یورپی عورت کو ہوش میں لے آؤ۔ یہ بھی گیس سے بے ہوش ہوئی گئی ہے۔ اسے ایشی گیس سنگھاؤ۔ یہ ان سب سے علیحدہ ہے۔ میں پہلے اس سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ یہ کون ہے اور پنک فورس کے ساتھ کیسے شامل ہو گئی ہے.....“ رکھانے کہا اور جوش سر ہلاتا ہوا اس یورپی عورت کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک لمبی گردن والی چھوٹی سی بوتل نکالی۔ اس بوتل میں ایسا محلول موجود تھا جسے ہلانے سے گیس بنتی تھی اور یہ گیس ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کا تریاق تھی۔ اس نے شیشی کو اس یورپی عورت کے بھرے کے قریب لے جا کر خوب زور زور سے ہلایا اور ہر شیشی کا ڈھکن کھول کر اس نے اس کا ہڈانہ اس یورپی عورت کی اک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن لگا دیا۔ اسے واپس جیب میں رکھ لیا۔ اسی لمحے کاشی واپس تہہ خانے میں آئی اور رکھانے اس کی طرف سوائے نظروں سے دیکھا۔

”میں نے سب کو مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ نہ صرف اس ڈا م

دیوار کے ساتھ جکڑوا دیا۔

”جوش۔ اب میک اپ واشر لے کر ان سب کے میک اپ چیک کر دو.....“ رکھانے جوشن سے کہا اور جوش نے ایک الماری میں موجود بیڑی سے چلنے والا جدید میک اپ واشر نکالا اور اپنا کام شروع کر دیا۔ ان سات عورتوں میں سے پانچ عورتوں کا جب میک اپ ختم ہوا تو ان کی پاکیشیائی قومیت ظاہر ہو گئی جبکہ ایک عورت کی قومیت یورپین تھی لیکن جب ساتویں عورت کا میک اپ صاف کیا گیا تو رکھانے اختیار چونک پڑی کیونکہ یہ سوس عورت تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو عمران کی ساتھی جو لیانا ہے.....“ رکھانے اس سوس خزانہ عورت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں رکھا۔ یہ واقعی جو لیانا ہے۔ میرا اندازہ درست ثابت ہوا۔ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ ہے اور یہ پانچ پاکیشیائی لڑکیاں یقیناً وہ پنک فورس کی لڑکیاں ہیں۔ لیکن یہ ساتویں کون ہے۔ اس کا پتہ نہیں چل رہا.....“ کاشی نے کہا۔

”ابھی سب پتہ چل جائے گا..... اس بار پاور ہینس وہ معرکہ مارے گی کہ پوری دنیا میں اس کا ڈنکا بج جائے گا.....“ رکھانے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر جب جوشن نے دیوار کے ساتھ زنجیروں میں جکڑے ہوئے مردوں کے میک اپ صاف کئے تو رکھا اور کاشی دونوں بے اختیار اچھل پڑیں کیونکہ وہ انہیں جانتی تھیں۔ ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تھا اور یہ عمران کے ساتھی تھے۔

ہو نہ جباتے ہوئے کہا تو ریکھا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”تم۔ تم مجھے کیسے جانتی اور پہچانتی ہو۔“..... ریکھا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میرا اندازہ تھا لیکن یہ لوگ کون ہیں اور میں یہاں کیسے پہنچ گئی۔“..... ریگنی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”یہ جہارے ساتھ جو پاکیشیائی لڑکیاں موجود ہیں یہ پاکیشیا کا پنک فورس گروپ ہے اور جہار کی دوسری طرف جو سوس خداد لڑکی موجود ہے اس کا نام جو نیانا ہے اور اس کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور یہ جو سائڈ میں زنجیروں سے چار مرد جکڑے ہوئے کھڑے ہیں ان کا تعلق بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور میرا نام واقعی ریکھا ہے اور یہ میری اسسٹنٹ کاشی ہے اور ہمارا تعلق کافرستان کی پاور ایجنسی سے ہے۔“..... ریکھا نے بڑے فاخرانہ انداز میں اپنا اور دوسروں کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”لیکن میں یہاں کیسے پہنچی۔ وہ میرے ساتھی اور میرا سامان۔ وہ کہاں ہے۔“..... ریگنی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”ہم نے پنک فورس کو ایک جیب میں جاتے ہوئے جیک کیا تو اس پر میکیم میزائل فائر کر دیا۔ اس سے جیب الٹ گئی۔ اس جیب میں یہ پانچ لڑکیاں اور تم سوار تھیں۔ لیکن جیب الٹنے سے تم میں سے کوئی زخمی نہیں ہوئی البتہ تم سب بے ہوش ہو گئیں اور جو سامان

ہاؤس کی حفاظت کے لئے بلکہ گاؤں کے ارد گرد بھی ان کی ڈیوٹیاں لگا دی ہیں تاکہ اگر کسی طرف سے بھی کوئی آدمی آئے تو اسے جیک کیا جا سکے اور ہمیں اطلاع دی جاسکے۔“..... کاشی نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور ریکھا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلادیا۔ اسی لمحے اس یورپی عورت کے کرلہنے کی آواز سنائی دی اور ریکھا اور کاشی دونوں اس کی طرف متوجہ ہو گئیں۔

”یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ اوہ۔ یہ سب لوگ۔ یہ کون ہیں۔“..... اس عورت نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر اور سامنے کھڑی ریکھا اور کاشی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید ترین حیرت جیسے نقش ہو کر رہ گئی تھی۔

”جہار نام کیا ہے۔“..... ریکھا نے سناٹ لہجے میں پوچھا۔

”رگنی۔ اوہ۔ مم۔ مگر تم کون ہو۔ یہ کون لوگ ہیں۔ یہ میں کہاں ہوں۔“..... اس عورت نے پہلے تو بے خیالی میں اپنا نام بتا دیا لیکن پھر فوراً ہی اس طرح بات کو بدل گئی جیسے وہ نام بتانا تو نہ چاہتی تھی لیکن لاشعوری طور پر بتا گئی۔

”رگنی۔ اوہ۔ اوہ۔ تم ساڈن گروپ کی انچارج ہو۔“..... ریکھا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم ساڈن گروپ کی انچارج ہو۔“..... ریکھا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم ساڈن گروپ کی انچارج ہو۔“..... ریکھا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم ساڈن گروپ کی انچارج ہو۔“..... ریکھا نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم پاور ایجنسی کی ماڈام ریکھا ہو۔“..... ریگنی نے

جیب سے نکلا ہے۔ اس میں عجیب ساخت کے لباس۔ ہتھیار اور ایک بیگ میں چار میزائلوں کے حصے بھی ہمارے ہاتھ آئے ہیں۔ اب یہ تم بتاؤ گی کہ تم پینک فورس کے ساتھ کیسے شامل تھی اور یہ میزائل اور ہتھیار کیا ہیں۔ خاص طور پر یہ میزائل۔ یہ کس قسم کے ہیں۔ یہ مکمل تو نہیں ہیں۔ پھر تم لوگ انہیں کیوں ساتھ اٹھائے ہوئے تھے۔“

ریکھانے تیز لہجے میں کہا تو ریگی کے ہجرے پر تشویش کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔

”یہ میزائل میرے ہیں۔ یہ ہم ساڈان سے ساتھ لائے تھے۔ یہ ان میزائلوں کے نمونے ہیں جو ہم نے ریڈیپ سے حاصل کرتے تھے۔ ہماری حکومت نے شناخت کے لئے نمونے بنا کر ہمیں دیئے تھے تاکہ ہم سٹور میں سے ان میزائلوں کو شناخت کر سکیں۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت فیلڈ گاؤں کی طرف جا رہی تھی کہ اچانک کوئی چیز سر کی آواز کے ساتھ آئی اور دھماکے سے ہمارے پیروں میں آکر پھٹی اور اس کے ساتھ ہی ہم بے ہوش ہو گئے اور اب مجھے پہلی بار یہاں ہوش آیا ہے۔ میرے ساتھی نجانے کہاں ہیں۔“ ریگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ تو یہ صرف نمونے ہیں۔ یہی میں سوچ رہی تھی کہ کیسے میزائل ہیں۔ ریڈیپ کے اصل میزائل تو ہو نہیں سکتے۔ کیونکہ وہاں تک کوئی پہنچ ہی نہیں سکتا۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں او۔ جہارے ساتھیوں کو پینک فورس نے بے ہوش کر دیا اور پھر یہ ہمیں

اس سامان سمیت اپنی جیب میں لا کر لے جا رہی تھیں کہ ہمارے ہتھے چڑھ گئیں۔“ ریکھانے تجزیہ کرنے کے سے انداز میں کہا۔

”دیکھو۔ میری جہاز تو کوئی لڑائی نہیں ہے۔ ہماری لڑائی تو پاکیشیا کے ہتھیاروں سے ہے۔ تم مجھے رہا کر دو اور میرا سامان بھی مجھے واپس کر دو۔“ ریگی نے کہا۔

”تم بھی اس تجربے کی دشمن ہو ریگی۔ جو یہاں اکیڑ بیڑا اور کافرستان مل کر رہے ہیں اور تم بھی یہاں وہ وہی میزائل چوری کرنے آئی تھی جو کافرستان حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے تم بھی کافرستان کی اتنی ہی دشمن ہو جتنی یہ پاکیشیائی۔ لیکن میں تمہیں خود ہلاک نہیں کروں گی بلکہ تمہیں کراؤن کے حوالے کر دوں گی کیونکہ کراؤن نے ہی ہماری مدد کی ہے۔“ ریکھانے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”کراؤن کو یہاں بلوایا جائے۔“ ساتھ کھڑی ہوئی کاشی نے کہا۔

”نہیں ابھی نہیں۔ ابھی میں ان پاکیشیائی گروپس سے نمٹ لوں۔“ ریکھانے کہا اور پھر وہ جوشن کی طرف متوجہ ہو گئی۔

”جوشن۔۔۔۔۔ اب پاکیشیائی لڑکیوں کو بھی ہوش میں لے آؤ اور ان سیکرٹ سروس والوں کو بھی۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کافرستان کی پاور ہتھنسی سے نکرانا اپنی موت کو ہی دعوت دینا ہے۔۔۔۔۔ ریکھانے بڑے فاعرانہ لہجے میں کہا اور جوشن سر ہلاتا ہوا جو بیا کی طرف بڑھ گیا۔

سے کہا اور اس بار ہنسنے کی باری عمران کی تھی۔

”ان جنگلوں میں وحشی درندے تو کیا بڑے جانور بھی نہیں پائے جاتے۔ یہ خاص آب و ہوا رکھنے والے جنگل ہیں“..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مسلسل سفر کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک عمران کی جیب سے ٹوٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران چونک کر رک گیا۔ اس کے رکتے ہی ٹائیگر نے بھی لامحالہ رک جانا تھا۔ وہ بھی رک گیا۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا۔ اس پر ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور ٹوٹوں کی آوازیں بھی اس میں سے نکل رہی تھیں۔ عمران نے اس پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا۔

”ہیلو، ہیلو۔ ناگرہ کالنگ۔ اور“۔ بٹن دبے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”بس پرنس انڈنگ یو۔ اور“۔ عمران نے ہجے بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”پرنس۔ کراؤن مہاں سیکورٹی گاؤں کے باہر مغرب کی طرف ایک عارضی طور پر بناتے ہوئے جھونپڑے میں موجود ہے اس کے ساتھ چار مسلح افراد ہیں۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے اور“۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا صرف چار مسلح افراد ہیں یا ان کی تعداد زیادہ ہے۔ اور“۔

عمران اور ٹائیگر دونوں سیاہ چست لباسوں میں ملبوس پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لٹکائے اور ہاتھوں میں سائنسری گے ریوالتور پکڑے گئے جنگل کے اندر تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ رات کے گھپ اندھیرے میں جب کہ ہر طرف خاموشی طاری تھی ان دونوں کے چلنے سے پیروں تلے آجانے والے موکھے پتے چرچر اٹھتے تھے۔

”باس سہاں ان جنگلوں میں اب تک کوئی وحشی جانور نظر نہیں آیا اور نہ ہی ان کی آوازیں سنائی دی ہیں“..... ٹائیگر نے اچانک کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

پاکیشیائی ٹائیگر جس جنگل میں موجود ہو وہاں کسی اور کے آنے کی جرأت ہو سکتی ہے..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”اور ساتھ ہی جب کہ ٹائیگر کا باس بھی ہو..... ٹائیگر نے آہستہ

عمران نے کہا۔

"چار ہیں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ اور۔" دوسری طرف سے ناگرہ نے کہا۔

"اوکے۔ تم وہیں رکو۔ ہم ادھر ہی آرہے ہیں۔ جب ہم قریب پہنچیں گے تو پھر تم سے رابطہ کر لیں گے۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔

"باس۔ سیکرٹ سروس تو ادھر فیلڈ گاؤں کی طرف گئی ہے۔ اس سیکرٹری گاؤں کا آپ کو کیسے علم ہو گیا۔" ناگرہ نے کہا۔

"کراؤن نے یہاں کے ایک مقامی گروپ رافیل کی امداد حاصل کی ہے اور رافٹ کے منبر اس گروپ میں بھی موجود ہیں۔ رافٹ کو یہ

اطلاع مل گئی کہ ریڈیو کا راستہ صرف فیلڈ گاؤں کی طرف سے ہی نہیں بلکہ سیکرٹری گاؤں کی طرف بھی ہے اور کراؤن نے دیکھا کہ

ساتھ مل کر دونوں طرف نگرانی کی پلاننگ کی ہے۔ دیکھا فیلڈ گاؤں کی طرف اور کراؤن سیکرٹری گاؤں کی طرف۔ سچو تک پاکیشیا سیکرٹ سروس

فیلڈ گاؤں کی طرف گئی ہے اس لئے میں نے ادھر سیکرٹری گاؤں کی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور رافٹ کا آدمی ناگرہ اس سیکرٹری

گاؤں میں باقاعدہ ملازمت کر چکا ہے اس لئے وہ یہاں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اس لئے اسے میں نے پہلے ہی بھیج دیا ہے تاکہ

ہمارے پہنچنے تک وہ حالات کا جائزہ لے کر ہمیں رپورٹ دے سکے۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن باس۔ وہ پنک فورس کا کیا بنا۔ اس کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔" ناگرہ نے کہا۔

"دیکھا ان کے خلاف کام کر رہی ہے اور ابھی تک ہمیں بھی ان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہوا سچو تک کراؤن اور دیکھا دونوں مل کر

کام کر رہے ہیں۔ اس لئے کراؤن سے بی ان کے متعلق بھی معلومات مل جائیں گی۔" عمران نے کہا اور ناگرہ نے اشتباہ میں سر ہلادیا۔

تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل چلنے کے بعد عمران رک گیا۔ اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبایا۔ اور بٹن دبتے ہی

ٹرانسمیٹر پر ایک سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب تیزی سے چلنے بجھنے لگ گیا۔ ہیلو ہیلو۔ پرنس کاننگ۔ اور۔" عمران نے کال دینا شروع

کر دی۔

"یہ ناگرہ اینڈنگ یو۔ اور۔" چند لمحوں بعد ہی سرخ رنگ کا بلب سبز ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ناگرہ کی آواز بھی سنائی دی۔

"ہم سیکرٹری گاؤں سے شمال مشرق کی طرف تقریباً نصف کلو میٹر کے فاصلے پر موجود ہیں۔ تم یہاں آ جاؤ تاکہ کراؤن تک ہماری رہنمائی

کر سکو۔ اور۔" عمران نے کہا۔

"یہ سر۔ میں آ رہا ہوں۔ شناخت کے لئے میں دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے ہوں گا۔ اور۔" ناگرہ نے کہا۔

"اوکے۔ اور اینڈ آل۔" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس

نے جیب میں ڈال لیا۔

”مانیگر درخت پر چڑھ جاؤ اور نائٹ ٹیلی سکوپ سے ناگرہ کو چیک کرتے رہو۔ گویہ ٹرانسمیٹر جدید ساخت کا ہے اس لئے اس کی کال کچھ تو نہیں ہو سکتی لیکن پھر بھی ہمیں احتیاط کرنی چاہئے ورنہ ہو سکتا ہے کہ ناگرہ کی بجائے کوئی اور صاحب ہمیں سنڈز اپ کرانے جہاں پہنچ جائے۔“ عمران نے کہا تو مانیگر نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا اور پھر تیزی سے ساتھ ہی ایک درخت کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ درخت پر چڑھ کر اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا۔ عمران ایک اونچی اور گھنی جھاڑی کی اوٹ میں اطمینان سے بیٹھ گیا۔ تقریباً بیس منٹ بعد مانیگر درخت سے نیچے اتر آیا۔

”کیا ہوا؟“ عمران نے آواز دے کر پوچھا۔

”ناگرہ آ رہا ہے۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے اور وہ اکیلا ہے۔“

مانیگر نے کہا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”کس طرف سے آ رہا ہے؟“ عمران نے پوچھا تو مانیگر نے ایک

سمت اشارہ کر دیا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد اس سمت سے ایک سایہ

ساتا دکھائی دیا۔ اس نے دونوں ہاتھ سر پر رکھے ہوئے تھے۔

”آ جاؤ ناگرہ۔ ہم ادھر ہیں۔“ عمران نے اونچی آواز میں کہا تو ناگرہ

نے دونوں ہاتھ نیچے کئے اور تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا اس نے

قریب آ کر بڑے مؤیدانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

”ہاں۔ اب تفصیل سے بتاؤ کہ کراؤن کس پوزیشن میں

ہے۔“ عمران نے کہا تو ناگرہ نے مزید تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔

”لیکن اس طرح تو وہ آسانی سے کور ہو سکتا ہے۔ اس نے اپنی

سیکورٹی کے لئے کیا انتظامات کر رکھے ہیں۔“ عمران نے پوچھا

”سر۔ سیکورٹی گاؤں میں دلچسپ ناورز موجود ہیں جن پر انتہائی

جدید ترین آلات نصب ہیں۔ ان ناورز سے کئی کئی میل تک کے

علاقے کو مسلسل چیک کیا جاتا ہے چونکہ میں وہاں کام کر چکا ہوں

اس لئے میں وہاں تک اونچی جھاڑیوں کے بالکل اندر ہی اندر آگے بڑھتا

رہا تھا اور میں نے حتی الوسع کسی کھلی جگہ پر آنے سے گریز کیا ورنہ

لامحالہ مجھے چیک کر لیا جاتا پھر میں نے کافی فاصلے سے ایک گھنے درخت

پر بیٹھ کر کراؤن اور اس کے ساتھیوں کو چیک کیا ہے اور وہیں سے

آپ کو کال کیا تھا۔“ ناگرہ نے جواب دیا۔

”لیکن کیا اس طرح ہم اونچی جھاڑیوں سے ہوتے ہوئے اس

کراؤن تک نہیں پہنچ سکتے۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں جباب۔ سیکورٹی گاؤں سے چاروں طرف ڈیڑھ

فرلانگ کے فاصلے تک زمین میں اور درختوں پر ایسے آلات خفیہ طور پر

لگائے گئے ہیں کہ اس حدود میں اگر چیونٹی بھی رینگے تو اسے مشین پر

چیک کیا جاسکتا ہے۔“ ناگرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے کراؤن مطمئن ہے۔ تم ایسا کرو

کہ ان تمام حفاظتی انتظامات کی مجھے پوری تفصیل بتا دو تاکہ میں ان

”نہیں۔ ایسی چیکنگ مشین می جو ریز استعمال کی جاتی ہیں مجھے ان کے بارے میں معلوم ہے۔ یہ صرف انسانی یا حیوانی جسم سے لکرائیں تب ہی کاشن دیتی ہیں۔ اگر ہم اپنے جسموں کے گرد بڑے بڑے پتے لپیٹ کر اوپر سے ہتھاریاں باندھ لیں تو پھر یہ ریز ہمیں چیکنگ نہ کر سکیں گی اور ہم اطمینان سے اس ایکڑ زمین نارزن کی جو تہذیب تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔۔۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر تو واقعی انہیں دھوکہ دیا جاسکتا ہے۔۔۔۔۔ ناگرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ بھی ٹانگیں کے ساتھ ہی بڑے بڑے پتوں والی بیلوں اور ہتھاریوں کو کلنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد بیلوں اور ہتھاریوں کا ایک ڈھیر کاٹ کر انہوں نے وہاں اکٹھا کر لیا تو عمران نے بیلوں سے لگے ہوئے بڑے بڑے پتے توڑ کر ٹانگیں کے جسم کے کھلے حصوں پر لپیٹے اور پھر انہیں بیلوں سے اچھی طرح باندھ کر اس نے پورے جسم کے گرد سر سے پاؤں تک ہتھاریاں باندھ دیں۔ یہی کارروائی اس نے ناگرہ کے ساتھ بھی کی اور آخر میں اس نے خود اپنے تھیلے میں سے دستاں اور ماسک نکال کر اس نے ہاتھوں پر عینے اور سر اور ہچرے پر ماسک لگا کر اس نے صرف ہتھاریاں اپنے جسم کے گرد باندھیں اور ساتھ ہی اس نے اپنے ایک ہاتھ میں ایک چھینے نال والا پستول تھام لیا۔ اس کے بعد وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ انہیں دیکھ کر یوں لگ رہا تھا جیسے ہتھاریاں حرکت کر رہی ہوں۔

کے مطابق کراؤن تک پہنچنے کا کوئی راستہ تلاش کر سکو۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ تو ناگرہ نے تفصیلات بتانا شروع کر دیں۔ عمران کافی دیر تک خاموشی سے کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس کے ہچرے پر مسکراہٹ دوڑنے لگی

”ٹھیک ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ کراؤن اتنے حفاظتی انتظامات کے باوجود کس طرح قابو میں نہیں آتا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناگرہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”آئیے۔“ ناگرہ نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ تیز تیز قدم اٹھاتے آگے بڑھتے چلے گئے۔

”اب یہاں سے ہمیں ہتھاریوں کے اندر جھک کر سفر کرنا پڑے گا۔“ جتاہ۔ اگر ہمارے جسم کا کوئی حصہ بھی کھلی جگہ پر لگیا تو ہمیں چیکنگ کر لیا جائے گا اور وہ لوگ بغیر کسی چیکنگ کے میڈائل فائر کر دیتے ہیں۔“ ناگرہ نے ہتھاریوں کے ایک جھنڈی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

”ٹانگیں خنجر نکالو اور کافی ساری سبز ہتھاریاں بھی کاٹ لو اور ایسی بیلیں بھی جن سے ان ہتھاریوں کو جسموں کے گرد مضبوطی سے باندھا جاسکے۔“ عمران نے ٹانگیں سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب جتاہ۔ کیا آپ ہتھاریاں باندھ کر آگے جائیں گے۔ مگر اس طرف تو وہ آسانی سے چیکنگ کر لیں گے۔“ ناگرہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں اس جھونپڑی کے عقبی طرف جانا ہو گا ناگرہ۔ تاکہ کراؤں ہمیں نہ دیکھ سکے کیونکہ ریزے تو ہم بچ سکتے ہیں لیکن انسانی آنکھ سے نہ بچ سکیں گے۔" عمران نے ناگرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پھر ہمیں قدرے لمبا جھکڑ کاٹنا ہو گا چناب۔" ناگرہ نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔" عمران نے کہا تو سب سے آگے چلتے ہوئے ناگرہ نے اپنا رخ موڑ لیا اور پھر کافی دور تک چلنے کے بعد انہیں دور سے باقاعدہ ایک قلعہ نما عمارت نظر آنے لگی جس کی باقاعدہ فصیل تھی اور کونوں میں واچ ٹاورز بھی موجود تھے اب انہوں نے اونچی جھانپوں میں سے گزرنا شروع کر دیا تھا تاکہ اگر واچ ٹاورز سے کوئی آدمی بغیر مشینوں کے بھی انہیں دیکھے تو یہی سمجھے کہ کسی جنگی جانور کی وجہ سے جھانپاں ہل رہی ہیں۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد واقعی اس فصیل سے کچھ فاصلے پر انہیں گھاس پھوس کی تیار کی ہوئی ایک جھونپڑی نظر آنے لگ گئی۔ وہ اس جھونپڑی کے عقبی طرف سے اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔ آہستہ آہستہ آگے بڑھتے بڑھتے وہ اس جھونپڑی کے بالکل قریب پہنچ گئے تو عمران نے نائیگرہ اور ناگرہ کو ہاتھ کے اشارے سے وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود وہ جھونپڑی کے سائیڈ سے آہستہ آہستہ بڑھتا ہوا اس کے سامنے کے حصے کی طرف جانے لگا۔ جھونپڑی کے کمرے کے آگے باقاعدہ برآمدہ سا بنا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ پر رک کر جھانپاں والا سر آگے کی طرف کر کے دیکھا تو اس نے چار افراد کو برآمدے میں کھڑے ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے

دیکھا۔ وہ بڑے مطمئن انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ عمران ان کے اطمینان کی وجہ بھی اچھی طرح سمجھتا تھا کہ انہیں معلوم تھا کہ اس قدر سخت جیننگ کی وجہ سے ادھر کوئی آدمی آہی نہیں سکتا۔ عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے پستول کا رخ ان کی طرف کیا اور ساتھ ہی ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے ہلکی سے سبک کی آواز سنائی دی۔ اور ایک سرخ رنگ کا کیپول ان چاروں آدمیوں کے بالکل قریب زمین پر گرنا اور ٹوٹ گیا۔

"ارے۔۔۔ یہ کیسی آواز تھی۔" ان میں سے ایک آدمی نے چونک کر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ جدھر عمران موجود تھا لیکن دوسرے لمحے وہ چاروں اس طرح ہرانے لگے جیسے اچانک انہیں کسی نے تیزی سے گھومتے ہوئے ٹوپر کھڑا کر دیا ہو۔

"یہ۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ۔۔۔" ان کی ہلکی آوازیں سنائی دیں اور پھر وہ سب کیے بعد دیگرے دھماکے سے نیچے گرتے چلے گئے۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا ہے۔" اندرونی کمرے سے کسی کی تیز آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ کراؤں ہی ہو گا۔ اس نے پستول کا رخ اس طرف کئے رکھا۔ چند لمحوں بعد ایک لمبا تنگ اکیڑمین کمرے کے دروازے سے نکل کر برآمدے میں آیا۔

"ارے یہ کیا ہوا تمہیں۔" اس نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا۔ سبک کی آواز دوبارہ سنائی

دی اور دوسرا کیپول ٹھیک کراؤن کے قدموں میں گر کر ٹوٹا۔
 کراؤن نے بے اختیار جب لیا اور جیب سے بجلی کی سی تیزی سے
 ریوالت نکالا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح ہلرایا۔ اس نے سنبھلنے کی
 بے حد کوشش کی لیکن پھر ساکت ہو گیا۔ عمران برآمدے میں داخل
 ہو گیا اور برآمدے میں داخل ہونے سے پہلے اس نے ہاتھ کے اشارے
 سے باقی ساتھیوں کو بھی برآمدے میں آنے کا اشارہ کر دیا اور پھر عمران
 نے اشارے سے ہی برآمدے میں موجود ان پانچوں افراد کو اندرونی
 کمرے میں لے آنے کی ہدایت کی اور چند لمحوں بعد وہ پانچوں آدمی
 اندرونی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ اندرونی کمرے میں ایک بڑی سی
 مستطیل مشین اور ایک جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا اور
 بیڑی سے چلنے والی ایک لائٹ بھی جل رہی تھی۔ عمران نے کمرے
 میں پہنچ کر اپنے جسم سے جھڑیاں ہٹائیں اور انہیں ایک طرف ڈال دیا
 پھر پھرے سے ماسک اور ہاتھوں سے دستانے بھی اتار لئے اس کی پیر دی
 کرتے ہوئے ٹائیگر اور ناگرہ نے بھی اپنے جسم کے گرد جھڑیوں اور
 کھلے حصوں سے پتے ہٹا دیئے۔ کمرے میں چھ کرسیاں بھی موجود تھیں
 جس میں سے ایک اس مشین اور ٹرانسمیٹر کے سامنے رکھے ہوئی تھی۔
 باقی پانچ ایک طرف دیوار کے ساتھ بڑی تھیں۔

”اب یہاں گفتگو کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ میرا خیال
 ہے۔ یہ جو اندر سے سب سے آخر میں باہر آیا تھا یہی کراؤن ہے
 ایکریمین ایجنٹ۔ پہلے ان بیلس کی مدد سے اس کے ہاتھ عقب میں

باندھو اور پھر اسے کرسی پر بٹھا کر باقی ماندہ بیلس کی مدد سے اچھی طرح
 باندھ دو۔“ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اس کے
 احکامات پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

”سر۔ آپ نے حیرت انگیز ذہانت کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں سوچ بھی
 نہ سکتا تھا کہ ہم ان جدید ترین چیکنگ مشینوں سے بچ کر یہاں تک
 پہنچ بھی سکتے ہیں۔“ ناگرہ نے استثنائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔
 ”اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مشین انسانوں کی بنائی ہوئی مشینوں سے
 ہر لحاظ سے افضل و برتر ہے۔ اس لئے جو لوگ صرف انسانوں کی بنائی
 ہوئی مشینوں پر بھیہ کر لیتے ہیں وہ ہمیشہ نقصان اٹھاتے ہیں۔“ عمران
 نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ناگرہ نے اس طرح جلدی جلدی
 اثبات میں سر ملانا شروع کر دیا جیسے اسے عمران کی بات پر مکمل یقین آ
 گیا ہو۔

”اتنے زور سے سر کو حرکت دینے سے تو اندہ میاں کی بنائی ہوئی
 مشین میں بھی ذہریلی گیس پیدا ہو جائے گی۔“ عمران نے اسے
 جلدی جلدی اور زور زور سے سر ملانا دیکھ کر کہا تو ناگرہ بے اختیار ہنس
 پڑا۔

”باس۔ میں نے اسے اچھی طرح باندھ دیا ہے۔“ اسی لمحے
 ٹائیگر نے کہا اور عمران کراؤن کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے اپنی
 پشت پر ملے ہوئے تھیلے میں سے ایک شیشی نکالی اور اسے کراؤن کی
 ناک کے قریب لے جا کر اس کا ڈھکن ہٹا دیا۔ چند لمحوں تک شیشی کا

مشن چھوڑ کر کافرستان کی پاور بجنسی کی امداد شروع کر دی ہے۔
عمران نے ایک یمنی زبان اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا
لہجہ سرد اور تحکمناہ تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم۔ کون ہو۔“ کراؤن نے چونک کر حیرت بھرے
لہجے میں کہا۔

”ایس۔ ایس۔ اے کا نام سنا ہے تم نے کبھی۔“ عمران نے
گہرے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ایس۔ ایس۔ اے۔ وہ کیا ہوتا ہے۔“ کراؤن نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

”مجھے یقین تھا کہ تم نے نہیں سنا ہو گا۔ یہ ایک میمیا کی ایک ایسی
سرکاری تنظیم ہے جو ایک میمیا کی تمام سرکاری بجنسیوں کی کارکردگی کو
خفیہ طور پر چیک کرتی ہے۔ سپروائزر کرتی ہے۔ ایک یمنی اعلیٰ حکام
سیکرٹ بجنسوں کو کھلی چھٹی نہیں دے دیتے کہ وہ اپنا مشن سرانجام
دینے کی بجائے دوسروں کی امداد کرتے پھر رہے۔“ عمران کا لہجہ اور
زیادہ سرد ہو گیا تھا۔

”اوہ۔ اوہ مگر میں نے اپنا مشن مکمل کر لیا ہے۔ میں نے ریگی اور
اس کے گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ میں نے رپورٹ اپنے چیف کو بھجوا
دی تھی اور پاور بجنسی کی امداد کا بھی مجھے سرکاری طور پر ہی حکم ملا
تھا۔“ کراؤن نے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تم نے اپنے چیف کو رپورٹ دی ہو اور

دہانہ کراؤن کی ناک سے لگانے کے بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا
ڈھکن لگا کر اسے دوبارہ اپنی پشت پر ملے ہوئے تھیلے میں ڈال دیا اور
پھر ایک کرسی گھسیٹ کر وہ اطمینان سے اس کے سامنے بیٹھ گیا۔
ٹانگرہ بھی ایک کرسی اٹھانے کے لئے بڑھا لیکن ٹانگیر نے اس کا بازو پکڑ
کر اسے روکا اور پھر اشارے سے اسے سمجھایا کہ جب تک عمران خود
بیٹھنے کے لئے نہ کہے ان کا بیٹھنا احترام کے منافی ہے تو ٹانگرہ نے ایک
بار پھر زور زور سے اثبات میں سر ملانا شروع کر دیا۔

”ٹانگیر تم برآمدے میں جاؤ اور نگرانی کرو۔ اچانک کوئی آ نہ جائے
لیکن احتیاط رکھنا تم نے برآمدے سے باہر کھلی جگہ پر نہیں جانا اور
ٹانگرہ۔ تم برآمدے کے دوسرے کونے میں جا کر نگرانی کرو گے۔“
عمران نے مڑ کر ان دونوں سے کہا اور وہ دونوں خاموشی سے مڑے اور
برآمدے کی طرف بڑھ گئے۔ چند لمحوں بعد کراؤن نے ایک جھٹکے سے
آنکھیں کھول دیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے ہلکی سی کراہ بھی
نکل گئی۔ وہ اب بڑے غور سے ماحول کو اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے
عمران کو دیکھ رہا تھا جو ایک یمنی میک اپ میں ہی تھا۔

”کک۔ کک۔ کون ہو تم۔ اور یہاں کیسے پہنچ گئے۔ کس طرح
پہنچ گئے۔“ کراؤن کے لہجے میں ایسی حیرت تھی جیسے اسے عمران کی
یہاں موجودگی کا آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود یقین نہ آ رہا ہو۔

”تمہارا نام کراؤن ہے۔ اور تم ایک یمنی ایجنٹ ہو۔ لیکن تمہیں
تو یہاں ریگی گروپ کے خاتمے کے لئے بھیجا گیا تھا جب کہ تم نے اپنا

تمہارے چیف نے ایس۔ ایس۔ اے کو رپورٹ نہ دی ہو۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔" عمران نے اسی طرح سرد اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔ "میں درست کہہ رہا ہوں۔" کراؤن نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

پوری تفصیل بتاؤ۔ کس طرح ختم کیا ہے تم نے ریگی گروپ کو جب کہ ریگی کا گروپ خاصا فعال اور تیز گروپ ہے ساڈان کا۔ عمران نے کہا تو کراؤن نے جلدی جلدی اسے وہ تمام واقعات بتانے شروع کر دیے۔

تم نے وہ لاشیں چھیک کی تھیں۔ کہ وہ واقعی ریگی اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ہی تھیں..... عمران نے منہ بنا تے ہوئے کہا۔

’کک۔ کک۔ کیا مطلب ہے حیک کرنے کی کیا ضرورت تھی جب کہ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں اور میں نے اپنی آنکھوں سے انہیں گولیاں کھا کر مرتے ہوئے دیکھا ہے.....“ کراؤن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن تم نے مادام ریکیا کو سکورنی گاؤں کے بارے میں تفصیلات کیوں بتائیں اور پھر تم نے اسے وہاں فیلڈ گاؤں میں سمجھوادیا جس میں معلوم ہے کہ ریڈیبل اکیڑیہ کا استہانی خفیہ ساتھی اڈہ ہے اور اس بارے میں معلومات مہیا کرنا بھی جرم ہے۔..... عمران نے کہا۔

”فیلڈ گاؤں کے بارے میں اسے خود علم تھا جب کہ سیکورٹی گاؤں

www.urdukorner.com

بیٹھے کراؤن کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور کراؤن کے حلق سے چیخ نکلی اور دوسرے لمحے اس کی گردن ایک سائیڈ پر ڈھلک گئی اور عمران کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ چپلے ہی وار میں بے ہوش ہو جائے کیونکہ اب وہ کراؤن کے لہجے میں خود ریکھا سے بات کرنا چاہتا تھا۔

”تم نے کیسے ان سب لوگوں کو پکڑ لیا اور یہ ریگی جہارے ہاتھ کیسے آگئی۔ کیا وہ اکیلے ہے۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے بن دبا کر کراؤن کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو دوسری طرف سے ریکھا نے بڑے فاخرانہ انداز میں اپنے آدمی راجیش کے ریڈ کاشن سے لیکر فیڈ گاؤں کے سردار کاسمیر کی مدد سے فارم ہاؤس کے تہہ خانے تک پہنچنے کے حالات تفصیل سے بتا دیے۔

”لیکن تم تو کہہ رہی تھیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ جہارے سلسلے سے لیس پڑا ہوا ہے۔ کتنے افراد ہیں یہ اور۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”ایک عورت جو یانا ہے اور چار مرد ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریکھا نے کہا۔

”کیا یہ ہوش میں ہیں۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
”نہیں۔۔۔۔۔ چپلے میں نے فیصلہ کیا تھا کہ انہیں ہوش میں لے آؤں لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ اب میں انہیں اسی بے ہوشی کے

”کراؤن۔ تم نے تو بتایا تھا کہ تم نے ریگی گروپ کا خاتمہ کر دیا ہے جب کہ ریگی یہاں میرے سلسلے میں بھی ہوئی ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے مادام ریکھا نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ ریگی جہارے سلسلے میں بھی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ کوئی مردہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے۔ اور۔۔۔۔۔ کراؤن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ تم نے تو اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن بقول اس کے اس نے فائر پروف جیکٹ پہنی ہوئی تھی اور چند گولیاں اس کے بازو اور ٹانگوں میں لگی تھیں لیکن ان میں سے کوئی مہلک ثابت نہ ہوئی۔ اس طرح وہ بچ گئی۔ اور۔۔۔۔۔ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیٹ۔ لیکن وہ جہارے پاس کیسے پہنچ گئی۔ اور۔۔۔۔۔ کراؤن نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

”یہ ہی نہیں بلکہ اس وقت میرے سلسلے پاکیشیا کی پوری بینک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ سوائے اس علی عمران کے بے بس حالت میں بندھا ہوا موجود ہے اور میں انہیں اب گولیوں سے اڑانے والی ہوں۔ تم چاہو تو میں جہاری بات ریگی سے کراؤں۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو عمران نے ٹرانسپیر کا بن دبا کر کراؤن کو بات کرنے کا موقع دینے کی بجائے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ گھمایا اور دوسرے لمحے کرسی پر بندھے

عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دینا چاہتی ہوں اور....." دیکھانے کہا۔
 "کیا وہ پنک فورس کی لڑکیاں ہوش میں ہیں۔ اور....." عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ وہ ہوش میں ہیں۔ میں نے ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہی تھی تاکہ میں ان سے معلوم کر سکوں کہ ریگی ان کے ہاتھ کیسے لگی اور انہوں نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی حریت انگیز ہے۔ اور....." دیکھا نے کہا۔

"کیا بتایا ہے۔ اور....." عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
 "انہوں نے بتایا ہے کہ ریگی اور اس کا گروپ جنگل میں بنے ہوئے جھونپڑے میں موجود تھے کہ ان لڑکیوں نے ان پر حملہ کر دیا ریگی کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا اور ریگی کو بے ہوش کر کے انہوں نے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔ وہ ریگی کو اس جھونپڑے سے اپنے ساتھ لپٹے اڑے پر لے جا رہی تھیں کہ ان کی جیب پر حملہ ہو گیا۔ میں نے ان سے بہت پوچھنے کی کوشش کی ہے کہ ریگی اور اس کے ساتھی اس جھونپڑے میں کیا کر رہے تھے اور یہ نمونے کے میزائل ان کے پاس اور کتنی تعداد میں تھے لیکن ان کا کہنا ہے کہ انہیں اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ اور....." دیکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نمونے کے میزائل ریگی کے پاس۔ کیا مطلب کیسے میزائل۔ اور....." عمران نے بھی حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ میں ان کا ذکر کرنا ہی بھول گئی تھی۔ پنک فورس اور

ریگی کو ہم نے اکٹھا ہی شکار کیا تھا۔ ان کے پاس ایک بیگ تھا جس میں ریڈ بلاسٹ میزائلوں کے نچلے حصوں کے چار نمونے موجود تھے۔ بالکل ریڈ بلاسٹ میزائلوں جیسے۔ حتیٰ کہ ان پر نام بھی لکھا ہوا ہے لیکن بقول ریگی وہ ہیں نمونے۔ اس کے چیف نے اسے اس لئے دیئے تھے تاکہ وہ ریڈیب میں داخل ہو کر اس کے سنور سے "آر۔ بی۔ ایم" کو شناخت کر سکے۔ اور....." دیکھا نے کہا۔

"سنو مادام دیکھا۔ میں خود وہاں جہارے پاس پہنچ رہا ہوں۔ میرے آنے تک تم ان میں سے کسی کو ہلاک نہ کرو گی۔ کیونکہ میں خود ریگی سے اور ان پاکیشیائی ہتھیاروں سے بات کرنا چاہتا ہوں سبھاں مجھے چند ایسی اطلاعات ملی ہیں جن کی تصدیق ضروری ہے ورنہ ریڈیب سے "آر۔ بی۔ ایم" انتہائی برسرِ اطر طور پر غائب ہو سکتے ہیں۔ سمجھ گئی ہو۔ اور....." عمران نے کہا۔
 "کیسی اطلاعات۔ اور....." اس بار دیکھا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ وہیں آکر بتاؤں گا۔ ٹرانسمیٹر بتانے والی بات نہیں ہے۔ اور....." عمران نے کہا۔
 "اوکے۔ آجاؤ۔ کب تک پہنچو گے۔ اور....." دیکھا نے قدرے ڈھیلے سے لہجے میں کہا۔

میں چار گھنٹوں میں پہنچوں گا کیونکہ سبھاں ایسے سخت حفاظتی انتظامات ہیں کہ انہیں آف کرتے کرتے تین گھنٹے لگ جائیں گے۔

ہوئے کہا۔

”جانے سے پہلے ان کا خاتمہ بھی ضروری ہے اور اس کے ساتھ ہی کراؤن اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں پر ایسا میک اپ بھی کرنا ہے کہ انہیں فوری طور پر پہچانا جاسکے“..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔

ختم شد

اور..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے..... آجاؤ۔ میں انتظار کر رہی ہوں۔ میں اپنے آدمیوں کو کہہ دوں گی۔ تم جیسے ہی فیلڈ گاؤں کے قریب پہنچو گے وہ تمہیں اپنے ساتھ میرے پاس لے آئیں گے۔ اور.....“ ریکھانے کہا۔

”میرے ساتھ میرا ایک ساتھی جوزف بھی ہو گا۔ اور.....“ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آجاؤ۔ اور اینڈ آل“..... ریکھانے کہا اور عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ٹائیگر۔ ناگرہ۔ جلدی سے اندر آجاؤ“..... عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے واپس اس کی پہلے والی جگہ پر رکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ دونوں اندر آ گئے۔

”تمہارے پاس میک اپ باکس ہے۔ تم فوراً کراؤن کا میک اپ کرنا شروع کر دو۔ اس کا قہر وقتاً جہارے جیسا ہے باقی اس کے لہجے وغیرہ کے بارے میں ہدایات تمہیں میں رستے میں دے دوں گا۔ ہم نے فوری طور پر مہمان سے ٹکنا ہے اور پھر فیلڈ گاؤں پہنچنا ہے اور ناگرہ تم جلدی سے مچھڑیوں اور سیلوں والا عمل دوبارہ دوہرانا شروع کر دو“..... عمران نے کہا۔

”ان کا کیا کرنا ہے“۔ ٹائیگر نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے کو اتارتے ہوئے کراؤن اور اس کے ساتھیوں کی طرف اشارہ کرتے

کاکا نہ آئی لینڈ حصہ دوم

مصنف — مظہر کلیم ایم اے

- کیا مادم رکھانے پنک فوس اور پاکیشٹ سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا۔ یا؟
- وہ لمحہ۔ جب پاکیشٹ سیکرٹ سروس اور پنک فوس سب پر گولیاں بارش کی طرح برسے لگیں اور چند لمحوں میں جیسے جاگتے انسان لاشوں میں تبدیل ہو گئے۔
- وہ لمحہ۔ جب جولیا کو بچانے کیلئے پنک فوس کی چیف صحافی نے اپنی جان کی قربانی دیدی۔
- وہ لمحہ۔ جب ریگی نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً تنگی کا ناچ ناچنے پر مجبور کر دیا۔ کیسے اور کیوں۔؟ انتہائی حیرت انگیز سچویشن۔
- وہ لمحہ۔ جب عمران نے ایکسٹو کو اس کی سیٹھ سے ہٹانے اور اپنے باوچی کو ایکسٹو بننے کا برسوا اعلان کر دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ کیا ایکسٹو کو علیحدہ کر دیا گیا اور سلطان ایکسٹو بن گیا۔؟ انتہائی حیرت انگیز اور دلچسپ سچویشن۔
- پنک فوس پاکیشٹ سیکرٹ سروس اور عمران کے درمیان مزید ایسا انتہائی سنسنی خیز مقابلے کا انجام کیا ہوا۔؟ آخری فتح کس کے حصے میں آئی۔؟
- انتہائی تیز رفتار اکشن۔ حیرت انگیز اور دلچسپ واقعات اور سانس روکنے والا سپنس

(شائع ہو گیا ہے)

یوسف برادرز - پاک گیٹ ملتان

ویلاگو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

پیش نمبر

شو شو پجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جلاو اور سحر کا ماہر تھا۔
شو شو پجاری جو روجوں کا عال تھا اور اس نے پاکیشٹا کے سروا اور کی روج پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی۔؟

وہ لمحہ۔ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شو شو پجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا۔؟
قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جاوگوں اور شیطوں کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا۔؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

وہ لمحہ۔ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شو شو پجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہو گیا۔ کیسے۔؟

انتہائی تیز رفتار اکشن

لاؤ

دلچسپ واقعات

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران میرزے میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈیٹر

ریڈ رنگ

مکمل ناول

مصنف مظہر کلیم ادہر

﴿﴾ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو پوری دنیا میں جعلی ادویات سپلائی کرتی تھی۔ ایسی ادویات جس سے لاکھوں مریض ایڑیاں گزر کر زکمر جاتے تھے۔ مادام اولڈوی جو جزی بوٹیوں کی بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر تھیں مگر یہی مادام ولڈوی ریڈ رنگ کی بھی سربراہ تھی۔ ایک حیرت انگیز دلچسپ اور منفرد کردار۔ مادام اولڈوی جس نے جزی بوٹیوں کی سرسبز سے فشیات کی ایک نئی قسم دریافت کر لی جسے ریڈ چلو کا نام دیا گیا۔

ریڈ چلو ایسی تباہ کن فشیات جسے دفاعی اہلکار کے طور پر دنیا میں پہلی بار استعمال کرنے کی پلاننگ کی گئی اور اس کے لئے پاکستان کو تجربہ گاہ بنایا گیا۔ کیسے؟ ﴿﴾ پاکستان کی سلامتی کے تحفظ کے لئے عمران پوری سیکرٹ سروس سمیت ریڈ رنگ کے خلاف میدان میں کود پڑا اور پھر ایک ہولناک خونریز اور انتہائی تیز رفتار مقابلے کا آغاز ہو گیا۔

﴿﴾ پاکستان سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف دو گروپس کی صورت میں علیحدہ علیحدہ میدان عمل میں اتری۔ ان دونوں گروپس کا آپس میں کوئی رابطہ نہ تھا۔ کیوں؟ ڈان جان سابقہ انگریز سیکرٹ ایجنٹ جو اب ریڈ رنگ کا عملی طور پر سربراہ تھا۔

ایک ایسا آدمی جو عمران کی فکر کا ایجنٹ تھا۔

صدیقی جس نے اپنی زندگی کی سب سے ہولناک جنگ اکیلے لڑی جبکہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی اس جنگ سے لاقطع رہے۔ کیوں؟

کیا صدیقی اس جنگ میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا؟

تصویر جس نے اپنی مخصوص فطرت کے مطابق انتہائی تیز رفتار ایکشن سے کام لیتے ہوئے ہر طرف موت کا بازار گرم کر دیا۔ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ہو سکا۔

﴿﴾ وہ لمحہ جب ڈان جان نے پاکستان سیکرٹ سروس کے دونوں گروپس کو یقینی موت کے حوالے کر دیا۔ کیا عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس واقعی ڈان جان کے مقابلے میں بے بس ہو گئے تھے۔ یا؟

﴿﴾ وہ لمحہ جب عمران نے پاکستان سیکرٹ سروس کے سب ساتھیوں کے روکنے کے باوجود ڈان جان اور مادام ولڈوی کو معاف کر دینے کا فیصلہ کر لیا۔ کیوں؟ کیا عمران کو پاکستان کی سلامتی مقصود نہ تھی۔ یا؟

﴿﴾ کیا عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس ریڈ رنگ کے خلاف اپنے مشن میں کامیاب بھی ہو سکے یا ناکامی ان کا مقدر بن گئی۔

آج ہی اپنے

قریبی یک نسل

سے طلب فرمائیں

انتہائی تیز رفتار اور خونریز ایکشن

لحمہ لحوہ تیزی سے بدلے ہوئے واقعات

بھرپور اور اعصاب شکن سسٹمز

ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈیٹر ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ڈاک ریز، سلورگول اور شلماک کے بعد عمران فریدی سیریز

میں ایک اور یادگار اور انتہائی دلچسپ ناول

مکمل ناول

ڈائمنڈ آف ڈیٹہ

مصنف مظہر کلیم بہار

ناقابلِ تاخیر علی عمران اور ناقابلِ شکست کرنل فریدی
کے درمیان خوفناک اور جان لیوا لکراؤ۔

ڈائمنڈ آف ڈیٹہ

ایک نایاب اور تاریخی شخص کے حصول کے لئے دو عظیم جاسوس آپس میں ٹکرائے

ایک ایسا لمحہ

جب علی عمران اور کرنل فریدی دشمنوں کی طرح ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں
ڈالے کھڑے تھے۔ اس لمحے کا انجام کیا ہوا؟

کرنل فریدی

جس نے عمران کو گولیوں سے چھلنی کرنے کے احکامات جاری کر دیئے اور کرنل فریدی
کی زبرد فورس نے عمران کے گرد پھیلی ہوئی شین گنوں کے فریگر دبا دیئے۔

علی عمران

جس نے کرنل فریدی کو ہر قدم پر شکست دینے کا فیصلہ کر لیا اور پھر؟

کیپٹن حمید

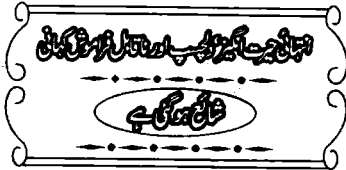
جس نے ہزاروں فٹ کی بلند پہاڑی پر چڑھتے ہوئے کرنل فریدی پر شین گن کی گولیوں
کی پوچھاڑ کر دی۔ آخر کیوں؟

گولڈن ایگل

جس نے عین آخری لمحات میں ڈائمنڈ آف ڈیٹہ اڑا لیا اور عمران اور فریدی دونوں منہ
دیکھتے رہ گئے۔

عمران اور فریدی کے درمیان خوفناک اور جان لیوا لکراؤ۔
آخری فتح کسے حاصل ہوئی؟

خوفناک ایکشن اور جان لیوا سسپنس سے بھرپور



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

کاکانہ انی لینڈ (حصہ دوم)

”جویا کی جیسے ہی آنکھیں کھلیں اس کی آنکھوں کے سامنے ایک بار تو وہی منظر فلم کی طرح چلنے لگا جب وہ سب فیلڈ گاؤں پہنچے تھے تو اچانک سر کی آواز کے ساتھ ان کے قدموں میں دھماکہ ہوا تھا اور پھر انہیں ہوش نہ رہا تھا لیکن دوسرے لمحے جب اس نے اپنے سامنے کھڑی ریکھا کو دیکھا جس کے چہرے پر انتہائی فاغرانہ اور فاتحانہ تاثرات تھے تو وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے ساتھ ہی اس نے گردن گھمائی اور پھر یہ دیکھ کر وہ حیران رہ گئی کہ اس کے ساتھ کرسیوں پر چھ عورتیں راڈز میں جکڑی ہوئی بیٹھی تھیں جن میں سے ایک یورپی قومیت کی تھی جبکہ باقی پانچ پاکیشیائی تھیں اور دوسری طرف دیوار کے ساتھ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور خاور بے ہوشی کے عالم میں زنجیروں سے بندھے تقریباً لٹکے ہوئے انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔

”تمہارا نام جو یا ہے اور تم عمران کی ساتھی ہو۔ عمران کی ساتھی ہے

اور جہارے ساتھیوں کو بے ہوشی کے دوران ہی گولیوں سے اڑا دوں
لیکن کراؤن نے مجھے منع کر دیا ہے اس طرح تمہیں چار پانچ گھنٹوں کی
مزید زندہ رہنے کی مہلت مل گئی ہے..... ریکھانے جواب دیا۔

”ہو نہر۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کی پلاننگ سو فیصد کامیاب
رہی ہے..... جو یانے بڑبڑاتے ہوئے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ
اچانک لاشعوری طور پر بول پڑی ہو۔ حالانکہ اس نے جان بوجھ کر یہ
فقہہ اس انداز میں کہا تھا کیونکہ تمام حالات جان لینے کے بعد اب
بہر حال اسے اس قید سے آزادی کے بارے میں تو کچھ کرنا ہی تھا۔

”کیا۔ کیا کہ رہی ہو۔ کیسی پلاننگ.....“ ریکھانے بے اختیار
چونک کر کہا تو جو یانے بڑے طنزیہ انداز میں مسکرا دی۔

”تو جہار! کیا خیال تھا کہ ہم لوگ احمقوں کی طرح منہ اٹھائے
جہاں اس لئے چلے آئے ہیں کہ تم ہمیں پکڑ کر بے بس کر لو۔ نہیں
مس ریکھا۔ ایسا نہیں ہے۔ تم جانتی تو ہو عمران کو۔ وہ ایسی ایسی
ترکیبیں سوچتا ہے کہ آدمی کی عقل حیران رہ جاتی ہے۔ اب وہ کسی
مجھے تم پر عقاب کی طرح جھپٹ پڑے گا.....“ جو یانے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہو نہر۔ اب تم بتاؤ گی کہ کیا پلاننگ ہے.....“ ریکھانے آگے
بڑھ کر غصیلے لہجے میں کہا۔

”جب تم عمران کو جانتی ہو تو پھر ایسے سوال کیوں کرتی ہو۔ وہ
اپنی پلاننگ اپنے ذہن تک ہی محدود رکھتا ہے۔ ہمیں تو وہ بس مہروں

تو کبھی سوچ کر کہا۔
جوانے کوں ہیں۔ جو یانے ساتھ موجود لڑکیوں کی طرف
دیکھ کر ہوتے ہوئے پوچھا۔

”بچہ تمہیک ہے۔ بچلے تعارف ہو جائے۔ مجھے تو تم جانتی ہی ہو۔
میں کھڑکیوں کی پاور بجھنی کی چیف ریکھا ہوں اور یہ ہے میری
اسسٹنٹ چیف۔ پاور میرے ساتھ جو آدمی موجود ہے اس کا نام جوش
ہے۔ جلد سے ساتھ جو ترکیبی بیٹی ہوتی ہے اس کا نام صائمہ ہے۔ یہ
جہارے پاکیشیا کی نئی تنظیم بینک فورس کی چیف ہے۔ اس کے ساتھ
اس کی ساتھی لڑکیاں ہیں جن کا نام پوچھنے کی مجھے ضرورت ہی محسوس
نہیں ہوتی اور آخر میں یہ جو غیر ملکی لڑکی بیٹی ہوتی ہے اس کا نام ریگی
ہے۔ یہ ساڈانی ہے اور ساڈان کی خفیہ ایجنسی ریگی گروپ کی چیف
ہے اور جہارے ساتھی وہ زنجیروں سے بندھے کھڑے ہیں۔ ان کے
بارے میں تو تم جانتی ہی ہو۔ اب تو تعارف مکمل ہو گیا۔ اب بتاؤ کہ
عمران کہاں ہے۔“ ریکھانے بڑے طنزیہ مگر انتہائی فاخرانہ لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ سب جہارے ہاتھ کیسے لگ گئے.....“ جو یانے ایک بار پھر
اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے نیا سوال کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو تم تمام حالات جانتا چاہتی ہو اچھا ہوتا کہ میں کراؤن کو
کال کرنے سے پہلے تمہیں ہوش میں لے آتی۔ ویسے میرا ارادہ تو نہ تھا
تم لوگوں کو ہوش میں لانے کا۔ میں نے تو یہی فیصلہ کیا تھا کہ تمہیں

کی طرح چلا رہا تھا ہے۔۔۔ جو یانے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔
 اس کا مطلب ہے کہ کراؤن کے یہاں پہنچنے تک مجھے خود باہر
 نگرانی کرنی ہوگی۔۔۔ دیکھانے کہا اور پھر وہ اپنے آدمی جوشن سے
 مخاطب ہو گئی۔

جوشن۔ تم ہمیں روکے۔ یہ لوگ خطرناک ایجنٹ ہیں۔
 جو سکتا ہے کہ کوئی شرارت کرنے کی کوشش کریں تو میری طرف سے
 اجازت ہے کہ تم شرارت کرنے والے کو چلے وہ کوئی بھی ہو،
 گولیوں سے اڑا سکتے ہو۔ میں کاشی کے ساتھ باہر نگرانی کروں گی۔ یہ
 عمران واقعی عفریت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک کسی ہلاکی طرح ہم پر
 جھپٹ پڑے۔ مجھے اس بارے میں خصوصی انتظامات کرنے پڑیں
 گے۔۔۔ دیکھانے کہا۔

ان سب کا خاتمہ ہی تو کرنا ہے۔ یہ تو کڑا ڈالو پھر عمران سے بھی
 نمٹ لیں گے۔۔۔ کاشی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

نہیں۔ کراؤن نے منع کیا ہے اور میں اس موقع پر کراؤن کی
 بات کے خلاف نہیں جانا چاہتی۔ ویسے یہ پوری طرح جے بس ہیں۔
 انہوں نے کہاں جانا ہے۔ اس کے علاوہ جوشن بھی یہاں موجود
 ہے۔۔۔ دیکھانے کہا اور پھر تہہ خانے کے بیرونی راستے کی طرف
 بڑھنے لگی۔ کاشی بھی اس کے پیچھے تھی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں اس
 تہہ خانے سے باہر جا چکی تھیں۔ اب تہہ خانے میں صرف جوشن ہی رہ
 گیا تھا۔ جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی۔

وہ ہمارا سامان کہاں ہے۔۔۔ اچانک جو لیا کے ساتھ بیٹھی ہوئی
 صلی نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا۔
 مادام کے پاس ہے اور سنو۔ تم میں سے کوئی نہیں بولے گا۔
 گھٹیں۔ ورنہ میں گولی مار دوں گا۔۔۔ جوشن نے غصیلے لہجے میں
 جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہم مجھے نہیں ہے مسٹر جوشن۔ زیادہ سے زیادہ تم سے کوئی بات
 نہیں کریں گے لیکن آپس میں بات کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
 ہم کئی گھنٹوں تک خاموش نہیں بیٹھ سکتے۔۔۔ جو یانے تیز لہجے میں
 کہا تو جوشن بے اختیار ہنس پڑا

واقعی عورتیں خاموش کیسے بیٹھ سکتی ہیں۔ بہر حال آپس میں جو
 باتیں چاہے کرتی رہو۔ لیکن ایک تو مجھ سے کوئی سوال نہ کرنا اور
 دوسرا کوئی غلط حرکت نہ کرنا۔۔۔ جوشن نے اس بار ہنستے ہوئے کہا۔
 ہم سب کو گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا۔ کیا اس کا توڑ چہارے
 پاس ہے۔۔۔ جو یانے کہا۔

ہاں۔ اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموش بیٹھی رہو۔ جوشن
 نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کاندھے سے
 مشین گن اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی۔

کیا تم میں سے کوئی ساڈانی زبان جانتا ہے۔۔۔ اچانک ریگی
 نے ساڈانی زبان میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ہاں۔ میں جانتی ہوں۔ کیوں۔۔۔ جو یانے ساڈانی زبان میں

بی جواب دیا۔

”اوه سنو اور اپنے ساتھیوں کو بھی بتا دو کہ ہم سب کا مشن مشترک ہے۔ ہم سب کو ایک دوسرے سے تعاون کرنا چاہئے۔ میں نے اس ریکھا کو چکر دیا ہے کہ یہ میزائلوں کے نمونے ہیں جبکہ یہ اصل میزائل ہے۔ میں انہیں ریڈیٹ میں سے نکال لانے میں کامیاب ہو گئی ہوں لیکن پھر اچانک چہاری ساتھی لڑکیوں نے مجھ پر اور میرے ساتھیوں پر حملہ کر دیا اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ریکھا تو احمق عورت ہے وہ تو انہیں نمونے ہی سمجھ رہی ہے لیکن کراؤن انتہائی تیز اور ذہین آدمی ہے وہ جیسے ہی جہاں پہنچے گا اور ان میزائلوں کو دیکھے گا وہ اصل بات سمجھ جائے گا اور میں نے ریکھا اور کراؤن کے درمیان ٹرانسمیٹر مہونے والی بات چیت سنی ہے۔ میزائلوں کا سنسنے ہی اس نے اچانک جہاں آنے کا فیصلہ کیا ہے ورنہ اسے جہاں آنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ وہ ریکھا کو کہہ سکتا تھا کہ ہمیں گولیوں سے اڑا دے اس لئے ہمیں فوری طور پر آزاد ہو کر جہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میزائلوں کی تعداد چار ہے۔ ان میں سے ایک مجھے دے دینا۔ باقی تین بیشک تم رکھ لینا مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔“..... ریگی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”میزائل اصل ہیں اور ریڈیٹ میں سے تم انہیں نکال لائی ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر ایسا ہوتا تو اب تک تو قیامت نہ برپا ہو چکی ہوتی۔“..... جو یا نے حریت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں جاک رہی ہوں۔ مجھے ایسے سائنسی اڈوں میں وارداتیں کرنے کی مکمل تربیت حاصل ہے اور ہمارے پاس ایسے ہتھیار اور لباس ہیں کہ جدید سائنسی انتظامات بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ ہمارے خبروں نے یہ اطلاع ہمیں مہیا کر دی تھی کہ ایک راستہ ایسا ہے جسے سپیشل وے کہا جاتا ہے اور جو بند ہے اور اس پر انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں لیکن یہ راستہ ایسا ہے کہ براہ راست سنور تک جاتا ہے۔ ہم نے اسے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور ہمارے آدمیوں نے اس رستے کے ساتھ ایک قدرتی خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا اور اس پر ایک عارضی جھونپڑا بنالیا تاکہ یہ راستہ دوسروں کی نظروں سے محفوظ رہ سکے۔ پھر ریڈیٹ کے اندر ہمارے خبر موجود تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا۔“..... ریگی نے کہا اور پھر جو یا کے اصرار پر اس نے سنور تک پہنچنے اور وہاں سے میزائل نکال لانے کی پوری تفصیل بتادی۔ اب جب تک تجربے کا وقت نہیں آئے گا یہ لوگ سنور نہیں کھولیں گے اور جب تک سنور نہ کھولیں گے انہیں میزائلوں کی چوری کا علم نہیں ہو سکتا۔ اور تجربہ ہونے میں ابھی چار روز باقی ہے۔ اس لئے ہمارے پاس کالانہ جہاز سے نکلنے کیلئے کافی وقت موجود ہے لیکن اگر کراؤن جہاں پہنچ گیا تو پھر ہماری زندگیوں کے ساتھ ساتھ باقی سب کچھ بھی ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔“..... ریگی نے تفصیل بتانے کے بعد کہا تو جو یا ریگی کے منہ سے یہ ساری تفصیلات سن کر واقعی حیران رہ گئی۔ جو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ریگی اس طرح بھی کام کر سکتی ہے اور پنک

تھیں لیکن کیا تم واقعی اس قدر بزدل ہو کہ بے بس عورتوں سے بھی ڈرتے ہو اور پانی کا گلاس تک نہیں پلا سکتے..... جو یانے کہا۔

"میں اور تم سے ڈروں گا۔ ہونہر۔ ٹھیک ہے میں لے آتا ہوں پانی..... جوشن نے کہا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد نظروں سے غائب ہو گیا لیکن جو یانے اسی طرح خاموشی بیٹھی رہی کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ جوشن کے قدموں کی آوازیں موزن مرتے ہی خاموش ہو گئی ہیں اس لئے ظاہر ہے کہ وہ آگے نہیں گیا ہو گا بلکہ وہیں رک گیا تھا۔ شاید وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کہیں اسے باہر بھیج کر جو یانے یا دوسری کوئی لڑکی کوئی شرارت تو نہیں کرتی۔ چند لمحوں بعد جوشن ایک جھٹکے سے واپس آیا لیکن پھر جو یانے اور دوسری لڑکیوں کو اسی طرح بے بس بیٹھے دیکھ کر اس کے ہجرے پر اطمینان کے تاثرات ابھرائے اور وہ منہ سے کوئی لفظ نکالے بغیر ایک بار پھر تیزی سے مڑا اور اس بار اس کے قدموں کی آواز دور تک جاتی سنائی دی۔ جو یانے بری طرح کسمپاسا شروع کر دیا۔ لیکن راڈز واقعی بے حد نائٹ تھے اس لئے وہ ان میں سے کسی طرح نکل نہ پا رہی تھی۔

"بائے۔ تم کو شش کرو۔ جہاراجسم بے حد دبلا پٹکا ہے۔ تم ان راڈز سے نکل سکتی ہو۔ جلدی کرو..... چانک صاحب نے اپنے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی سے کہا اور اس لڑکی نے جو جو یانے کو کسمپاسے دیکھ رہی تھی جو یانے کی طرح جسم کو حرکت دینا شروع کر دیا اور پھر چند لمحوں

فورس اگر اس پر حملہ نہ کر دیتی تو وہ اب تک میزائل سمیت ساڈان بھی پہنچ چکی ہوتی۔

"صالحہ۔ کیا تم پاکیشیائی اور انگریزی کے علاوہ اور کوئی زبان جانتی ہو..... جو یانے ساتھ بیٹھی صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں یونائیٹڈ کارمن کی زبان جانتی ہوں اور جہاری زبان سونس بھی جانتی ہوں۔ یہ رنگی کہیں کیا کہہ رہی تھی..... صالحہ نے چونک کر کہا تو جو یانے سونس زبان میں اسے رنگی کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتادی۔

"اوہ۔ اوہ۔ پھر تو واقعی رنگی نے حریت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے اوہ۔ پھر تو واقعی ہمیں یہاں سے فوری نکلنا چاہئے لیکن یہ راڈز تو بے حد نائٹ ہیں..... صالحہ نے کہا۔

"مسئلہ اس جوشن کا ہے۔ بہر حال میں کچھ سوچتی ہوں..... جو یانے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ جوشن سے مخاطب ہو گئی۔

"مسٹر جوشن۔ کیا تم مجھے پانی کا گلاس نہیں پلا سکتے..... جو یانے نے جوشن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم نے اجنبی زبانوں میں بات کر کے کوئی نئی پلاننگ بنائی ہے۔ ایک بات بتا دوں یہاں جہاری کوئی پلاننگ کامیاب نہیں ہو سکتی..... جوشن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان راڈز والی کر سیوں سے آزادی تو ناممکن ہے اس لئے پلاننگ کیا ہو سکتی ہے۔ ہم تو ایک دوسرے سے باتیں کر کے وقت گزار رہے

بعد ہی وہ واقعی انتہائی حیرت انگیز طور پر اپنے جسم کو اوپر کی طرف کھینچ کر اٹھا لینے میں کامیاب ہوتی گئی لیکن ابھی وہ پوری طرح باہر نہ نکلی تھی کہ جوشن کے قدموں کی آواز سنائی دی۔

”جلدی کرو۔ وہ آ رہا ہے۔ جلدی کرو مائرہ“..... صالحہ نے دے دے لیکن تیز لہجے میں کہا اور مائرہ نے کوشش تیز کر دی لیکن آخری لمحات میں اس کی ٹانگیں اس طرح مڑ گئی تھیں کہ کسی طرح بھی سید سی ہو کر باہر نہ آ رہی تھیں اور اسی لمحے جوشن ایک ہاتھ میں پانی کا جگ اور دوسرے ہاتھ میں گلاس پکڑے اندر داخل ہوا۔

”ارے۔ یہ۔ یہ۔ تم۔ اداہ۔“..... جوشن نے بو کھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے پتلی کی تیزی سے جگ اور گلاس جھک کر زمین پر رکھے اور پھر سیدھا ہو کر اس نے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اتار لی لیکن عین اسی لمحے مائرہ کرسی کی گرفت سے آزاد ہو چکی تھی اور پھر واقعی مائرہ نے حیرت انگیز برق رفتاری کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوشن پر چھلانگ لگا دی۔ مائرہ کی یہ چھلانگ اس قدر تیز رفتار تھی کہ جوشن کو مشین گن کا ٹریگر دبانے کی بھی مہلت نہ مل سکی اور مائرہ اس سے نکل آ گئی۔ وہ دونوں ایک دوسرے سے نکل کر ایک دھماکے سے نیچے گرے۔ مشین گن جوشن کے ہاتھوں سے نکل کر دور جا گری تھی لیکن جوشن بھی خاصا ماہر لڑاکا تھا۔ اس نے نیچے گرتے ہی انتہائی مہارت سے دہلی پتلی مائرہ کو واپس اچھال دیا اور مائرہ اچھل کر پشت کے بل اپنی کرسی کے سلسلے فرش پر گر گئی لیکن جس طرح وہ گری

تھی اسی طرح وہ یکٹ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ جوشن بھی اسے اچھالنے کے بعد یکٹ اچھل کر کھڑا ہو گیا تھا۔

”مم۔ مم۔ مم۔ میں جہادری ہڈیاں توڑ دوں گا“..... جوشن نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں مائرہ پر حملہ کر دیا لیکن مائرہ تو واقعی پتلی بنی ہوئی تھی وہ اس قدر تیزی سے سائیڈ پر ہئی کہ جو یا بھی اس کی پھرتی پر دل ہی دل میں عیش عیش کر اٹھی۔ جوشن نے بھی مائرہ کے یکٹ ایک طرف ہٹنے ہی اپنے جسم کو انتہائی ماہرانہ انداز میں موڑا لیکن مائرہ اس دوران باقاعدہ قلابازی کھا کر سید سی بھی ہو چکی تھی اور اس نے انتہائی حیرت انگیز طور پر پانی سے بھرا ہوا جگ بھی ساتھ ہی اٹھا لیا تھا دوسرے لمحے اس نے جگ میں موجود پانی مڑتے ہوئے جوشن کے منہ پر زور سے بھیٹا تو جوشن بے اختیار جھجٹا ہوا نیچے کی طرف ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔ اس کی دونوں آنکھیں پانی کی ضرب لگنے سے بے اختیار بند ہو گئی تھیں اور لاشعوری طور پر جوشن نے اپنے دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھے ہی تھے کہ مائرہ نے اپنی برق رفتاری قائم رکھتے ہوئے پوری قوت سے جگ اس کے سر پر دے مارا اور جوشن چیخ مار کر نیچے گرا اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ مائرہ کی لات حرکت میں آئی اور جوشن اس کے جوتے کی ضرب کھا کر جھجٹا ہوا دوبارہ نیچے گرا۔ پھر تو جیسے مائرہ کی لات میں کوئی آٹو بینک مشین سی فٹ ہو گئی۔ اس نے اس قدر مہارت اور برق رفتاری سے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے جوشن کی کنسٹی پر مسلسل لاتیں ماریں

کہ چند لمحوں بعد ہی جوش کا جسم ساکت ہو چکا تھا۔ مارہ بجلی کی سی تیزی سے مڑی اور اس نے جھپٹ کر ایک طرف پڑی ہوئی جوشن کی مشین گن اٹھالی۔

"اسے مت مارنا مارہ۔ ابھی اس سے کام لینا ہے"..... یکفخت جولیا نے کہا اور مارہ نے مشین گن نیچے کر لی۔ وہ بری طرح ہانپ رہی تھی لیکن اس کا چہرہ کامیابی کی چمک سے جگمگا رہا تھا۔

"جلدی کرو ہمیں آزاد کرو"۔ اس بار صالٹھ نے کہا اور مارہ تیزی سے کرسیوں کے عقب میں گھومتی ہوئی سب سے پہلے اپنی چیف صالٹھ کی کرسی کے عقب میں آئی اور دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صالٹھ کی کرسی کے راڈز غائب ہو گئے اور صالٹھ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

"باقی ساتھیوں کو بھی کھولو۔ میں دروازے کو چمک کر قرتی ہوں"..... صالٹھ نے کہا اور اس راستے کی طرف دوڑ پڑی جو باہر کو جاتا تھا۔ مارہ نے مشین گن اسے پکڑا دی تھی۔ مارہ نے اپنی دوسری ساتھیوں کو آزاد کرنا شروع کر دیا۔

"سیدھیاں اوپر جاری ہیں"..... صالٹھ نے واپس آکر کہا۔

"ارے مس جولیا کو تو آزاد کرو"..... صالٹھ نے کہا اور مارہ تیزی سے جولیا کی کرسی کے عقب میں آئی اور اس نے جولیا کو بھی راڈز کی گرفت سے آزادی دلادی۔

"شکر یہ مارہ"..... جولیا نے مسکراتے ہوئے مارہ سے کہا اور تیزی سے فرش پر پڑے جوشن کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جھک کر

جوشن کی تلاش لینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد وہ ایک لمبی گردن والی بوتل باہر نکال لینے میں کامیاب ہو گئی۔ بوتل میں سرخ رنگ کا محلول بھرا ہوا تھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اس محلول کو دیکھا اور پھر تیزی سے وہ صفدر کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اس محلول کے بارے میں اچھی طرح جانتی تھی چنانچہ اس نے صفدر کے قریب جا کر بوتل کو تیزی سے ہلایا اور پھر اس کا ڈھکن کھول کر اس کا دہانہ صفدر کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹالی۔ اس کے منہ پر انگوٹھا رکھ کر اس نے اسے ایک بار پھر ہلایا اور پھر انگوٹھا ہٹا کر اسے تنور کی ناک سے لگا دیا۔ اسی طرح اس نے چند ہی منٹ میں کیپٹن شکیل اور خادو کو بھی شیشی کے محلول سے بننے والی گیس سونگھا دی۔ اسی لمحے صفدر ہوش میں آنے لگ گیا۔

"ارے مس ریگی کو تم نے نہیں کھولا۔ ابھی اسے بھی کھولو۔ یہ اب ہماری ساتھی ہیں"..... جولیا نے مڑ کر دیکھتے ہوئے کہا ریگی اسی طرح کرسی میں جکڑی ہوئی خاموش یہ بھی تھی۔

"مارہ۔ مس ریگی کو کھول دو۔ مس جولیا جب اسے ساتھی کہہ رہی ہیں تو یہ ساتھی ہی ہیں"..... صالٹھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور مارہ سر ہلاتی ہوئی ریگی کی طرف بڑھ گئی۔ اسی لمحے صفدر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"ہوش میں آؤ صفدر۔ ہم خطرناک پوزیشن میں ہیں"..... جولیا نے تیز لہجے میں کہا تو صفدر کا جسم ایک جھٹکا کھا کر سیدھا ہو گیا۔ جولیا

اسی انتظار میں تھی کیونکہ بے ہوش آدمی کی زنجیریں کھولنا اور پھر اسے سنبھالنا زیادہ مشکل تھا سہ تاجی جب صفدر پوری طرح ہوش میں آگیا تو جو یانے جلدی سے اس کی زنجیریں کھولنا شروع کر دیں اور جب تک صفدر آزاد ہوتا۔ دوسرے ساتھی بھی یکے بعد دیگرے ہوش میں آتے چلے گئے۔

"یہ سب کیا ہے جو یا۔" صفدر نے آزاد ہوتے ہی کہا۔
 "چپلے ساتھیوں کو کھولو۔ پھر بات ہوگی۔" جو یانے نے کہا اور تیزی سے مڑ کر وہ صالحہ اور اس کی ساتھیوں کی طرف بڑھ گئی جو سیڑھیوں پر کھڑی آہستہ آہستہ ایک دوسرے سے باتیں کر رہی تھیں۔
 "اوہ۔" پھر یقیناً باہر لوگ موجود ہوں گے۔ اب یہاں سے نکلنا مسئلہ بن جائے گا۔" صالحہ نے کہا۔

"جوشن باہر کی ساری صورتحال بتائے گا۔ ہمیں سب سے چپلے ان میزائلوں پر قبضہ کرنا ہے۔" جو یانے نے کہا اور تیزی سے فرش پر بے ہوش پڑے جوشن کی طرف بڑھ گئی۔

"لیکن اگر اس پر تشدد کیا گیا تو یہ چھنے گا اور باہر موجود افراد کو معلوم ہو جائے گا اور ہمارے پاس صرف ایک مشین گن ہے۔" صالحہ نے کہا۔

"صفدر۔ عمر ان والا طریقہ استعمال کر دو اس پر۔ اس سے معلومات حاصل کرو۔" جو یانے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مطلب ہے وہ گردن پر پیر رکھ کر پوچھ گچھ والا طریقہ۔ لیکن میں

جو یا۔ مجھے اس کا تجربہ نہیں ہے۔" صفدر نے کہا۔
 "تو اب تجربہ کر لو۔ جلدی کرو۔" جو یانے تیز لہجے میں کہا۔
 "ایک منٹ۔ میں کرتا ہوں یہ تجربہ۔ اس سے پوچھنا کیا ہے۔" تنویر نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔
 "باہر کی پوزیشن معلوم کرو۔" جو یانے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں یہاں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ ہم یہاں بے بس ہیں۔ اگر اوپر کوئی موجود ہوتا تو جوشن کے پچھنے اور گرنے کے دھماکے کی آواز سن کر اب تک یہاں آچکا ہوتا۔ اسے ختم کر کے ہمیں فوراً باہر جانا چاہئے۔" ریکی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" تنویر اس کی گردن توڑ دو۔ مس ریکی کی بات درست ہے۔ ہمیں سب سے چپلے اس قید خانے سے باہر نکلنا چاہئے۔" جو یانے نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پھر وہ سب ایک ایک کر کے آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر کی طرف بڑھنے لگیں۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ صالحہ سب سے آگے تھی۔ اس نے کھلے دروازے کے قریب رک کر سر دوسری طرف نکالا اور پھر ایک جھٹکے سے واپس مڑی۔

"اوپر ایک بڑا ہال کمرہ ہے۔ جو خالی ہے۔ آؤ۔" صالحہ نے کہا اور تیزی سے دروازے کی دوسری طرف چلی گئی۔ دوسرے لمحے ایک ایک کر کے وہ سب اس ہال کمرے میں پہنچ گئے۔ ہال خاکبرہ ہر قسم کے فرنیچر سے خالی تھا البتہ ایک طرف دیوار کے اندر ایک بڑی سی الماری

موجود تھی۔ ہال کمرے کا ایک ہی دروازہ تھا جو بند تھا۔ جو لیا اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھی جبکہ صاف نے دیوار میں نصب اس الماری کا رخ کیا اور اس نے الماری کھولی تو دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسرت کی جھلکیاں نمایاں ہو گئیں۔ اس الماری میں دوسرے بیگز کے ساتھ ساتھ وہ بیگ بھی موجود تھا جس میں چار میزائل تھے۔ ریگی بھی ان کے ساتھ تھی۔ الماری میں ریگی اور اس کے ساتھیوں کے بیگ بھی موجود تھے۔

”یہ میزائل والا بیگ تم اٹھا لو مس صاف۔ میں اپنا بیگ اٹھا لیتی ہوں۔ ہمیں اب فوری طور پر یہاں سے نکلنا چاہیے۔“ ریگی نے کہا اور صاف نے میزائلوں والا بیگ اٹھا لیا اور ریگی نے آگے بڑھ کر اپنا بیگ اٹھا لیا اور اسے باہر نکال کر اس نے تیزی سے اسے کھولا اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے بیگ کے اندر اس کے لباس کے ساتھ ساتھ وہ دونوں ہسٹول بھی موجود تھے جو اس نے میزائل پرانے کی غرض سے استعمال کئے تھے۔ اس نے لباس کی بجائے وہ دونوں ہسٹول اٹھا لئے۔

”باہر ایک راہداری ہے اور اس راہداری کے باہر مسلح محافظ موجود ہیں۔“ جو لیا کی آواز سنائی دی اور صاف اور اس کی ساتھی لڑکیاں بھی جو لیا کی بات سن کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئیں۔ اسی لمحے ریگی نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے نوکدار ہسٹول کا رخ دروازے کی طرف کیا جہاں اس وقت پنک فوئرس اور پاکیشیا سیکرٹ

سروس کا پورا گروپ موجود تھا اور ٹریگر بادیوں نے دوسرے لمحے ہسٹول کی نوک سے سرخ رنگ کے دھوئیں کی دھار سی نکلی اور پلک جھپکنے میں یہ دھار دونوں گروپوں پر چھا گئی۔ وہ دونوں گروپس باہر کی طرف ہی متوجہ تھے اس لئے انہیں دھوئیں کا احساس ہی نہ ہوسکا تھا اور جب احساس ہوا تو ان کے لئے بچاؤ کا کوئی راستہ ہی باقی نہ رہا تھا۔ وہ سب اس طرح تیزی سے گر کر بے حس و حرکت ہوتے چلے گئے جیسے انتہائی زہریلی دوا کے چھپکنے سے تشاات الارض گر کر ایک لمحے کے لئے حزب کر ساکت ہو جاتے ہیں۔ دھواں تیزی سے سارے ہال میں پھیلتا چلا گیا۔ ریگی نے سانس روک رکھا تھا وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اس نے صاف کے ہاتھ سے وہ بیگ چھین لیا جس میں میزائل موجود تھے اور پھر وہ واپس مڑی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے والا بیگ جس میں اب صرف لباس موجود تھا۔ اٹھا لیا اور پھر دوڑتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی جو نیچے تہہ خانے میں جاتی تھیں۔ سانس اس نے روکا ہوا تھا۔ نیچے پہنچ کر اس نے بہت تو میزائلوں والے بیگ کو اپنی پشت پر باندھا اور پھر دوسرے بیگ سے لباس نکال کر انتہائی برق رفتاری سے پہننا شروع کر دیا۔ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ اب سرخ سے عسلی ہو گیا تھا اور آنکھیں تقریباً پھٹنے کے قریب تھیں لیکن اس نے پھر بھی اپنا سانس روک رکھا تھا۔ لباس پہننے کے بعد اس نے بے اختیار زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا اور اس کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔ جب وہ پوری طرح نارمل ہو گئی تو اس کے

کی اور پھر اس کی مشین گن کی آواز بھی ان چاروں کی مشین گنوں کی آوازوں میں شامل ہو گئی لیکن اس کی مشین گن چلتے ہی برآمدہ انسانوں جیچوں سے گونج اٹھا اور وہ چاروں اچھل اچھل کر نیچے کرے اور بری طرح ترچنے لگے۔ ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر دور جا گری تھیں۔ ریگی تیزی سے برآمدے کی سائیڈ میں موجود اوپر جاتی ہوئی سڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ سڑھیاں چڑھ کر اوپر کھلی چھت پر پہنچ گئی۔ اوپر پہنچ کر وہ جھکے جھکے انداز میں عقبی طرف کو بڑھی۔ گھپ اندھیرے میں ظاہر ہے اسے واضح نظر نہ آ رہا تھا لیکن جھک کر چلنے کی وجہ سے چھت کا اختتام اسے نظر آ گیا۔ اس نے آگے بڑھ کر اوپر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس نے نیچے اندھیرے میں جھلانگ لگا دی۔ اسے معلوم تھا کہ اندر فائرنگ کی آوازیں سن کر عمارت کے گرد موجود سب افراد لانا عمارت کے صدر دروازے کی طرف ہی دوڑے ہوں گے اور اس وقت عقب میں کوئی آدمی نہ ہوگا۔ جہاں تک چھت سے نیچے زمین تک گہرائی کا تعلق تھا اس کا بھی اسے اندازہ تھا اس لئے اس نے بڑے اطمینان سے نیچے جھلانگ لگادی تھی اور پھر وہ نیچے ایک چھڑی میں جا گری اور رول ہوتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد اس کا جسم رکاوٹ وہ اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ گو میزائلوں والے بیگ مٹی وجہ سے رول ہوتے ہوئے اس کے جسم کو شدید تکلیف محسوس ہوتی تھی لیکن جس قدر اہم یہ میزائل تھے اس کے مقابلے میں یہ تکلیف اس کے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھی مشین گن اس کے ہاتھ

بھرے پر بے اختیار مسکراہٹ سی دوڑ گئی اور اب وہ پورے اطمینان سے چلتی ہوئی سڑھیاں چڑھ کر دوبارہ اوپر والے کمرے میں پہنچ گئی۔
 "تم بھماندہ ملکوں کے اجنبث۔ تم ہوتے ہی احمق ہو۔ میں نے صرف اس لئے تمہیں جان سے نہیں مارا کہ تم نے میرے ساتھ تعاون کیا تھا۔۔۔۔۔۔ ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جھک کر صاف کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن جھپٹی لی۔ نوک دار اور چھٹی نال والا پستول دونوں کو اس نے میزائلوں والے بیگ میں پھینک دی ڈال لیا تھا۔ اب اس کے ہاتھوں میں صرف مشین گن تھی۔ مشین گن پکڑے ہو تیزی سے اس راہداری میں آگے بڑھتی چلی گئی۔ راہداری کے آخری سرے پر پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رک گئی۔ اس نے آہستہ سے سر باہر نکالا اور سر پر ہڑے ہوئے شیشے کے جار میں سے اس نے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ دوسرے لمحے وہ اطمینان سے برآمدے میں پہنچ گئی۔ برآمدے میں چار مسلح افراد موجود تھے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کون ہے۔۔۔۔۔۔ اچانک ان چاروں نے مڑ کر ریگی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے ان میں سے ایک نے ریگی پر مشین گن کا فائر کھول دیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ تم بھماندہ ملکوں کے لوگ حقیر کیڑے۔ تم ریگی کا مقابلہ کر سکتے ہو۔۔۔۔۔۔ ریگی نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا کیونکہ مشین گن سے نکلنے والی گولیاں اس کے لباس کے قریب پہنچ کر خود بخود سائیڈوں پر مڑ جاتی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن سیدھی

شہری آبادی وہاں سے کتنی دور ہے اور ظاہر ہے رات کے گھپ
 صحرے میں اسے یہ سب کچھ معلوم نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن استادہ جانتی
 تھی کہ اگر وہ مسلسل چلتی رہی تو بہر حال وہ کسی ایسی جگہ ضرور پہنچ
 جائے گی جہاں سے وہ شہری آبادی کا رخ کر سکے۔ سہتاچہ کچھ در تک لیٹے
 مہینے کے بعد جب اس کا سانس نارمل ہو گیا تو وہ ایک بار پھر اٹھی اور
 ساتھ پڑی ہوئی مشین گن اٹھا کر آگے بڑھنے لگی لیکن اب وہ دوڑ نہ رہی
 تھی بلکہ چل رہی تھی لیکن بہر حال اس کی رفتار قدرے تیزی تھی۔ کچھ
 دور آنے کے بعد وہ اچانک ٹھنک کر رک گئی۔ اسے دور گھپ
 صحرے میں روشنی چمکتی ہوئی دکھائی دی تھی لیکن یہ روشنی صرف
 ایک باریجی تھی۔ وہ کچھ دیر کھڑی اس طرف دیکھتی رہی پھر
 صحرے کے اس نے مشین گن گھاس پر رکھی اور ساتھ ہی موجود
 ایک اونچے درخت پر چڑھنے لگی۔ کافی اوپر جانے کے بعد وہ رکی اور
 صحرے کے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔
 اب اسے روشنی دوبارہ نظر آنے لگ گئی تھی۔ بلندی پر ہونے کی وجہ
 سے اس نے جبک کر لیا تھا کہ یہ روشنی کسی جھونپڑے کے دروازے
 کے دروازے باہر نکل رہی تھی۔ شاید پہلے یہ روشنی باہر نکالی گئی تھی پھر
 اندر لے جاتی گئی تھی اسی لئے اسے بعد میں نظر نہ آئی تھی۔
 صحرے میں اس نے جھونپڑے کی سمت کا اچھی طرح جائزہ لیا اور پھر
 مدھمت سے اتر کر اس نے مشین گن اٹھائی اور اس جھونپڑے کی طرف
 روانہ ہو گئی۔ تقریباً نصف گھنٹے تک چلنے کے بعد وہ اس جھونپڑے کے

میں تھی۔ بھاڑی پر گرنے کی وجہ سے دھماکہ بھی نہ ہوا تھا اور عمارت
 کے عقب میں دور دور تک جنگل پھیلا ہوا تھا۔ اس لئے اب وہ نسبتاً
 محفوظ تھی۔ وہ اٹھ کر تیزی سے چلتی ہوئی آگے نسبتاً گھنے جنگل کی طرف
 بڑھتی چلی گئی۔ بھاری اور بو جھل لباس کی وجہ سے اسے تیز چلنے میں
 کافی دقت ہو رہی تھی اس لئے گھنے جنگل میں پہنچتے ہی اس نے تیزی سے
 لباس اتارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے لباس اتار کر اسے سمیٹا
 اور پھر اسے اپنی کمرے کے گردوسی کی طرح باندھ لیا۔ وہ اس انتہائی قیمتی
 اور کارآمد لباس کو ضائع نہ کرنا چاہتی تھی۔ لباس کو کمرے سے باندھ کر وہ
 تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی۔ اب اس کی رفتار پہلے کی نسبت کافی تیز
 تھی۔ اسے معلوم تھا کہ وہ جتنی دور نکل جائے گی اتنی ہی محفوظ رہے گی
 چونکہ اس کا رخ گاؤں سے مخالف سمت میں تھا اس لئے اسے معلوم تھا
 کہ وہ جلد ہی اتنے فاصلے پر پہنچ جائے گی کہ پھر کسی کے لئے بھی اسے
 تلاش کرنا ناممکن ہو جائے گا اور تقریباً ایک گھنٹہ تک مسلسل اور تیز
 رفتاری سے دوڑنے کی وجہ سے اب اس کا سانس بری طرح بھول گیا
 تھا اور چونکہ وہ فیملہ گاؤں سے اب کافی دور آچکی تھی اس لئے وہ درختوں
 کے ایک جھنڈ میں لیٹ کر زور زور سے سانس لینے لگی۔ اس کا پورا جسم
 پسینے میں جھبک گیا تھا۔ لیکن وہ مطمئن تھی کہ وہ نہ صرف دشمنوں
 کے نزعے سے نکل آنے میں کامیاب ہو گئی ہے بلکہ وہ "آر۔ بی"
 میزائل بھی لے آنے میں کامیاب ہو گئی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ اب
 اس کے لئے یہ تھا کہ اسے معلوم نہ تھا کہ وہ اس وقت کہاں ہے اور

قرب پہنچ گئی اور اب اس کے چہرے پر حریت کے تاثرات ابھرائے تھے کیونکہ جھونپڑے کے باہر ایک نئے مائل کی جیب بھی موجود تھی لیکن چونکہ اس کے اندر یا باہر کوئی لائٹ نہ جل رہی تھی اس لئے وہ اندھیرے کا جز بنی ہوئی تھی اللہ اب قریب پہنچ کر وہ اسے دیکھ سکتی تھی۔ جیب کو دیکھ کر اسے اندازہ ہو گیا کہ جھونپڑے میں ایک سے زیادہ افراد ہو سکتے ہیں اس لئے ہاتھ میں مشین گن پکڑے وہ احتیاط بھرے انداز میں قدم بڑھاتی جھونپڑے کے دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ دروازہ بند تھا لیکن اس کی درزوں سے روشنی باہر آرہی تھی۔ ریگی نے درز سے آنکھ لگا دی اور جھونپڑے کا ایک حصہ اسے نظر آنے لگا وہاں ایک مخصوص ساخت کی رافٹل اور دس کے قریب مردہ جنگلی خرگوشوں کے جسم پڑے ہوئے نظر آرہے تھے۔ اندر خاموشی تھی۔ وہ آہستہ سے آگے بڑھی اور دروازے کی دوسری طرف چلی گئی یہاں بھی ایک درز تھی لیکن یہ پہلی درز سے نسبتاً زیادہ باریک تھی۔ اس نے اس سے آنکھ لگا دی تو اس بار اسے جھونپڑے کا دوسرا حصہ نظر آنے لگا۔ یہاں بستر بچھا ہوا تھا اور بستر پر ایک ادھیر عمر آدمی جس کی سفید مونچھیں تھیں لیٹا ہوا تھا۔ سائیڈ پر ایک لیپ جل رہا تھا لیکن اس کی روشنی کو انتہائی کم کر دیا گیا تھا۔ اس ادھیر عمر آدمی کی آنکھیں بند تھیں اور وہ اطمینان سے سویا ہوا تھا یا سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ ریگی جلد لمحے کھڑی سو جتی رہی۔ ایک بار تو اس کے ذہن میں آیا کہ وہ چوٹی نال والے پستول سے اس کا خاتمہ کر دے اور دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو

پہنچے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا کیونکہ اس وقت اس کا سب سے بڑا مسئلہ سمٹوں کا تھا۔ اسے شہری آبادی کی سمت کا علم نہ تھا اور وہ یہ نہ چاہتی تھی کہ جیب حاصل کر کے وہ اسے چلاتی ہوئی کہیں دوبارہ فیلڈ میں ہی نہ پہنچ جائے۔ اس طرح وہ دوبارہ پکڑی جاسکتی تھی۔ سناچہ وہ پیچھے ہٹی اور پھر اس نے دروازے پر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کی

۔ کون۔ کون ہے باہر۔ فوراً ہی اندر سے ایک ڈری ڈری سی سنائی دی لیکن ظاہر ہے ریگی نے کیا جواب دینا تھا اللہ اب اس نے مشین گن کو دیوار کے ساتھ جان بوجھ کر اس طرح رکھا کہ ہلکی سی جھونپڑا ہو جائے اور پھر وہ اور پیچھے ہٹتی چلی گئی تاکہ اندر موجود آدمی

۔ کون ہے باہر۔ کون ہے۔ میرے پاس رافٹل ہے۔ کون ہے۔ جواب دے۔ اندر سے اس آدمی کی اس بار قدرے سختی ہوئی آواز سنائی دی لیکن ریگی خاموش کھڑی رہی۔ وہ آدمی کچھ دیر تک تو آوازیں دیتا رہا پھر خاموشی طاری ہو گئی اللہ اب اندر روشنی پہلے کی نسبت تیز ہو گئی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلنے کی آہستہ سی آواز سنائی دی اور ریگی نے جسم تن سا گیا پھر دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ہاتھ میں رافٹل اٹھائے وہ آدمی ٹیٹل اچھل کر باہر آیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنہلے۔ اس نے اس پر جھلانا لگا دی۔ اس آدمی کے حلق سے چیخ نکلی۔ اس نے تیزی سے مرنے اور سنہلنے کی کوشش کی لیکن ریگی اسے گھسیٹتی

چند سکا تھا بلکہ سانس میں گر گیا تھا۔ رنگی مڑی اور باہر آکر اس نے
 اس کی رائفل اور اپنی مٹین گن اٹھائی اور دوبارہ جھونپڑے میں آگئی۔
 کھڑکے گئے غرگو شوں کے ساتھ ہی ایک تیز شکاری چاقو بھی پڑا ہوا تھا
 اطمینان سے اس آدمی کے سلسے بیٹھ گئی اور پھر اس نے اس آدمی
 کے بچے پر تھوڑے شروع کر دیے۔ تیسرے تھوڑے اس آدمی کے
 منہ سے جھنجھکی اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں ایک جھنجھکے سے
 کھل گئیں اور رنگی نے اسے بازو سے پکڑ کر سیدھا کر دیا۔ اب چونکہ وہ
 بوش میں آگیا تھا اس لئے وہ پہلو کے بل نہ گرا۔ رنگی نے شکاری چاقو
 اٹھا کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

تم۔ تم۔ تم۔ تم۔ تم عورت ہو اور یہاں۔ یہ سب کیا ہے۔
 اس آدمی نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

سنو۔ میں تمہیں ہلاک نہیں کرنا چاہتی۔ صرف تم سے چند
 معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم درست جواب دو گے تو اپنی زندگی
 بچا لو گے اور اپنی ہڈیاں بھی۔ ورنہ یہاں اس جنگل میں تم خود
 ہتھکڑی ہو کہ چھاری چھین سننے والا بھی دور دور تک کوئی موجود نہیں
 ہے۔ رنگی نے سر دھجے میں کہا۔

تم۔ تم۔ تم۔ میں جو جانتا ہوں وہ سب بتا دوں گا۔ میں تو شکاری
 ہوں۔ تم۔ تم۔ تم۔ تم کون ہو۔ اس آدمی نے خوفزدہ لہجے میں
 کہا۔

پہلے اپنا نام بتاؤ اور اپنے متعلق بھی پوری تفصیل بتاؤ۔ تفصیل

ہوئی جھونپڑے کی دیوار تک لے گئی اور پھر اس نے انتہائی برقی
 رفتاری سے اسے اٹھا کر زمین پر پھینک دیا۔ اس آدمی کے حلق سے ایک تیز
 جھنجھکی نکلی۔ اس کا جسم کئی بار سمٹا اور پھیلا اور پھر ساکت ہو گیا۔ رنگی
 نے بڑے ماہرانہ انداز میں اسے اس انداز میں پٹا تھا کہ اس کی گردن
 میں بل پڑ گیا تھا اور اس بل کی بدولت اس کا سانس رک گیا تھا اور وہ
 بے ہوش ہو گیا تھا۔ رنگی جلدی سے آگے بڑھی اور اس نے جھک کر
 ایک ہاتھ سے اس کا سر اور دوسرے ہاتھ سے اس کا کندھا پکڑا اور پھر سر
 والے ہاتھ کو اس نے مخصوص انداز میں جھٹک دیا اور اس کے ساتھ ہی
 وہ سیدھی ہو گئی۔ اب وہ آدمی سانس لینے لگ گیا تھا۔ رنگی کو معلوم
 تھا کہ اگر فوری طور پر اس کی گردن میں آنے والا یہ مخصوص بل سیدھا
 نہ ہوا تو چند لمحوں بعد ہی اس کی موت واقع ہو جائے گی۔ اس لئے اسے
 زندہ رکھنے کے لئے اس نے فوری کارروائی کی تھی پھر اس نے جھک کر
 اسے بازو سے پکڑا اور کھینچتی ہوئی جھونپڑے کے اندر لے گئی۔ اندر
 اسے لٹا کر اس نے اوپر اوپر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں جھک
 اٹھیں۔ شکار کئے گئے غرگو شوں کے ساتھ ہی نالٹوں کی دسی کا ایک
 بنڈل موجود تھا۔ اس نے بنڈل اٹھایا اور اسے کھول کر اس نے سب
 سے پہلے اس آؤں کو منہ کے بل اٹھا لیا اور پھر اس کے دونوں ہاتھ
 عقرب میں کر کے دسی سے اچھی طرح باندھ دیے۔ پھر باقی ماندہ دسی
 سے اس کے پیر باندھے اور اسے سیدھا کر کے اس نے کھینچ کر اسے
 جھونپڑے کی دیوار کے ساتھ بیٹھا دیا جو نکدہ وہ بے ہوش تھا اس لئے وہ

استہائی خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

ہے..... رنگی نے پوچھا۔
 - بتاؤ فیلڈ گاؤں کہاں سے کس سمت میں اور کتنے فاصلے پر

”تمہاں سے دس بارہ کھو میٹر دور مغرب کی طرف ہے..... ہر من
نے جواب دیا اور ریگی نے اس طرح سر ہلایا جیسے اسے یقین آگیا ہو کہ
ہر من واقعی جو کچھ بتا رہا ہے درست بتا رہا ہے۔
”تمہاں سے شہری آبادی کس سمت میں اور کتنے فاصلے پر ہے۔“
ریگی نے پوچھا۔

”جنوب مغرب کی طرف ہے اور یہاں سے تقریباً ایک سو پچھتر کلو میٹر کا فاصلہ تو ہوگا“..... ہر من نے جواب دیا۔

”رستے میں کہنے گاؤں آتے ہیں..... ریگی نے پوچھا۔

”گلوں تو تین چار آتے ہیں لیکن وہ روڈ سے ہٹ کر ہیں۔ ہر من نے جواب دیا۔

روڈ کے علاوہ جنگل میں سے شہری آبادی تک جانے کا کوئی اور راستہ آتا ہے۔ سنو - سنو - میری بات سنو - میں نے فوری طور پر جہادی جیب پر بیٹھ کر شہری آبادی تک پہنچنا ہے۔ اس طرح کہ راستے میں کوئی ہمیں نہ دیکھ سکے کیونکہ میرے دشمن فیلڈ گاؤں کے گرد مجھے گھن کر رہے ہیں۔ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو میں تمہیں ساتھ لے لیتی ہوں۔ شہر پہنچ کر میں تمہیں آزاد کر دوں گی ورنہ دوسری صورت میں تمہیں یہاں ہلاک کر کے میں جیب لے کر خود چلی جاؤں

سے مطلب یہ ہے کہ شہر میں تم کہاں رہتے ہو۔ کیا کرتے ہو۔ پوری تفصیل بتاؤ.....' رنگی نے ہاتھ میں موجود شکاری چاقو کی دھار پر انگلی پھرتے ہوئے کہا۔

میرا نام ہرمن ہے۔ میں ایک بزنس کمپنی کا ڈائریکٹر ہوں۔ غیر شادی شدہ ہوں۔ اکیلا رہتا ہوں۔ گریڈ کالونی میں میری رہائش گاہ ہے۔ میں شکاری ہوں۔ سب سے بڑی شکار کھیلتا ہوں۔ کئی کئی روز تک شکار کھیلتا رہتا ہوں پھر واپس چلا جاتا ہوں۔ آج مجھے یہاں آنے ہوئے دوسرا روز ہے۔..... ہرمن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 "یہ بتاؤ یہاں سے فیڈ گاؤں کتنی دور ہے۔..... رنگی نے پوچھا تو
 ہرمن چونک بڑا۔

”فیڈ گاڈز۔ مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو اور تم اس وقت رات کے بجائے پہر یہاں کیسے آئی ہو..... ہر من نے اس بار حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ اس کی بات اور بات کرنے کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اب ذہنی طور پر خاصا سنبھل چکا ہے۔ لیکن دوسرے لمحے رنگی کا ہاتھ حرکت میں آیا اور جھونڈا ہرمن کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا رنگی نے چاقو سے اس کی گردن پر ایک لمبی سی غراش ڈال دی تھی۔

”یہ صرف وار تنگ ہے ورنہ یہ چاقو ہمارے سینے میں بھی اتر سکتا ہے۔“ تجھے۔ صرف میرے سوالوں کا جواب دو اور بس“..... رنگی نے غصے سے کہنا۔

”پپ۔ پپ۔ پو چھو۔ میں بتاؤں گا۔ بتاتا ہوں“..... ہر من نے

بھر ہرمن کی رانفل اور اپنی مشین گن اٹھالی۔
 "اگر تم اجازت دو تو میں شکار کئے گئے خرگوش ساتھ لے لوں۔
 جہاں پڑے تو خراب ہو جائیں گے۔" ہرمن نے کہا۔
 "تم کل واپس آکر لے لینا۔ سنی الحال چلو۔" ریگی نے سرد لہجے
 میں کہا اور ہرمن سر ملاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر آکر اس
 نے جیب سے چابیاں نکالیں اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ریگی
 ہاتھ میں مشین گن پکڑے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی۔
 "تم جیب کی ہیڈ لائٹس نہیں جلاؤ گے اور نہ ہی اندر روشنی کرو
 گے۔" کچے "ریگی نے کہا۔

"اچھا۔" ہرمن نے انتہائی سعادت مندانہ لہجے میں کہا اور
 جیب کو سٹارٹ کر کے اس نے اسے بیک کیا اور موڑ کر آگے بڑھا دیا۔
 ہرمن اب پوری طرح مطمئن ہو چکی تھی کہ وہ صحیح سلامت میراتلوں
 نصیحت شہری آبادی تک پہنچ جائے گی اور اس کے بعد قاہر ہے اسے
 کاش کرنا کسی کے لئے آسان نہ ہوگا۔

گی۔" ریگی نے کہا۔
 "میں تمہارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔ میں یہاں کے چپے
 چپے سے واقف ہوں۔ میں تمہیں ایسے راستے سے لے جاؤں گا کہ تمہیں
 کوئی دیکھ نہ سکے گا۔" ہرمن نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "اچھی طرح سوچ لو۔ اگر تم نے راستے میں کوئی شرارت کرنے کی
 کوشش کی تو پھر ایک لمحے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔" ریگی
 نے سرد لہجے میں کہا۔
 "مجھے کیا ضرورت ہے شرارت کرنے کی۔" ہرمن نے جواب
 دیا۔

"اچھا۔ یہ بتاؤ کہ یہ سیکورٹی گاؤں یہاں سے کس طرف ہے اور کتنے
 فاصلے پر ہے۔" ریگی نے اچانک ایک خیال آتے ہی پوچھا۔ اسے
 اچانک خیال آگیا تھا کہ کراؤن سیکورٹی گاؤں سے فیلڈ گاؤں آ رہا ہو گا
 اس لئے کہیں راستے میں ہی اس سے نہ ٹکراؤ ہو جائے۔
 "سیکورٹی گاؤں تو مخالف سمت میں ہے۔ ادھر تو ہم نے جانا ہی
 نہیں ہے۔ ویسے وہ یہاں سے ڈیڑھ دو سو کلومیٹر کے پر ہو گا۔" ہرمن
 نے جواب دیا۔

"او۔" کے "ریگی نے کہا اور پھر اس نے ہرمن کا بازو پکڑ کر
 اسے کھرا ہونے میں مدد دی اور پھر اس کے ہاتھ کھول دیئے۔
 "اب پیروں کی رسی تم خود کھول لو۔" ریگی نے کہا اور ہرمن
 سر ملاتا ہوا اپنے پیروں پر جھک گیا جبکہ ریگی نے چاقو جیب میں ڈالا اور

”اوہ۔ مادام ہمارے چار آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں لیکن قیدی سب اوپر والے کمرے میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ جو شن نیچے تہہ خانے میں مردہ پڑا ہے۔ اسے گردن توڑ کر ہلاک کیا گیا ہے۔“..... اس آدمی نے تیر تیز لہجے میں کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ قیدی اوپر ہال میں بے ہوش پڑے ہیں اور ہمارے چار آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ جو شن بھی مار ڈالا گیا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے۔“..... ریکھا نے فارم ہاؤس میں داخل ہوتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ خود دیکھ لیں۔“..... اس آدمی نے جواب اس کے پیچھے آ رہا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور ریکھا سر ہلاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔ برآمدے میں واقعی چار آدمیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن ان چاروں کی مشین گنیں بھی وہیں برآمدے میں ہی موجود تھیں۔ وہ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھی اور جب وہ اوپر والے کمرے میں پہنچی تو بے اختیار اچھل پڑی۔ وہاں دروازے کے قریب ہی فرش پر واقعی سارے قیدی بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ ریگی کہاں ہے۔ کیا تہہ خانے میں ہے۔“ ریکھا نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں ریگی ان میں نہیں ہے۔“..... کاشی نے کہا اور ریکھا تیزی سے تہہ خانے کی طرف جانے والی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔ لیکن تہہ خانے میں صرف جو شن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ریگی وہاں بھی موجود

ریکھا فارم سے کافی دور فیلڈ گاؤں کے پاس کاشی اور ایک آدمی کے ساتھ موجود تھی کہ اچانک فارم ہاؤس کی طرف سے مشین گن چلنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا۔ اوہ۔ شاید یہ گروپ آزاد ہو گئے ہیں۔“ ریکھا نے اچھلتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے فارم کی طرف دوڑ پڑی۔ کاشی اور اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے۔

اوہ۔ اوہ۔ کاش میں ان کا خاتمہ کر کے آتی..... ریکھا نے دواڑے دوڑتے کہا لیکن ظاہر ہے کسی نے اس کی بات کا کیا جواب دینا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ فارم ہاؤس کے گیٹ پر پہنچ گئی۔ اسی لمحے ایک آدمی باہر نکلا۔

”کیا ہوا ہے۔ یہ کیسی فائرنگ تھی۔“..... مادام ریکھا نے چیخ کر پوچھا۔

فندہ یا مردہ ہر صورت میں میرے سامنے لے آؤ رکھانے جمع کر اپنے قوموں سے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے واپس مڑ گئے جبکہ اس کے پاس صرف کاشی رہ گئی تھی۔

”وہ مڑاٹلوں کے نمونے کیوں ساتھ لے گئی ہوگی کاشی۔“ ریکھا نے جھد لکھے خاموش رہنے کے بعد کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں شدید ہلکھن موجود تھی۔

”اس کے نزدیک ظاہر ہے ان کی کوئی اہمیت ہوگی یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ریڈیسیب میں داخل ہونا چاہتی ہو۔ اس لئے نمونے ساتھ لے گئی ہو۔ لیکن اب ان لوگوں کا کیا کرنا ہے جو بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ کاشی نے کہا۔

”جہاد کیا خیال ہے ان کا کیا کرنا چاہئے۔“ ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ خود کو فیصلہ کرنے سے قاصر ہو۔

”یہ کافرستان کے دشمن ہیں اور اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں۔ ہاتھیں فوراً گولیوں سے اڑا دو۔ ایک تو یہ نئی پنک فورس ختم ہو جائے گی دوسرا عمران نہ ہی عمران کے ساتھی ہی نہ ہیں تو یہ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان۔“ کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کراؤن یہاں آ رہا ہے اور اسے پہلے یقین نہ آ رہا تھا کہ ریگی فندہ ہے۔ اب اگر میں نے انہیں بھی ہلاک کر دیا تو پھر وہ ہرگز یقین نہیں کرے گا۔ اس لئے جب تک ریگی ہاتھ نہ آجائے میں انہیں ہلاک نہیں کرانا چاہتی اور دوسری بات یہ کہ میں انہیں ہوش میں لا کر چوہا

تھی۔

”ریگی یہاں بھی نہیں ہے۔ اودہ اسے تلاش کرو۔ یہ فائرنگ یقیناً اسی نے کی ہوگی لیکن یہ سب کرسیوں سے رہا کیسے ہو گئے اور پھر سوائے ریگی کے یہ سب بے ہوش کیسے ہو گئے۔“ ریکھا کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

”میرا خیال ہے ریکھا کہ یہ سب اکٹھے رہا ہو کر اوپر آئے ہیں پھر اس ریگی نے انہیں بے ہوش کیا اور خود باہر نکل کر اس نے برآمدے میں موجود آدمیوں کو ہلاک کیا اور نکل گئی۔“ کاشی نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیوں۔ اس نے انہیں کیوں بے ہوش کیا۔“ ریکھا نے کہا۔ وہ اب واپس اوپر والے کمرے میں پہنچ چکے تھے۔

”ہو سکتا ہے اس کا خیال ہو کہ اتنے افراد کا باہر نکلنا ٹھیک نہ ہوگا۔ اس لئے وہ اکیلی ہی نکل گئی۔“ کاشی نے کہا۔

”ارے یہ الماری کھلی ہوئی ہے۔ اودہ اس میں تو ان کا سامان تھا۔“ ریکھا نے چونک کر کہا اور تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھ گئی۔

”اودہ۔ اودہ۔ وہ مڑاٹلوں کے نمونوں والا بیگ غائب ہے۔ وہ ریگی لے گئی ہے۔“ ریکھا نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے قدم بڑھاتی باہر آ گئی۔ باہر اس کے پانچ آدمی موجود تھے۔

”سنو۔ ریگی دور نہیں جاسکتی۔ چاروں طرف پھیل جانے لگی۔“

واپس پلٹ آئی۔

”کیا ہوا؟“..... ریکھانے اسے مڑتے دیکھ کر کہا۔

”باہر تو کوئی آدمی نہیں ہے۔ مشین گن کس سے لے آؤں۔“
کاشی نے کہا۔

”اوہ۔ برآمدے میں ایک نہیں چار مشین گنیں پڑی ہیں ہمارے بلاک ہونے والے آدمیوں کی“..... ریکھانے کہا اور کاشی کے ہجرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات نمودار ہوئے اور وہ ایک بار پھر تیزی سے واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی۔ ریکھانے اس کے ہاتھ سے مشین گن لے لی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اسے بے ہوش پڑے ہوئے افراد کی طرف سیدھی کرتی، باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور ریکھا کے ساتھ ساتھ کاشی بھی اچھل پڑی۔

”دیکھو کون ہے؟“..... ریکھانے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے کہا اور کاشی تیزی سے باہر کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک آدمی تھا۔

”ادام۔ کراؤن کی کال ہے“..... اس آدمی نے ہاتھ میں پکڑا ہوا ٹرانسمیٹر ریکھا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس میں ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بیٹھ رہا تھا۔ ریکھانے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اور“..... ٹرانسمیٹر سے کراؤن کی آواز سنائی دی۔

تڑپا کر مارنا چاہتی ہوں“..... ریکھانے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
”لیکن رات کے وقت ریگی اب تک نجانے کہاں پہنچ گئی ہوگی۔ دن کے وقت تو شاید وہ مل بھی جائے لیکن رات کے وقت اس کا ملنا مشکل ہے۔ دوسری بات یہ کہ وہ یہ بے ہوش ہیں انہیں کسی بھی وقت ہوش آسکتا ہے“..... کاشی نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ لیکن یہ سب اکٹھے بے ہوش کیسے ہوں گے“..... ریکھا نے چونک کر کہا اور تیزی سے واپس اوپر والے کمرے کی طرف بڑھ گئی اندر پہنچ کر اس نے تھک کر جو لیا کی آنکھیں انگلیوں کی مدد سے کھول کر چیک کرنا شروع کر دیں۔

”انہیں کسی خاصی گیس سے بے ہوش کیا گیا ہے۔ اب یہ پتہ نہیں کہ وہ کون سی گیس ہو سکتی ہے اور ریگی کے پاس کہاں سے آگئی۔“ ریکھانے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”سنو ریکھا۔ میرا خیال اب بھی یہی ہے کہ انہیں ہلاک کر دو۔ یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں ان کی زندگی ہمارے لئے ہر لمحہ خطرے کا باعث بن سکتی ہے۔ اب دیکھو کس طرح انہوں نے زنجیروں اور راڈز والی کرسیوں سے نجات حاصل کر لی حالانکہ جوشن بھی وہیں موجود تھا۔“ کاشی نے دوبارہ اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

”ہو نہر۔ کہتی تو تم ٹھیک ہو۔ اوکے۔ مشین گن لے آؤ باہر سے میں ان کا حاتمہ کر ہی دوں“..... ریکھانے کہا تو کاشی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن ابھی وہ دروازے تک ہی پہنچی تھی کہ یکھت

"ریکھا انڈنگ یو کراؤن - اور..... ریکھانے کہا۔
 "مادام ریکھا - کیا پوزیشن ہے تمہاری طرف - اور..... کراؤن
 نے کہا۔

"کیوں - تم کیوں پوچھ رہے ہو - اور..... ریکھانے چونک کر
 حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ ابھی مجھے ریڈیو کے چیف سیکورٹی
 آفیسر کی طرف سے کال ملی ہے کہ کچھ افراد کو مشینری کے ذریعے فیلڈ
 گاؤں سے کچھ دور جنگل میں چلے ہوئے چیک کیا گیا ہے - میں نے اسے
 تو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا ہے کہ وہ مادام ریکھا کے آدمی ہوں گے لیکن
 میں نے سوچا کہ تم سے پوچھ لوں کہ یہ کون ہو سکتے ہیں - اور.....
 کراؤن نے کہا۔

"چند افراد - اوہ - وہ کون ہو سکتے ہیں - اوہ اچھا میں سمجھ گئی - وہ
 واقعی میرے ہی آدمی ہیں - سنو کراؤن - رہی یہاں سے پراسرار طور پر
 فرار ہو گئی ہے - میرے آدمی اسے تلاش کر رہے ہیں - ان آدمیوں کو
 ریڈیو سے چیک کیا گیا ہوگا - اور..... ریکھانے کہا۔

"رہی فرار ہو گئی ہے - کب - کیسے - اور..... کراؤن نے
 انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ریکھانے جواب میں اسے ساری
 تفصیل بتادی اور ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ اگر اس کی کال چند لمحے مزید
 نہ آتی تو وہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اور بینک فورس کو گولیوں سے اڑا
 چکی ہوتی۔

"اوہ - اوہ نہیں مادام - انہیں گولی مت مارنا - انہیں قید میں رکھو
 اور سخت نگرانی کرو - رہی ایسے فرار نہیں ہو سکتی - ضرور ان لوگوں
 نے کوئی خاص پلاننگ کی ہے - میں بس آدھے گھنٹے کے اندر فیلڈ
 گاؤں پہنچنے والا ہوں - میرے آنے تک انہیں زندہ رکھنا - اس کے بعد
 میں خود ہی ان سے سب کچھ اگلو لوں گا - اور..... کراؤن نے تیز لہجے
 میں کہا۔

"لیکن یہ تو خود بے بس پڑے ہیں - اگر یہ سازش کرتے تو خود اس
 طرح بے بس کیوں پڑے ہوتے - اور..... ریکھانے الجھے ہوئے
 لہجے میں کہا۔

"تم ان سے متعلق مجھ سے زیادہ جانتی ہو مادام ریکھا - لیکن رہی
 کے بارے میں بہر حال میں تم سے زیادہ جانتا ہوں - اس لئے تم
 انہیں ہلاک مت کرو - البتہ خیال رکھنا کہ یہ میرے پہنچنے تک ہوش
 میں بھی نہ آسکیں - پھر دیکھنا کس طرح کی سازش سامنے آتی ہے -
 اور..... کراؤن نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے جیسا تم کہو - اور..... ریکھانے ایک طویل سانس لیتے
 ہوئے کہا۔

"میں آدھے گھنٹے تک پہنچ رہا ہوں - رہی کی تلاش جاری رکھو -
 اسے ہر صورت میں ملنا چاہئے - اور..... کراؤن نے کہا۔

"وہ بھی مل جائے گی - جا کہاں سکتی ہے - اور..... ریکھانے
 حیرت سے کہہ دیا اور دوسری طرف سے کراؤن کے اور اینڈ آف

کے ایک آدمی کو کسمساتے ہوئے دیکھا۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن وہ پوری طرح ہوش میں نہ تھا۔

”اوه۔ تم ہوش میں آرہے ہو۔ ٹھہرو۔ میں تمہیں ہوش دلاؤں ہوں۔“ کاشی نے غراتے ہوئے کہا اور جلدی سے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کو اٹھا کر نال سے پکڑنے لگی لیکن بھاری مشین گن اس کے ہاتھوں سے جھوٹ کر ایک دھماکے سے نیچے گری اور وہ اسے اٹھانے کے لئے تیزی سے جھکی ہی تھی کہ یقیناً اس کی پشت پر دھماکہ سا ہوا اور اس کے منہ سے بے اختیار چیخ نکلی اور وہ پشت پر ضرب کھا کر اچھل کر منہ کے بل نیچے گری ہی تھی کہ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا جسم کسی بھاری پتھان کے نیچے آگیا ہو۔ اس کے ذہن میں ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حواس اس کا ساتھ چھوڑ گئے۔ اس کے ذہن پر پہلے تو رنگ برنگے سارے سے ناپچھتے رہے پھر گہری تاریکی سی چھا گئی۔

کہنے پر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ابھی ان کی زندگی بچایا تھی کاشی۔“..... ریکھانے مسکراتے ہوئے کہا۔

”انہیں کرسیوں میں دوبارہ قید نہ کر دیں۔ نجانے انہیں کس وقت ہوش آجائے۔“..... کاشی نے کہا۔

”نہیں۔“..... ان کی تعداد کافی ہے۔ تم یہ مشین گن لے کر کہاں رکو۔ میں کراؤن کو لینے کے لئے باہر جا رہی ہوں۔ اگر ہماری واپسی تک انہیں ہوش آنے لگے تو مشین گن کا دستہ مار کر دوبارہ بے ہوش کر دینا۔“..... ریکھانے کہا اور کاشی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور ریکھا کاشی کے ہاتھ میں مشین گن دے کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی اس نے ٹرانسمیٹر لے آنے والے آدمی کو بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور وہ بھی ریکھا کے پیچھے باہر چلا گیا۔

”ریکھا اگر سری بات مان جاتی تو زیادہ فائدے میں رہتی۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ اس کراؤن کی بات بھی ٹھیک ہے۔ ہو سکتا ہے یہ کوئی پراسرار سازش ہو۔“..... کاشی نے کہا اور پیچھے ہٹ کر وہ دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑی ہو گئی کیونکہ اس کمرے میں کوئی کرسی یا کوئی دوسرا فرنیچر موجود نہ تھا لیکن چار پانچ منٹ بعد وہ کھڑے کھڑے تھک گئی تو ٹھپٹکی ہوئی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی لیکن ابھی وہ دروازے تک پہنچی بھی نہ تھی کہ اچانک اس نے اپنے عقب میں ایک کراہی سی سنی تو وہ تیزی سے واپس مڑی اور دوسرے لمحے اس کے سامنے

اور اس نے پوری قوت سے اس کے سر کی پشت پر ٹکڑ مار دی اور اس عورت کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ تنویر ایک جھٹکے سے اٹھ گیا۔ اس ٹکڑ سے اس کا اپنا سر جھٹھٹھا اٹھا تھا کیونکہ اس عورت کے سر پر بالوں کا پورا نوکرہ سا تھا اور اس نوکرے کو کراس کر کے اس کے سر تک ضرب کو پہنچانے کے لئے اسے پوری قوت لگانا پڑی تھی۔ تنویر نے اٹھتے ہی ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھلا جیسے اس کے جسم میں لکڑیوں کی بجائے الیکٹرک کرنٹ دوڑ گیا ہو۔ کیونکہ اس پنک فورس سمیت سب ساتھی نیز مہمیزے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے اس نے تیزی سے اس عورت کے جسم کے نیچے دبئی ہوئی مشین گن اس عورت کو ایک طرف کر کے اٹھائی تو وہ اس عورت کو بھی پہچان گیا۔ یہ اس ریکیا کی ساتھی عورت کاشی تھی۔

یہ سب کیا ہو رہا ہے..... تنویر نے ہونٹ کھلتے ہوئے کہا اور مشین گن اٹھائے تیزی سے اس راہداری میں چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے اختتام پر اس نے رک کر دیکھا تو برآمدے میں چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ اس کے بعد صحن تھا اور صحن کے گرد اونچی چار دیواری تھی۔ اس چار دیواری کے درمیان ایک بھانک تھا جو کھلا ہوا تھا لیکن اس کے ذہن میں آیا کہ وہ مشین گن لے کر اس بھانک سے باہر نکلے گا جو بھی نظر آئے اسے گولیوں سے اڑا دے لیکن دوسرے لمحے اس نے اپنے اس خیال کو خود ہی رد کر دیا کیونکہ ایک تو باہر گھب اندھیرا تھا

تنویر کے ذہن پر چھائی ہوئی سیاہی میں ہلکی سی روشنی اچانک نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ پھیلتی چلی گئی اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی اور کراہتے ہوئے اس کا ذہن دوبارہ تیزی سے روشن ہونے لگ گیا۔ اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں کسی دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس دھماکے کی آواز کے ساتھ ہی وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ اسی لمحے اس نے ایک عورت کو اپنے قریب ہی زمین کی طرف جھٹکے ہوئے دیکھا۔ ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں وہ نہ صرف اسے پہچان گیا تھا بلکہ اس نے فرش پر پڑی ہوئی مشین گن بھی دیکھ لی تھی جسے اٹھانے کے لئے وہ عورت تھک رہی تھی اور تنویر نے اپنے ہی لینے لات گھمائی تو وہ عورت یکتا جج مار کر اچھل کر منہ کے بل فرش پر جا گری اور دوسرے لمحے تنویر اچھل کر اس کے اوپر جا گرا

اور عورتوں پر علیحدہ علیحدہ اثرات ہوتے ہیں..... صفدر نے کہا۔
اثرات کو گولی مارو۔ ہمیں فوراً یہاں سے نکلتا ہے۔ باہر تین
مشین گنیں پڑی ہوئی ہیں..... تنویر نے مٹھائے ہوئے لچے میں
کہا۔

”جاؤ خاور تم تنویر کے ساتھ اور باہر سے مشین گنیں لے آؤ۔
جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے دیکھا اور اس کے ساتھی اندر آ سکتے ہیں اور
ہمارے پاس اسلحہ کا ہونا ضروری ہے..... صفدر نے کہا اور خاور
تنویر کے ساتھ تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

”تم ہمیں فہرہ کیپٹن..... وہ ہوش میں لانے والے محلول کی شیشی
میں نے تہ خانے میں ہی چھوڑ دی تھی وہ میں لے آؤں میرا خیال ہے
کہ اس سے جو لیا اور یہ دوسری لڑکیاں بھی ہوش میں آ جائیں
گی..... صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر تہ خانے کی طرف بڑھ گیا
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وہ لمبی گرون والی شیشی
موجود تھی جبکہ تنویر اور خاور بھی مشین گنیں اٹھا کر واپس آ گئے تھے۔
”یہ ہوش میں آ رہی تھی میں نے اس کے سر پر مشین گن کا بٹ مار
مگر اسے دوبارہ بے ہوش کر دیا ہے..... تنویر نے کاشی کی طرف
نشانہ کرتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے کہ تم نے اسے صرف بے ہوش کیا ہے..... صفدر
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

فلاننگ کی آواز باہر جانے کا اندیشہ تھا وہ میں لازماً اسے گولی مار

اس لئے کسی کے نظر آنے کا سوال ہی نہ تھا۔ دوسرا یہ کہ اس کے
سارے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور وہ کاشی صرف سر کی نکر
سے بے ہوش ہوئی تھی جسے کسی بھی وقت ہوش آ سکتا تھا۔ چنانچہ وہ
تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا واپس اس کمرے میں آیا تو اس نے صفدر اور
خاور دونوں کو کسمپاتے دیکھا جبکہ کاشی اسی طرح بے ہوش پڑی تھی۔
”صفدر۔ صفدر۔ جلدی، ہوش میں آؤ صفدر..... تنویر نے جھک
کر صفدر کو جھجھکوتے ہوئے کہا اور صفدر کی آنکھیں ایک جھٹکے سے
کھل گئیں۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”تنویر تم۔ یہ سب کیا ہے..... صفدر نے انتہائی حیرت بھرے
لچے میں کہا تو تنویر نے جلدی جلدی اپنے ہوش میں آنے سے لے کر باہر
کی چیکنگ تک کی رپورٹ دے دی۔ اسی لمحے خاور بھی ہوش میں آ گیا
تھا اور اب کیپٹن شکیل بھی کسمپاتہ تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ وہ ریگی کہاں ہے..... صفدر نے اٹھ کر کھڑے
ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ وہ نہیں ہے۔ اوہ۔ ہاں۔ یہ اسی کی کارستانی ہے۔ میں نے
اسے اپنے عقب میں الماری میں سے کوئی چیز نکالتے ہوئے دیکھا
تھا..... تنویر نے چونک کر کہا اور چند لمحوں بعد خاور اور پھر کیپٹن
شکیل بھی ہوش میں آ گئے۔ لیکن پنک فورس کی پانچوں لڑکیاں اور
جو لیا ابھی تک بے ہوش پڑی ہوئی تھیں۔

”کیا یہ گئیں جس سے ہمیں بے ہوش کیا گیا ہے اس کے مردوں

اور میں نے اسے یہاں آنے سے پہلے شہری آبادی پر ٹکسڈ کر دیا تھا۔
اب اس کی سونیاں سب کچھ بتا رہی ہیں۔ "..... فائزہ نے گلے میں جینے
ہوئے لاکٹ بنائے کو پکڑتے ہوئے کہا۔
"کیا اس اندھیرے میں بھی یہ سونیاں نظر آتی ہیں؟"..... جو لیا
نے کہا۔

"ہاں۔ ان پر فاسفورس کی تہہ موجود ہے۔"..... فائزہ نے جواب
دیا۔

"او۔ کے۔ پھر جلو ہمیں بہر حال فوری طور پر یہاں سے نکلنا چاہیے۔
دن کی روشنی میں مزید کارروائی جو بھی مناسب ہو گی کی جا سکتی ہے
لیکن یہاں سے نکلنا بہر حال بے حد ضروری ہے۔"..... جو لیا نے کہا اور
وہ سب ایک سمت کا تعین کر کے تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ تقریباً دو
گھنٹے کے مسلسل سفر کے بعد جو لیا اچانک ٹھٹھک کر رک گئی تو باقی
سب ساتھی بھی رک گئے۔

"وہاں سامنے روشنی ہے۔"..... اچانک جو لیا نے دائیں ہاتھ پر
اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ سب اس طرف کو مڑ گئے۔

"اوہ ہاں۔ یہ کوئی جھونپڑا ہے۔"..... صفدر نے کہا اور پھر بغیر کچھ
کہے وہ سب اس طرف کو چل پڑے۔ جھونپڑے کا دروازہ کھلا ہوا تھا
لیکن اندر کوئی نہ تھا۔ ایک طرف شکار کئے ہوئے چند جنگلی خرگوش
موجود تھے۔ لمبہ چل رہا تھا۔ ایک طرف شکاری رائفل پڑی ہوئی تھی
بستر پتھا ہوا تھا اور کھانے پینے کا سامان بھی موجود تھا لیکن وہاں کوئی

اختتام تک پہنچ گئے۔ اختتام پر ایک دیوار تھی لیکن سائیڈ پر ایک ہک
موجود تھا۔ اس ہک کو کھینچ پر وہ دیوار کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح
اوپر کو اٹھ گئی اور وہ ایک ایک کر کے باہر آ گئے تو صفدر نے راستہ
دوبارہ بند کر دیا۔ اس وقت وہ درختوں کے ایک گھنے ذخیرے کے اندر
موجود تھے۔

"اب اس ریگی کو کہاں تلاش کیا جائے؟"..... جو لیا نے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ ہمیں شہری آبادی میں جانا چاہیے۔ وہ لازماً شہری
آبادی میں ہی پہنچے گی۔"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔
"لیکن یہاں سے شہری آبادی کس طرف ہے اور کتنے فاصلے پر ہے
اس کا بھی تو ہمیں علم نہیں ہے۔"..... صفدر نے کہا۔
"لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ریگی پکڑی جا چکی ہو۔"..... اس بار
خادو نے کہا۔

"اگر وہ پکڑی جاتی تو پھر دیکھا لازماً کاشی کے ساتھ ہوتی۔ اکیلی کاشی
کو وہاں چھوڑ کر اس کا باہر جانا ہی بتا رہا ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی
ریگی کو ہی تلاش کر رہے ہوں گے۔"..... صالح نے کہا۔
"صالح۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ شہری آبادی یہاں سے مغرب
کی طرف ہے جبکہ فیلڈ گاؤں جنوب کی طرف۔"..... اچانک فائزہ
کہا۔

جہیں کیسے علم ہو گیا؟..... صالح نے چونک کر پوچھا۔
"میرے گلے میں جو لاکٹ ہے اس میں سپیشل کمپاس موجود۔

طرف بڑھ گئے جدھر وہ جیب گئی تھی پھر تقریباً ایک گھنٹے کے مزید سفر کے بعد اچانک خاور رک گیا۔

"کیا ہوا"..... اس کے ساتھ چلتے ہوئے تنویر نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ادھر کوئی آدمی موجود ہے۔ میں نے کسی انسانی لباس کی جھلک دیکھی ہے"..... خاور نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دائیں طرف تیزی سے بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا۔ یہ خاور کہاں جا رہا ہے"..... جو لیا نے چونک کر پوچھا۔
"یہاں ایک آدمی پڑا ہوا ہے"..... خاور نے وہیں سے جھج کر کہا اور وہ سب اس کی طرف دوڑ پڑے۔

"خاور ایک تھماڑی کے بچے جا کر ٹھہر گیا تھا۔ تھماڑی کے بچے ایک ادھیڑ عمر آدمی اوندھے منہ پڑا ہوا تھا۔ اس کی پشت میں شکاری چاقو دسے تک دھنسا ہوا تھا۔ خاور نے چاقو نکالا اور پھر اسے سیدھا کر دیا اور پھر اس نے جھک کر اس کے سینے پر کان رکھ رکھا۔

"اسے صرف پشت پر چاقو مارا گیا ہے۔ لیکن یہ ابھی زندہ ہے۔" خاور نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر صفدر اور کیپٹن شکیل اس پر جھک گئے۔ کیپٹن شکیل نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں مائش کرنا شروع کر دی جبکہ صفدر نے اس کی ایک ہتھیلی کو اپنی ہتھیلی سے رگڑنا شروع کر دیا۔ خاور نے جلدی سے اس کی دوسری ہتھیلی پر بھی یہی عمل شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد ان کی کاوشیں کام دکھانے لگیں۔ زخمی کو ہوش آنے لگ گیا تھا اور پھر اس نے کرلپٹے

آدمی موجود نہ تھا۔

"یہ کسی شکاری کا جھونپڑا ہے لیکن وہ شکاری کہاں گیا۔" صفدر نے کہا۔

"صالح۔ صالح سبہاں باہر جیب کے ٹائزوں کے نشانات موجود ہیں اور شاید ریگی کے مخصوص جوتوں کے نشانات بھی ہیں۔ ایک لڑکی نے جھونپڑے کے اندر آتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے اور پھر وہ سب ہی تیزی سے باہر آ گئے۔ خاور نے لیپ اٹھا لیا تھا۔ باہر واقعی جیب کے نشانات کے ساتھ ساتھ عورتوں کے مخصوص جوتے کے نشانات موجود تھے۔

"ہاں۔ یہ ریگی کے جوتوں کے نشانات ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ریگی یہاں پہنچی اور پھر یہاں سے اس شکاری کو اغوا کر کے اس کے ساتھ اس کی جیب میں گئی ہے"..... صالح نے کہا۔

"جیب مڑ کر جس طرف گئی ہے اسی طرف ہی شہری آبادی ہے"..... فائزہ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں ریگی کو حتمی طور پر شہر میں ہی تلاش کرنا ہوگا"..... صفدر نے کہا اور ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"چلو پھر اب یہاں مزید رکنے کا کوئی جواز نہیں ہے"..... جو لیا نے کہا اور خاور نے لیپ کو واپس جھونپڑے میں رکھا۔ اللہ وہاں موجود شکاری رائفل انہوں نے ساتھ لے لی اور وہ تیزی سے اس سمت کی

ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”پپ۔ پپ۔ پانی۔ زخمی نے کراہتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے ان کے پاس پانی نہ تھا لیکن اسی لمحے صالحہ گرہ پ کی ایک لڑکی نے آگے بڑھ کر پانی کی بوتل کا منہ کھولا اور اس میں موجود پانی کے چند گھونٹ اس نے زخمی کے منہ میں اندیلنے شروع کر دیئے۔“

”یہ بوتل تم نے کہاں سے لی مارہ۔“ صالحہ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”جھونپڑے میں پڑی تھی۔ مجھے پیاس ٹپ رہی تھی۔ میں نے اٹھالی آدھا پانی پی کر میں نے باقی آدھا پانی آئندہ کے لئے چھوڑ دیا تھا۔“

مارہ نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چند گھونٹ پانی نے واقعی آب حیات جیسا کام دکھایا تھا۔ وہ زخمی اب پوی طرح ہوش میں آگیا تھا لیکن ظاہر ہے اس کی پشت پر چاقو کا گہرا زخم تھا اس لئے تکلیف کی شدت اس کے بچرے سے پوری طرح عیاں تھی۔ وہ آہستہ آہستہ کراہ رہا تھا۔

”کون ہو تم اور تمہیں کس نے زخمی کیا ہے۔“ صفدر نے پوچھا۔

”ہم۔ ہم۔ میرا نام ہرمن ہے میں شکاری ہوں۔ میں جھونپڑے میں سو رہا تھا کہ ایک یورپی لڑکی آئی۔ اس نے مجھے اٹھا کیا اور پھر جیب میں بٹھا کر مجھے شہر کی طرف چلنے کیلئے کہا۔ میں جیب چلا رہا تھا اور وہ عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی اور مسلسل مجھے دھمکیاں دے رہی تھی۔“

اس آدمی نے کہا لیکن فقرے کے آخر میں اس کی آواز پھر شہب گئی۔ مارہ نے اسے دوبارہ پانی پلانے کی کوشش کی اور کیپٹن ہیل نے ایک بار پھر اس کے سینے پر مخصوص انداز میں مالش کرنا شروع کر دی لیکن چند لمحوں بعد ان سب نے ایک طویل سانس لیتے

ہوئے اپنے اپنے ہاتھ روک لئے کیونکہ ہر من کی گردن دھلک گئی تھی وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"تو اس ریگی کا اڈہ مارسیا کالونی میں ہے۔ کاش ہمیں بھی کوئی سواری مل جاتی"..... صالحہ نے کہا۔

"ہمیں تو شاید بس کی ضرورت ہوگی"..... صفدر نے کہا اور وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

عمران۔ ٹائیگر اور ٹاگرہ تینوں انتہائی تیز رفتاری سے چلتے ہوئے
 اس میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت ٹائیگر کراؤن کے
 ایک آپ میں تھا جبکہ عمران اور ٹاگرہ دونوں کے چہروں پر ایکری
 آپ تھے۔ اس جھونپڑے سے عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھا لیا تھا۔
 اور اس کے ساتھیوں کے چہرے ریوالور کے دستے سے اچھی
 کل دیئے گئے تھے تاکہ فوری طور پر انہیں پہچانا نہ جاسکے۔ وہاں
 کھنے کے لئے انہیں ایک بار پھر جھازیوں کا سہارا لینا پڑا تھا اور پھر
 6 صے پر پہنچ جانے کے بعد انہوں نے جھازیوں سے نجات حاصل
 اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر
 گولیاں باندھ کر کرائنگ کرتے ہوئے محفوظ علاقے تک پہنچنے میں
 مدد کی۔ اس وقت لگ بھگ اس وقت وہ تینوں خاصی تیز رفتاری

اس پر عمران نے اسے اپنے پہنچنے تک انہیں نہ مارنے کی ہدایت کی۔ جب ریکھانے انہیں نہ مارنے کا اقرار کر لیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان سب کو نجانے کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس نے ایک جھٹکے سے جیب آگے بڑھادی۔ ٹائیکر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے گو عمران کا فقرہ سن لیا تھا لیکن عمران کے پھرے پر غصے کے تاثرات دیکھ کر اس نے خاموش رہنے میں ہی عافیت سمجھی تھی۔

"اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مسئلہ نہ ہوتا تو میں وہاں جانے کی بجائے اس ریگی کے پیچھے جاتا۔ وہ لامحالہ میزائل لے گئی ہوگی اور یہ سب احمق بنے صرف بے ہوش ہی ہوتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔ جلد لمحوں بعد عمران نے کہا۔

"مگر باس۔ میرا تو خیال ہے کہ ریگی جلد ہی پکڑی جائے گی۔ وہ رات کے وقت جنگل میں کہاں جا سکتی ہے۔۔۔۔۔۔ ٹائیکر نے کہا۔

"یہی بات تو اس کی فیور میں جاتی ہے۔ رات کا اندھیرا اور جنگل اور ریگی ان سب سے ہوشیار عورت ہے۔ اس نے پہلے کر اڈن کو چکر دیا اور اب ان سب کو بے ہوش کر کے وہ ریکھا اور اس کے گروپ کو بھی چکر دے کر ٹکل گئی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ ریکھا کے آدمیوں کے بس کی نہیں ہے اور لامحالہ وہ اب وہاں سے سیدھی شہر جائے گی۔ میزائل اس کے پاس ہیں اور اس کا مشن بھی یہی تھا۔ لیکن اب میں کیا

سے چلتے ہوئے اس طرف کو بڑے چلے جا رہے تھے جس طرف انہوں نے اپنی جیب چھپائی ہوئی تھی۔ وہ شہر سے جیب میں ہی آئے تھے لیکن جیب کو انہوں نے کافی پیچھے چھوڑ دیا تھا کیونکہ عمران کے خیال کے مطابق رات کے وقت جیب کو زیادہ فاصلے سے بھی چیک کیا جاسکتا تھا جہازیاں ہٹانے کے بعد انہیں جیب تک پہنچنے میں مزید ایک گھنٹہ لگ گیا تھا جیب اپنی جگہ پر درست حالت میں موجود تھی۔

"مرا خیال ہے مجھے ریکھا سے پھر بات کر لینی چاہئے۔ کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور پنک فورس دونوں وہاں موجود ہیں اور لامحالہ انہوں نے اپنی آزادی کے لئے کوئی نہ کوئی کارروائی کرنی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اب تک وہاں حالات ہی بدل چکے ہوں۔۔۔۔۔۔ عمران نے جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر جیب سے نکالا اور اس پر ریکھا کی فریکوئنسی چیک کی کیونکہ مخصوص ٹائپ کا ٹرانسمیٹر تھا جس پر کال آنے پر دوسری طرف فریکوئنسی بھی خود بخود ظاہر ہو جاتی تھی اس ٹرانسمیٹر پر چونکہ آخری کار ریکھا کی ہی آتی تھی اس لئے اس کی فریکوئنسی ابھی تک ڈائل پر موجود تھی سچا سچ عمران نے وہی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور ٹرانسمیٹر بین آن کر دیا پھر ریکھا سے بات ہونے پر اسے معلوم ہوا کہ ریگی اہو گئی ہے جبکہ پنک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہوشی کے عالم میں وہاں موجود ہیں اور ریکھا نے اسے بتایا کہ اگر

کروں۔ یہ سارے احمق وہاں بے بس پڑے ہوئے ہیں۔“..... عمران نے اسی طرح غصیلے لہجے میں کہا اور ٹائیکر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جیب خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کافی فاصلے تک تو عمران نے اس کی ہیڈ لائٹس روشن نہ کی تھیں لیکن کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد اس نے ہیڈ لائٹس روشن کر دیں۔ پھر تقریباً مزید ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک بار پھر اس نے جیب روکی اور ٹرانسمیٹر جیب سے باہر نکال لیا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ کراؤن کالنگ۔ اور۔“..... عمران نے کہا۔

”ہیں۔“..... ریگھا انڈنگ یو۔ اور۔“..... ریگھا کی آواز سنائی دی لیکن

اس بار اس کا لہجہ پہلے سے زیادہ تلخ تھا۔

”کیا پوزیشن ہے۔ ریگی کا پتہ چلا۔ اور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ریگی کا تو پتہ نہیں چلا لیکن تمہاری وجہ سے وہ پتک فورس اور باکیشیا سیکرٹ سروس دونوں ہی نکل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اگر تم مجھے نہ روکتے تو میں انہیں گولیوں سے اڑا دیتی۔ پھر لاشیں تو نہ بھاگ سکتی تھیں۔ اور۔“..... ریگھا نے استہائی تلخ لہجے میں کہا۔

”لیکن وہ کس طرح فرار ہو گئے۔ تم نے تو کہا تھا کہ وہ سب بے ہوش ہیں اور تمہارے آدمی بھی وہاں نگرانی کر رہے تھے۔ اور۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

”وہ بے ہوش تھے۔ کاشی کو ان کی نگرانی پر چھوڑ کر میں باہر ریگی کی تلاش کے لئے آگئی۔ پھر کچھ دیر بعد میں نے آدمی بھیجا تو اس کمرے کا

دروازہ اندر سے بند تھا اور دروازہ کھٹکھٹانے کے باوجود کاشی اسے اندر سے نہ کھول رہی تھی۔ پھر میرے کہنے پر میرے آدمیوں نے دروازہ توڑا تو پتہ چلا کہ اندر کاشی بے ہوش پڑی تھی اور وہ سب غائب ہو چکے تھے میرے آدمیوں نے اس تہہ خانے کے اندر سے ایک خفیہ راستہ تلاش کر لیا۔ ہمیں اس رستے کا پہلے علم ہی نہ تھا۔ وہ لوگ اسی خفیہ رستے سے ہی فرار ہوئے ہیں۔ اب میرے آدمی اس رستے کے دوسرے جانب سے لے کر ادھر ادھر انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا۔ اور۔“..... ریگھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ریگی کا بھی پتہ نہیں چلا۔ اور۔“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ بھی غائب ہے۔ دراصل ہر طرف گہرا اندھیرا ہے اور دور دور تک جنگل ہی جنگل ہے۔ اس لئے وہ مل نہیں رہے۔ لیکن پھر حال وہ بچ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ صبح ہوتے ہی وہ لا محالہ پکڑے پائیں گے اور پھر میں انہیں گولیوں سے اڑا دوں گی۔ اور۔“..... ریگھا نے ترنگر غصیلے لہجے میں کہا۔

”لیکن اگر وہ صبح تک شہر پہنچ گئے تب۔ اور۔“..... عمران نے کہا۔

”شہر چلے بھی گئے تب بھی واپس تو پھر حال وہ آئیں گے۔ بغیر مشن مکمل کئے وہ کیسے رہ سکتے ہیں۔ اور۔“..... ریگھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔ پھر میں واپس سیکورٹی گاؤں جا رہا ہوں۔ اب جبکہ وہ لے گئے ہیں تو اب میرا جہاز اسے پاس آنا فضول ہے۔ ہو سکتا ہے کہ

وہ وہاں پہنچ جائیں۔ اور..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ تم وہیں انہیں چیک کرو سبہاں وہ جس وقت بھی آئے بہر حال میں ان کا خاتمہ کر دوں گی۔ وہ مجھ سے بچ کر کسی صورت بھی نہیں جاسکتے۔ اور....." ریکھانے کہا۔

"ولے جہارے فیلڈ گاؤں کی کس سمت وہ خفیہ راستہ ہے۔ اور..... عمران نے پوچھا اور ریکھانے سمت بتادی۔ عمران نے اوکے کہہ کر اور اینڈ آل کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا۔ اس کے جہرے پر اب، اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"ریکھا واقعی احمق ہے۔ اسے ابھی تک یہ احساس نہیں ہو سکا کہ وہ میزائل اصل ہیں..... عمران نے جیب سنارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے ہیڈ لائٹس آف کر دی تھیں۔

"لیکن باس۔ اگر یہ میزائل اصل ہوتے تو اب تک تو ریڈیب قیامت برپا ہو چکی ہوتی....." ٹائیگر نے کہا۔

"ایسی چیزیں خصوصی سنور میں رکھی جاتی ہیں اور جب تک وہ سنور نہ کھلے گا اس وقت تک ان کی چوری کا علم نہ ہو سکے گا۔ اب یہ بتہ نہیں اس رنگی نے انہیں کس طرح وہاں سے نکالا ہے کہ کسی کو ابھی تک اس چوری کا علم ہی نہیں ہو سکا..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اشبات میں سر ملادیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے۔" شہر علی نے کہا۔

جے..... ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں نے ریکھا سے اسی لئے سیکرٹ سروس کے فرار ہونے کی سمت پوچھی تھی تاکہ اندازہ کر سکوں کہ وہ کدھر سے گھوم کر شہری آبادی کی طرف جائیں گے۔ فیلڈ گاؤں کا حدود اور بعد میرے ذہن میں ہے..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ ہم ان کا استقبال شہری حدود میں کریں گے۔" ٹائیگر نے جلد لے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"مجھے ان کے استقبال کا کوئی شوق نہیں ہے۔ مجھے رنگی سے وہ میزائل حاصل کرنے ہیں..... عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ٹائیگر کے ذہن میں تو کئی سوال بچلے لیکن جس لہجے میں عمران نے جواب دیا تھا وہ اس قدر خشک تھا کہ ٹائیگر کو مزید سوال کرنے کی ہمت ہی نہ ہو سکی اور وہ خاموش بیٹھا رہا۔

"ناگرہ....." اچانک عمران نے عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے رافٹ کے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میس سر....." ناگرہ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ "کیا تمہیں رافٹ کی خصوصی فریکوئنسی کا علم ہے۔ میں اس سے پوچھنا بھول گیا تھا....." عمران نے کہا۔

"میس سر....." ناگرہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فریکوئنسی بتادی۔ عمران نے جیب روکی اور پھر جیب سے ٹرانسمیٹر نکال کر اس نے اس پر ناگرہ کی بتائی ہوئی رافٹ کی خصوصی فریکوئنسی

ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اور“..... عمران نے فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر کا بشن آن کرتے ہوئے کال دینی شروع کر دی۔ اس کا بچہ بدلا ہوا تھا۔

”یس آر اینڈنگ یو۔ اور“..... تھوڑی دیر بعد رافٹ کی آواز سنائی دی۔ اس نے بھی شاید عمران کے بچہ بدلنے کی وجہ سے اپنا پورا نام لینا مناسب نہ سمجھا تھا۔

”آر۔ کیا تم فوری طور پر کے۔ کے کا تفصیلی نقشہ سامنے رکھ سکتے ہو۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”فوری طور پر تو نہیں البتہ دس منٹ تک اریج کر سکتا ہوں۔ اور“۔ دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا کے۔ کے کا اشارہ سمجھ گیا تھا کہ عمران کا مطلب کا کا نہ ہے۔

”او کے۔ میں دس منٹ بعد کال کروں گا لیکن کیا تمہیں شارٹنگ لنگھ فارمولے کا علم ہے۔ تم نے بات جیت کے دوران ذکر تو کیا تھا لیکن واضح بات نہ ہو سکی تھی۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اچھی طرح“..... دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیا۔

”او کے۔ پھر دس منٹ بعد دوبارہ بات ہوگی اس فارمولے کے تحت۔ اور اینڈ آل“..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ٹائیگر۔ تم ادھر ڈرائیونگ سینیٹ پر آ جاؤ تاکہ کال کے دوران جیب نہ رکے۔ ٹاگرہ تمہیں گائیڈ کرتا رہے گا اور ٹاگرہ تم فرنٹ سیٹ

پر آ جاؤ“..... عمران نے ڈرائیونگ سیٹ سے نیچے اتر کر عقبی سیٹ کی طرف جاتے ہوئے ٹائیگر اور ٹاگرہ سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر اور ٹاگرہ دونوں نے اس کی ہدایات پر عمل کیا۔ اب ڈرائیونگ سیٹ پر ٹائیگر اس کے ساتھ والی فرنٹ سیٹ پر ٹاگرہ اور عقبی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا۔

”ہم نے کس طرف اور کس سمت سے جانا ہے“..... ٹاگرہ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”شہر جانا ہے لیکن رستے میں کوئی گاؤں نہ آئے“..... عمران نے مختصر سا جواب دیا اور ٹاگرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر نے جیب سٹارٹ کر کے آگے بڑھا دی اور ٹاگرہ نے اسے گائیڈ کرنا شروع کر دیا۔ دس منٹ گزرنے کے بعد عمران نے ٹرانسمیٹر کا بشن ایک دفعہ پھر کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اور“..... اس بار عمران نے اسی مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا جس کا حوالہ اس نے پہلے رافٹ کو دیا تھا۔

”یس رافٹ اینڈنگ۔ نقشہ میرے سامنے ہے۔ اور“۔ رافٹ نے بھی اسی کوڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے بھرے پر اس کا جواب سن کر اطمینان کے تاثرات چھا گئے کیونکہ رافٹ نے واقعی اسی مخصوص لیکن خاصے مشکل کوڈ میں بالکل درست اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے فقرہ بولا تھا۔

ہیں۔ اب صورتحال یہ ہے کہ ریگی اور پاکیشیائی گروپ رات کے اس اندھیرے میں لامحالہ جنگل سے گور کر شہری آبادی کا رخ کر رہے ہوں گے جبکہ دیکھا اس بات سے مطمئن ہے کہ چونکہ انہوں نے ابھی مشن مکمل کرنا ہے اس لئے وہ واپس فیلڈ گاؤں آئیں گے۔ اور۔۔۔ عمران نے اسے کوڑ میں پورا پس منظر بتاتے ہوئے کہا۔

”پرنس۔ کیا پاکیشیائی گروپ کو علم ہے کہ ریگی اصل میزائل لے گئی ہے۔ اوور“..... رافٹ نے پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ انہیں علم ہے کیونکہ جو خوشن رنگی کے نکلنے کی ریکھانے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق رنگی نے پہلے ان دونوں گروپوں کی ہمدردیاں حاصل کیں اور اس کے بعد جیسے ہی اسے موقع ملا وہ ان دونوں گروپوں کو بے ہوش کر کے میزائل لے کر اکیلی ہی نکل کھڑی ہوئی۔ اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”تو اب کیا پروگرام ہے۔ کیا میں فیملی گاؤں کی طرف سے شہری آبادی کی طرف نکلنے والے ہر راستے پر اپنے آدمی تعینات کر دوں۔ اور“..... رافٹ نے کہا۔

”مجھے پاکیشیا گروپوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ میں نے اس ریگی سے وہ میزائل حاصل کرنے ہیں اور ریگی چونکہ اکیلی ہے اور اسے معلوم ہے کہ اس کے پاس میزائل ہیں اس لئے وہ لامحالہ شہری آبادی میں کسی ایسی جگہ سے داخل ہونے کی کوشش کرے گی جو معروف معنوں میں راستہ نہ ہوگا۔ تم صرف اتنا کرو کہ میرے شہری آبادی

ریگی شکاری ہرمن کی جیب دوڑتی تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ شکاری ہرمن نے اچانک بریک لگا کر اسے قابو میں کرنے کی کوشش کی تھی لیکن ریگی پہلے سے ہی جو کتنا تھی اس لئے اس نے انتہائی برق رفتاری سے ہرمن کی پشت میں شکاری چاقو اتار دیا تھا اور پھر اسے جیب سے نیچے پھینک کر وہ جیب لے کر اکیلی ہی آگے بڑھ گئی تھی جہاں ابھی وہ شہری آبادی سے کافی دور تھی کہ اچانک جیب نے جھٹکے جیسے شروع کر دیے اور دوسرے لمحے ریگی نے ہونک کر پڑول کی مقدار بتانے والے ڈائل پر نظرس ڈالیں تو بے اختیار اس کے حلق سے ایک مطویل سانس نکل گئی۔ ڈائل کے مطابق جیب میں موجود پڑول قطعی طور پر ختم ہونے کے قریب تھا۔

اس احمق ہرمن شکاری نے واپس بھی تو جانا تھا پھر اس نے پڑول ٹینک کسوں فلپس کر لیا تھا۔ ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے

تک پہنچنے سے پہلے ریگی اور اس کے گروپ کی رہائش گاہوں کے بارے میں تفصیلات حاصل کرو تاکہ اس سے پہلے کہ وہ یہ میزائل کاکانہ جریرے سے باہر نکالے ہم اسے کور کر لیں۔ اوور..... عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں۔ صبح تک یقیناً میں کوئی نہ کوئی سراغ نکال لوں گا۔ اوور..... رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اوکے اور اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب وہ مطمئن تھا کہ رافٹ لازماً ریگی کا کوئی نہ کوئی سراغ نکال لے گا۔

کہا۔ اسی لمحے ایک زور دار جھٹکا کھا کر جیب کا انجن بند ہو گیا۔ رنگی نے ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی مشین گن اٹھائی اور پشت پر چبٹے سے موجود میزائلوں کے تھیلے کو چیک کرتی ہوئی اچھل کر جیب سے نیچے اتری اور پھر پیدل ہی آگے بڑھنے لگی۔ رات کا اندھیرا اسی طرح چھایا ہوا تھا لیکن اب رنگی چبٹے کی نسبت زیادہ مطمئن انداز میں چل رہی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ وہ جیب کی وجہ سے فیلڈ گاؤں سے کافی دور نکل آئی ہے اور اب اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ بینک فورس اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے بھی اسے کوئی خطرہ نہ تھا کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے سارا گروپ بے ہوشی کے عالم میں یقیناً ریکھا کے ہاتھ لگ گیا ہو گا اور یقیناً ریکھانے رنگی کے فرار سے مشتعل ہو کر ان سب کو گولیوں سے اڑا دیا ہو گا گو جس کیس سے اس نے ان سب کو بے ہوش کیا تھا اس کا وقت خاصا کم تھا لیکن اب اسکا بھی کم نہ تھا کہ ریکھا اس دوران وہاں تک پہنچ ہی نہ سکی ہو۔ جہاں تک ریکھا کا تعلق تھا اسے معلوم تھا کہ ریکھا زیادہ سے زیادہ اسے فیلڈ گاؤں کے قرب وجوار میں ہی تلاش کرانے لگی اور پھر یہ سوچ کر خاموش ہو جانے لگی کہ مشن مکمل کرنے کے لئے بہر حال میں پھر فیلڈ گاؤں میں آؤں گی اس لئے وہ زیادہ تردد میں نہ پڑے گی۔ اس لئے وہ اب اپنے آپ کو قطعی محفوظ خیال کر رہی تھی۔ جہاں تک کراؤن کا تعلق تھا تو اسے معلوم تھا کہ سیکورٹی گاؤں سے فیلڈ گاؤں آنے کے لئے وہ جو راستہ اختیار کرے گی وہ اس سمت کی مخالف سمت میں ہے۔ جس سے وہ سفر کر کے یہاں

تک پہنچی تھی اور چونکہ میزائل کراؤن نے دیکھے ہی نہیں تھے اس لئے وہ اس شک میں رہے گا کہ وہ واقعی اصل بھی ہیں یا نہیں۔ زیادہ سے زیادہ ریڈ لیب کے سیکورٹی آفیسر سے بات کر کے گا اور چونکہ ابھی تجربے میں کافی روز ہیں اور سنور جس طرف سے کھولا گیا ہے وہ راستہ ویسے بھی سپر سیکورڈ ہے اس لئے وہاں سے بھی اسے یہی جواب ملے گا کہ سنور محفوظ ہے۔ اس لئے وہ بھی مطمئن ہو جائے گا۔ یہی ساری باتیں سوچتی ہوئی رنگی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک وہ نہ صرف ٹھٹھک کر رک گئی بلکہ تیزی سے ایک بڑے سے درخت کے تنے کی اوٹ میں ہو گئی اور اس کی نظریں سامنے درختوں کے ایک گھنے ذخیرے پر جمی ہوئی تھیں جہاں اس نے روشنی سی دیکھی تھی لیکن یہ روشنی بھی صرف ایک بارہی اسے نظرائی تھی پھر غائب ہو گئی تھی ایسے جیسے کسی نے نارچ ایک بار جلا کر بند کر دی ہو۔

”کون ہو گا جہاں۔ شکاری یا کوئی اور آدمی۔“ رنگی نے جڑواتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے اسے روشنی ایک بار پھر دکھائی دی اور اب اس نے روشنی کے عقب میں ایک سایہ سا دیکھا اور اس نے فہم اچھی طرح چیک کر لیا تھا کہ یہ نارچ کی روشنی ہے اور اسے جلانے والا مخصوص انداز میں اسے جلا رہا ہے۔ وہ خاموش کھڑی یہ سب دیکھتی رہی۔ پھر وہ سایہ سا پلٹ کر واپس جاتا ہوا اسے محسوس ہوا تو رنگی درخت کی اوٹ سے نکلی اور اونچی چھاتیوں کی اوٹ لیتی ہوئی وہ خستوں کے اس جھنڈ کی طرف بڑھتی چلی گئی بعد سے وہ روشنی چمکی

”اوہ ٹرانسمیٹر کال۔ یہ کہاں سے آگئی۔“ ان میں سے ایک نے اچھلے ہوئے کہا اور وہ دونوں تیزی سے مڑے اور دوڑتے ہوئے ہیں جھنڈ میں چلے گئے۔

”یہ ساڈانی کہاں کہاں سے آگئے اور انہیں کس کی طرف سے غم کے کا انتظار ہے۔“ ریگی نے سوچا اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگی۔ جھنڈ کے ایک موٹے درخت کے تنے کی اوٹ سے اس نے دیکھا کہ اندر ایک جیپ موجود تھی اور وہ دونوں جیپ میں سوار ہو گئے۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اور۔“ ایک مردانہ آواز سنائی

”میں۔ آر ایڈنگنگ یو۔ اور۔“ ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
”آر۔ کیا تم فوری طور پر کے کے کا تفصیلی نقشہ سلانے رکھ سکتے ہو۔“ پرنس کی آواز سنائی دی۔

”فوری طور پر تو نہیں البتہ دس منٹ تک اریج کر سکتا ہوں۔“ آر کی آواز سنائی دی۔

”او کے۔ میں دس منٹ بعد کال کروں گا لیکن کیا تمہیں شارینج کے فارمولے کا علم ہے۔ تم نے بات حیت کے دوران ذکر کیا تھا جو اریج بات نہ ہو سکی تھی۔ اور۔“ پرنس نے کہا۔

”ہاں اچھی طرح۔ اور۔“ آر کی آواز سنائی دی۔
”او کے۔ پھر دس منٹ بعد دوبارہ بات ہو گی اس فارمولے کے

تھی۔ اس کے ذہن میں بیک وقت کئی خیالات آرہے تھے۔ ایک تو خیال یہ تھا کہ وہ چکر کاٹ کر کہاں سے آگے نکل جائے لیکن پھر اس نے یہ خیال رد کر دیا۔ مارچ والا کسی بھی لمحے اسے چیک کر سکتا تھا اور پھر اندھیرے سے آنے والی گولی سے وہ اپنے آپ کو کسی صورت بھی نہ بچا سکے گی۔ اس لئے اس نے حالات کو چیک کرنے کے لئے آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ جھنڈ کے قریب پہنچ کر اس کی رفتار اور بھی زیادہ آہستہ ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ پلٹت ایک اونچی جھاڑی کی اوٹ میں رک گئی اس نے دو آدمیوں کو آتے دیکھ لیا تھا اور پھر وہ دونوں آدمی اس جھاڑی سے تھوڑی سے فاصلے پر ہی رک گئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں نارچ تھی۔

”کاشن کا کوئی جواب نہیں آ رہا۔ سمجھ۔“ ایک آدمی نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا تو ریگی بے اختیار چونک پڑی۔ کیونکہ بولنے والے کا بچہ خالص ساڈانی تھا۔

”آنا تو چلیے۔“ دوسرے نے جے سمجھ کہا گیا تھا جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی اس کا بچہ سن کر بھی حیران رہ گئی کیونکہ دوسرے کا بچہ بھی ساڈانی ہی تھا۔

”ٹرانسمیٹر بھی استعمال نہیں ہو سکتا ورنہ دہی کر لیتے۔“ سمجھ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک ٹوں ٹوں کی ہلکی ہلکی سی آوازیں جھنڈ میں سے سنائی دیں۔

بھی تک وہ نرسمیز موجود ہے جس کی مدد سے اس نے ہمیں کال
..... شارٹی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔

”مادام کہاں گئی ہوں گی“..... سمٹھ نے کہا۔

”اب کیا کہا جاسکتا ہے سمٹھ“..... شارٹی نے کہا۔

”میں یہاں موجود ہوں شارٹی“..... اچانک ریگی نے جھاڑی کے

سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا تو وہ تینوں بھلی کی سی تیزی

پھٹے اور انہوں نے ہلک جھپکنے میں ریو اور نکال لئے تھے۔

”مم۔ مم۔ مادام آپ اور یہاں“..... شارٹی کی حیرت بھری آواز

دی۔

”تم نے میری آواز تو پہچان لی ہو گی۔ تمہارے ساتھی کے پاس

موجود ہے اسے جلا کر چنیک کر سکتے ہو“..... ریگی نے

کہتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹپ کی آواز کے ساتھ ہی نارنج

نے ہوئی اور روشنی کا دھارا ریگی کے چہرے پر ایک لمحے کے لئے پڑا

پلٹے بچھ گیا۔

”مادام۔ ہم تو آپ کو ہی تلاش کر رہے تھے“..... شارٹی نے

سے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ریگی بھی مسکراتی ہوئی آگے بڑھ آئی۔

”کپل۔ اتفاق ہے کہ میں یہاں آگئی۔ پھلے میں نے تمہارے

صوت کی طرف سے نارنج کی روشنی دیکھی پھر ان کی باتیں سنیں اور

میری آواز سن کر میں تمہیں اندھیرے کے باوجود پہچان گئی۔

”تم تو سدا ان میں تھے۔ پھر یہاں اتنی جلدی کیسے پہنچ گئے۔“ ریگی

تحت اور اینڈ آئل“..... پرنس کی طرف سے کہا گیا اور اس کے سوا
ہی خاموشی طاری ہو گئی۔

”یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں نارمن“..... سمٹھ کی آواز سنائی دی

بولنے والا جیپ کے اندر سے بول رہا تھا۔

”اب کیا کہا جاسکتا ہے۔ شارٹی آجاتا تو شاید اسے سچہ ہوتا۔

نہیں یہ کس فارمولے کی بات کر رہے تھے۔ شاید اس آر۔ بی۔

فارمولے کا نام انہوں نے یہ رکھ لیا ہو گا“..... نارمن نے جواب

اور شارٹی کا نام سنتے ہی ریگی کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا۔

اس کے گرد پ کا نمبر نو تھا۔ اس کے پاس علیحدہ اپنا گرد پ تھا جا

شارٹی تو سدا ان میں تھا وہ یہاں کیسے آگیا۔

”ارے وہ روشنی“..... اچانک سمٹھ کی تیز آواز سنائی دی اور

کے ساتھ ہی وہ دونوں تیزی سے جیپ سے اترے اور اس درخت

سائیڈ سے دوڑ کر آگے بڑھتے چلے گئے جس کی اوٹ میں ریگی موجود

اور ریگی تیزی سے سڑ کر آگے بڑھی اور پھر جیپ کے قریب ہی ایک

جھاڑی میں اس طرح دبک گئی کہ جس وقت چاہے وہ ان لوگوں

خاتمہ آسانی سے کر کے جیپ پر قبضہ کر سکتی تھی۔ پھر یقیناً پانچ

منٹ بعد ہی تین افراد کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں اور تیر

آواز سنتے ہی ریگی کنفرم ہو گئی کہ یہ اس کا نمبر نو شارٹی ہی ہے۔

”مادام وہاں موجود نہیں ہے۔ باقی سارا گرد پ لاشوں کی صو

میں وہاں موجود ہے۔ رابرٹ کی لاش بھی پڑی ہوئی ہے۔ اس کے

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ چیف نے آپ کے جہاں آنے کے بعد مجھے بھی میرا گروپ کے ساتھ جہاں بھجوا دیا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے آپ سے رابطہ کرنا چاہا تو اچانک آپ کے ساتھی رابرٹ سے رابطہ قائم ہو گیا۔ شدید زخمی حالت میں بول رہا تھا پھر اس نے ساری تفصیلات مجھے بتا دی کہ کس طرح آپ نے سنو۔ سے میرا اسلحہ حاصل کر لئے تھے پھر اچانک حملہ ہوا اور سب مارے گئے۔ رابرٹ البتہ شدید زخمی تھا اور ہوش جم تھا لیکن وہ چلنے پھرنے اور حرکت کرنے سے معذور تھا چونکہ آپ ٹرانسمیٹر اس کی تحویل میں تھا اس لئے اس نے کال ریسیو کر لی تھی اس نے ہی بتایا تھا کہ آپ وہاں نظر نہیں آ رہیں۔ سارا محل وقفاً منہم کر کے میں فوراً جہاں پہنچا اور پھر سمجھ اور نارمن کو یہیں چھوڑ میں پیدل آگے گیا اور اب واپس آیا ہوں“..... شارفی نے جو دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ جب موجود ٹرانسمیٹر پر ایک بار پھر نوں نوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں شارفی چونک پڑا۔

”باس۔ یہ کوئی پرنس اور ر کے درمیان گفتگو ہو رہی ہے نجانے کس طرح ہمارے ٹرانسمیٹر نے اسے کیج کر لیا ہے“..... نے کہا۔

”میں نے سنی ہے پہلی کال۔“ اسے آن۔ دو۔ ریگی نے جہاں سے چیپ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور سمیتہ جلدی سے آگے بڑھ

چیپ پر سوار ہوا اور اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ دوسرے لمحے گفتگو سنائی دینے لگی۔

”یہ کونسی زبان ہے۔ افریقی زبان لگتی ہے۔“..... شارفی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ مخصوص کوڈ ہے۔ شارفی لنگتھ کوڈ اسے کہتے ہیں۔ میں اسے اچھی طرح سمجھتی ہوں اس لئے تم سب خاموش رہو تاکہ میں اس پر چوری توجہ کر سکوں“..... ریگی نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ان تینوں میں سے کوئی نہ بولا۔ ٹرانسمیٹر وہ پرنس مسلسل بات کر رہا تھا اور جیسے جیسے اس کی بات آگے بڑھ رہی تھی ریگی کے جہرے پر حیرت کے اثرات ابھرتے چلے آ رہے تھے۔ کافی طویل گفتگو کے بعد جب ٹرانسمیٹر آف ہوا تو ریگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کیا ہوا مادام۔ یہ کون بول رہے تھے اور کیا بات ہوئی ہے۔“..... شارفی نے کہا۔

”مکراؤن اس آدمی پرنس کے ہاتھوں مارا گیا ہے اور اس گفتگو سے تو بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس پرنس کا تعلق بھی پاکستانی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ وہی عمران ہو جس کا ذکر وہ ریخا کر رہی تھی اور جس کے بارے میں وہ پریشان تھی لیکن اس کال کے اتفاقات سن لئے جانے کے بعد ہم بہت بڑے خطرے سے بچ گئے ہیں“..... ریگی نے کہا۔

”کیسا خطرہ مادام۔“..... شارفی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں تمہیں اپنے متعلق تفصیل بتاتی ہوں اس کے بعد تمہیں

مروس اور پنک فورس کا گروپ بھی اسی سمت فرار ہوا ہے جس سمت سے میں فیلڈ گاؤں سے نکل کر کہاں تک پہنچی ہوں۔ پھر لامحالہ وہ میرے پیچھے چلتے ہوئے کہاں تک پہنچیں گے۔ دوسری بات یہ کہ انہیں معلوم ہے کہ میرے پاس اصل میزائل ہیں اس لئے صبح ہوتے ہی اس رافٹ کے آدمی مجھے تلاش کرنے کے ساتھ ساتھ کاکاز سے باہر نکلنے والے تمام راستوں کی بھی نگرانی کر سکتے ہیں۔ پھر یہ دونوں گروپ بھی شہر پہنچ کر مجھے ہی تلاش کرنا شروع کر دیں گے۔ پھر وہ ورنس بھی شہر پہنچ جائے گا۔ یہ ایک جھوٹا سا شہر ہے۔ ظاہر ہے جب اس قدر لوگ اور وہ بھی انتہائی تربیت یافتہ ہوں تلاش شروع کریں گے تو کسی نہ کسی کو بہر حال کوئی نہ کوئی کیلول ہل جائے گا۔..... ریگی نے کہا۔

"تو پھر آپ کیا چاہتی ہیں؟..... شارٹی نے کہا۔

"میں سے شہر کتنی دور ہے؟..... ریگی نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے التماس کر دیا۔

”یہاں سے قریب ہی ہے۔ سو کلومیٹر کا فاصلہ ہوگا۔“..... شائٹی نے جواب دیا۔

”میں جانتی ہوں کہ کسی نہ کسی طرح صبح ہونے سے پہلے ان میزبانوں سمیت کاکا نے باہر نکل جاؤں۔ پھر یہ سب لازماً ناکام رہیں گے۔۔۔۔۔ چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد ریگی نے کہا۔

”ایسا ہو سکتا ہے مادام سہاں ایک ہیلی کاپٹر سروس موجود ہے۔

میں فرانسسز پرانے آدمی جیکب کو کہہ دیتا ہوں کہ وہ فوری طور پر ایک

اصل بات کی سمجھ آئے گی..... رنگی نے کہا اور پھر میزائل حاصل کرنے کے بعد اپنے پر جانکما ہونے والے حملے سے لے کر ہوش میں آنے اور تہہ خانے میں موجود اپنے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ مروس اور پنک گروپ کی موجودگی۔ پاور ہجنسی کی ریکھا کے بارے میں تفصیلات بتانے کے بعد اس نے وہاں سے نکلنے اور پھر یہاں تک پہنچنے تک پوری تفصیل بتادی۔

”اوہ مادام۔ آپ نے واقعی حیرت انگیز صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے کہ آپ نے مشن بھی مکمل کر لیا اور صحیح سلامت بھی نکل آنے میں کامیاب ہو گئیں۔..... شارٹی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اب تک تو میں بھی یہی سمجھ رہی تھی لیکن اب اس پرنس کی اس کوڈنگٹکو کے بعد جو صورتحال سامنے آئی ہے وہ قطعی مختلف ہے۔.....“ ریچی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سنی جانے والی کوڈنگٹکو کی تفصیل بتادی۔

”اووہ۔ اووہ۔ اس کا مطلب ہے کہ آپ کے بعد پاکیشیا کے یہ دونوں گروپ بھی ریکھا کی قید سے اٹھل جانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اور یہ پرنس اب شہر میں آپ کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن اس میں تشویش کی کیا بات ہے۔ کرتار ہے تلاش۔ اب آپ ہمارے ساتھ رہیں۔ ہمارے متعلق تو کوئی بھی کچھ نہیں جانتا۔“..... شارٹی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ دو باتیں غور طلب ہیں۔ ایک تو یہ کہ ہاکشیا سیکرٹ

ہیلی کا پڑک کرے۔ ہم سیدھے اس ہیلی کا پڑکپنی کے اڈے پر پہنچیں گے اور وہاں سے آپ کو اس ہیلی کا پڑک بٹھا دیں اور آپ کسی بھی قریبی جزیرے پر پہنچ سکتے ہیں جہاں سے آپ آسانی سے نکل جائیں گی جبکہ ہم اطمینان سے واپس جاسکتے ہیں۔..... شارفی نے کہا۔

”نہیں۔ ٹرانسمیٹر استعمال کرو۔ اگر ان کی کال ہمارا ٹرانسمیٹر کیچ کر سکتا ہے تو ہماری کال ان کا ٹرانسمیٹر بھی کیچ کر سکتا ہے۔ ہمیں ویسے ہی جیب پر چلنا ہو گا۔..... ریگی نے فیصلہ کر لیا میں کہا۔

”نھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم ہو۔..... شارفی نے کہا اور پھر وہ تینوں ہی جیب میں سوار ہوئے شارفی خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا جبکہ ریگی اس کی سائیڈ سیٹ پر اور سمتھ اور نارمن عقبی سیٹوں پر بیٹھ گئے۔

”جس قدر اسے تیزی سے چلا سکتے ہو چلاؤ۔..... ریگی نے کہا اور شارفی نے اہلبات میں سر ہلادیا۔

پاکیشیا سکیٹ سرورس اور بینک فورس سب خاصی تیز رفتاری سے جنگل میں آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک مارہ کی کلائی میں جھڑپ ہوئی گھڑی سے کلائی میں نہ بن لگنا شروع ہو گئیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ ٹرانسمیٹر کال۔ ٹرانسمیٹر کال۔..... مارہ نے یلکھتے ہوئے شروع کر دیا اور وہ سب حیرت سے اچھل پڑے۔

”ٹرانسمیٹر کال۔ تو جہارے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔..... جولیانے عرض کیا ہو کر مارہ سے پوچھا۔

”ٹرانسمیٹر نہیں ہے۔ ٹرانسمیٹر کیچ ہے۔ میں نے اسے ویسے ہی چھوڑ دیا۔ اس نے کہا اور جلدی سے اس نے گھڑی کے ونڈ کو اور زیادہ کھینچ لیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس کالنگ۔ اوور۔..... اچانک گھڑی میں سے

اتناں۔ اگر اس بار بھی اس نے زیروفریکٹوئیسی پر اسے کچ کیا تو۔

جی نہیں۔ ایسا کوئی سسٹم ان میں نہیں ہے۔ لیکن اس کی ریخ
خاصی کم ہے۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ کال ہمیں قریب سے بنا

صرف کولیشن بلکہ اگر انہوں نے اس کچھ کرنے والے ٹرانسمیٹر کو زبرد
فریکوئنسی پر ہی رکھا تو وہاں ہونے والی بات حیت بھی اس کال کیچر سے
یک کی جاسکتی ہے۔ مارہ نے کہا۔

نکمال ہے۔ یہ کوئی نئی ساخت کا کال کیچر ہے۔ اس بار
خادر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہاں۔ یہ میں نے یونائیٹڈ کارمن کی ایک خفیہ لیبارٹری سے اڑایا
تھا۔ وہاں ابھی اس پر مزید ریسرچ ہو رہی تھی۔ مارہ نے
جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلادیا۔ اب وہ سب وس منٹ
گزرنے کے انتظار میں تھے اور پھر واقعی دس منٹ بعد ایک بار پھر کال
کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

دوسرا ٹرانسمیٹر زبرد فریکوئنسی پر کچھ کر رہا ہے۔ اب جب کال آف
ہو جائے تب بھی آپ میں سے کسی نے نہیں بولنا۔ ورنہ ہماری گفتگو
بھی وہاں زبرد فریکوئنسی پر ایڈجسٹ اسی ٹرانسمیٹر پر سنی جاسکے گی۔ مارہ
نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلادیتے۔

اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی شایع لگتھ کوڈ میں لگتھ ہو رہی ہے۔
صفر نے لگتھ کا آغاز ہوتے ہی کہا۔

ہاں۔ میں سمجھ رہی ہوں۔ جو یانے کہا اور سب سیکرٹ
سروس والوں نے اس کے ساتھ ہی اس انداز میں سر ہلادیتے کہ صاف
اود اس کی ساتھی لڑکیاں سمجھ گئیں کہ نہ صرف جو یانہ بلکہ اس کے
دوسرے ساتھی بھی یہ کوڈ سمجھتے ہیں۔ لگتھ خاص طویل تھی۔ لیکن

صاف یہ دیکھ کر حیران ہو رہی تھی کہ جیسے جیسے لگتھ آگے بڑھتی جا رہی
تھی جو یانہ اور اس کے ساتھیوں کے جہروں کے رنگ بھی ساتھ ساتھ
بدلتے جا رہے تھے۔ پھر کال اودور اینڈ آل کے الفاظ کے ساتھ ہی ختم ہو
گئی۔

تو یہ بات ہے۔ ایک نسوانی آواز اچانک سنائی دی۔
بولنے والی کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اس نے بات کرتے کرتے بے
اختیار طویل سانس لیا ہو اور وہ سب یہ آواز سن کر بے اختیار اچھل
پڑے کیونکہ یہ ریگی کی آواز تھی جے وہ سب پہچانتے تھے۔ وہی ریگی جو
انہیں بے ہوش کر کے خود میراٹوں سمیت نکل گئی تھی۔
کیا ہو اما دام۔ یہ کون بول رہے تھے اور کیا بات ہوئی ہے۔

ایک مردانہ آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی
گفتگو سنائی دیتی رہی۔ آخر کار جیپ سٹارٹ ہونے اور چلنے کی آواز سنائی
دی جو آہستہ آہستہ ڈو جی چلی گئی۔ اسکے ساتھ ہی مارہ نے ونڈ بٹن آف
کر دیا۔

یہ عمران کیا بات کر رہا تھا۔ اتنی طویل گفتگو۔ صاف نے
کہا۔

ہمیں پہلے اس ریگی کو روکنا ہے۔ کیا ہمیں لوکیشن بتا سکتی ہو
مارہ۔ صفر نے کہا اور مارہ نے لوکیشن بتانی شروع کر دی۔

اوہ۔ اوہ۔ اب ہمیں دوڑنا پڑے گا۔ ہم اس ریگی کو شہر میں داخل
ہونے سے پہلے روک سکتے ہیں ورنہ وہ شہر میں داخل ہو گئی تو ہیلی کاپٹر

سے میرا تلوں سمیت نکل جائے گی..... صفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب بے اختیار دوڑنے لگے۔ دوڑتے دوڑتے جو یال نے مختصر طور پر عمران کی گھنگھو بھی صالحہ کو بتا دی۔

”تو اصل کراؤن ختم ہو گیا ہے اور عمران ہی کراؤن بن کر آ رہا تھا“۔ صالحہ نے کہا۔

”ہاں“..... جو یال نے جواب دیا۔

”وہ لوگ تو جیب میں سوار ہیں اور خاصی تیز رفتاری سے اے چلائیں گے۔ ہم انہیں کیسے کور کر سکتے ہیں“..... اس بار تنویر نے ہونٹ بھیچتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ جیب وہ جھازوں کے پیچھے“..... یلکٹ صفر نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اشارہ بھی کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ سب تیزی سے مڑ کر ان جھازوں کی طرف بڑھ گئے جن کے پیچھے سے جیب کا صرف ایک حصہ نظر آ رہا تھا۔

”اوہ۔ یہ تو اسی شکاری ہرن کی جیب لگتی ہے۔ اس میں خون کے دھبے بھی ہیں“..... خاور نے ہاتھ میں کڑے ہوئے لیپ کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس میں ریگی سوار تھی وہ اسے چھوڑ کر گئی ہے تو پھر یہ یقیناً ناکارہ ہو چکی ہوگی یا اس میں پیڑول ختم ہو گیا ہوگا۔“ جو یال نے کہا۔ اسی لمحے تنویر اچھل کر جیب کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا جا بایاں انکیشن میں موجود تھیں اس نے انجنی سٹارٹ کرنے کی

کوشش کی لیکن انجن صرف گھول گھول کر کے خاموش ہو گیا۔
”اس کا پیڑول ختم ہو گیا ہے۔ دیکھ نہیں رہے ڈائل کیا بتا رہا ہے“..... خاور نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیکن انجن کی مخصوص آواز تو بتا رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ پیڑول اس میں آ رہا ہے۔ لیکن مسلسل سپلائی نہیں آ رہی۔ لیکن ڈائل جو کچھ بتا رہا ہے اس کے مطابق تو اس کے پیڑول ٹینک میں قطرہ بھی موجود نہیں ہوتا چاہئے“..... تنویر نے ہونٹ بھیچتے ہوئے کہا۔

”میں دیکھتا ہوں۔ شاید پیڑول لائن میں کوئی رکاوٹ آگئی“..... خاور نے جلدی سے مڑتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ہونٹ لٹایا اور لیپ کی روشنی سی جیننگ شروع کر دی۔

”ہاں کچھ آگیا ہے اور نہ صرف کچھ آگیا ہے بلکہ جھٹکا لگنے سے پیڑول کی تار بھی اکڑ گئی ہے“..... خاور نے تیز لپے میں کہا اور پھر اس نے پائپ علیحدہ کر کے اس سے منہ لگایا اور پیڑول کھینچ کر باہر نکال شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پیڑول کی سپلائی مسلسل ہو تو اس نے پائپ کو دوبارہ جوڑ دیا اور پائپ جڑتے ہی انجن بھی چلت ہو گیا۔ خاور نے پیڑول ڈائل کی تار بھی ایڈجسٹ کر دی۔

”پیڑول تو کافی ہے“..... تنویر نے جواب دیا کیونکہ تار جھٹ ہونے سے اب ڈائل نے ٹینک میں پیڑول کی مقدار بتائی کر دی تھی۔

”لیکن اتنے سارے افراد ایک جیب میں کیسے سوار ہو سکیں

آئی..... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

کوئی جانور ہوگا..... ریگی نے کہا۔

"نہیں مادام۔ وہ جانور سے بڑی اور ڈبہ مٹا چیر تھی..... نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈبہ مٹا چیر۔ کیا مطلب۔ یہ کون سی چیز ہو سکتی ہے۔" ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام۔ اندھیرا اور جنگل جب یہ دونوں چیزیں مل جائیں تو پھر ایسے سائے اکثر نظر آنے لگ جاتے ہیں..... شارٹی نے ہنستے ہوئے کہا اور مادام ریگی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑی۔

"باس۔ یہ میرا دم نہیں تھا۔ آپ جانتے تو ہیں کہ میری آنکھوں میں قدرتی طور پر دور دور بین فٹ ہے..... نارمن نے اس بار استہائی سمجھنے لہجے میں کہا۔

"دور بین فٹ ہے۔ کیا مطلب..... ریگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"یہ ہم اسے ایسا کہہ کر چھپاتے ہیں مادام۔ ویسے حقیقت یہی ہے کہ نارمن کی آنکھوں میں اتنی دور بین دیکھنے کی قدرتی صلاحیت موجود ہے کہ جتنے فاصلے تک صرف دور بین سے ہی دیکھا جاسکتا ہے۔" نارمن ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ معاملہ مذاق نہیں ہے۔ نارمن کیا تم لگا سکتے ہو کہ یہ کیا چیز تھی جس کی تم نے جھٹک دیکھی

ریگی کی جیب خاصی تیز رفتاری سے شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا نارمن چونک پڑا۔ اس کی نظریں بائیں طرف دور اندھیرے میں اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے اسے اندھیرے میں کوئی خاص چیز نظر آگئی ہو۔

"کیا ہوا..... ساتھ بیٹھے ہوئے سمجھ نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے کوئی سایہ ساتیری سے دور درختوں کے درمیان سے گزرا ہو..... نارمن نے ہونٹ ہنسنے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ہوا..... فرٹ سیٹ پر بیٹھی ہوئی ریگی نے چونک کر پوچھے

مڑتے ہوئے پوچھا۔

"مادام۔ مجھے ایسا محسوس ہوا ہے جیسے کوئی بڑی سی چیز سامنے

درختوں کے درمیان سے تیزی سے گزری ہو لیکن مجھے وہ نظر نہیں

تھی..... ریگی نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”میں مسلسل اسی پوائنٹ پر سوچ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے مادام کہ وہ کوئی بڑی سی جیب تھی جیسے شکاری جیب ہوتی ہے اور اس کی رفتار خاصی تیز تھی.....“ نارمن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”شکاری جیپ۔ اودہ۔ اودہ۔ کہیں یہ عمران کی جیپ نہ ہو۔“ ریگی نے سیٹ پر بیٹھے بیٹھے اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ممکن ہے مادام۔ اگر آپ کہیں تو اسے چمک کیا جاسکتا ہے..... شارفی نے بھی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے چمک کرو گے؟..... رنگی نے شارفی کی بات پر حیران

ہوتے ہوئے کہا۔

ہوئے ہوئے کہا۔
 "میرے پاس سپیشل نائٹ ٹیلی سکوپ موجود ہے۔ کسی اونچے
 درخت کی چوٹی پر چڑھ کر چینگ کی جاسکتی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ نظر

روک دی۔

روک دی۔
"نارمن۔ عقبی سیٹ کے نیچے سامان میں سے نائٹ ٹیلی سکوپ
نکالو اور کسی اونچے درخت پر چڑھ کر چاروں طرف خوب اچھی طرح
چنگل کرو۔ چہاری دور کی نظر ویسے بھی بہت تیز ہے۔ نائٹ ٹیلی

سکوپ کے ساتھ مل جانے سے تو اور بھی تیز ہو جائے گی۔..... طاہرہ نے جیب روکتے ہوئے کہا۔

تیس باس نارمن نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک خصوصی
ساعت کی نائٹ ٹیلی سکوپ اٹھائے جیب سے نیچے اترتا اور اندھیرے
میں غائب ہو گیا پھر اس کی واپسی تقریباً بیس منٹ بعد ہوئی

”باس۔ باس۔ واقعی ایک جیب موجود ہے۔ سیاہ ہیڈ والی شکاری جیب یہاں سے تقریباً چار کلو میٹر دور موجود ہے اور باس اس جیب کے کئی انسانی سائے بھی موجود ہیں۔ جیب رکی ہوئی ہے۔“ نار من نے دوا پس آتے ہوئے کہا۔

نچارہ کو میز ۱۳۰۰ - یہ تو خاصا فاصلہ ہے۔ انسانی سائے کتنی تعداد
ہیں۔ مرد ہیں یا عورتیں..... رنگی نے حیران ہو کر پوچھا۔

ناہام۔ یہ خیال ہے کہ وہ سب عورتیں ہی ہیں۔..... نار من
عذاب دیا تو رنگی بے اختیار اچھل پڑی۔

اسودہ - اہ - اب میں سمجھ گئی ہوں - یہ پنک فورس ہو گی اور بلیک
 علی شکاری جیب تو اس شکاری ہرمن کی تھی جو میں نے راستے میں
 ختم ہو جانے پر چھوڑ دی تھی لیکن پھر بغیر بیڑوں کے وہ کیسے
 رنگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا -

ہو سکتا ہے مادام۔ کوئی کمینیکل غرابی ہو گئی ہو۔ بہر حال جو بھی
اب ان سے بچ کر نکلتا ہو گا..... شارٹی نے کہا۔

اگر ہم انہیں چیک کر سکتے ہیں تو یقیناً انہوں نے بھی ہمیں

اکیلی دائیں ہاتھ پر آگے بڑھوں گی جبکہ نارمن بلاسٹر لے کر چپ سمیت ان کی طرف براہ راست آگے بڑھے گا اور قریب پہنچ کر ان پر بلاسٹر فائر کر دے گا اور خود چلتی ہوئی چپ سے چھلانگ لگا کر چھاڑیوں کی اوٹ میں چپ جائے گا اس طرح اور کچھ نہیں تو ان کی چپ تباہ ہو جائے گی اور اس کے ساتھ ہی اگر وہ چھپے ہوئے ہوں گے تو بلاسٹر فائر ہوتے ہی خود بخود باہر آجائیں گے اور ہم عقب سے ان پر فائر کھول کر ان کا خاتمہ کر دیں گے۔" ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسا آپ کہیں۔" شارفی نے کہا اور پھر چپ کی عقبی سیٹ کے نیچے موجود صندوق میں سے انہوں نے اسلحہ نکالا اور چپ سے اتر آئے جبکہ نارمن بلاسٹر اور دوسرا اسلحہ لے کر ہائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"تم نے ہمارے جانے کے تقریباً دس منٹ بعد چپ کو چلانا ہے۔ نارمل رفتار سے آگے بڑھنا ہے۔ ان کی جگہ کا تمہیں ہم سے زیادہ علم ہے۔" ریگی نے نارمن سے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مادام۔ میں ان لوگوں کا انتہائی دلچسپ انداز شکار کھیلوں گا۔" نارمن نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔ پھر ریگی دائیں طرف مڑ کر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی جبکہ شارفی سمٹھ بائیں طرف کو دوڑتے ہوئے آگے بڑھ گئے اور نارمن اب چپ میں اکیلا رہ گیا تھا۔ پھر دس منٹ سے بھی دو چار منٹ بعد اس چپ کو سٹارٹ کیا اور اسے چلاتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ رفتار نارمل

جب تک کر لیا ہو گا اور شاید اسی لئے وہ رک گئے ہوں اور سنو شارفی۔ یہ لوگ بہر حال سیکرٹ ایجنٹ ہیں اور شہری آبادی بھی جہاں سے ابھی کافی دور ہے اس لئے ان کا خاتمہ ضروری ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کی تعداد کافی ہے۔ پانچ ارکان ایک گروپ کے ہیں اور پانچ دوسرے گروپ کے۔" ریگی نے کہا۔

"تو پھر کیا ہوا مادام۔ ہماری چپ میں انتہائی جدید اور خوفناک اسلحہ موجود ہے۔ ان کی تعداد چاہے پچاس بھی کیوں نہ ہو ان کا خاتمہ آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔" شارفی نے کہا۔

"لیکن وہ عام لوگ نہیں ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ الٹا ہم ہی پھنسا جائیں۔" ریگی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"مادام میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے اگر آپ اس کو اوکے آ دیں تو۔" شارفی نے کہا۔

"کیسی تجویز۔" ریگی نے پوچھا۔

"مادام۔ ہم بلاسٹر کو اوکے کر کے چپ کو سیدھا ان کی طرف دے جاتے ہیں جیسے ہی وہ لوگ بلاسٹر کی ریخ میں آئیں گے ہم بلاسٹر فائر دیں گے اور ان لوگوں کے چپ سمیت پر خچے اڑ جائیں گے۔" شارفی نے کہا۔

"کیسی احمقوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔ اگر وہ لوگ چپ نکل کر ادھر ادھر پوزیشن لے چکے ہوں تو پھر ایسا کرو تم اور اسلحہ لے کر جہاں سے بائیں ہاتھ پر بڑھتے ہوئے آگے جاؤ گے جبکہ

ہی رکھی تھی اور پھر اسے دور سے جھاڑیوں کے درمیان کھڑی وہ سیاہ ہینڈ والی جیب نظر آنے لگ گئی۔ اس نے سائڈ سیٹ پر رکھا ہوا بلاسٹر اٹھا کر ایک ہاتھ میں پکڑ لیا۔ مشین گن اس نے پہلے ہی کا ندھے سے لٹکائی ہوئی تھی۔ جیب آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھی۔ ارد گرد چونکہ دور تک جھاڑیاں تھیں گھنے درخت نہ تھے اس لئے ارد گرد کا سارا منظر اسے بخوبی نظر آ رہا تھا۔ جیب دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن اب جیب کے قریب کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے جیب غراب ہو گئی ہو اور اسے یہاں دیرانے میں جمود دیا گیا ہو۔ اچانک اسے دائیں ہاتھ پر کسی حرکت کا احساس ہوا تو اس نے پہلے ادھر بلاسٹر فائر کیا اور پھر فوراً ہی دوسرا فائر جیب کی طرف رخ کر کے کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے چلتی ہوئی جیب سے باہر نیچے چھلانگ لگا دی اور جھاڑیوں میں رول ہوتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ بلاسٹر کیسولوں کی وجہ سے یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور ایک لمحے کے لئے ہر طرف تیز روشنی سی پھیل گئی تھی لیکن صرف ایک لمحے کے لئے اور اس کے بعد اندھیرا پہلے سے بھی زیادہ گہرا ہو گیا تھا۔ جھاڑیوں میں رول ہوتا ہوا اس کا جسم جیسے ہی ساکت ہوا وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے اس نے دونوں اطراف سے میزائل گنوں کا تیز فائر سنی اور وہ سمجھ گیا کہ مادام رنگی اور شارٹی نے ان پر فائر کھول دیا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ میزائل گنوں کی بلاسٹنگ قوت کس حد تک ہے۔ اسے معلوم تھا کہ پلک جھپکنے میں یہاں جس قدر جھاڑیاں ہیں۔

سب دھڑا دھڑھلنے لگ جائیں گی۔ اس لئے وہ تیزی سے اٹھا اور اس آگ سے بچنے کے لئے ایک طرف دوڑنے لگا لیکن دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اتر گئی ہوں۔ اب مشین گنوں کی آوازیں بھی میزائل گنوں کے ساتھ ہی سنائی دینے لگی تھیں۔ نارمن کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور بے اختیار اس کے منہ سے یخ نکلنے لگی اور وہ اچھل کر اوندھے منہ جھاڑیوں میں گر اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریکی تیزی سے پھیلنے لگی۔

ووڑاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران نے جیب کی عقبی سیٹ اٹھائی اور اس میں سے دو طاقتور نارچس اٹھا کر اس نے خانہ بند کر دیا۔ ایک نارچ اس نے اپنے ہاتھ میں رکھی اور دوسری اس نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ناگرہ کی طرف بڑھادی۔ تھوڑی دیر بعد انہیں دور سے گاڑھا دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ بھائیوں میں شاید آگ لگی ہے"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے کچھ آگے جا کر جیب روک دی کیونکہ اس کے بعد ہر طرف دھواں ہی دھواں پھیلا ہوا تھا۔ جیب رکستے ہی وہ تینوں نیچے اترے اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر اور ناگرہ ایک طرف جبکہ عمران دوسری طرف سے آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے نارچ روشن کر لی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے بھائیوں میں تین عورتوں کی کئی پھٹی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں۔ یہ تینوں نوجوان عورتیں تھیں۔ ان کے جسموں کے پرچے اڑ گئے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو پاکیشیائی لڑکیاں ہیں۔ اوہ۔ یہ پتک فورس کی عورتیں گی"..... عمران نے ہونٹ ہنسنے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھا۔ کچھ فاصلے پر ایک اور لڑکی کی لاش بھی اسی حالت میں پڑی ہوئی تھی یہ بھی پاکیشیائی لڑکی تھی۔ ابھی عمران نارچ کی روشنی میں اسے چمک کر رہا تھا کہ اس نے دائیں ہاتھ پر کسی کے کرلپٹنے کی آواز سنی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے ادھر کو مڑ گیا۔ کراہ دوسری بار سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران بے اختیار اچھل پڑا جب اس نے ایک لڑکی کو

ٹائیگر جیب ووڑاتا شہر کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ عمران عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ناگرہ سائیڈ پر۔ عمران چونکہ خاموش تھا اس لئے ٹائیگر بھی خاموشی سے جیب چلائے جا رہا تھا پھر اچانک وہ سب ہی بیک وقت اچھل پڑے جب دائیں طرف کافی دور سے انہیں بلاسٹروڈ میزائل گنوں کے دھماکوں کی آوازیں مسلسل سنائی دینے لگیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ فائرنگ۔ اوہ۔ ادھر کوئی لمبی گز بڑھو رہی ہے۔ جیب موڑو"..... عمران نے کہا اور ٹائیگر نے تیزی سے جیب کو موڑا اور اس طرف پوری رفتار سے بھگنا شروع کر دیا بعد سے آوازیں اب بھی سنائی دے رہی تھیں۔ میزائل گنوں کے ساتھ ساتھ اب مشین گنوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے ہتھیار بارشیاں آپس میں پوری قوت سے ٹکرائی ہوئی ہوں۔ پھر آہستہ آہستہ آوازیں سنائی دینا ختم ہو گئیں۔ ٹائیگر پوری رفتار سے جیب

اوندھے منہ پڑے ہوئے دیکھا جبکہ ایک اور لڑکی اس کے اوپر اس طرح گری ہوئی تھی جیسے اس کا تحفظ کر رہی ہو۔ وہ دونوں شدید زخمی تھیں۔ عمران نے قریب جا کر جیسے ہی نارنج کی روشنی میں انہیں چیک کیا اس کا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔ نیچے والی لڑکی جو لیا تھی اس کی دونوں سائیدوں سے خون ابھی تک رس رہا تھا جبکہ اس کے اوپر بھی ایک پاکیشیائی لڑکی تھی۔ جس کی پشت اور گردن سے ذرا نیچے گولیاں لگی تھیں۔ کر لہنے کی آواز جو لیا کی تھی۔ عمران نے نارنج ایک طرف رکھی اور آہستہ سے جو لیا کے اوپر پڑی ہوئی لڑکی کو اٹھا کر اسی طرح اوندھے منہ ایک طرف لٹا دیا پھر اس نے جو لیا کو سیدھا کیا۔

"باس۔ باس۔ سیکرٹ سروس کے لوگ وہاں شدید زخمی پڑے ہوئے ہیں۔ صفدر۔ تنویر۔ کیپٹن شکیل اور خاور چاروں شدید زخمی ہیں اور مرنے کے قریب ہیں یا پھر مر چکے ہیں۔" اسی لمحے نائیکر نے دوڑ کر قریب آتے ہوئے چیخ کر کہا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے اس کے اپنے جسم میں سینکڑوں گولیاں بیک وقت اتار دی ہوں۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو مس جو لیا ہے۔ یہ بھی۔" نائیکر نے لکھت کہا اور عمران جیسے ہوش میں آگیا۔

"نائیکر۔ جیپ کے سامان والے حصے میں ایک میڈیکل باکس موجود ہے اور پانی کی بوتلیں بھی۔ تم وہ اٹھا کر وہاں لے چلو جہاں سیکرٹ سروس کے ارکان پڑے ہیں اور ناگرہ کہاں ہے اسے مریے

پاس بھیج دو۔" عمران نے بے اختیار جھٹکتے ہوئے کہا اور نائیکر نے چیخ کر ناگرہ کو بلانا شروع کر دیا اور خود دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا ہوا تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم سے کسی نے قوت اور توانائی کو اچانک کھینچ کر غائب کر دیا ہو۔

"یس سر۔ یس سر۔" چند لمحوں بعد ناگرہ کی آواز سنائی دی وہ دوڑتا ہوا عمران کی طرف آ رہا تھا۔

"ناگرہ۔ اس لڑکی کو اسی طرح کاندھے پر لاد کر ادھر لے چلو جہاں سیکرٹ سروس کے ارکان پڑے ہیں۔" عمران نے کہا۔

"یس سر۔" ناگرہ نے کہا اور پھر عمران نے جھٹک کر دوسری پاکیشیائی لڑکی کو جو جو لیا کے اوپر پڑی تھی ناگرہ کے ساتھ مل کر اٹھایا خود پھر اسے ناگرہ کے کاندھے پر اس طرح لاد دیا کہ اس کی پشت اوپر کی طرف ہی رہے۔

"احتیاط سے لے کر جانا۔ جھٹکے نہ لگیں۔" عمران نے کہا اور پھر اس نے خود جھٹک کر جو لیا کو اٹھا کر کاندھے پر لاد دیا اور ناگرہ کے پیچھے چلنے لگا۔ وہ واقعی اس وقت اس طرح حرکت کر رہا تھا کہ جیسے روپوش حرکت کرتا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے اس کے اپنے ارادے کو اس ساری کارروائی میں سرے سے کوئی دخل ہی نہ ہو۔ پھر ایک لمبا جھگڑاٹ کر وہ جب دوسری طرف پہنچا تو نائیکر وہاں پہلے سے ہی موجود تھا۔ اس نے عمران کے کاندھے سے جو لیا کو اتار کر نیچے لٹایا اور پھر وہ

ناگرہ کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران تیزی سے صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا جو اکتھے ہی میزے میزے انداز میں پڑے ہوئے تھے جبکہ خاور ان سے ذرا فاصلے پر تھا اور تنویر ان سے کچھ فاصلے پر ایک اونچی بھاڑی کے اندر اونڈھے منہ پڑا ہوا تھا۔ عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل، خاور اور پھر تنویر کو چیک کیا وہ سب شدید زخمی تھے لیکن بہر حال زندہ تھے عمران نے ٹائیگر کی مدد سے ان سب کو ایک جگہ اکٹھا کیا اور پھر ناگرہ نے نارچ سنبھالی جبکہ عمران نے ٹائیگر کی مدد سے فرسٹ ایڈ باکس کھول کر اس میں سے انجکشن نکال نکال کر باری باری ان سب کو لگانے شروع کر دیئے۔ دو مختلف قسم کے انجکشن لگانے کے بعد اس نے پانی کی بوتلوں سے ان کے زخم صاف کئے۔ اس پاکیشیائی لڑکی سمیت سب کو مشین گنوں کی گولیاں لگی تھیں لیکن سب سے زیادہ گولیاں اس پاکیشیائی لڑکی کی پشت پر لگی تھیں جبکہ جولیا کی صرف ایک سائیز پر گولیوں کے زخم تھے جبکہ صفدر اور کیپٹن شکیل کے گولہوں میں اور خاور کی پشت میں گولیاں بیوست ہوئی نظر آرہی تھیں البتہ تنویر کی گردن کی ایک سائیز سے گولی داخل ہو کر دوسری سائیز سے نکل گئی تھی لیکن اس کی شہ رگ بہر حال بچ گئی تھی۔ چونکہ فرسٹ ایڈ باکس میں ایسا سامان موجود نہ تھا کہ وہ آپریشن کر کے گولیاں نکال سکتا اس لئے عمران نے مزید خون روکنے اور گولیوں کا زہر جسم میں مزید پھیلنے سے روکنے کے لئے ان کے زخموں کی سینڈیج کی اور پھر طاقت کے جو انجکشن موجود تھے وہ دوبارہ لگانے شروع کر دیئے۔

انجکشن لگا کر عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”ادھر ادھر تلاش کرو شاید کوئی اور زخمی ہو“..... عمران نے سپاٹ لے کر کہا۔

”باس۔ ان کے جسموں میں تو گولیاں موجود ہیں۔ اس حالت میں..... ٹائیگر نے سستے ہوئے لےجے میں کہا اور اس سے فقرہ مکمل نہ ہو سکا۔

”فی الحال تو..... بہر حال اللہ تعالیٰ رحم کرنے والا ہے۔ وہ ہزار رحیم و کریم ہے اور مجھے اس کی رحمت پر پورا یقین اور بھروسہ ہے۔“ عمران نے رک رک کر جواب دیا تو ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے پورا جنگل فوجوں کی آوازوں سے بھر گیا ہو۔ عمران نے جس لےجے میں اور جس ہوا میں بات کی تھی اس سے بھی یہی ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی اندرونی کیفیت ٹائیگر سے مختلف نہیں ہے بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے لیکن شاید وہ نگرہ کی وجہ سے اپنے آپ کو سنبھالے ہوئے تھا۔

”ناگرہ۔ جیب میں ٹرانسمیٹر لے گیا ہے وہ اٹھا کر لے آؤ۔ جلدی کرو..... اچانک عمران نے مڑ کر ناگرہ سے کہا۔“

”یس سر.....“ ناگرہ نے کہا اور تیزی سے اٹھ کر واپس جیب کی طرف بڑھ گیا جبکہ ٹائیگر نارچ لے کر ادھر ادھر گھومتا پھر رہا تھا۔ دھواں ایک خاص جگہ سے نکل رہا تھا اور یہ جگہ جیب کے علاوہ دائیں طرف کی بھٹائیاں تھیں جہاں سے پاکیشیائی لڑکیوں کی کئی پھنی لاشیں پڑی گئی تھیں۔

مجھے میں کہا گیا۔

”چھ تو شدید زخمی ہیں۔ اس کے علاوہ میں ناگرہ اور ٹائیگر تین افراد ہیں۔ اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”آپ اس وقت کہاں موجود ہیں۔ ناگرہ سے کہیں کہ جواب دے۔ درست اور صحیح جگہ بتا سکتے گا۔ اور“..... رافٹ نے کہا۔

”لیکن اسے یہ کوڈبونا تو نہیں آئے گا اور کوڈ کے بغیر اگر اس نے انیموں یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام لیا تو یہاں موجود ایکریٹین آفیس اور دوسری پارٹیوں نے اگر یہ کال کچ کر لی تو پھر ہوسکتا ہے کہ تم سے پہلے ہم تک پہنچ جائیں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”وہ یہاں کے مقامی ماہی گیروں کی زبان جانتا ہے۔ آپ اسے لیں کہ وہ کلاشی زبان میں مجھ سے بات کرے۔ اور“..... دوسری طرف سے رافٹ نے جواب دیا اور عمران ساتھ کھڑے ناگرہ کی طرف لپکا۔

”ناگرہ۔ رافٹ سے کلاشی زبان میں بات کرو“..... عمران نے اصرار سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہیس سر“..... ناگرہ نے کہا اور پھر اس نے واقعی ایک نامانوس زبان میں رافٹ سے بات شروع کر دی۔

”ہیلو پرنس۔ میں نے جگہ سمجھ لی ہے۔ آپ بے فکر رہیں۔ میں ڈو ایبو لینس، ہیلی کاپٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کے ایک یونٹ کے ساتھ ہوں۔ آپ کے لئے تیسرا ہیلی کاپٹر لے آؤں گا۔ اور اینڈ

”باس۔ دو ایکریٹین مردوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ جبکہ ایک جگہ ایسے نشانات ہیں جیسے وہاں سے کوئی زخمی گھسٹتا ہوا آگے گیا ہو۔ یہ نشان کافی دور تک جا رہے ہیں“..... ٹائیگر نے واپس آکر کہا۔ اسی لمحے ناگرہ بھی ٹرانسمیٹر لے کر وہاں پہنچ گیا۔ عمران نے اس سے ٹرانسمیٹر لیا اور اس پر رافٹ کی فریکوئنسی پہلے سے ہی ایڈجسٹ تھی۔ اس نے اس کا بشن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو پرنس کاننگ۔ اور“..... عمران نے کال دینی شروع کر دی۔

”ہیس۔ آر اینڈنگ یو۔ اور“..... تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم ہو گیا اور رافٹ کی آواز سنائی دی۔

”رافٹ۔ پاکیشیائی سیکرٹ سروس اس وقت شدید زخمی حالت میں میرے سامنے موجود ہے۔ میں نے ابتدائی طبی امداد تو دے دی ہے لیکن صورتحال انتہائی گھمبیر ہے اگر انہیں فوری طور پر کسی اچھے سے ہسپتال میں منتقل نہ کیا گیا اور ان کے آپریشن نہ کئے گئے تو پھر ان کی موت یقینی ہے اور وقت بھی بے حد کم ہے۔ کیا تم کسی ایسے بڑے ہسپتال کا پٹر کا فوری طور پر انتظام کر سکتے ہو جو یہاں جنگل میں پہنچ کر انہیں احتیاط سے لے جائے اور کسی ہسپتال تک پہنچا سکے۔ اور۔۔۔ عمران نے مخصوص کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ حد سے زیادہ سنجیدہ تھا۔

”کتے زخمی ہیں۔ اور“..... دوسری طرف سے بھی انتہائی سنجیدہ

ریگی میزائلوں کا تھیلا پشت پر لاوے اور مشین گن ہاتھ میں بگڑے جھڑیوں کی اوٹ لیتی ہوئی تیزی سے دائیں ہاتھ پر آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ جیب میں موجود افراد چونکہ سیکرٹ کنٹینر ہیں اس لئے کمانڈو ایکشن کے عین مطابق وہ لوگ دائیں اور بائیں طرف کی جھڑیوں میں ہی چھپے ہوئے ہوں گے اس کی پلاننگ چلی سادہ سی تھی کہ دائیں طرف سے ان کے عقب میں پہنچ کر وہ چھپ جائے گی جبکہ شارٹی اور سمٹھ بائیں طرف۔ پھر جب نارمن جیب کو لہج لے جا کر بلاسٹ فائر کرے گا تو لامحالہ دونوں گروپ بوکھلا کر پھر نکلیں گے اور اس وقت عقب سے ان پر اگر فائر کھول دیا جائے تو انہیں آسانی سے شکار کیا جاسکتا ہے۔ سہتا نجد وہ احتیاط لیکن تیزی سے

آل..... رافت کی آواز اس بار کوڑ میں سنائی دی اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر ناگرہ کے ہاتھ میں دے کر وہ دوبارہ اپنے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔ ٹائیگر پہلے ہی ان کے قریب زمین پر اکڑوں بیٹھا انہیں چیک کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے ٹارچ جلا رکھی تھی۔

”باس۔ ان سب کی حالت تو بے حد تشویشناک ہے“..... ٹائیگر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور شاید اس سے پہلے اس قدر تشویشناک صورتحال کا سامنا میں نے کبھی نہیں کیا۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے میں اندر سے مسلسل ٹوٹا جا رہا ہوں“..... عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دوسری طرف رخ کر لیا تاکہ اس کی آنکھوں سے بے اختیار ابل آنے والے آنسوؤں کو ٹائیگر اور ناگرہ نہ دیکھ سکیں۔

جھاڑوں کی اوٹ لے کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ گو اس کے لئے اسے کچھ ٹیکر بھی کاٹنا پڑا تاکہ جھاڑیوں کی اوٹ میں یا درختوں پر چڑھے ہوئے افراد سے چپک نہ کر سکیں لیکن بہر حال وہ نارمن اور اس کی جیب کے مارگٹ پر پہنچنے سے چند لمحوں پہلے اس جگہ پہنچ گئی جو جھاڑیوں کے اندر کھڑی ہوئی جیب کے دائیں طرف تھی اور ابھی ریگی نے ایک جھاڑی کے پیچھے اپنے آپ کو ایڈجسٹ کیا ہی تھا کہ سامنے کی طرف یکے بعد دیگرے دو خوفناک دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی ٹکھت جیب کی بائیں طرف سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ایک بلاسٹر کے دھماکے میں نسوانی جیتوں کی ہلکی سی آواز بھی سنائی دی تھی۔ اسی لمحے ریگی نے ایک عورت کو تیزی سے جھاڑیوں کی اوٹ میں دوڑ کر ایک طرف جاتے دیکھا تو اس نے مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا اور فائر کھول دیا لیکن اسی لمحے ایک جھاڑی کے پیچھے سے کسی سائے نے زور دار پھلانگ لگائی اور دوسرے لمحے وہ اس دوڑتی ہوئی عورت کے اوپر اس طرح جا گر کہ وہ عورت نیچے گر گئی اور مشین گن کی گولیاں اس اوپر گرنے والے سائے سے جا ٹکرائیں لیکن دوسرے لمحے نیچے گرنے والی عورت کی طرف سے فائر ہوا اور ریگی کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں بیک وقت کئی گرم سلاخیں اتر گئی ہوں۔ وہ اچھل کر پہلو کے بل نیچے گری اور اس کے منہ سے بے اختیار جیتیں نکلنے لگیں۔ فائرنگ انتہائی تیزی سے جاری تھی۔ ریگی نے اپنے آپ کو جلدی سے سنبھالا اور ایک بار پھر اٹھ کر اس نے فائر کرنا چاہا لیکن ایک

بار پھر اس پر تر فائرنگ ہوئی اور ریگی جیج مار کر کسی رولر کی طرح گھومتی ہوئی نیچے گری اور پھر نجانے کہاں تک لڑھکتی چلی گئی۔ ایک بار پھر اس کے جسم میں کئی گرم سلاخیں بیک وقت اتر گئی تھیں لیکن اس نے اپنے ذہن پر چھانے والی تاریکی کو جھٹکا اور تیزی سے آگے کی طرف گھسنا شروع کر دیا۔ وہ اب جلد از جلد اس جگہ سے دور نکل جانا چاہتی تھی لیکن شدید زخمی ہونے اور ان زخموں سے نکلنے والے خون کی وجہ سے اس کے ذہن پر بار بار اندھیرے چھا جاتے لیکن اپنی بے پناہ قوت ارادی کی بنا پر وہ آگے گھسیتی چلی گئی۔ اس کا انداز اس وقت بالکل مشینی سا تھا۔ اس کے تمام حواس اس اس گھسنے پر ہی مرکوز تھے اور پھر نجانے وہ کہاں تک اور کب تک گھسیتی رہی۔ پھر اچانک اس کے ذہن میں جیسے دھماکہ سا ہوا اور اس دھماکے کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر گہری تاریکی سی چھا گئی اور اس گہری تاریکی میں اس کے پاس جیسے دفن ہو کر رہ گئے ہوں۔ پھر جس طرح انتہائی گھب گھب سے جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں بھی روشنی کا ایک نقطہ سایہ ہوا اور آہستہ آہستہ یہ نقطہ پھیلتا چلا گیا اور اس کے ہاتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کا سویا ہوا شعور بھی بیدار ہو گیا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں سابقہ منظر کسی فلم کی طرح چلنے لگ گیا اور اس منظر کے یاد آتے ہی اس کا شعور جس طرح ابھرنے میں ہونے والے ایک دھماکے سے سویا تھا اسی طرح دھماکے سے بیدار ہو گیا اور اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کیا۔ لیکن

دوسرے لمحے یہ دیکھ کر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کہ وہ کسی ہسپتال کے بستر پر موجود تھی۔ کمرے میں وہ اکیلا ہی بستر تھا اور کمرہ خالی تھا البتہ اس کمرے کا دروازہ بند تھا۔ اس کے پورے جسم کو بستر کے ساتھ کلپ کر دیا گیا تھا اس لئے وہ صرف سر اور گردن کو ہی حرکت دے سکتی تھی۔

”یہ میں کہاں پہنچ گئی ہوں اور کہاں کون لایا ہے مجھے۔ وہ میرا اہل وہ تجھانے کہاں گئے۔“..... رنگی نے سوچا لیکن ظاہر ہے اس کی بات کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی دروازہ کھلا اور ایک نرس اندر داخل ہوئی۔

”گڈ۔ آپ کو ہوش آگیا۔ ویری گڈ۔ آپ تو بے حد لکی ہیں در۔
ڈاکٹر تو آپ کی طرف سے یابوس ہو چکے تھے“..... نرس نے قریب آ
کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جے حد شکریہ۔ لیکن میں کہاں ہوں اور یہاں مجھے کون لایا ہے۔“ رنگی نے کہا۔

”آپ ہتھکل کے ایک گروہ میں شدید زخمی حالت میں پڑی ہوئی تھیں۔ آپ کے ساتھی آپ کو ہاں لے آئے ہیں۔ آپ کے جسم میں چھ گولیاں جو سوت تھیں۔ آپ کا آپریشن کیا گیا ہے۔ ویسے آپ کی قوت مدافعت پر سب حیران ہیں کہ اس قدر گولیاں لگنے کے باوجود آپ زندہ رہ گئیں۔“..... نرس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

جلدی میری پشت پر ایک تھیلا تھا۔ اس کا کیا ہوا..... رنگی نے

سکتی تھی۔

”آپ واقعی بے حد خوش قسمت ہیں کہ اس قدر شدید زخمی ہونے کے باوجود آپ نہ صرف بچ گئی ہیں بلکہ آپ کی کوئی ہڈی بھی نہیں ٹوٹی“..... ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ میرا جسم حرکت کیوں نہیں کر رہا“..... ریگی نے کہا۔

”آپ کے جسم پر ایسے زخم ہیں کہ اگر حرکت ہوئی تو ان کے ٹانگے ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ اس لئے آپ کو بستر کے ساتھ کب کر دیا گیا ہے۔

ابھی ایک ہفتے تک آپ کو ایسے ہی رہنا ہوگا“..... ڈاکٹر نے کہا اور پھر تیزی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا اور ریگی نے بے اختیار

ایک طویل سانس لیا۔ ساتھیوں کا سن کر جھپٹے تو وہ بھی سمجھی تھی کہ شارفی اور اس کے ساتھی اسے لے آئے ہوں گے لیکن نرس نے کسی

خاتون کا ذکر کیا تھا تو وہ ذہنی طور پر لٹھ گئی تھی کہ یہ خاتون کون ہو سکتی ہے۔ اسے اب اس خاتون کا شدت سے انتظار تھا تاکہ صبح

صورتحال کا اسے اندازہ ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ ایک بار پھر کھلا اور ایک عورت تیزی سے اندر داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ اندر سے

لاک کر دیا اور پھر تیز قدم اٹھاتی ریگی کی طرف بڑھ آئی۔ یہ عورت ایک ریمن تھی لیکن ریگی اسے نہ جانتی تھی اس لئے وہ اسے غور سے دیکھ

رہی تھی۔

”میرا نام مورین ہے مادام۔ اور میں شارفی گروپ کی رکن

ہوں“..... عورت نے قریب آکر کہا تو ریگی کے چہرے پر بے اختیار مسرت اور اطمینان کی لہری دوڑ گئی۔

”شارفی کہاں ہے“..... ریگی نے پوچھا۔

”مادام۔ باس شارفی اپنے دو ساتھیوں سمیت اور نارمن کے ہمراہ

لب کی تلاش میں گیا تھا لیکن جب اس سے ہمارا رابطہ نہ ہو سکا تو ہم اس کی تلاش میں اس طرف گئے جدھر باس گیا تھا اور پھر وہاں پہنچ گئے

ہاں باس شارفی کی جیب الٹی پڑی تھی۔ ایک جیب وہاں جباہ شدہ تھی۔ وہ وہاں ہر طرف جھانپاں چھلی، ہوئی تھیں اور پھر وہاں باس شارفی۔

میں اور نارمن کی لاشیں بھی ہمیں مل گئیں۔ وہاں سے کچھ دور ایک لمبے کمرے میں آپ بھی گری ہوئی نظر آ گئیں۔ آپ شدید زخمی تھیں

لیکن زندہ تھیں اس لئے ہم آپ کو وہاں سے اٹھا کر لے آئے اور اس ایمیوٹ ہسپتال میں داخل کر دیا۔ یہاں آپ کا آپریشن ہوا اور اب

پ کو ہوش آیا ہے“..... مورین نے جواب دیا۔

”شارفی اور اس کے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں“..... ریگی نے غصے سے بھرے لہجے میں پوچھا۔

”ہاں مادام۔ ان کی لاشیں ہم ساتھ لے آئے ہیں“..... مورین نے جواب دیا۔

”وہاں اور کتنی لاشیں موجود تھیں“۔ ریگی نے پوچھا۔

”مادام۔ وہاں چار پاکیشیائی لڑکیوں کی کٹی پھٹی لاشیں موجود

تھیں۔ ان کے علاوہ وہاں نہ کوئی زخمی تھا اور نہ کوئی لاش البتہ باس

شارٹی اور اس کے ساتھیوں سمیت اور نارمن کی لاشیں موجود تھیں۔
مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

مورین سے جواب دیا، "نہیں، یہ تو ایک اور بات ہے۔"

"صرف چار لڑکیوں کی لاشیں۔ لیکن وہ پانچویں لڑکی اور وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا پورا گروپ۔ وہ کہاں گیا....." ریگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”مادام۔ وہاں ایسے نشانات موجود تھے جیسے وہاں کئی ہیلی کاپٹر
نے لینڈ کیا ہو“..... مورین نے جواب دیا۔

”اوہ۔ مجھ کو لازماً زخمی ہوئے ہوں گے اور انہوں نے ہیلی کا پرکاش کر لئے ہوں گے۔ بہر حال میری پشت پر ایک تھیلیا موجود تھا وہ کہاں ہے..... رنگی نہ کہا۔“

تھیلا۔ جنہیں مادام۔ آپ کی پشت پر تو کوئی تھیلا نہیں تھا اور نہ ہی اس گھرے میں تھا..... مورین نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں نے مشن مکمل کر لیا تھا۔ چار میزائل اس تھیلہ میں تھے۔ تھیلہ لازماً اس فائرنگ سپاٹ سے گھسٹے ہوئے کہیں گر چکا ہوگا فوراً واپس جاؤ اور اسے تلاش کرو۔ فوراً.....“ رہی نے یکدم چیختے ہوئے کہا۔

طرح چھنے پر بوکھلا کر اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا
دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ رنگی کے چہرے پر تھیلانے ملنے کی

”باس انتظامات کر رہا ہو گا جناب۔ ابھی آجائیں گے ہیلی کاپٹر۔
 باس ان معاملات میں بے حد ہوشیار ہے اور یہ باس ہی ہیں جن کے
 تعلقات شہر کے ہر طبقے سے ہیں ورنہ اور کوئی آدمی بھی اس وقت اور
 فوری طور پر ہیلی کاپٹروں کا بندوبست نہ کر سکتا۔“ ناگرہ نے کہا
 جو عمران نے اثبات میں سر ملادیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب انہیں دور
 سے ہیلی کاپٹروں کی مخصوص آوازیں سنائی دیں تو وہ سب بے اختیار
 اچھل پڑے۔

”نارج جلا کر کاشن دو۔ جلدی کرو۔ وقت ضائع نہیں ہونا
 چاہئے۔“ عمران نے چہچہے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر جس کے
 ہاتھ میں نارج تھی بے اختیار سلسلے والے میدان کی طرف دوڑ پڑا۔
 چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹران کے سروں پر پہنچ گئے۔ ٹائیگر نے نارج جلا کر
 انہیں لینڈ کرنے میں مدد دی۔ ہیلی کاپٹروں کی تعداد تین تھی جن میں
 سے دو ایبوالینس ہیلی کاپٹر تھے ان پر کسی ایکریمین فلاحی ادارے کا نام
 لکھا ہوا تھا جبکہ تیسرے ہیلی کاپٹر کسی سیاحتی کمپنی کا نام موجود تھا۔
 دونوں ایبوالینس ہیلی کاپٹروں کے رکشے ہی ان میں سے چھ افراد
 ہاتھوں میں بیگ اور سربچر اٹھائے تیزی سے اترے اور اس طرف کو
 بڑھنے لگے جو حرم عمران اور ناگرہ کھڑے تھے جبکہ تیسرے ہیلی کاپٹر میں
 سے رافٹ اپنے ایک ساتھی کے ساتھ اتر کر ان کی طرف دوڑ کر آیا۔
 ایبوالینس ہیلی کاپٹروں میں سے اترنے والے پیرامیڈیکل سٹاف نے
 زخموں کو چیک کرنا شروع کر دیا۔

عمران کی بے چینی لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ بار بار صفحہ اور
 دوسرے ساتھیوں کی نبضیں دیکھتا اور پھر پریشان ہو کر کھڑا ہو جاتا۔
 اسے رافٹ کے ہیلی کاپٹروں کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ ہر گزرنے
 والا لمحہ اس کے ساتھیوں کو موت کی طرف ہی دھکیل رہا تھا لیکن
 عمران بے بس تھا۔ جو کچھ اس سے ہو سکتا تھا اس نے کر دیا تھا لیکن
 اس کے باوجود اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ سب ساتھیوں کو کاندھوں پر
 لادے اور شہر کی طرف اڑ جائے۔ لیکن ظاہر ہے وہ ایسا سوچ تو سکتا تھا
 لیکن اس پر عمل نہ ہو سکتا تھا۔

”باس۔ ہیلی کاپٹروں کو آنے میں دیر ہو رہی ہے۔“ ٹائیگر
 نے کہا۔ ظاہر ہے اس کی حالت بھی عمران سے مختلف نہ تھی۔
 ”اب سوائے دعا کے اور کیا کر سکتے ہیں۔“ عمران نے جواب

"اوہ - فرسٹ ایڈ تو دے دی گئی ہے - لیکن ان کی حالت انتہائی تشویشناک ہے"..... ایک ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے زخمیوں کو ہیلی کاپروں میں سوار کرنے کے احکامات دینے شروع کر دیے۔
 "انہیں انتہائی احتیاط سے لے جانا ہو گا ڈاکٹر۔ ان کے جسموں کے اندر ابھی تک گولیاں موجود ہیں"..... عمران نے اس ٹیم کے انچارج سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم سمجھتے ہیں جناب۔ ویسے ان کی یہ پینڈنچ وغیرہ آپ نے کی ہے تو یہ ہمارے لئے انتہائی حیرت انگیز بات ہے"..... ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "اگر میرے پاس یہاں مطلوبہ سامان ہوتا تو میں ان کے آپریشن بھی کر دیتا"..... عمران نے جواب دیا۔

اور چند لمحوں بعد جب ایک ایک کر کے جولیا، صفدر، کیپٹن عسکری تنویر اور خادو کے ساتھ ساتھ اس پاکیشیائی لڑکی کو بھی ہیلی کاپروں میں منتقل کر دیا گیا تو عمران نے قدرے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ جانتا تھا کہ ایسے ہیلی کاپروں میں ایسے آلات اور ادویات موجود ہوتی ہیں جن کی مدد سے انہیں ہسپتال پہنچنے تک ضروری طبی امداد ساتھ ساتھ بھی دی جاتی ہے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے تو بڑا حیرت انگیز میک اپ کر رکھا ہے" میں فوری طور پر تو آپ کو پہچان نہ ہی سکتا تھا۔ جب آپ نے ڈاکٹر سے بات کی تب میں نے آواز سے آپ کو پہچانا ہے۔ یہ سب کسے جانتا ہے۔

ہے"..... رافٹ نے پہلی بار عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "یہ باتیں بعد میں ہوں گی رافٹ۔ فی الحال تو ہم نے ان کے ساتھ جانا ہے"..... عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران، ٹائیگر اور ناگرہ تینوں رافٹ کے ساتھ اس کے ہیلی کاپر میں سوار ہو گئے۔

"کس ہسپتال میں لے جایا جائے گا انہیں"..... عمران نے رافٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہاں کا سب سے اچھا ہسپتال ایکریمین ویلفیئر ہسپتال ہے اور انہی کے پاس ایمریولینس ہیلی کاپر تھے۔ اس کا انچارج ڈاکٹر رالف میرا دوست ہے اس لئے میں نے اسے کہہ کر فوری انتظام کرایا ہے ورنہ تو بڑی مشکل ہو جاتی"..... رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ہسپتال پہنچ کر سب زخمیوں کو فوری طور پر آپریشن ٹیبلر میں منتقل کر دیا گیا۔ ڈاکٹروں کو شاید رافٹ نے پہلے ہی زخمیوں کی تعداد بتا دی تھی اس لئے وہاں ہنگامی بنیادوں پر سارے انتظامات کر لئے گئے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ زخمیوں کے ہسپتال پہنچتے ہی ڈاکٹروں نے اپنا کام شروع کر دیا۔

"آپ ادھر دفتر میں آجائیں"..... رافٹ نے عمران سے کہا۔
 "دفتر لے جائے اگر یہاں کوئی خالی کمرہ ہو تو مجھے وہاں لے چلو۔ میں اپنے ساتھیوں کی صحت کے لئے دعا مانگتا جا رہا ہوں اور ہاں ٹائیگر۔ تم یہ کراؤن والا سبک اب اب صاف کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں

رہی۔..... عمران نے آخر میں ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”تجئے“..... رافت نے کہا اور تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک خالی کمرے میں پہنچا دیا گیا۔ عمران نے ہلکے ہاتھ روم میں جا کر سب سے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا پھر وضو کر کے وہ کمرے میں ويٹھے ہوئے قالین پر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو گیا جبکہ عمران کو خالی کمرے میں پہنچا کر رافت اپنے دفتر میں واپس پہنچا تو وہاں ٹائیگر موجود تھا۔..... ٹائیگر بھی اپنا میک اپ صاف کر چکا تھا اور اب اپنی اصل شکل میں تھا۔

”یہ سب کیسے ہوا مسٹر ٹائیگر۔ کیا آپ تفصیلات بتائیں گے۔“ رافت نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اچانک فائرنگ اور دھماکوں کی آوازیں سننے سے لے کر موقع پر پہنچنے تک کی روداد مختصر الفاظ میں سنائی۔

”ان کا ٹکڑاؤ کس سے ہوا ہو گا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ وہاں لاشیں بھی موجود تھیں۔ وہ لاشیں کن کی تھیں۔“..... رافت نے کہا۔

”چار لاشیں تو پاکیشیائی لڑکیوں کی تھیں جبکہ تین لاشیں تو اکیڑیمیزی کی لگتی تھیں۔ ایک جگہ کسی زخمی کے گھسٹنے کے نشانات بھی تھے لیکن اس بارے میں مزید تحقیق اس لئے نہ کی جاسکتی تھی کہ ہمیں اپنے ساتھیوں کی زندگی کی فکر ہو گئی تھی۔“..... ٹائیگر نے جواب دیا اور رافت نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تقریباً چار گھنٹوں کے بعد انچارج ڈاکٹر و فتر میں داخل ہوا تو ٹائیگر بے چینی سے اسٹنڈ کھڑا ہوا۔ رافت بھی

اس کے ساتھ ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

”کیا ہوا ڈاکٹر۔“..... ٹائیگر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

”آپریشن تو کر دیئے گئے ہیں لیکن ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ بہر حال عیضان کو تو اچھی امید ہی رکھنی چاہئے۔“..... ڈاکٹر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اپنی کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

”میں عمران صاحب کو اطلاع کر دوں۔“..... ٹائیگر نے کہا اور پھر سے نکل کر وہ اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں عمران دعا مانگنے میں مصروف تھا۔

”کیا ہوا ٹائیگر۔“..... عمران نے دستک پر باہر آتے ہوئے ٹائیگر

”بھی زیادہ بے چین لہجے میں کہا تو ٹائیگر نے ڈاکٹر کی بات دوہرا دی۔

”میرے دل کو اطمینان سائل گیا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر ٹائیگر کے ساتھ

دوڑ کر طرف بڑھ گیا۔ پھر صبح کے قریب انہیں اطلاع ملی کہ جویا

میں آگئی ہے تو عمران ڈاکٹر کی اجازت سے اس کے کمرے میں پہنچ

گھولیا کاجہرہ زرو تھا لیکن بہر حال وہ ہوش میں تھی۔

”عمران۔ تم۔ تم۔“..... جویا نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں

”ارے۔ ارے۔“..... بچہ سے قسم لے لو۔ میں نے گولیاں نہیں

”میں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جویا کے سنے ہوئے

ہونے والی گفتگو بھی ہم نے سن لی۔ اس گفتگو کے مطابق ریگی میزائل
 لانے کے فوری طور پر شہر پہنچا جاتی تھی اور اسی وقت کسی ایسی کاپٹر پر
 بیٹھ کر وہ میزائلوں سمیت کاکاز سے باہر جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ ہم نے
 فیصلہ کیا کہ اسے شہر میں داخل ہونے سے پہلے گھیر لیا جائے۔ پھر ہم
 نے اس کی جیب چیک کر لی اور ہم ایک مخصوص سمت میں چکر کاٹ
 مگر اس کے آگے بڑھ کر رک گئے۔ ہماری پلاننگ یہ تھی کہ اس پر
 چھانک حملہ کر کے اسے ختم کر دیا جائے چنانچہ ہم نے جیب روک دی
 جو خود دوائیں بائیں سمتوں میں بھانڈیوں میں چھپ گئے۔ ایک طرف
 پینک فورس تھی جب کہ میرے ساتھی بائیں طرف تھے۔ تنویر کو میں
 نے ایک درخت پر چڑھ کر پوزیشن لینے کا کہہ دیا تھا اور خود میں درمیان
 میں ہو گئی تھی تاکہ ضرورت پڑنے پر دونوں اطراف کو کور کر سکوں پھر
 میں کی جیب قریب آتی دکھائی دی لیکن پھر اچانک ایک ہولناک واقعہ
 ہوا۔ اس جیب میں سے یکے بعد دیگرے دو بلاسٹر فائر کئے گئے۔ ایک
 بلاسٹر تو ہماری جیب پر فائر ہوا جب کہ دوسرا بلاسٹر اس طرف ہوا جو در
 پینک فورس تھی اس کے ساتھ ہی فائرنگ شروع ہو گئی۔ میں نے
 پینک فورس کی لڑکیوں کی بیخوش سنیں تو میں مدد کے لئے ان کی طرف
 بھاڑی اسی لمحے اچانک اسی سائیڈ سے کسی نے مجھ پر مشین گن کا فائر
 شروع دیا۔ میں جس پوزیشن میں تھی میں اس فائر سے بچ نہ سکتی تھی
 لیکن اچانک کسی نے مجھ پر چھلانگ لگائی اور چھلانگ لگانے والا مجھ پر
 بھاگ گیا۔ اسی لمحے میرے پہلو پر گولیاں لگیں اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔

میرا یہ مطلب نہ تھا۔ میں تو کہہ رہی تھی کہ تم وہاں کیسے بچے
 گئے۔ جو یانے مسکراتے ہوئے کہا۔
 اب کیا کہوں۔ وہی پرانا محاورہ ہی دوہراتا پڑتا ہے کہ دل کو دل
 سے راہ ہوتی ہے۔ عمران نے کہا اور جو یانے کے چہرے پر مزید
 مسکراہٹ نظر آنے لگی۔
 وہ صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل، خادور اور وہ پینک فورس۔ وہ سب
 لوگ جو یانے اچانک کہا۔
 سب ٹھیک ہے۔ فکر مت کرو۔ ویسے مختصر طور پر بتا دو کہ ہوا کیا
 تھا۔ عمران نے کہا۔

پینک فورس کی مارہ کے پاس ایک جدید ساخت کا کال کچر تھا
 اس پر ہم نے جہاری کال جو تم نے رافٹ کو کی تھی کچ کر لی۔ اس سے
 ہمیں معلوم ہو گیا کہ تم ہمارے متعلق پوری طرح باخبر ہو۔ لیکن
 ہمارے پاس ٹرانسمیٹر نہ تھا۔ پھر ہمیں ایک جیب مل گئی جو ایک
 شکاری ہرن کی تھی۔ شکاری زخمی حالت میں ہمیں پہلے ملا تھا۔ وہ
 سے تپہ چلا کر ریگی اس کی جیب میں گئی ہے۔ پھر آگے جا کر وہ جیب
 بھی ہمیں مل گئی۔ اسے غراب سمجھ کر چھوڑ دیا گیا تھا مگر تنویر اور خادور
 نے اسے ٹھیک کر لیا۔ اس کے بعد ہم سب جیب میں سوار ہو کر شکاری
 طرف چل پڑے۔ جہاری کال ریگی نے بھی کچ کر لی تھی اس کا
 ہمیں تپہ چل گیا اور اس کال کچر میں ایسا سسٹم بھی تھا کہ

جویا نے رک رک کر اور آہستہ آہستہ پوری تفصیل سنادی۔

”تو یہ رنگی گروپ تھا جس نے یہ ساری کارروائی کی ہے۔ ایک بات ہے جویا۔ جہاری زندگی اس لڑکی صالحہ کی مرہون منت ہے جس نے عین آخری لمحے میں تم پر جھلانگ لگا کر جسیں بچایا ہے حالانکہ ایسا کرنے سے وہ خود موت کے منہ میں پہنچ گئی۔“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ صالحہ تھی۔ بینک فورس کی چیف۔ اوہ۔ اس نے ایسا کیوں کیا ہو گا۔ کیا وہ مجھے دشمن سمجھتی تھی یا بچہ..... کیا وہ زندہ ہے۔“ جویا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”فی الحال تو وہ زندہ ہے اب وہ ہوش میں آئے گی تو پتہ چلے گا کہ اس نے ایسا کیوں کیا تھا۔“ عمران نے جواب دیا اور جویا نے اثبات میں سر ہلادیا۔

اس کی ساتھی لڑکیاں۔ میں نے بلاسٹرفائر ہونے کے بعد ان کی وجہیں سنی تھیں۔ کیا وہ..... جویا نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے افسوس ہے جویا۔ وہاں چار لڑکیوں کی کئی بھئی لاشیں پڑی تھیں اور اب جہارے بتانے پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ براہ راست بلاسٹرفائر کی زد میں آ گئی تھیں۔ بس صرف یہی صالحہ ہی بچی ہے۔“ عمران نے کہا تو جویا کے چہرے پر شدید رنج و غم کے آثار پھیلنے لگے۔

”ویری بیڈ۔ وہ چاروں لڑکیاں بہت اچھی تھیں۔ کاش ایسا نہ ہوتا کاش..... جویا نے انتہائی دل گرفتہ لہجے میں کہا اور عمران نے

جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلادیا۔

”وہاں تین اجنبی افراد کی لاشیں تو موجود تھیں لیکن ان پاکیشیائی لڑکیوں کے علاوہ کسی عورت کی لاش نہیں تھی اللہ تعالیٰ نے بتایا تھا کہ اس نے ایسے نقصانات دیکھے ہیں کہ جیسے کوئی زخمی جہازیوں میں غصہ ہوا آگے گیا ہو۔ لیکن چونکہ تم سب شدید زخمی تھے اس لئے میں جہاری فکر پر تکی تھی۔ بہر حال اب میں نائیک کو بھیجتا ہوں اگر عمر کی لاش مل گئی تو پھر یقیناً مزیل بھی مل جائیں گے اور اگر اس شخص نہ ملی تو اس کا مطلب ہے کہ وہ بچ نکلتے میں کامیاب ہو گئی ہے اسے شہر میں تلاش کرنا پڑے گا۔ میزائل تو بہر حال اس سے حاصل کرنے ہی ہیں..... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر تیز قدموں سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جد لمحوں بعد جب وہ دفتر میں پہنچا تو وہاں رافت اور نائیک دونوں موجود تھے۔ نائیک وہاں جا رہا تھا۔“

”رافت کیا فوری طور پر پہلی کاپڑ ہمیں مل سکے گا۔ ہم نے واپس آجنگے جانا ہے..... عمران نے رافت سے مخاطب ہو کر کہا۔“

”واپس۔ اوہ ہاں وہاں پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں موجود ہیں۔ اس کے لئے جانا ہے۔“ رافت نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ ان لاشوں کو بھی لے آنا ہے۔ تاکہ انہیں پاکیشیا بھجوا یا جا۔“ اب جویا نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق مقابلہ کرنے لے گئی اور اس کے ساتھ ہی تھے۔ وہ تین لاشیں جو وہاں نظر آئی تھیں

تھے گڑھے کے اندر خون کے دھبے موجود تھے لیکن اس کے بعد یہ
نشانات غائب تھے۔

اس کا مطلب ہے کہ ریگی گھسنے گھسنے یہاں گڑھے میں آکر گر
گئی اور پھر اس کے ساتھی اسے اٹھا کر لے گئے تھے اور اب وہ یقیناً شہر
پہنچ چکے ہوں گے۔ عمران نے ہونٹ جھاتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ خون کے دھبے بتا رہے ہیں کہ ریگی زخمی ہوگی۔ اس لئے
محالہ اسے شہر کے کسی ہسپتال میں ہی پہنچایا گیا ہو گا یا پہنچایا جائے
گا۔" نائیگر نے کہا۔

"رافٹ۔ اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم تمام ہسپتالوں کو چیک کرو
اور کاکناہ جزیرے سے باہر جانے والے تمام راستوں کی بھی مجھ کو
چیکنگ اب تمہاری ذمہ داری ہوگی تاکہ ریگی کا کوئی ساتھی میزائل
لے کر کاکناہ سے باہر نہ نکل سکے۔ عمران نے رافٹ سے
مطالعہ ہو کر کہا۔

"فھیک ہے۔ بندوبست ہو جائے گا۔ رافٹ نے اثبات
میں سر جھلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس مقابلے والی جگہ پر پہنچ گئے۔

"نائیگر۔ ان لڑکیوں کی لاشیں ہیلی کاپٹر میں پہنچانی ہیں تاکہ
فوری کارروائی کے بعد انہیں پاکیشیا بھجوا یا جاسکے۔ عمران
نے کہا اور پھر عمران نائیگر اور رافٹ تینوں نے مل کر ان چاروں
پاکیشیائی لڑکیوں کی کئی پھٹی لاشوں ہیلی کاپٹر میں منتقل کرنا شروع
کے اور چند لمحوں بعد وہ لاشوں سمیت ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر

وہ ریگی کے ساتھیوں کی تحسین جب کہ ریگی زندہ یا مردہ حالت میں وہاں
نظر نہیں آئی اور میزائل ریگی کے پاس ہی تھے اس لئے ہم نے فوری
طور پر وہاں پہنچ کر ریگی کو تلاش کرنا ہے۔ عمران نے تفصیل
بیان کرتے ہوئے کہا۔

"میں انتظام کرتا ہوں۔" رافٹ نے کہا اور میز پر پڑے
ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران رافٹ اور نائیگر تینوں ایک بار پھر ہیلی
کاپٹر میں سوار جنگل کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد
ہیلی کاپٹر ایک بار پھر جنگل میں اسی جگہ اتار لیا گیا جہاں پہلے اسے اتار
گیا تھا۔ ہیلی کاپٹر اترتے ہی عمران سب سے پہلے نیچے اتر اور اس کے بعد
نائیگر اور آخر میں رافٹ بھی نیچے اتر آیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ وہ لاشیں غائب ہیں یہاں سے۔ اس کا مطلب ہے کہ
ہم سے پہلے ان کے ساتھی یہاں پہنچ چکے ہیں۔ عمران نے مقابلے
والی جگہ پر پہنچتے ہی اوپر اوجھ دیکھ کر کہا۔

"باس۔ میں نے اوپر گھسنے کے نشانات دیکھے تھے۔" نائیگر نے
ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران
اس کے ساتھ اس طرف کو بڑھ گیا۔ گھسنے کے نشانات واقعی وہاں
موجود تھے اور کافی دور تک چلے گئے تھے جہاں سے یہ نشانات شروع
ہوتے تھے وہاں ایک مشین گن بھی پڑی ہوئی تھی تقریباً نصف
فرلانگ دور یہ نشانات ایک گہرے گڑھے کے اندر جا کر ختم ہوئے۔

دوبارہ ہسپتال کی طرف واپس اڑے چلے جا رہے تھے ہسپتال پہنچ کر رافت نے ہیلی کاپٹر واپس بھجوا دیا اور پھر ان لڑکیوں کی لاشوں کو تابوتوں میں بند کرنے کے بارے میں انچارج ڈاکٹر سے بات چیت کر کے وہ عمران سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔

عمران صاحب - آپ کیلئے خوشخبری ہے میرے پاس - آپ کے سب ساتھیوں کو نہ صرف ہوش آگیا ہے بلکہ اب وہ سب خطرے سے باہر بھی ہو چکے ہیں..... رافٹ کے جانے کے بعد ڈاکٹر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران بے اختیار مسرت سے اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا میں ان سے بات چیت کر سکتا ہوں؟..... عمران
نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”جی ہاں“..... ڈاکٹر نے جواب دیا۔

”وہ لڑکی جو شدید زخمی تھی۔ اسے بھی ہوش آگیا ہے“ عمران نے یوچھا۔

جی ہاں۔ ویسے عمران صاحب۔ میں اس لڑکی کی قوت مدافعت پر حیران رہ گیا ہوں۔ آپ کے سب ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ زخمی وہی لڑکی تھی اور بچ پوچھیے تو مجھے اس کے زندہ بچ جانے کی ایک فیصد بھی امید نہ تھی لیکن انتہائی حیرت انگیز طور پر وہ نہ صرف ہوش میں آگئی ہے بلکہ اس کی حالت بھی اب خطرے سے باہر آگئی ہے۔
انخارج ڈاکٹر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”وہ کس کمرے میں ہے۔ میں سب سے پہلے اسے ملنا چاہتا ہوں۔“

مہمان نے کہا۔

”اے۔ میں آپ کو چھوڑ آتا ہوں..... ڈاکٹر نے کہا اور پھر عمران اور نائیکر دونوں اس کے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں بیڈ پر صالحہ آنکھیں بند کئے لیٹی ہوئی تھی اس کے جسم پر کپل تھا۔ یہ وہی صالحہ تھی جو زبردستی اس کی کار میں سوار ہو گئی تھی۔ ان کے اندر آنے کی آہٹ سن کر صالحہ نے آنکھیں کھولیں اور پھر عمران کو دیکھ کر وہ بے اختیار چونک پڑی اور اس کے چہرے پر حیرت کے مہرات ابھرائے۔

”میں نے سوچا شاید آپ کو یہاں بھی ڈرائیور کی ضرورت ہو۔“
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی گھسیٹ کر ساتھ بیٹھ گیا جب
گوناگیر بیٹھنے کی بجائے کھڑا رہا۔

اب تو واقعی مجھے ڈرائیور کی ضرورت پڑ گئی ہے۔"..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سکرو ڈرائیور کی یا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو
حاصل بے اختیار ہنس پڑی۔ ظاہر ہے وہ ذہین لڑکی تھی اس لئے عمران
کی گہری بات سمجھ گئی تھی۔ سکرو ڈرائیور بیچ کسے کے لئے ہوتا ہے اور
عمران کا مطلب تھا کہ اس کے دماغ کے بیچ تو ڈھیلے نہیں ہو گئے کہ
وہیں کسے کے لئے سکرو ڈرائیور کی ضرورت پڑ گئی ہے۔

”سکر وڈ ایئر تو شاید آپ ساتھ لئے پھرتے ہیں“..... صالحہ نے ہانگی کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور عمران اس کی اس

خوبصورت بات پر بے اختیار ہنس پڑا سوچو کہ عمران کرسی پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ ٹائیگر اس کے ساتھ کھڑا تھا اس لئے صاف نے بڑے خوبصورت انداز میں ٹائیگر پر سکروڈرائیور کی پمبختی کس دی تھی۔

”ارے ارے۔ اسے تم سکروڈرائیور کہہ رہی ہو۔ یہ تو ٹائیگر ہے یہ سکروڈرائیور بن گیا تو ایک بھی سکروڈرائیور جگہ پر نہ رہے گا۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا نام ہے۔ ٹائیگر برانڈ سکروڈرائیور..... صاف نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار عمران بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”مس صاف۔ آپ زخمی ہیں اس لئے پلیز اپنے ذہن پر زیادہ زور نہ دیں۔“ ٹائیگر نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اوہ سوری مسٹر۔ آپ کو یقیناً میری بات بری لگی ہے۔ آئی۔ ایم سوری۔“ صاف نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بے حد ذہین لڑکی تھی حالانکہ ٹائیگر نے بڑے مہذب انداز میں شکایت کی تھی لیکن صاف فوراً ہی سمجھ گئی تھی اس لئے اس نے معذرت کر دی تھی۔

”گڈ۔ تمہاری ذہانت نے واقعی مجھے متاثر کیا ہے اور مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کرم کیا ہے۔ تمہیں موت کی وادی سے کھینچ کر واپس زندگی کی طرف لوٹا دیا ہے میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔“ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ واقعی صاف کی بے پناہ ذہانت اور اس کی حاضر جوابی سے بڑا متاثر ہوا تھا۔

”شکر ہے عمران صاحب۔ مس جو یا اور ان کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔“ صاف نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”آپ نے اپنی ساتھیوں کے بارے میں نہیں پوچھا۔“ عمران نے کہا تو صاف نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بھکت شدید حزن و ملال کے تاثرات پھیل گئے تھے۔

”مجھے معلوم ہے عمران صاحب کہ میری ساتھی لڑکیاں میری دوست وہ سب اس بلاسٹ فائر سے ہلاک ہو گئی تھیں۔ میں نے انہیں ہلاک ہوتے ہوئے دیکھا تھا۔ میں ان کے ساتھ جھانپوں کی اوٹ میں تھی لیکن جب وہ جیب قریب آئی تو میرے اشارے سے منع کرنے کے باوجود وہ چاروں تیزی سے آگے بڑھیں تاکہ جیب کو قریب سے ہٹ کر سکیں لیکن نہ ہی مجھے اس کا اندازہ تھا اور نہ شاید انہیں کہ جیب سے مرنے پر بلاسٹ فائر کر دیا جائے گا۔ جیب میں سوار افراد نے شاید انہیں دیکھ لیا تھا اور انہوں نے چلتی جیب سے بلاسٹ فائر کر دیا اور میں نے اپنی آنکھوں کے سامنے ان کے جسموں کے پر نچے اڑتے ہوئے دیکھے اور عمران صاحب۔ عین اسی لمحے میں نے بیک وقت دو اور منظر بھی دیکھے ایک طرف تو میں نے اچانک مس جو یا کو دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ شاید بلاسٹ فائر ہونے کی وجہ سے ہمیں بچانے آرہی تھیں اور اسی لمحے میں نے مس جو یا پر اپنے آپ کو قربان کر کے اسے بچانے اور خود اپنی ساتھی لڑکیوں کے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا اور میں نے مس جو یا کو ہلاک کر دیا۔“ عمران صاحب نے اس عجیب سے واقعے کو بیان کیا۔

پر جھاگیا تھا پھر میرے جسم میں نبجانے کتنی گرم سلاخیں اترتی چلی گئیں اور مجھے ہوش نہ رہا..... صالطہ نے رک رک کر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے بے مثال قربانی دی ہے مس صالطہ۔ کوئی بھی اس طرح دوسروں کے لئے جان دینے پر آمادہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ جہاد کی اور جویا کی کچھ زیادہ جان پہچان بھی نہ تھی لیکن جہاد کی اس قربانی نے جویا کو یقینی موت سے بچالیا ہے اس کے لئے نہ صرف میں بلکہ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس جہاد کی شکر گزار رہے گی۔“ عمران نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

”مس جویا سے واقعی میری جان پہچان زیادہ عرصے سے نہ تھی اور میں نے یہ کام صرف مس جویا کی ذات کے لئے بھی نہ کیا تھا۔ میں نے اس وقت صرف یہی سوچا تھا کہ پنک فورس تو ختم ہو گئی لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن جویا اگر میری قربانی سے بچ جاتی ہے تو میری یہ قربانی میرے ملک میرے وطن کے مفاد میں ہی جائے گی۔ میری نظر میں میری جان سے زیادہ قیمتی میرے ملک کا سرمایہ۔ اس کی سیکرٹ سروس تھی جس نے پاکیشیا کے لئے بے مثال کارنامے سرانجام دیے ہیں۔ پنک فورس تو بہر حال نئی فورس تھی اور وہ تو جیسے ہی مشن میں ختم ہو گئی..... صالطہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جہاد کی حب الوطنی اور جہاد کی بے مثال قربانی دونوں ہی پاکیشیا کے لئے قابل فخر سرمایہ ہیں۔ جہاد کی اس قربانی سے واقعی جس

ختم ہو گئی ہے۔ بہر حال مجھے افسوس ہے کہ جہاد کی ساتھی لڑکیاں نہ بچ سکیں لیکن تم بہت بڑا بارود۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں زندگی دی ہے تمہیں ساتھی تلاش کر کے پنک فورس کو دوبارہ قائم کر سکتی ہو اور جہاد کی بہت جرات، بہادری اور ذہانت کی وجہ سے مجھے امید ہے کہ جہاد کی یہ فورس پاکیشیا کے لئے انتہائی مفید رہے گی..... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔ میں اپنی ساتھی لڑکیوں جیسے ساتھی دوبارہ حاصل نہیں کر سکتی..... صالطہ نے بڑے یاس بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں آنسو ابل پڑے۔

”اے ارے شہیدوں پر رونا نہیں کرتے۔ جہاد کی ساتھی لڑکیاں ایک عظیم مقصد کی خاطر جدوجہد کرتی ہوئی شہید ہوئی ہیں اور ایسے شہیدوں پر رونا نہیں کرتے بلکہ ان پر فخر کیا کرتے ہیں..... عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ وہاں ہوا کیا تھا۔ آپ نے تفصیل نہیں بتائی..... صالطہ نے کبل سے ہاتھ باہر نکال کر آنسو پونچھتے ہوئے

”ابھی میری ملاقات صرف جویا سے ہوئی ہے اور جو کچھ جویا نے بتایا ہے اس سے تو یہی پتہ چلا ہے کہ جب جہاد کی ساتھی لڑکیوں پر ہوا تو جویا نے جہاد کی ساتھی لڑکیوں پر

سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا
 ٹانگیر بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آگیا اور پھر
 ایک ڈاکٹری رہنمائی میں وہ اس بڑے ہال بنا کمرے میں پہنچ گئے جہاں
 تنویر، صفدر، کیپٹن شکیل اور خاور کے بیڈ ایک ہی جگہ رکھے گئے تھے
 "نئی زندگی مبارک ہو" عمران نے اندر داخل ہوتے ہی
 مسکرا کر کہا۔

"عمران صاحب آپ اور جہاں۔ کیا آپ ہمیں یہاں لے آئے
 تھے" صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں۔ یہ گستاخی مجھ سے ہی سرزد ہوئی ہے" عمران نے
 مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر کے بیڈ کی طرف بڑھ گیا جو دروازے کے
 سب سے قریب تھا۔

"تم نے محاورے کو بدل دیا ہے تنویر۔ پہلے محاورہ تھا آسمان سے
 گرا کھجور میں اٹکا۔ لیکن اب یہ محاورہ ہے درخت سے گرا اور تھماڑی میں
 اٹکا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہیں تو اس لٹنے سے بھی تکلیف پہنچی ہو گئی" تنویر نے
 آہستہ سے کہا۔ گردن کے زخم کی وجہ سے وہ اونچا نہ بول سکتا تھا۔
 عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"قاہر ہے تھماڑی مونٹ ہے اس لئے مجھے تو تکلیف پہنچی تھی۔ اسی
 لئے تو میں تمہیں دباں سے اٹھالایا تھا" عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور تنویر بھی مسکرا دیا۔ پھر عمران ایڑی ایڑی سب ساتھیوں

کے پاس گیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے اسے ان سب کو وہی سب کچھ بتانا
 پڑا جو اس سے پہلے وہ جو لیا اور صالح کو بتا چکا تھا۔

"کاش۔ مجھے ذرا بھی اندازہ ہو جاتا کہ یہ لوگ اس طرح کا ڈرامہ
 کھیلیں گے کہ جیب میں صرف ایک آدمی کو بھیجیں گے اور باقی
 سانیڈوں میں چھپ کر آئیں گے تو میں ان کا حشر کر کے رکھ دیتا۔"
 تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہمارے پیشے میں اندازے کی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہوتی
 تنویر۔ یہ تو تم لوگوں کی زندگی اللہ تعالیٰ کو منظور تھی کہ تم بچ گئے ہو
 نہ جس انداز میں انہوں نے تمہیں گھیرا تھا۔ تمہارے بچ جانے کا
 ایک فیصد سکوپ بھی باقی نہ رہتا تھا۔ تمہیں پہلے ہی یہ سوچ لینا
 چاہئے تھا کہ جس طرح تم سیکرٹ ایجنٹ ہو۔ اس طرح وہ بھی
 سیکرٹ ایجنٹ ہیں۔ وہ بھلا احمقوں کی طرح سیدھے تمہارے پاس
 پہنچ جاتے۔ انہوں نے کوئی نہ کوئی پلاننگ تو کرنی ہی
 تھی" عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلکا
 دیا۔

"واقعی ہم سے غلطی ہو گئی تھی عمران صاحب۔ ویسے مجھے ذاتی طور
 پر صالح کی ساتھی لڑکیوں کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے۔
 حال ان کی بیچوں کی وجہ سے ہی یہ سب کچھ ہوا ہے۔ وہ نہ شاید ہم
 دشمنی سے مار نہ کھاتے" صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "نہیں، نہ کبھی" عمران نے جواب دیا اور صالح کی طرف اشارہ کیا

نگائی اور رول کرتا ہوا آگے بڑھا ہی تھا کہ میں نے اس پر فائر کھول دیا۔
میں نے نیچے فائرنگ شروع ہو گئی اور میں ابھی اپنا رخ پلٹ کر سیدھا
ہو رہا تھا کہ گولی میری گردن میں لگی اور میں درخت سے گر گیا۔ اس
کے بعد مجھے ہوش نہ رہا تھا۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

..... عمران صاحب۔ آپ اس بار سیکرٹ سروس کے ساتھ کیوں
انہیں آئے تھے۔ جب آپ نے علیحدہ ہی آنا تھا تو پھر ساتھ آنے میں کیا
مخرج تھا..... اس بار خاور نے بات کرتے ہوئے کہا۔

..... اس بار جہارے چیف سے میرا ٹھکڑا ہو گیا تھا۔ میں نے اسے کہا
تھا کہ سیکرٹ سروس میرے بغیر کسی کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کر سکتی
میں اسی بات پر دو تھپے سے ہی اکڑ گیا اور اس نے مجھے چیلنج کر دیا کہ
اس بار سیکرٹ سروس کو جہارے بغیر بھجوں گا۔ پھر دیکھنا اس کی
کارکردگی اور میں تو ناٹنگ کے ساتھ صرف جہار کی کارکردگی دیکھنے کے
لیے آتا تھا اور ماشا۔ اللہ کیا شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے تم
..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

..... بکواس مت کرو۔ ہم نے جہار کی کال سن لی تھی۔ تم اپنے طور پر
عمل مکمل کرنے کے جگر میں تھے لیکن جہیں بھی ناکامی ہوتی ہے۔
..... نے غصیلے لہجے میں کہا۔

..... عمران صاحب۔ اس مشن میں میں نے ایک اور بات محسوس کی
..... ہمارے پاس دو سب کچھ ہے جو آپ کے پاس ہے لیکن ہمارے
..... آپ جیسی خوش قسمت نہیں ہے..... صفدر نے کہا تو عمران

اس کا تو مجھے علم ہو گیا ہے لیکن جہارے ساتھ کیا ہوا تھا۔ عمران نے
کہا۔

..... ایک طرف بینک فورس تھی اور دوسری طرف ہم تھے۔ تنویر
درخت پر چڑھ گیا تھا۔ جبکہ میں کیپٹن شکیل اور خاور کے ساتھ
جھاڑیوں کی اوٹ میں چھپ گئے تھے۔ ہم سب کی توجہ جیپ کی طرف
تھی کیونکہ ہر طرف گھپ اندھیرا تھا اس لئے ہمیں یہ معلوم نہ ہو رہا تھا
کہ جیپ میں کتنے افراد سو رہے ہیں۔ پھر اچانک اس آنے والی جیپ سے
یکے بعد دیگرے دو بلاسٹر فائر کئے گئے۔ پہلا بلاسٹر بینک فورس وان
سائیڈ اور دوسرا ہماری جیپ پر۔ بینک فورس والی طرف جب بلاسٹر
دھماکا ہوا تو بلاسٹر کی روشنی میں ہم نے ان کے جسموں کو اچھلتے بھج
دیکھا اور ان کی چیخیں بھی سنیں۔ بس ہمیں سے مستند غراب ہو گیا۔
ہم بے اختیار اٹھے اور اس کے ساتھ ہی عقب سے ہم پر فائر کھول دیا گیا
ہم ہٹ ہو گئے لیکن اس کے باوجود ہم نے مڑ کر ان فائر کرنے والوں کو
بھی ہٹ کر دیا۔ اس کے بعد ہمیں ہوش نہ رہا..... صفدر نے
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

..... لیکن تنویر تو درخت پر چڑھ رہا ہوا تھا۔ اس نے تو ان لوگوں کو
جہارے عقب میں نقل و حرکت چیک کر لی ہو گی..... عمران

نے کہا۔
..... نہیں۔ میری توجہ بھی اس جیپ کی طرف تھی۔ جب جیپ

عجب وہ کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران نے فون کا بین آن کر دیا۔

”میں پرنس بول رہا ہوں“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میں رافت بول رہا ہوں۔ میرے آدمیوں نے مرنے کا سراغ لگایا ہے۔ اسے جہاں کے ایک پرائیویٹ ہسپتال میں منتقل کر لیا گیا ہے۔ وہ شدید زخمی حالت میں یہاں پہنچی تھی۔ اس کے جسم میں چھ گولیاں دیوست تھیں بہر حال اب اس کی حالت خطرے سے باہر ہے۔ اسے داخل کرانے والی ایک عورت ہے جس کا نام فریون بتایا گیا ہے۔ اس کا حلیہ معلوم ہو گیا ہے۔ وہ ہسپتال میں کھود نہیں ہے۔ میرے آدمی اسے شہر میں بھی تلاش کر رہے ہیں اور ہسپتال میں بھی نگرانی کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ کاکا نے سے باہر آنے والے راستوں کی بھی نگرانی ہو رہی ہے“ رافت نے اصل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”میری ہوش میں ہے“ عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ وہ ہوش میں ہے“ رافت نے جواب دیا۔

”تو تم کار میں اپنا ایک آدمی یہاں میرے پاس ہسپتال بھیج دو۔

میری ت فوراً ملنا چاہتا ہوں“ عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس طرح اس کے آدمی ہوشیار ہو جائیں

..... رافت نے کہا۔

”تم اس کی فکر چھوڑو۔ میں جو کہہ رہا ہوں وہ کرو“ عمران

کہا۔

بے اختیار ہنس پڑا۔

خوش قسمتی تو اس بار جہاز سے ساتھ تھی اور اگر صالحہ قربانی نہ

دی جی تو تم نے تو خوش قسمتی کا بھی خاتمہ کر دیا تھا“ عمران نے

ہنستے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کا اشارہ جو نیکی کی طرف تھا اور وہ سب

اس اشارے کو سمجھ گئے تھے اس لئے وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”مس صالحہ نے واقعی بے مثال قربانی دی ہے۔ جیسا آپ نے بتایا

ہے اگر وہ عین موقع پر مس جو نیار پر چھلانگ نہ لگاتی تو.....“ صفدر

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوتا۔ یہی کہ جہلی کی بجائے دوسری خوش قسمتی سلسلے

جاتی“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تم بکو اس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ اگر مس جو نیار کو کچھ ہو جاتا

تو میں بھی زندہ رہتا“ تنویر نے بے اختیار ہنر کر کہا۔

”ظاہر ہے بہن کا مدد بھائی کے لئے ہمیشہ ناقابل برداشت ہوتا

ہے“ عمران نے جواب دیا تو تنویر کے علاوہ باقی سارے ساتھ

بے اختیار ہنس پڑے جبکہ تنویر نے بے اختیار ہنر کرنا

دوسری طرف کر لیا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ درود

کھلا اور ایک ڈاکٹر ہاتھ میں کارڈ لیس فون اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”عمران صاحب۔ آپ کی کال ہے“ ڈاکٹر نے کارڈ

فون عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”شکریہ“ عمران نے کہا اور ڈاکٹر سے ملتا ہوا ایسا نظر گیا

”او کے۔ میں کار بھیج رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گم
اور عمران نے او کے کہہ کر فون آف کر دیا اور پھر اٹھ کر وہ بیرون
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہجرے پر ایسے تاثرات تھے کہ
وہاں موجود کسی کو بھی اس سے کچھ پوچھنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔

مورین کو گئے ہوئے کافی وقت گزر گیا تھا اور جیسے جیسے وقت
بندتا جا رہا تھا ریگی کی بے چینی اسی طرح لمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔
لہ کی نظریں مسلسل کمرے کے دروازے کی طرف تھیں اور جب
لہ دروازہ کھلتا وہ چونک پڑتی۔ لیکن دروازہ کھلنے پر جب مورین کی
اسے کوئی نرس یا کوئی ڈاکٹر اندر آتا تو وہ بے اختیار ہونٹ بھیج لیتی۔
لہ پھر ایک بار جب دروازہ کھلا اور مورین کی شکل نظر آئی تو ریگی
بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا ہوا مورین۔ وہ بیگ مل گیا۔“ ریگی نے چہنچہتے ہوئے
پلٹا۔ اس نے اس کا بیڈ تک پہنچنے کا بھی انتظار نہ کیا تھا۔

”نہیں مادام۔ وہاں کوئی بیگ یا تھیلی موجود نہیں ہے۔ میں نے
پیرے ساتھیوں نے ارد گرد کے علاقے کا چپ چپ دیکھ لیا
مورین نے جواب دیا تو ریگی کو ایسے محسوس ہوا جیسے اس کا

دل بیٹھ گیا ہو۔

”پھر۔ پھر وہ کہاں گیا۔ جب مجھ پر فائر ہوا اس وقت وہ میری پشت پر تھا۔ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں نے اسے اٹھایا ہے۔“ ریگی نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

”لیکن مادام اگر وہ اسے اٹھاتے تو یقیناً وہ آپ کو اس زخمی حاصرے میں وہاں نہ چھوڑتے۔ وہ لامحالہ آپ کو ہلاک کر دیتے۔ لیجئے میرا خیال ہے کہ انہیں اس تھیلے کا ہوش ہی نہ تھا۔ وہ صرف اپنے زخمیوں کو لے کر چلے گئے ہیں کیونکہ اب بھی چار پاکیشیائی لڑکیوں کی کئی بھنی لاشیں وہیں پڑی ہوئی ہیں۔ اگر انہیں استامبوش ہوتا کہ وہ بیگ تلاش کرتے تو پھر وہ لامحالہ ان ایشیائی لڑکیوں کی لاشیں بھی ساتھ لے جاتے۔ کیونکہ ایشیائی عورتوں کے بارے میں خاص طور پر بے حد نفیج ہوتے ہیں۔“ مورین نے تفصیل سے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر وہ کہاں گیا۔ کیا اسے آسمان کھا گیا یا زمین نگل گئی۔ اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہ تھی کہ کسی غیر متعلق آدمی کے کام آسکے۔“ ریگی نے تھماتے ہوئے لیجئے میں کہا۔

”ہم نے وہاں انتہائی تفصیل سے چیکنگ کی ہے مادام۔ ایک ایک جھاڑی۔ ایک ایک گڑھے کو چیک کیا ہے اور نہ صرف اس راستے کو جو اس مقابلے والی جگہ سے گڑھے تک ہے بلکہ اس کے ارد گرد کے سارے علاقے کو بھی اچھی طرح چیک کیا ہے۔“ مورین نے کہا۔

”تو پھر وہ کہاں گیا۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس ہسپتال کا تہ محلہ

جہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے زخمیوں کو پہنچایا گیا ہو گا اور وہاں کے کسی متعلقہ ڈاکٹر یا نرس کو اغوا کر کے اپنا آدمی ڈال دو۔ اس طرح اگر یہ تھیلان کے ہاتھ لگا ہو گا تو یہ چل جائے گا۔“ ریگی نے جھد لے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”بس مادام۔ میں ابھی انتقام کرتی ہوں۔“ مورین نے جواب دیا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

”کیا کسی طرح ایسا ممکن ہے کہ میں وہاں جنگل میں جا سکوں۔ میں خود اسے تلاش کرنا چاہتی ہوں۔“ ریگی نے کہا۔

”مادام۔ آپ کے زخم بے حد نازک ہیں۔ معمولی سا جھٹکا بھی تجھیں برداشت کر سکتے اور اگر یہ بگڑے تو آپ کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق ہو جائے گا۔“ مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا اور ریگی نے لمبے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ مورین واپس مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی رہی۔

”اگر یہ میرا اس ان پاکیشیائیوں کے ہاتھ لگ گئے تو پھر انہیں پاکیشیا تک نہیں پہنچنا چاہئے۔ کاش میں اس قدر بے بس نہ ہو جاتی تو میں ان کے جبروں سے بھی یہ میرا اس جھین لاتی۔“ ریگی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اس وقت وہ اس طرح بے بس ہو چکی تھی کہ سوائے بڑبڑانے کے اور کچھ کر بھی نہ سکتی تھی۔ پھر مورین کو لے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ گزرا ہوا گا کہ اچانک دروازہ کھلا اور دو پاکیشیائی اندر داخل ہوئے۔ ریگی حیرت بھری نظروں سے انہیں

دیکھنے لگی۔ ان میں سے ایک نے مڑ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔
 "جہاز نام ریگی ہے اور جہاز تعلق سلڈان سے ہے۔"..... ان
 میں سے ایک نے قریب آکر سرد لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔
 "تم کون ہو اور یہاں کیوں آئے ہو؟"..... ریگی نے ہونٹ
 چباتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ مجھے یقین ہے کہ تم نے میرا نام ضرور سنا
 ہو گا۔"..... اس آدمی نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا تو ریگی بے
 اختیار چونک پڑی۔ اس کے ذہن میں فوراً ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس
 کے سب سے مشہور سیکرٹ ایجنٹ عمران کے بارے میں سنی ہوئی
 تمام باتیں فام کی طرح گھوم گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو تم ہو عمران۔" مگر میرا تو خیال تھا کہ تم
 خوفناک قسم کی شخصیت ہو گے۔"..... ریگی کے منہ سے بے اختیار
 اور عمران مسکرا دیا۔

"دشمنوں کے لئے میں واقعی خوفناک شخصیت بن جاتا ہوں اور تم
 اس وقت دشمن کے روپ میں ہو۔ اگر تم زخمی ہو کر اس طرح
 ہسپتال کے بیڈ پر نہ پڑی ہوتی تو شاید اب تک تمہیں اس کا تجربہ
 ہو چکا ہوتا۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک کمر
 گھسیٹ کر بیٹھ گیا جبکہ اس کے ساتھ آنے والا دوسرا آدمی اس کے
 عقب میں خاموش کھڑا رہا۔

"اور اگر میں زخمی نہ ہوتی اور میرے جسم کو زخموں کی وجہ سے

بھگ نہ کر دیا گیا ہوتا تو تمہیں بھی اب تک معلوم ہو جاتا کہ ریگی
 میں لہجے میں بات کرنے والوں کے ساتھ کیا سلوک کرتی ہے۔"..... ریگی
 نے بھی غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اسے واقعی عمران کے
 جہاز اور لہجے پر غصہ آ گیا تھا۔

"وہ میزائل کہاں ہیں جو تم نے ریڈییب سے اڑائے تھے؟" عمران
 نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا تو ریگی بے اختیار چونک پڑی۔

"تو۔ تو وہ تمہیں بھی نہیں ملے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟"..... ریگی
 نے بے اختیار ہو کر کہا اور اس کے جواب پر عمران بھی چونک پڑا۔

"کیا مطلب؟"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دیکھو عمران۔ جہازے ملک کے دو گروپ ان میزائلوں کے
 حصول کے لئے کام کر رہے تھے جبکہ میرا گروپ اکیلا تھا اور یہ میزائل
 بھی میں نے ہی ریڈییب سے حاصل کئے تھے۔ تم نے یا جہازے
 گروپس نے انہیں حاصل نہیں کیا تھا۔ یہ درست ہے کہ جہازی اس
 ملک فورس نے مجھ پر اور میرے آدمیوں پر اچانک حملہ کر کے میرے
 آدمیوں کو ہلاک کر دیا۔ لیکن پھر کافرستان کی مادام ریکھانے ان پر حملہ
 کیا۔ اس طرح میرے ساتھ وہ بھی اس کی گرفت میں چلے گئے اور پھر
 پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی اس کی گرفت میں آگئی لیکن یہ میزائل میں
 نے حاصل کئے تھے اور ان پر میرا حق تھا اس لئے میں جہازے دونوں
 گروپس کو بے ہوش کر کے وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئی
 تھی۔ جہازے دونوں گروپس نے میرا تعاقب کیا اور مجھ سے یہ میزائل

چھیننے کی کوشش کی اس مقابلے میں جو کچھ ہوا اس کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں زخمی ہو کر ایک گڑھے میں گر گئی اور میزائلوں والا بیگ جو میری پشت پر لدا ہوا تھا میرے زخمی ہو کر گھسنے کی وجہ سے کہیں رستے میں ہی گر گیا۔ پھر میرے گروپ کے آدمی وہاں پہنچے۔ اس وقت تک تم یا تمہارے آدمی پہلی کاپڑوں پر اپنے زخموں کو اٹھا کر لے جا چکے تھے۔ میرے آدمیوں نے مجھے اٹھا کر یہاں ہسپتال پہنچایا۔ پھر جب مجھے ہوش آیا تو میں نے اس تھیلے کے بارے میں پوچھا لیکن تھیلہ میرے ساتھ نہ تھا سناچہ میں نے اپنے آدمی دوبارہ وہاں بھیجے۔ انہوں نے وہاں کا ایک ایک چپہ چھان مارا لیکن انہیں بیگ نہیں ملا۔ اس کا احوال مطلب یہی ہے کہ وہ بیگ تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے اور اب تم الٹا مجھ سے پوچھ رہے ہو کہ بیگ کہاں ہے۔ دیکھو عمران۔ یہ میزائل میں نے حاصل کئے تھے اس نے ان پر میرا حق ہے انہیں میرے حوالے کر دو..... ریگی نے تیز تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”دیکھو ریگی۔ ایک تو تم عورت ہو۔ دوسرے زخمی اور بے بس بھی ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کی جائے۔ ورنہ تم نے جس طرح پاکیشیا سیکرٹ سروس اور بینک فورس کے خلاف کارروائی کی ہے اس کے جواب میں تو تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی بھی تو زدی جائے تو بھی انتقام پورا نہیں ہوتا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم اداکاری کرنے کی بجائے خاموشی سے میزائل

میرے حوالے کر دو۔ اس کے جواب میں میرا وعدہ ہے کہ تمہارے خلاف فی الحال کوئی کارروائی نہ کی جائے گی ہاں بعد میں اگر کبھی موقع آیا اور تم مقابل آئی تو پھر اس ساری کارروائی کا انتقام بھی لے لیا جائے گا..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اداکاری تو تم کر رہے ہو۔ سنو میں تمہیں نئی آفر دیتی ہوں۔ چار میزائلوں میں سے ایک تم رکھ لو اور تین مجھے واپس کر دو۔ جہاں تک اس کارروائی کا تعلق ہے یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ مشن کے دوران ایسی کارروائیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اس میں کون کا سیاب ہوتا ہے اور کون کا حکم۔ اس کا فیصلہ وقت کرتا ہے اور ہاں انتقام۔ تو جب میں ہسپتال سے فارغ ہو جاؤں تو بیشک تمہارا جو بیجا ہے کر لینا۔ میں تمہارا ہاتھ نہیں روکوں گی اور اگر تم مجھ سے اس حالت میں انتقام لینا چاہتے ہو تو تمہارا ہاتھ کس نے روکا ہے۔ میں تو بے بس پڑی ہوئی ہوں۔“ ریگی نے کہا تو عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”اوکے۔ میں جا رہا ہوں۔ اب میں دیکھوں گا کہ تم میزائل کس طرح ساڈن پہنچاتی ہو.....“ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک چھتے سے سڑک تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے ساتھ نے والا آدمی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا باہر چلا گیا۔

”عمران کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ میزائل ان کے پاس نہیں ہیں۔ پھر آخر وہ کہاں گئے۔ کون لے گیا انہیں۔“ عمران کے جانے کے بعد ریگی نے نوٹ جساتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل اسی پوائنٹ پر غور

کرتی رہی لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ یہ تو اسے معلوم تھا کہ عمران نے کراؤن کاغذ۔ کر دیا ہے۔ دیکھا فیلڈ گاڈن میں تھی۔ پھر یہاں کون پہنچا جو میزائل لے گیا۔ لیکن کوئی بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک نرس انجکشن لگانے کے لئے کمرے میں داخل ہوئی۔

”نرس۔ کیا یہاں فون سیٹ آسکتا ہے۔“ ریگی نے نرس سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ییس میڈم۔ کیوں آپ نے کہیں کال کرنی ہے۔“..... نگل نے انجکشن تیار کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”ہاں اور مورین نے لازماً دفتر میں اپنا فون نمبر لکھوایا ہوگا۔ وہ فون نمبر بھی مجھے لا دو اور فون سیٹ بھی۔“..... ریگی نے کہا تو نرس نے اثبات میں سر ہلادیا۔ انجکشن سے فارغ ہو کر وہ کمرے سے چلی گئی اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ لیس فون تھا۔ ساتھ ہی ایک کارڈ۔

”یہ لیجئے کارڈ۔ یہ کارڈ مادام مورین نے دفتر میں دیا تھا۔ اس پر فون نمبر درج ہے۔“..... نرس نے کہا اور ریگی نے اس کے ہاتھ سے کارڈ اور فون پیس لے لیا۔ کارڈ پر مورین کا نام اور نیچے ایک نمبر لکھا ہوا تھا نرس کے واپس جانے کے بعد ریگی نے فون پیس اٹھایا اور کارڈ پر لکھا ہوا نمبر پر ریس کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک تو دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی۔ پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

”ہیلو۔ مورین سے بات کرائیں۔ میں ہسپتال سے ریگی بول رہی ہوں۔“..... ریگی نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

”ہولڈ کیجئے۔“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”ہیلو مادام۔ میں مورین بول رہی ہوں۔“..... چند لمحوں بعد مورین کی آواز سنائی دی۔

”مورین۔ میں نے جو کام تمہارے ذمے لگایا تھا اس کا کیا ہوا۔“ ریگی نے پوچھا۔

”مادام۔ ہم نے معلوم کر لیا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو جنگل سے یہاں کے ایک زمین، ہسپتال کے ہیلی کاپٹرز میں لایا گیا ہے۔ وہ وہ ایک زمین، ہسپتال میں موجود ہیں۔ میرے آدمی وہاں نگرانی کر رہے ہیں۔ ویسے مادام۔ میں نے یہ بھی معلوم کر لیا ہے کہ یہ سارے تقاضات یہاں کے ایک مقامی آدمی رافٹ نے کئے ہیں۔ رافٹ کا پس ایک پورا گروپ کام کر رہا ہے۔“..... مورین نے تفصیل دیتے ہوئے کہا۔

”سنو مورین۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں میرے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سب سے خطرناک ایجنٹ علی عمران آیا تھا۔ اس کی سرے میں ذہنی طور پر بے حد لگجھ لگجھ گئی ہوں۔ وہ مجھ سے میزائل حاصل کرنے آیا تھا۔ اس کی گفتگو سے میں اس نتیجے پر پہنچی ہوں کہ میزائل بیگ ان کے ہاتھ بھی نہیں لگ سکا۔ میں نے اس لئے تمہیں کال کی ہے کہ تم اب ان کا چھانچو ذکر وہیں جنگل میں ہی معلومات حاصل

کرو کہ آخر وہ بیگ کہاں گیا۔ ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ارد گرد کے گاؤں کے آدمی کے ہاتھ لگ گیا ہو۔..... ریگی نے کہا۔

”نھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔“ مورین نے جواب دیا۔
”ہم نے ہر صورت میں اس بیگ کو حاصل کرنا ہے۔ اس بات کو ذہن میں رکھنا۔..... ریگی نے کہا۔

”میں سمجھتی ہوں مادام۔ یہی تو ہمارا اصل مشن ہے۔“ مورین نے جواب دیا۔

”اور مجھے رپورٹ دیتی رہنا۔..... ریگی نے کہا۔

”یس مادام۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ریگی نے فون آف کر کے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنتے ہی دیکھانے ہاتھ بڑھا کر سلسلے رکھے
نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ تمہری۔ ون۔ بی کاننگ مادام۔ اوور۔..... بٹن آن
تھے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”یس۔ مادام انڈنگ یو۔ اوور۔..... دیکھانے جواب دیا لیکن
کے لہجے میں حیرت کا عنصر نمایاں تھا۔

”مادام۔ یہاں شہر سے دو سو کلومیٹر دور تساکا گاؤں سے پچیس کلومیٹر
کے فاصلے پر دو پارٹیوں کا آپس میں انتہائی خوفناک تصادم ہوا ہے
اور مشین گنوں کی فائرنگ ہوئی ہے۔ اوور۔..... دوسری
طرف سے کہا گیا تو دیکھا بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کن پارٹیوں کی بات کر رہے ہو۔ اوور۔“ دیکھانے
انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اور تین ایکری مردوں کی لاشیں تھیں۔ ہم وہاں کا جائزہ لیتے رہے پھر ہمیں ایک جگہ کسی زخمی کے چھسنے کے نشانات نظر آئے۔ ہم ان نشانات کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے تو ایک ایکریسین عورت کو ہم نے ایک گڑھے میں پڑا ہوا دیکھا۔ وہ بھی مر چکی تھی۔ ہم مزید جائزہ لیتے رہے۔ وہاں سے ہمیں کئی مشین گنیں بھی پڑی ہوئی ملی ہیں اور مادام بھائیوں میں پڑا ہوا ایک بیگ بھی ہمیں ملا ہے جس کا ایک تسرہ ٹونا ہوا تھا۔ اس بیگ میں میزائلوں کے حصے ہیں جن کی تعداد چار ہے۔ ہم وہاں سے واپس آگئے ہیں اور ان میزائلوں کی وجہ سے آپ کو کال کر رہے ہیں۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

ایشیائی لڑکیوں کے ساتھ ایکریسین مردوں کی لاشوں سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ لڑکیاں پنک فورس کی تھیں لیکن یہ ایکریسین مرد کون ہو سکتے ہیں۔ وہ عورت جو گڑھے میں پڑی تھی اور جسے تم یکریسین کہہ رہے ہو۔ اس کا حلیہ بتا سکتے ہو۔ اور..... دیکھانے نیت بھرے لہجے میں کہا۔

یس مادام۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی حلیہ بتا دیا گیا۔

اوه۔ یہ تو رنگی کا حلیہ ہے اور میزائلوں کے نمونے بھی وہی لے تی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ رنگی کا گروپ راستے میں موجود تھا وہ ان لمبے ساتھ مل گئی اور پھر ان کا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ ہو گیا۔ کہیں۔ یہ تو اکٹھے تھے۔ اور..... دیکھانے نیت بھرے لہجے

مادام۔ میرا گروپ تساکا گاؤں کے قریب ہے تاکہ ہم آپ کو یہاں سے گزرنے والے ہتھیاروں کے بارے میں معلومات مہیا کر سکیں۔ اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

اوه ہاں۔ تجھے یاد آگیا ہے۔ ایسے کئی گروپ مختلف سمتوں میں تعینات کئے گئے تھے لیکن اطلاع تو کسی گروپ نے بھی نہیں دی حتیٰ کہ تم بھی اب پہلی بار کال کر رہے ہو۔ اور..... مادام دیکھانے جواب دیا۔ اسے یاد آگیا تھا کہ راول نے ایسے گروپوں کے انتظامات کئے تھے۔

مادام۔ چونکہ یہاں سے کوئی گزرا ہی نہ تھا اس لئے اطلاع کیا دیتا تھوڑی دیر پہلے اچانک ہم نے بموں اور مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں دور سے سنیں تو ہم چونک پڑے۔ پھر ہم چند افراد وہاں پہنچے تو وہاں ہم نے تین ہیلی کاپٹر اترتے ہوئے دیکھے۔ وہاں کئی افراد بھی موجود تھے چونکہ ان کی تعداد کافی تھی اس لئے ہم چپ کر جائزہ لیتے رہے۔ ان تین ہیلی کاپٹروں میں سے دو تو ایبولینس ہیلی کاپٹر تھے جبکہ ایک سیاحتی کمپنی کا ہیلی کاپٹر تھا۔ لاشوں یا زخمیوں کو ان ہیلی کاپٹروں میں لا دیا جاتا ہوا اور پھر یہ تینوں ہیلی کاپٹر واپس چلے گئے تو ہم آگے گئے۔ ہم نے دیکھا کہ وہاں ایک جیب کے تو پرچے اڑنے ہوئے تھے۔ اس پر بلاسٹر فائر کیا گیا تھا ایک جیب بھائیوں میں الٹی پڑی تھی۔ بھائیوں جھلسی ہوئی تھیں اور وہاں لاشیں موجود تھیں جن میں سے چار لاشیں ایشیائی لڑکیوں کی تھیں۔ ان کے جسموں کے پرچے اڑے ہوئے تھے۔

میں کہا۔

”ہو سکتا ہے مادام۔ ان میزائلوں کی وجہ سے یہ مقابلہ ہوا ہو۔
اور..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نہیں۔ یہ میزائل نہیں ہیں۔ صرف میزائلوں کے نمونے ہیں جو
ریگی کے پاس نے اسے اس لئے دیئے تھے تاکہ ریگی اصل میزائلوں کو
پہچان سکے۔ ان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اور..... ریگھا نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”پھر مادام اب ہمارے لئے کیا حکم ہے۔ اور..... دوسری طرف
سے پوچھا گیا۔

”تم وہیں ڈیوٹی دیتے رہو۔ ابھی ہم دو روز مزید یہاں نگرانی کریں گے۔
یہ لوگ بہر حال ریڈیسیب پر حملہ ضرور کریں گے اس سے تم
پوری ہوشیاری سے ڈیوٹی دیتے رہو۔ اور اینڈ آں..... ریگھا نے
کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”ان کے درمیان اس قدر ہولناک لڑائی کیوں ہوئی ہوگی ریگھا۔
ساتھ ہی کاشی نے ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی ریگھا سے مخاطب
کر کہا۔

”بہر حال وہ دو مخالف گروپ تھے اور دونوں کا مشن ایک ہی تھا
اس لئے لامحالہ انہوں نے ایک دوسرے کو ختم کرنے کی کوشش
ہوگی تاکہ وہ اکیلے یہ کام کر سکیں..... ریگھا نے جواب دیا۔

”جہادری یہ بات تو قطعی طور پر درست ہے لیکن ایک بات مزید

مجھ میں اب بھی نہیں آرہی کہ ریگی اور پاکیشیائی گروپ یہاں سے
غرار ہوئے ہیں لیکن کال کرنے والے نے بتایا ہے کہ ان کے درمیان
نگراؤ شہری آبادی کے قریب ہوا ہے۔ انہیں تو یہاں لوٹ کر آنا چاہئے
تھا۔ وہ شہر کیوں جا رہے تھے..... کاشی نے کہا۔

”جہادری بات واقعی قابل غور ہے لیکن اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ
لوگ شہر سے مزید کمک لینے جا رہے ہوں گے..... ریگھا نے
بعد لگے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”میرے ذہن میں ایک اور خدشہ موجود ہے ریگھا۔ لیکن..... کاشی
نے کہا تو ریگھا بے اختیار چوتھ کر کاشی کی طرف دیکھنے لگی۔

”کوئی خدشہ..... تم کھل کر بات کیوں نہیں کر رہی..... ریگھا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”کیا تم کسی طرح ریڈیسیب کے اندر کسی بڑے افسر سے رابطہ کر
سکتی ہو..... کاشی نے کہا۔

”اندر کسی بڑے افسر سے رابطہ..... کیوں..... ریگھا نے اور
بہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ جن میزائلوں کو ریگی نمونے کہہ رہی تھی وہ
میزائل نہیں ہیں اور یہ جھگڑا بھی ان دونوں کے درمیان انہی
تھیں کی وجہ سے ہوا ہے لیکن اس جھگڑے میں دونوں گروپوں کے
مردہ افراد مارے گئے ہیں۔ ایک گروپ کے کچھ زخمی ہوں گے
نہانے اپنے ساتھیوں کو کال کر کے ہیلی کاپٹر منگوائے ہوں گے۔“

کاشی نے کہا تو ریکھا کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"تم نے یہ نتیجہ کیسے نکال لیا"..... ریکھا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دیکھو ریکھا۔ تم پاور ہجنسی کی چیف ہو اور اس حیثیت سے بے شمار مشنوں پر کام کر چکی ہو۔ کیا تم نے پہلے کبھی سنا ہے یا دیکھا ہے کہ کسی سیکرٹ ایجنٹ کو باقاعدہ میزائلوں کے نمونے بنا کر دیئے گئے ہوں"..... کاشی نے کہا۔

"ہاں پہلے تو ایسی بات کبھی سنا ہے لیکن ایسا ہو تو سنا ہے کیونکہ ریڈیپ کے سٹور میں صرف "آر۔ بی۔" میزائل تو نہ ہوں گے اور بھی بے شمار قسم کے میزائل ہوں گے اس لئے غلط میزائلوں سے بچنے کے لئے باقاعدہ نمونے بنا کر دیئے جاسکتے ہیں"..... ریکی نے بحث کرتے ہوئے کہا۔

"ہر میزائل پر مخصوص کوڈ نمبر اور الفاظ موجود ہوتے ہیں۔ ان سے بھی تو ان کی پہچان کی جاسکتی ہے"..... کاشی نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تمہاری بات درست ہے لیکن تم نے پہلے یہ بتا دیا کہ کیوں نہ کی تھی۔ ہم ان میزائلوں کو چیک تو کر سکتے تھے"..... ریکی نے قدرے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے پہلے اس لئے یہ بات نہ کی تھی کہ ایک تو ریڈیپ کی طرف سے کوئی کاشن نہ ملتا تھا کہ وہاں کوئی کارروائی ہوئی ہے۔ اگرچہ میں نے بھی بتایا تھا کہ سیکورٹی گاؤں کی طرف بھی خاموشی ہے۔

بات یہ ہے کہ اب اس خوزیر ہنگوڑے کے بعد یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے"..... کاشی نے جواب دیا۔

"تو اب بھی یہ چیزیں ہمارے ہی آدمی کے پاس ہیں۔ ریڈیپ سے معلوم کرنے کی بجائے میں انہیں کال کر کے یہ میزائل یہاں منگوالیتی ہوں پھر اسے چیک کر لیں گے۔ اگر تو یہ خالی نمونے ہوئے تو اور بات ہے ورنہ ہم ریڈیپ سے رابطہ کر لیں گے"..... ریکھا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا اور پھر اس پر ایک فزیکل ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فزیکل ایڈجسٹ کر کے اس نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کال دینا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ مادام ریکھا کالنگ۔ اور"..... ریکھا نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ تھرنی۔ ون۔ بی انڈنگ یو۔ اور"..... دوسری طرف سے وہی مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیا وہ بیگ جس میں میزائل ہیں تمہارے پاس ہے۔ اور"۔ ریکھا نے پوچھا۔

"یس مادام۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم ایسا کرو کہ خود یا اپنے کسی آدمی کے ہاتھ یہ میزائل یہاں فیلڈ میں میرے پاس فوراً بھجوادو۔ اور"..... ریکھا نے کہا۔

"مجھے خود آنا پڑے گا مادام۔ کیونکہ ہمارے گروپ میں مجھ سمیت افراد ہیں اور میں ایک شہر گیا ہوا ہے۔ اور"۔ دوسری

طرف سے جواب دیا گیا۔

”جہار انا م کیا ہے۔ اور“..... ریکھانے پوچھا۔

”ہمزی مادام۔ اور“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”تم خود آ جاؤ لیکن فوراً۔ اور“..... ریکھانے کہا۔

”یہاں کوئی سواری تو نہیں ہے مادام اور فاصلہ بھی کافی ہے اس لئے پہلے مجھے شہر جانا ہو گا۔ وہاں سے کوئی سواری لے کر ہی میں آ سکتا ہوں۔ اس لئے مجھے آپ تک پہنچنے پہنچنے پانچ چھ گھنٹے تو لگ جائیں گے اور“..... ہمزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال آ جاؤ یہاں فیڈ گاؤں کے باہر جو روکے۔ تم نے اسے اپنا نام بتا دینا ہے۔ پھر ہمیں بچہ تک پہنچا دیا جائے گا۔ اور“..... ریکھانے تیز لہجے میں کہا۔

”ایک جیب جو تھکڑے والی جگہ پر اپنی پڑی ہے میں اسے بے چیک کرتا ہوں۔ اگر وہ درست حالت میں ہوئی تو مجھے شہر نہ جانا پڑے گا اور میں دو گھنٹوں کے اندر ہی آپ تک پہنچ جاؤں گا۔ اور“..... ہمزی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بس ان میزائلوں کا خاص خیال رکھنا۔ انہیں صحیح حالت میں بچہ تک پہنچنا چاہئے۔ اور“..... ریکھانے کہا۔

”یس مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ اور“..... ہمزی نے جواب دیا اور ریکھانے اور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”جب وہ میزائل یہاں پہنچ جائیں گے تو انہیں اندر سے دھماکا

لئے گا۔ مجھے اب تک یقین ہے کہ یہ نمونے ہی ہوں گے۔ یہ ممکن نہیں کہ بغیر کسی کارروائی کے اس قدر خفیہ ریڈیو سے میزائل اصل بھی کر لئے جائیں اور اب تک کسی کو ان کا علم ہی نہ ہو۔..... ریکھانے ٹرانسمیٹر آف کر کے کاشی سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو یہی لگتا ہے لیکن اگر باقاعدہ چیکنگ ہو جائے تو سچ ہی کیا ہے“..... کاشی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ریکھانے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا۔

"لانگ ریج ٹرانسمیٹر تو یہاں موجود ہے"..... رافت نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود المارے کھولی اور اس میں سے ایک جدید قسم کا لانگ ریج ٹرانسمیٹر نکال کر عمران کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"ٹائیگر - دروازہ بند کر دو تاکہ کوئی مداخلت نہ ہو سکے" - عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر پر دیکھا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور مین آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو - کراؤن کانٹک مادم ریکھا - اور"..... عمران نے کراؤن کی آواز اور لہجے میں کال دینا شروع کر دی۔

"میں ریکھا انڈنگ یو - اور"..... تھوڑی دیر بعد رابطہ قائم ہوتے ہی ریکھا کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا مادم ریکھا - وہ ریگی اور پاکیشیائی گروپس پکڑے گئے یا نہیں - اور"..... عمران نے کہا۔

"وہ آپس میں ٹکرائے گئے ہیں کراؤن اور ان کے درمیان انتہائی خونخوار ٹکراؤ ہوا ہے - اور"..... دوسری طرف سے ریکھا نے مسرت بھرے لہجے میں جواب دیا تو عمران، ٹائیگر اور رافت تینوں نے دیکھا کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ریکھا تک بھی یہ خبر پہنچ سکتی ہے۔

"آپس میں ٹکرائے گئے ہیں - کیا مطلب - کہاں ہوا ہے یہ ٹکراؤ"..... عمران نے لہجے میں شدید حیرت جھپٹا کر کہا۔

کا عنصر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"سیکریٹ ایجنٹ وہی کامیاب ہوتا ہے مسٹر کراؤن - جو معاملات سے ہر لمحے باخبر رہے - اور"..... ریکھا نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات تو درست ہے مادم ریکھا - یقیناً یہ ٹکراؤ فیلڈ گاؤں کے قریب ہوا ہو گا اس لئے تمہیں اس کی خبر ہو گئی ہو گی - اور"..... عمران نے کہا۔

"اوه نہیں مسٹر کراؤن - یہ ٹکراؤ کالانہ کی شہری آبادی سے سو کلو میٹر کے فاصلے پر جنگل میں ہوا ہے اور ریگی بھی ماری گئی ہے اور پاکیشیا کی بینک فورس کی چار لڑکیاں بھی ہلاک ہو گئی ہیں اور پاکیشیا سیکریٹ سروس بھی شدید زخمی ہوئی ہے - ویسے انہوں نے کسی ذریعے سے ہیلی کاپٹر وہاں منگوا لئے تھے اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹر جن کا تعلق کسی ایکریمین فلاحی ہسپتال سے تھا انہیں لے کر گئے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ جگہ نہ سکیں گے - اور"..... ریکھا نے بڑے فخریہ لہجے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا۔

"شہری آبادی سے سو کلو میٹر دور - لیکن پھر تو فیلڈ گاؤں سے کافی دور ہے ٹکراؤ ہوا ہے - کیا وہاں تمہارا کوئی آدمی بھی موجود تھا جو تمہیں اس کا علم ہو گیا - اور"..... عمران نے کہا۔

"میں نے اپنے کئی گروپ ہراس راسٹس پر چھوڑے ہوئے ہیں جہاں سے جنگل میں داخل ہو کر فیلڈ گاؤں پہنچا جاسکتا ہے - تاکہ میں ان گروپس کی آمد سے پہلے ہی باخبر ہو سکوں - ان میں سے ایک گروپ

”کیا میزائلوں کے نمونوں والا بیگ جہارے گروپ کے آدمیوں کے پاس ہی ہے۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ابھی تو ان کے پاس ہے۔ لیکن اب میں نے کاشی کے کہنے پر انہیں چیک کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ کاشی کا خیال ہے کہ وہ میزائلوں کے نمونے نہیں ہیں بلکہ اصل میزائل ہیں اور انہی میزائلوں کے لئے ان دونوں گروپس کے درمیان جھگڑا ہوا ہے میں نے اپنے غویمیں سے کہہ دیا ہے کہ وہ میزائلوں کے نمونوں والا بیگ بھج تک بھجنا ویں اور تھوڑی دیر بعد وہ بیگ بھج تک پہنچ جائے گا۔ اور“..... ریکھا نے کہا۔

”لیکن مادام ریکھا۔ وہ اصل میزائل کس طرح ہو سکتے ہیں اور“..... عمران نے کہا۔

”میں تو یہی کہہ رہی ہوں لیکن کاشی کے ذہن میں چونکہ خدشہ موجود ہے اس لئے میں نے بھی سوچا کہ جلد تسلی کر لینے میں کیا حرج ہے۔ اور“..... مادام ریکھا نے کہا۔

”اگر تم اجازت دو تو میں جہارے پاس آجاؤں۔ میں بھی انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”تم وہیں ڈیوٹی دو مسٹر کراؤن۔ میں انہیں چیک کر لوں گی۔ تم حرج مت کرو۔ جب تک تجربہ مکمل نہیں ہو جاتا۔ ہمیں اپنی ڈیوٹی جمیں جموڑنی چاہئے۔ اور“..... مادام ریکھا نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

نے جو قریبی گاؤں کے قریب موجود تھا اس نکر او کے دوران ہونے والے بموں کے دھماکے اور مشین گنوں کی فائرنگ کی آوازیں سنیں تو وہ وہاں پہنچ گئے لیکن اس وقت وہاں ہیلی کاپٹر موجود تھے اور زخمیوں کو اٹھایا جا رہا تھا۔ میرے آدمیوں کو چونکہ یہ معلوم نہ تھا کہ یہ کون لوگ ہیں اس لئے انہوں نے مداخلت نہ کی اور چھپ کر دیکھتے رہے۔ جب ہیلی کاپٹر چلے گئے تو وہ آگے گئے اور پھر انہوں نے چار پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں دیکھیں اور تین ایکری میزائل کی جو ساڈانی تھیں۔ پھر ایک گڑھے میں انہیں ریگی کی لاش بھی پڑی ہوئی مل گئی۔ اور“..... ریکھا نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے گروپ کی کارکردگی سے کراؤن کو مرعوب کرنا چاہتی ہو۔

”کیا جہار اگر گروپ ریگی کو پہچانتا تھا۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ لیکن انہیں وہاں سے ایک بیگ ملا تھا جس میں میزائلوں کے نمونے تھے۔ انہوں نے اس کا ذکر مجھ سے کیا تو میں سمجھ گئی کہ یہ ریگی کا بیگ ہے کیونکہ ریگی وہاں سے فرار ہوتے وقت یہ بیگ ساتھ لے گئی تھی چنانچہ میں نے گڑھے میں مردہ پڑی عورت کا حلیہ پوچھا تو میرے آدمی نے جو حلیہ بتایا وہ ریگی کا ہی تھا۔ دوسری طرف پاکیشیائی لڑکیوں کی لاشیں بھی وہاں موجود تھیں۔ اس طرح مجھے علم ہو گیا کہ یہ نکر او ریگی اور پاکیشیا گروپس کے درمیان ہوا ہے اور جن تین لاشوں کو میرے آدمی ایکری میزائل ہٹاتے تھے وہ ریگی کے ساتھی ہوں گے اور“..... ریکھا نے جواب دیا۔

”مادام کاشی نے میرے ذہن میں بھی خدشہ پیدا کر دیا ہے مادام
ریکھا اور جہاری یہ بات بھی درست ہے کہ ڈیوٹی بھی نہیں چھوڑنی
چاہئے۔ اس لئے میں اپنے دو خاص آدمی جہارے پاس بھیج رہا ہوں۔ وہ
ہیلی کاپٹر پر جہارے پاس پہنچیں گے۔ تم انہیں چیک کر ادھنا۔ ایک
کانام مائیکل ہے اور دوسرے کانام انتھونی۔ سمجھ گئیں۔ اور۔“ عمران
نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی یہ میرا اعلیٰ میرے پاس نہیں پہنچے۔ میرا
آدمی پہلے شہر جانے کا اور وہاں سے سواری کا بندوبست کر کے میرے
پاس پہنچے گا اور اس کے لئے اس کے مطابق چار پانچ گھنٹے لگ سکتے ہیں
وہی وہ پہلے جائے وقوعہ پر جانے گا۔ وہاں ایک جیب تو تباہ ہو چکی ہے
جبکہ دوسری الٹی پڑی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ وہ پہلے اس الٹی ہوئی جیب
کو چیک کرے گا اگر وہ جیب ورکنگ آرڈر میں ہوئی تو پھر وہ اس جیب
میں فیلڈ گاؤں پہنچے گا تب اسے دو گھنٹے لگیں گے۔ اس لئے کچھ کہا نہیں
جاسکتا کہ وہ کس وقت میرے پاس پہنچے گا۔ اور۔“ ریکھا نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دو گھنٹے بعد آدمیوں کو بھیج دوں گا۔ ویسے
جہارے اس آدمی کا نام کیا ہے۔ اور۔“ عمران نے کہا۔
”ہنری ہے اس کا نام۔ مگر تم نے کیوں پوچھا ہے نام اور۔“ ریکھا
کے لہجے میں حیرت تھی۔
”میں سوچ رہا تھا کہ اگر میرے گروپ کے آدمی اسے جانتے ہوں تو

پھر میں انہیں جہارے پاس نہ بھیجوں بلکہ انہیں کہہ دوں کہ وہ پہلے ہی
اس سے مل لیں۔ اور۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ جہارے آدمی اسے کیسے جان سکتے ہیں۔ وہ جہاں کے
مقامی گروپ کا آدمی ہے۔ اور۔“ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”مقامی گروپ۔ لیکن ابھی تو تم اسے اپنا گروپ کہہ رہی تھی۔
اور۔“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایک مقامی گروپ جہاں ہماری امداد کر رہا ہے۔ یہ اس کا آدمی
ہے اور۔“ ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں کچھ گیا۔ اس مقامی گروپ کا لیڈر دی راول ہے
تج۔ اور۔“ عمران نے کہا۔

”ہاں دی ہے۔ اور۔“ ریکھا نے جواب دیا۔
”اوکے۔ پھر میں جہارے پاس ہی اپنے آدمی بھیج دوں گا۔ اور۔“
عمران نے کہا۔

”بھیج دھنا۔ اور۔“ ریکھا نے جواب دیا اور عمران نے اور
لفظ آہل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”رافٹ فوری طور پر ایک بار پھر اس سیاحتی کمپنی کے ہیلی کاپٹر کا
بھدوبست کرو۔ میں اور ٹائیگر پہلے اس وقوعے والی جگہ پر جانا چاہتے
ہیں تاکہ اگر وہاں وہ الٹی ہوئی جیب موجود نہیں ہے تو پھر ہم فیلڈ گاؤں
نہاڑ کر جائیں گے اور اگر وہ جیب وہاں موجود ہوئی تو اس کا مطلب

پڑی تھی۔ وہ یہاں آئے بھی اسی جیب کو جبک کرنے کے لئے تھے۔ جیب جس جگہ الٹی پڑی تھی وہ جگہ درختوں کے جھنڈ کے عین اندر تھی اس لئے فضا سے وہ نظر نہ آ سکتی تھی۔

"باس۔ جیب تو یہاں نہیں ہے"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور چند لمحوں بعد وہ اس جگہ پر پہنچ گئے جہاں پہلے جیب الٹی ہوئی موجود تھی لیکن اب وہ نظر نہ آرہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ جیب درکنگ آرڈر میں تھی اور ریکھا کا آدمی ہماری اس جیب میں فیلڈ گاؤں گیا ہوگا"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ ہم اسے راستے میں پکڑ سکتے ہیں"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔ وہ واپس پلٹے اور ہیلی کاپٹر کی طرف دوبارہ بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے فیلڈ گاؤں کی طرف آگے بڑھنے لگا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی زیادہ نہ رکھی تھی۔ وہ صرف اونچے درختوں کی چوٹیوں سے ذرا بلند ہو کر اڑا رہا تھا تاکہ فیلڈ گاؤں کی طرف جاتی ہوئی اس جیب کو آسانی سے ٹھیک کیا جاسکے۔ ٹائیگر دور بین آنکھوں سے لگائے کھڑکی کی سائیڈ سے مسلسل نیچے جھینک کرنے میں مصروف تھا لیکن کسی طرف سے بھی جیب کی معمولی سی جھلک بھی نظر نہ آرہی تھی۔

"اتنی جلدی تو جیب نہیں پہنچ سکتی"..... عمران نے اس وقت واجب مسلسل پرواز کرنے کے بعد دور سے فیلڈ گاؤں کے آثار قریب آنے دکھائی دینے لگے تھے۔

ہے کہ یہ ہماری پہلے شہر اس راول کے پاس پہنچے گا یہاں جہاں سے آؤں اسے کور کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہم اس سے ہمیں وہ بیگ حاصل کر سکتے ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بندوبست کرتا ہوں"..... رافٹ نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"باس۔ ہمیں میک اپ تو کرنا ہوگا"..... ٹائیگر نے کہا۔

"یہاں میک اپ باکس بھی موجود ہے۔ میں کال کر کے دیتا ہوں"۔ رافٹ نے کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں نے اثبات میں سر ہلادیا۔

دیئے۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد عمران خود ہیلی کاپٹر کو پائلٹ کرتا ہوا جنگل کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔

دونوں ایکڑ میں میک اپ میں تھے اور رافٹ سے انہوں نے ضروری اسلحہ بھی لے لیا تھا ہیلی کاپٹر سیاحتی کمپنی کا تھا۔ یہ وہی ہیلی کاپٹر تھا

پہلے بھی دو بار ان کے استعمال میں رہا تھا۔ ایک بار جب رافٹ اسے لے کر جنگل میں آیا تھا اور عمران اپنے زخمی ساتھیوں کو ایسوسی

ہیلی کاپٹروں میں اٹھا کر لے گیا تھا اور دوسری بار جب عمران رافٹ کے ساتھ واپس جنگل میں پہنچا تھا اور پینک فورس کی لڑکیوں کی لاشیں اٹھا کر لے گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر دوسرے والی جگہ پر پہنچ گیا

عمران نے اسے اسی جگہ پر اتار دیا جہاں وہ پہلے اتر رہا تھا اور پھر دونوں ہیلی کاپٹر سے اتر کر تیزی سے درختوں کے اس جھنڈ کی طرف

بڑھنے لگے جہاں ایک جیب کا ڈھانچہ پڑا ہوا تھا۔ دوسری جیب

"باس - ہو سکتا ہے وہ بہت پہلے چل پڑا ہو"..... ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا اور پھر ہیلی کاپٹر کو فضا میں متعلق کر کے اس نے ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر پر رہی ریکھا کی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور بین بدادیا۔

"ہیلو ہیلو - مائیکل کاننگ مادام ریکھا - اور"..... عمران نے بوجہ اور آواز بدل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مادام ریکھا انڈنگ یو - تم کون ہو - اپنا تعارف کراؤ۔ اور"..... چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا اور ریکھا کی سخت آواز سنائی دی۔

"میرا تعلق باس کراؤن کے گروپ سے ہے مادام - میرے ساتھ اتھوئی ہے اور ہمیں باس نے آپ کے پاس میزائلوں کے نمونے چیک کرنے کے لئے بھیجا ہے - ہم ہیلی کاپٹر پر آرہے ہیں - اور"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اؤہ اچھا - ٹھیک ہے - اب مجھے یاد آگیا ہے - اوکے - آجاؤ - فیض گاؤں کے شمال مشرق میں سب سے اونچے درختوں کے جھنڈے قریب ہیلی کاپٹر اتار دو - ہم وہاں موجود ہیں - اور"..... مادام ریکھا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کا آدمی، حمزی میزائلوں کے نمونے لے کر پہنچ گیا ہے یا ابھی اس نے پہنچا ہے - اور"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ تو کافی دیر سے آگیا ہے - اسے نگرانی علاقے میں منتقل کر دیا گیا ہے - اسی لمحے

ٹائیگر آرڈر میں مل گئی تھی - ہم نے چیکنگ جہاز ہی آمد کے انتظار میں ہی روکی تھی - تم آجاؤ - ہم جہاز سے منتظر ہیں - اور"..... دوسری طرف سے ریکھا نے کہا۔

"اوکے - ہم آرہے ہیں - اور اینڈ آل"..... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھانا شروع کر دیا۔

"حیرت ہے - بہت جلدی پہنچ گیا ہے یہ"..... ٹائیگر نے دور بین کے آئینے سے اتار کر ایک سائیز پر لگے ہوئے ہک سے لٹکاتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کسی شارٹ کٹ سے گیا ہو"..... عمران نے کہا ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے ہیلی کاپٹر فیض گاؤں کے شمال مشرق میں واقع سب سے اونچے درختوں کے قریب اتارنا شروع کر دیا - وہاں چار مسلح افراد موجود تھے لیکن ان کی مشین گنیں ان کے کاندھوں سے لٹک رہی تھیں اور وہ فضا پر ہاتھ ہراہرا کر عمران کو اپنے قریب اترنے کے اشارے کر رہے تھے۔

"آؤ ٹائیگر - لیکن اب پوری طرح ہوشیار رہنا - ہم نے یہ میزائل سے چھین کر واپس بھی جانا ہے"..... عمران نے ہیلی کاپٹر کا بند کرتے ہوئے کہا۔

"بس باس"..... ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور

وہ چاروں آدمی تیزی سے ان کے قریب آئے۔

”میرا نام روشن سنگھ ہے اور میں مادام کا نمبر نو ہوں اور مادام کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔“ ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

”شکریہ۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا۔ روشن سنگھ نے ٹانگیں سے بھی اسی گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا اور پھر وہ انہیں ساتھ لے کر

درختوں کے چھنڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن عمران نے ابھی چند ہی قدم اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اس کے ساتھ چلتے ہوئے روشن سنگھ ہاتھ جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی عمران کے کانوں میں اسے آوازیں پڑیں جیسے پٹانے چھونے ہوں اور پھر اس سے پہلے کہ عمران سمجھتا اس کے جہرے پر جیسے کسی غبار کا بگولا سا ٹکرایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اچانک کسی تیز رفتار لٹو کی طرح گھومنے لگا۔

”بب۔ بب۔“ اس کے کانوں میں آخری آواز ناگوار کی پڑی اور پھر باوجود کوشش کے عمران اپنے آپ کو نہ سمجھال سکا اور اس کے حواس انتہائی گہری تاریکی میں جیسے ڈوبتے چلے گئے۔

مورین ایک کمرے میں کرسی پر بیٹھی میزائلوں والے بیگ کے کمرے میں سوچنے میں مصروف تھی۔ ریگی کی کال اس نے تھوڑی دیر پہلے اٹنڈ کی تھی اور ریگی نے اسے بتایا تھا کہ عمران خود میزائلوں کے بارے میں پوچھ گچھ کرنے اس کے پاس آیا تھا اور اس کا مطلب یہ ہوا کہ بیگ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کے ہاتھ بھی نہیں لگا۔ جس جگہ دونوں گروپوں کا ٹکراؤ ہوا تھا اس جگہ کا محاذ مورین بذات خود کر چکی تھی اور جس تفصیل سے اس نے چیکنگ کی تھی اس سے اسے مکمل یقین تھا کہ میزائلوں والا بیگ وہاں موجود نہیں ہے اور اب وہ بیٹھی۔ یہی سوچ رہی تھی۔ گو اس نے مادام ریگی کے حکم پر اپنے آپ لوی کو انکریسین ہسپتال کے ایک ڈاکٹر کے روپ میں تعینات کیا۔ آئی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ یہ فضول رہے گا کیونکہ اگر بیگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے پاس ہوتا تو پھر عمران کو ریگی کے پاس آنے

کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی بلکہ ایسی صورت میں تو وہ ریگی اور اس کے گردپ سے ہی دور رہنے میں عافیت سمجھتا۔ کافی دیر اسی سوچ بچار میں گزر گئی لیکن جب اس کا کوئی حل اس کی سمجھ میں نہ آیا تو بالآخر اس نے ایک طویل سانس لیا اور اٹھ کر ایک سائینڈ میں موجود ریک کی طرف بڑھ گئی جس میں شراب کی بوتلیں بڑے قرینے سے چنی ہوئی تھیں۔ ایک سائینڈ پر ایک بڑا سا جام بھی موجود تھا۔ اس نے ریک سے ایک بوتل اٹھائی۔ اس کا ڈھکن کھولا اور جام شراب سے بھر کر اس نے بوتل کا ڈھکن بند کیا اور بوتل واپس ریک میں اسی جگہ پر رکھی اور جام کو اٹھائے وہ واپس کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور پھر اس نے آہستہ آہستہ شراب کے گھونٹ لینے شروع کر دیے اور پھر ابھی جام آدھا ختم ہوا کہ سلسلے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ مورین نے چونک کر ایک نظر فون کو دیکھا اور پھر جام کو میز پر رکھ کر اس نے ہاتھ بڑھ کر اور رسیور اٹھالیا۔

"میں مورین سپیکنگ"..... مورین کا لہجہ سپاٹ تھا۔

"لو نہیں بول رہا ہوں مادام۔ رافٹ کلب سے فرانک کی کیا ہے۔" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"رافٹ کلب سے فرانک کی کال۔" وہی کلب ہے ناں جس کا مالک رافٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد کر رہا ہے"..... مورین نے یاد کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"میں مادام۔ اور آپ کے حکم پر ہی میں نے فرانک کو واپس رافٹ

کے پرسنل اسسٹنٹ کی جگہ ایڈجسٹ کر دیا تھا"..... لوئیس نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ بات کراؤ"..... مورین نے اس بار تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو۔ فرانک بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے"..... مورین نے پوچھا۔

"مادام۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے پاس آکر تفصیلی

رپورٹ دوں سہاں فون پر خطرہ رہ جائے گا۔ اشارہ یہ اسی بیگ کے لیے میں رپورٹ ہے جس کی تلاش آپ کو ہے"..... دوسری طرف سے فرانک نے کہا تو مورین چونک پڑی۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو"..... مورین نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"کلب سے مادام"..... فرانک نے کہا۔

"اوکے۔ آجاؤ لیکن محتاط رہنا"..... مورین نے کہا۔

"میں مادام"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

واپس ختم ہو گیا۔ مورین نے جلدی سے کریڈل پر ہاتھ مارا۔

"ہیلو لوئیس۔ ہیلو"..... مورین نے کریڈل پر بار بار ہاتھ

مارتے ہوئے کہا۔

"میں مادام۔ لوئیس کی آواز سنائی دی۔

ہاں لوئیس نے سمجھ اس کے پرسنل اسسٹنٹ کی جگہ دلوائی تھی۔ چنانچہ میں نے رافٹ کی تمام گنگو سے باخبر رہنے کے لئے اس کے دفتر میں ایک مخصوص ڈکٹافون فٹ کر دیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے رافٹ اپنے دفترمیں موجود تھا کہ دو ایشیائی اس کے دفتر میں آئے اور ان میں سے ایک کو رافٹ نے جب عمران صاحب کہہ کر پکارا تو میں چونک پڑا اور ان کے درمیان ہونے والی گنگو کی طرف نہ صرف پوری طرح متوجہ ہو گیا بلکہ میں نے یہ گنگو ٹیپ کرنی شروع کر دی۔ ان کا موضوع گنگو بھی یہی بیگ ہی تھا۔ پھر اس عمران نے ٹرانسمیٹر پر مادام ریخا کو کال کیا اور مادام آپ سن کر حیران ہو جائیں گی کہ اس نے یہ گنگو کراؤن بن کر کی۔ اس کی آواز اور لہجہ مکمل طور پر کراؤن جیسا تھا۔ یہ اس قدر کامیاب نقل تھی کہ اگر میں شروع سے ہی یہ ساری بات حیثیت نہ سن رہا ہوتا تو میں کبھی بھی اس بات پر یقین نہ کرتا کہ یہ آواز عمران کی ہے یا کراؤن کی۔ بہر حال ریخا کے ساتھ ٹرانسمیٹر کال کے دوران یہ انکشاف ہوا کہ میزائلوں والا بیگ ریخا کے ایک آدمی ہمزی کے ہاتھ لگا گیا ہے اور ریخا نے اس ہمزی کو ہدایت کر دی ہے کہ میزائلوں والا بیگ اس کے پاس فیڈ گاؤں میں پہنچایا جائے۔ فرانک نے کہا۔

"اوہ۔ وہ ٹیپ لے آئے ہو..... مورین نے چونک کر کہا۔

"ییس مادام۔ ٹیپ بھی لے آیا ہوں اور ٹیپ پلیئر بھی۔" فرانک نے جواب دیا اور جب سے ایک چھوٹا مگر جدید ساخت کا مینیجر ویپ پلیئر نکال کر میز پر رکھا اور اس کا ایک بٹن دبایا۔ دوسرے لمحے ایک

”فرانک یہاں رہا ہے۔ اسے فوراً میرے کمرے میں پہنچا دینا۔“
 مورین نے تیز لہجے میں کہا۔
 ”ییس مادام۔“ لوئیس نے کہا اور مورین نے رسیور کرڈیل پر رکھ دیا۔
 ”ایسی کیا بات ہو سکتی ہے کہ فرانک اس قدر محتاط ہو رہا ہے۔“
 مورین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔
 ”میں فرانک ہوں مادام۔ میک اپ میں ہوں۔“ آنے والے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔
 ”مجھے معلوم ہے کہ تم وہاں کلب میں رافٹ کے پرسنل اسسٹنٹ کے طور پر کام کر رہے ہو۔“ بیٹھو۔ کیا بات ہے۔“ مادام نے اثبات سے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کم دیا۔
 ”مادام۔“ مزیاعوں والے بلیک کا پتہ چل گیا ہے۔ وہ کافرستان کا پاور ہنجنسی کی چیف مادام دیکھا کے ایک گروپ لیڈر ہنری کے قیام میں ہے۔“ فرانک نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو مورین نے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرائے۔
 ”کیا مطلب۔“ میں سمجھی نہیں۔ پوری تفصیل بتاؤ۔“ مورین نے تیز لہجے میں کہا۔
 ”مادام سچونکہ رافٹ پاکیشیائی گروپس کی امداد کر رہا ہے اس لیے

اس لئے نہ ہی میں آپ کو فوری طور پر کال کر سکا اور نہ خود آسکا۔ اب وہ اٹھ کر گیا ہے تو میں آیا ہوں۔..... فرانک نے جواب دیا۔
 "ٹھیک ہے۔ تم جاؤ اور سنو۔ پوری طرح ہوشیار رہنا۔ اگر رافٹ کو یہ اطلاع ملے کہ عمران واپس آگیا ہے تو تم نے یہ اطلاع فوری طور پر مجھے دینی ہے۔..... مورین نے کہا اور فرانک سر ہلاتا ہوا اٹھا۔ اس نے ٹیپ پلیئر اٹھا کر جیب میں ڈالا اور سلام کر کے واپس مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی مورین نے جلدی سے رسیور اٹھایا۔

"میس مادام۔..... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔
 "ہسپتال میں کال کرو۔ میں مادام ریگی سے فوراً بات کرنا چاہتی ہوں۔..... مورین نے کہا۔

"میس مادام۔..... لوئیس نے جواب دیا اور مورین نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اضطراب اور بے چینی کے تاثرات نمایاں تھے۔
 "نچند لمحوں بعد گھنٹی بجی تو اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھایا۔
 "میس۔..... مورین نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"مادام ریگی سے بات کیجئے۔..... لوئیس کی آواز سنائی دی۔
 "ہیلو۔ مورین بول رہی ہوں۔..... مورین نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میس۔ ریگی بول رہی ہوں۔..... دوسری طرف سے ریگی کی آواز سنائی دی۔

مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔
 "یہ رافٹ کی آواز ہے مادام۔..... فرانک نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلادیا۔ چند لمحوں بعد دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔
 "یہ عمران کی آواز ہے۔..... فرانک نے کہا اور اس بار بھی مورین نے اثبات میں سر ہلادیا۔ دونوں کی گفتگو سنائی دیتی رہی اور مورین خاموش یا ہنسی پوری توجہ سے یہ گفتگو سنتی رہی۔ تھوڑی دیر بعد جب ٹرانسمیٹر کال پر ایک قطعی مختلف آواز اور لہجہ سنائی دیا تو مورین بے اختیار اچھل پڑی۔

"اوہ۔ اوہ۔ واقعی یہ تو کراؤن کی ہی آواز اور لہجہ ہے۔ کمال ہے۔ اس قدر حیرت انگیز طور پر مکمل نقل بھی کی جاسکتی ہے۔..... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور فرانک نے اثبات میں سر ہلادیا۔
 مورین ایک بار پھر گفتگو سننے میں لگ گئی۔ جب آواز آتی بند ہو گئی تو فرانک نے ہاتھ بڑھا کر ٹیپ آف کر دی۔

"اس کے بعد مادام۔ عمران اور اس کے ساتھی نے وہیں میک اپ کیا اور اسلحہ لے کر وہ کلب کی عقبی سمت میں آگئے۔ جہاں رافٹ نے سیاحتی کمپنی کا ہیلی کاپٹر منگوایا تھا اور وہ دونوں ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر جنگل کی طرف چلے گئے ہیں۔..... فرانک نے باقی ماندہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"انہیں گئے ہوئے کتنا وقت ہو گیا ہے۔..... مورین نے پوچھا۔
 "ایک گھنٹہ تو گزر گیا ہو گا۔ رافٹ چونکہ واپس دفتر میں آگیا تھا۔

”مادام میں نے میزائلوں والے بیگ کا کھوج نکال لیا ہے۔“
مورین نے تیز لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ دیری گڈ۔ کہاں ہے وہ بیگ۔ کس سے ملا ہے۔“ دوسری
طرف سے ریگی کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

”وہ بیگ کافرستان کی ریکھا کے پاس پہنچ گیا ہے مادام اور عمران
اپنے ساتھی کے ساتھ اسے حاصل کرنے کے لئے روانہ ہو گئے
ہے۔“ مورین نے کہا۔

”کیا۔ کیا۔ کہہ رہی ہو۔“ ریگی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے
”حلق کے بل چیخ کر بول رہی ہو۔“

”میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں مادام۔“ مورین نے کہا اور پھر اس
نے فرانک کے رافٹ کلب میں اس کے اسسٹنٹ کے طور پر
ایڈجسٹ ہونے کے بارے میں بتا کر فرانک کی کال اور پھر اس کی آمد
پھر ٹیپ سے سنی جانے والی تمام گفتگو اور آخر میں عمران اور اس کے
ساتھی کی ہیلی کاپٹر فیئڈ گاؤں روانگی کے بارے میں پوری تفصیلات
بتادیں۔

”اوہ۔ دیری بیڈ۔ یہ عمران تو لامحالہ ریکھا سے یہ میزائل حاصل کر
لے گا۔ کاش میں اس طرح بے بس نہ ہوتی۔“ ریگی نے استغناء
مضطرب اور پریشان لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”اگر آپ حکم دیں مادام۔ تو میں اپنے ساتھیوں سمیت اس کے
پچھے فیئڈ گاؤں جاؤں۔“ مورین نے کہا۔

”نہیں۔ وہاں تم کچھ بھی نہ کر سکو گے بلکہ الٹا پھنس کر رہ جاؤ گی۔“
تم ایسا کر دو کہ ادھر فرانک سے کہہ کر رافٹ کی مکمل نگرانی کر اؤ اور
دوسری طرف عمران کے ساتھیوں کی ہسپتال میں مکمل نگرانی کر اؤ۔
عمران لامحالہ میزائل حاصل کر کے واپس یا تو رافٹ کے کلب پہنچے گا یا
پھر ہسپتال۔ جہاں آدیسوں کو پوری طرح تیار رہنا چاہئے۔ جیسے
ہی وہ واپس پہنچے۔ جہاں آدی اس پر ٹوٹ پڑیں۔ چاہے تمہیں اس
کے لئے پورے کلب کو ہی کیوں نہ بموں سے اڑانا پڑے یا پورے اس
ہسپتال کو۔ تم نے یہ میزائل ہر حالت میں اور ہر صورت میں عمران
سے واپس حاصل کرنے ہیں۔“ ریگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیس مادام۔ میں نے جیسے ہی فرانک کو ہوشیار کر دیا ہے اور
ہسپتال میں میری آادی ایڈجسٹ ہو چکا ہے۔ میں اسے بھی ہوشیار کر
دیتی ہوں۔“ مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرے ہسپتال کے ڈاکٹر سے مل کر اسے اس بات پر مجبور کر دو کہ
میرے زخموں پر کوئی ایسی دوا لگا دے جس سے میں فوری طور پر
حرکت کرنے کے قابل ہو جاؤں۔ یہ دوا چاہے کتنی ہی قیمتی کیوں نہ
ہو اور چاہے فوری طور پر اسے اٹکری میا سے ہی کیوں نہ منگوانی پڑے۔
جیسا جلد از جلد ہونا چاہئے۔ میں چاہتی ہوں کہ عمران سے اس جھوپ
کے دوران میں خود موجود رہوں کیونکہ یہ عمران دینا کا انتہائی خطرناک
آخرین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم اس کا مقابلہ نہ کر سکو۔“
ریگی نے تیز لہجے میں کہا۔

کے قابل ہونا چاہئے۔" مورین نے کہا۔

"ایسا ہو تو سکتا ہے مادام۔ لیکن ایسی ادویات جہاں کاکائے میں دستیاب نہیں ہیں۔ البتہ ایک ریسیا سے انہیں منگوایا جاسکتا ہے۔ لیکن فپ جانتی ہیں کہ وہاں سے منگوانے میں کتنا وقت لگ جائے گا۔" ہمبرگ نے کہا۔

"ایک ریسیا ہسپتال جہاں موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ادویات ان کے اسٹاک میں موجود ہوں۔ قیمت اور معاوضے کی آپ فکر نہ لیں۔" مورین نے ایک خیال کے تحت کہا۔

"اودہ ہاں۔ شاید ایسا ہو۔ مجھے تو اس کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ میں غلط فہم کرتا ہوں۔" ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

"میں پندرہ منٹ بعد پھر فون کروں گی۔ آپ فوری طور پر اس کا جوابت کریں۔" مورین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں کے بعد اس نے ریسیور دوبار اٹھایا۔

"میں مادام۔ دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"لوئیس میرے پاس آجاء۔ فوراً۔" مورین نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی در داخل ہوا اور اس نے مورین کو بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔ "پیشوا لوئیس۔" مورین نے کہا اور لوئیس کے ایک کرسی پر بیٹھنے کے بعد اس نے فرانک سے ملنے والی معلومات سے لے کر مادام کی طرف سے ہونے والی بات چیت اور پھر ڈاکٹر ہمبرگ سے ہونے والی

"میں مادام۔ میں بات کرتی ہوں ڈاکٹر سے۔" مورین نے کہا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے کریڈل ڈبے سے رابطہ ختم کر دیا پھر بار بار کریڈل دبا کر اس نے لوئیس سے رابطہ قائم کر لیا۔

"ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے میری بات کراؤ لوئیس۔" مورین نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں مادام۔ دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔" مورین نے ریسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت خامے جوش و خروش کے تاثرات نمایاں تھے۔ آنکھوں میں چمک آگئی تھی۔ تب ہی در بعد گھنٹی بجی اور مورین نے ریسیور اٹھایا۔

"مادام۔ ڈاکٹر ہمبرگ سے بات کیجئے۔" دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ڈاکٹر ہمبرگ۔ میں مورین بول رہی ہوں۔" مورین نے کہا۔

"میں مادام مورین۔ فرمائیے۔" ہمبرگ نے نرم لہجے میں کہا۔ "ڈاکٹر ہمبرگ۔ حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مادام ریگی کا فوجی طور پر ٹھیک ہونا اور حرکت کرنا شدید ضروری ہو گیا ہے۔ ورنہ یہ مشن مکمل طور پر ناکام ہو کر رہ جائے گا۔ تم جتنا چاہے معاوضہ دے اور جس قدر چاہے قیمتی ادویات استعمال کر لو۔ لیکن مادام ریگی زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر اندر ہر صورت میں حرکت کرے۔"

”اوہ مادام مورین۔ میں آپ کی کال کے انتظار میں ہی تھا۔ آپ کے لئے اچھی خبر تو یہ ہے کہ ادویات ہسپتال میں موجود ہیں۔ میں نے ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے بات کر لی ہے۔ ادویات ہمیں مل سکتی ہیں۔ لیکن وہ اس کی قیمت بہت زیادہ مانگ رہے ہیں۔“..... ڈاکٹر ہمبرگ کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر۔ آپ قیمت کی فکر مت کریں۔ جو قیمت بھی ہو۔ مادام ریگی کو فوراً ٹھیک ہونا چاہئے۔“..... مورین نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ دس ہزار ڈالر مانگ رہے ہیں۔ اگر یہ ادویات سیر آجائیں تو مادام ریگی ایک گھنٹے بعد اس قابل یقیناً ہو جائیں گی کہ تیزی سے حالت کر سکیں اور انہیں کوئی نقصان نہ پہنچ سکے۔“..... ڈاکٹر ہمبرگ نے کہا۔

”دس ہزار ڈالر ادویات کے اور دس ہزار ڈالر میں آپ کو علیحدہ علاج کے طور پر دوں گی۔ آپ فوراً ادویات منگوائیں اور کام شروع ہوں۔ میں خود رقم لے کر ہسپتال آ رہی ہوں۔“..... مورین نے لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ آجائیں۔“..... ڈاکٹر ہمبرگ کی مسرت بھری آواز سنائی اور مورین نے رسیور کھا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

گنگو مختصر طور پر دہرای۔

”اوہ مادام۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارے مشن کی کامیابی کی امید لگ گئی ہے۔“..... لوئیس نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے میں نے تمہیں تمام میں منظر بتا دیا ہے کہ اب مشن کی کامیابی کا انحصار ہماری کارکردگی پر ہو گا۔ تم ایکریسی ہسپتال میں موجود اپنے آدمی کو پوری طرح ہوشیار کر دو۔ اس کا علاوہ اپنے پورے گروپ کو بھی ریڈ الرٹ رکھو۔ کسی بھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کا وقت آ سکتا ہے۔“..... مورین نے کہا۔

”ییس مادام۔ آپ فکر نہ کریں۔ اطلاع ملتے ہی ہم بھوکے بھید کی طرح عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑیں گے۔“..... لوئیس نے بڑے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جا کر انتظامات کرو۔ ہاں ڈاکٹر ہمبرگ کا فون نمبر کیا ہے۔ میں اس سے براہ راست بات کرنا چاہتی ہوں۔“..... مورین نے کہا تو لوئیس نے نمبر بتا دیا اور پھر مورین کے سر ہلانے پر وہ سلام کر کے واپس چلا گیا۔ تقریباً مزید دس منٹ گزرنے کے بعد مورین نے رسیور اٹھایا اور فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پر دبا کر کے اس نے ڈاکٹر ہمبرگ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

”ڈاکٹر ہمبرگ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ڈاکٹر ہمبرگ کی

سنائی دی۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کا منظر کسی فلم کی طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے ادھر ادھر نظر دو گھمائیں اور دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ ساتھ دلیپ کرسپی برٹائیگر موجود تھا لیکن اس کے ہجرے پر سے میک اپ صاف ہو چکا تھا۔ وہ دونوں راڈز والی کرسیوں پر راڈز سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔

”اس کا مطلب ہے کہ میرا میک اپ بھی صاف ہو چکا ہو گا۔“
عمران نے ہونٹ میچھینچے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
دھڑکنے لگی کرسی کے سسٹم کو چنک کر ناشروع کر دیا۔ لیسیم
کرسی کے نیچے ایک لوہے کی پلیٹ موجود تھی اس طرح اس کے
مقوی طرف سے بچ سکتے تھے۔ ٹائنگری کی گرہیں۔

”اور۔ تو تمہیں خود بخود ہوش آگیا۔ کمال ہے..... روشن سنکھ
نے ان کے بڑھتے ہوئے حیرت بحرے لہجے میں کہا۔
”یہ تمہارے اس پر جوش مصافحہ کا کمال ہے سردار روشن سنکھ کہ
میں بھی روشنی جلدی آ گئی ہے..... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سردار روشن سنگھ بے اختیار ہنس پڑا۔
 "مجھے معلوم تھا کہ تم بے حد چوکنا اور ہوشیار ہو گے۔ اس لئے میں
 نے تمہارا اس انداز میں استقبال کیا تھا کہ تم فوری طور پر مطمئن ہو
 جاؤ۔" سردار روشن سنگھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ
 ہی اس نے جیب سے ایک شیشی نکالی۔ اس کا ڈھکن ہٹا کر اس نے
 شیشی کا دبانا نیگیئر کی ناک سے لگا دیا۔
 "جہیں ہم پر شک کیسے ہوا تھا۔" عمران نے پوچھا تو روشن
 سنگھ نے شیشی ہٹائی۔ اس کا ڈھکن بند کر کے اسے جیب میں ڈالا اور
 پھر عمران کی طرف مڑ گیا۔

"اس کا جواب جہیں مازام رکھا ہی دے سکتی ہیں۔ وہ ابھی آئے
 والی ہیں۔" روشن سنگھ نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے
 سے باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی عمران نے ایک بار پھر
 کوششوں کا آغاز کر دیا۔ لیکن چند لمحوں بعد ہی دروازہ ایک بار پھر
 اور دوسرے لمحے عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ دروازے سے
 دیکھا اندر داخل ہو رہی تھی۔ اس کے متب میں کاشی تھی اور اس کے
 پیچھے روشن سنگھ۔ جس کے ہاتھوں میں اب مشین گن پکڑی ہوئی تھی۔
 "تو تم مائیکل بن کر آ رہے تھے۔ تم نے دیکھا کہ دیکھانے نہیں
 کیسے پہچان لیا۔" دیکھانے قریب آ کر بے فائدہ لہجے میں
 سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ظاہر ہے جب کوئی خاتون کسی مرد کو پہچان لے تو اسے عرصے

مزا تو ملتی ہی ہے۔ لیکن شاید یہ کافرستان کا رواج ہے کہ دو لہا کے ہاتھ
 میں لوہے کی ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں۔ ہمارے پاکیشیا کے مردوں
 کے ہاتھوں میں تو پھولوں کی ہتھکڑیاں ڈالی جاتی ہیں اور وہ پچارے
 ساری عمر پھولوں کی ہتھکڑیاں ہی نہیں توڑ سکتے۔" عمران نے
 مسکراتے ہوئے جواب دیا تو ریکھا بے اختیار ہنس پڑی۔

"میں عمر قید کی سزا کی قائل ہی نہیں ہوں۔ میں تو ایسے مردوں کو
 گولی مار کر قبر میں اتار دیا کرتی ہوں۔" ریکھا نے ہنستے ہوئے جواب
 دیا۔

"اچھا۔ لیکن میں نے تو سنا ہے کہ کافرستان میں بیوہ بچاری کی
 زندگی بے حد تلخ گزرتی ہے۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور
 دیکھا ایک بار پھر ہنس پڑی۔ اسی لمحے مائیکر بھی کراہتا ہوا ہوش میں آ
 لیا۔ اب وہ حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"ریکھا۔ کیوں وقت ضائع کر رہی ہو۔ اسے زیادہ ذہیل دینا
 خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔" ریکھا کے ساتھ کھڑی کاشی نے
 منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہے تو ایسا ہی۔ لیکن میں نے چیک کر لیا ہے یہ ان راڈز سے
 لمبی صورت بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک یہ راڈز میں
 رہا ہو اسے یہ قطعی بے بس ہے۔ میرا تو دل چاہ رہا ہے کہ پرائم منسٹر
 افغانستان اور شاگل کو جہاں بلوالوں اور پھران کے سامنے اسے گولیوں
 سے ڈال دیا۔ لیکن مجھ پر یہ ہے کہ وہ دونوں جہاں آ نہیں سکتے۔" ریکھا

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جہیں مجھ پر شک کیسے پڑا تھا..... عمران نے کہا۔

”تم جس ہیلی کاپٹر میں آئے تھے یہ اسی کمپنی کا پڑھا ہے
ہمزی نے اس جھگڑے والی جگہ پر موجود دیکھا تھا۔ ہمزی نے جیب
درست کر لی تھی اور جب تم نے اس جگہ پر ہیلی کاپٹر اتارا اور جیب کو
چیک کیا تو ہمزی وہاں سے قریب ہی ایک اور گھنے جھنڈ میں جیب
سمیت موجود تھا۔ اس نے جہاز کے ہیلی کاپٹر کی آواز سن کر جیب کو
چھپایا تھا۔ تم دونوں وہاں پکینگ کے بعد جب ہیلی کاپٹر لے کر فیض
گاؤں کی طرف بڑھنے لگے تو ہمزی نے مجھے کال کر کے ساری صورت
حال بتادی۔ سناچہ میں ہوشیار ہو گئی اور میں جہاز کی ساری گیم سمجھ
گئی۔ میں نے اپنے آدمیوں کو ہوشیار کر دیا۔ جہیں بے ہوش کرنے
کے بعد میں جہیں جہاں لے آئی اور جہاز میک اپ چیک کرایا تو
جہاز کی اصلیت سامنے آگئی۔ اس پر میں نے سیکورٹی گاؤں لے سیکورٹی
آفسیر سے رابطہ قائم کیا تو وہاں سے پتہ چلا کہ کراؤن اور اس کے
ساتھیوں کو کسی نے ہلاک کر دیا ہے اور ان کے چہرے بگاڑ دیئے ہیں
چنانچہ میں نے انہیں بتایا کہ یہ کام جہاز ہے اور تم اب میرے قبضے
میں ہو تو انہوں نے کہا کہ میں جہیں ان کے حوالے کر دوں لیکن میں
نے انہیں کہہ دیا ہے کہ میں نے جہیں ہلاک کر دیا ہے اور میں جہاز کی
لاش کافرستان لے جاؤں گی۔ اس کے بعد ہمزی جیب لے کر جہاں
گیا۔ اس کے پاس بیگ موجود تھا چنانچہ میں نے مڑاٹل چیک کئے اور

مجھے یہ دیکھ کر شدید حیرت ہوئی کہ یہ میزائل نمونے نہ تھے بلکہ اصل
میزائل تھے..... دیکھانے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اصل تھے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ اصل تو ریڈیٹ کے سنور میں

ہیں..... عمران نے چہرے پر شدید حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ تو جہیں بھی اس کا علم نہ تھا۔ پھر تم کیوں ان کے

مجھے آگئے ہو..... دیکھانے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تو جہیں بھی اصل حالات کا علم نہیں ہے۔ ٹھیک ہے تم اگر ان

حیزاتوں کو اصل سمجھتی ہو تو پھر ریڈیٹ والوں کو مجبورا دو۔ پھر جہیں

خود ہی علم ہو جائے گا کہ کیا یہ وہی ریڈیٹ بلاسٹ میزائل ہیں یا نہیں۔“

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جہاز اس بات سے کیا مطلب ہے..... دیکھانے حیرت

بھرے لہجے میں کہا۔

”دیکھا۔ یہ اپنی فطرت کے مطابق اب ہمیں چکر دے کر اٹھانے کی

اگوشش کر رہا ہے..... کاشی نے کہا۔

”مجھے کیا ضرورت ہے جہیں چکر دینے کی۔ اس سے مجھے کیا فائدہ ہو

سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ ریگی گروپ نے انتہائی گہرا کھیل کھیلنے

کی کوشش کی ہے۔ یہ میزائل ہو ہو آر۔ بی۔ ایم کی نقل ہیں لیکن ظاہر

ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی وہ نہیں جو اصل کی ہوگی ساڈان حکومت نے

خود اکیڑیا ہے یہ میزائل حاصل کئے ہوئے ہیں لیکن وہ نہیں چاہتی

یقین ہوتا جا رہا ہے۔ تمہیں شاید ابھی تک اندازہ نہیں ہوا کہ تم کس قدر خطرناک صورت حال سے دوچار ہو چکی ہو۔ اگر یہ نقلی میزائل تمہاری تحویل میں رہے اور تم نے فوری طور پر ریڈیو کے کسی سائنسدان سے اس کی تصدیق نہ کی تو کل کافرستان پر بہت بڑا الزام قبائے گا۔ اور جہاز اسرار معاہدہ کی کٹم کر دیا جائے گا۔..... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ تم کہنا کیا چاہتے ہو۔.....“ ریکھانے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ عمران کی بات سمجھ ہی نہ سکی تھی اور سمجھی تو اب جب عمران نے کوئی سیدھی بات کی ہوتی۔ اس نے جان بوجھ کر ایلی سیدھی بات کی تھی۔ اس کا مقصد صرف اتنا تھا کہ ریکھا ذہنی طور پر الجھ جائے اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہا تھا۔

”مس۔“ ریکھا۔ سب سے پہلے تم لیبارٹری سے رابطہ قائم کرو اور ان سے تصدیق کرو کہ یہ میزائل اصل ہیں یا نقل۔ اگر یہ اصل ہیں تو ظاہر ہے کہ ان کا لیبارٹری سے باہر رہنا تمہارے اور جہاز کے ساتھیوں کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو گا اور اگر یہ نقلی ہیں تو کل اگر لیبارٹری والوں کو ان کا علم ہوا تب بھی تم پر خوف نہ آئے گا۔..... عمران نے ایک بار پھر پہلے کی طرح الجھی ہوئی بات کر دی۔

”اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ پہلے تم یہ بتاؤ۔.....“ ریکھانے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”فائدے اور نقصان کے بارے میں سوچنے کا وقت اب گزر چکا

اصل میزائلوں کی جگہ ان نقلی میزائلوں کو رکھنا تھا۔..... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اگر ایسا ہے بھی ہی تو تم پھر جہاں کس لئے آئے ہو اور ان میزائلوں کی خف سے ریگی اور پاکستان سیکرٹ سروس کے درمیان اس قدر ہولناک ٹکراؤ کیوں ہوا ہے۔.....“ ریکھانے کہا تو عمران اس طرح ہنس پڑا جیسے بڑے کسی بچے کی معصومانہ بات پر ہنس دیتے ہیں۔

”مس۔“ ریکھا۔ شاید کافرستان ملک ہی ایسا ہے۔ میں تو سمجھتا تھا کہ صرف شاگل ہی بھولا بھالا آدمی ہے لیکن تم بھی معصومیت میں اس سے کم نہیں ہو۔ میں جہاں اصل میزائل حاصل کرنے آیا ہوں۔ ان نقلی میزائلوں کی چیکنگ کو تو میں نے صرف ذریعے کے طور پر استعمال کیا ہے۔ ورنہ میں انہیں پہلے ہی چیک کر چکا ہوں اس وقت جب ریگی اپنے ساتھیوں کے ساتھ جہاں آئی تھی اور ریگی نے میرے ساتھیوں پر حملہ بھی اس لئے کیا تھا کہ اسے معلوم تھا کہ انہیں بھی اس کے اصل مشن کا علم تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ یہ بات لیک آؤٹ ہو۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہو گا۔ بہر حال اب تم قبر میں اترو۔ بعد میں چیکنگ ہوتی رہے گی کہ کیا اصل ہے اور کیا نقل۔.....“ ریکھانے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک مشین پشلی نکال لیا۔

”مس۔“ ریکھا۔ پہلے تو مجھے جہاز سے بھولیں صرف شہر تھا لیکن اب

ہے۔ مس ریکھا۔ تم بے شک مجھے مار ڈالو۔ میں تو بہر حال بے بس ہو چکا ہوں اور ہر انسان پر ایک وقت ایسا آ جاتا ہے جب وہ حقیقتاً بے بس ہو جاتا ہے۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"آؤ کاشی۔ میں پہلے ان میڈیٹلوں کے بارے میں حتمی رپورٹ لے لوں۔ پھر میں کافرستانی پر ائم مسٹر صاحب سے بات کروں گی۔ ہو سکتا ہے وہ اسے اپنے سامنے قتل کرانا چاہیں تو پھر ہم انہیں بے ہوش کر کے لے جائیں گے۔..... ریکھا نے ساتھ کھڑی ہوئی کاشی سے مخاطب ہو کر کہا جو مسلسل برے برے منہ بنا رہی تھی۔

"ریکھا۔ تم کس جگہ میں آ گئی ہو۔ یہ شخص صرف وقت حاصل کرتا چاہتا ہے تاکہ کسی طرح جوکشن بدل سکے۔ میں نے اب تک یہی دیکھا ہے کہ اسے وقت مل جائے تو یہ ہمیشہ اس سے فائدہ اٹھا لیتا ہے اور اب بھی یہ صرف تمہیں ذہنی طور پر لٹھا کر وقت حاصل کرنا چاہتا ہے۔..... کاشی نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

"کیا فائدہ اٹھائے گا یہ۔ راڈز اس کے جسم میں پوری طرح فٹ ہیں۔ یہ انہیں کسی طرح کھول نہیں سکتا۔ پھر یہ کیا کوئی جن بموت ہے۔..... ریکھا نے عصبیلے لہجے میں کہا۔ اسے کاشی پر غصہ آ گیا تھا۔

"تم نے پہلے نہیں دیکھا کہ ایک لڑکی نے کس طرح اپنے آپ کو راڈز سے نکال لیا تھا۔..... کاشی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی تھی لیکن یہ مرد ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔ اللہ رب العزت سنو تم ہماری داپسی تک نہیں رہو گے اور اگر یہ کوئی غلط حرکت کریں تو

انہیں گولیوں سے اڑا دینا۔..... ریکھا نے روشن سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس مادام۔..... روشن سنگھ نے کہا اور ریکھا کاشی سمیت تیز تیز قدم اٹھاتی اس تہہ خانہ بنا کرے سے باہر نکل گئی۔ اللہ رب العزت نے باہر جانے سے پہلے مڑ کر زہریلی نظروں سے عمران کی طرف دیکھا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سردار روشن سنگھ صاحب۔ دو بندھے ہوئے آدمیوں پر جہاڑی ڈیوٹی سے تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے جیسے باور بجنسی میں پادرو نام کی کوئی چیز ہی نہیں ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم زبان کو جس قدر چاہو حرکت دے سکتے ہو۔ لیکن جسم کو معمولی سی حرکت بھی نہ دینا ورنہ میں واقعی گولی مار دوں گا۔ روشن سنگھ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

چلو تم خود تو حرکت کر سکتے ہو۔ ایک گلاس پانی ہی پلو دو۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سواری مسٹر عمران۔ پانی کئے لے کر مجھے باہر جانا پڑے گا اور یہ مادام کے حکم کی خلاف ورزی ہوگی۔..... روشن سنگھ نے منہ بنا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر ایسا کرو کہ میرے کوٹ کی اندرونی جیب سے مزل واٹر کی بوتل نکال کر وہی مجھے پلو دو۔ کم از کم میں پیاس کی حالت میں مرنا نہیں چاہتا۔..... عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ارے یہ کیسے کر لیا تم نے“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”بتانا ہوں“..... ناننگ نے مسکراتے ہوئے کہا اور جلدی سے عمران کی پشت پر آکر اس نے کرسی کے عقبی پائے میں اپنا پیر مارا تو ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی عمران بھی راڈز کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔

”عمران صاحب۔ میں نے خاص طور پر ایسی کرسی بنوائی ہوئی ہے۔ اسے ایک کمرے میں نصب کر کے اسے کھولنے کے لئے خاص طور پر آلات کئے ہیں۔ پہلے کرسی کے نیچے پیر گھما کر ہم سسٹم کھول لیتے تھے اب کافی عرصہ سے تجربوں نے اس کے نیچے پلیٹیں لگا کر ایسا کرنے کا موقع ختم کر دیا ہے اس لئے میں نے نیا طریقہ اپنایا۔ نانگ کو بھی کی سائیڈ سے اس کے عقبی پائے کی سائیڈ تک تو آسانی سے لے جاسکتا ہے۔ لیکن پیر کو موڑنے اور پھر پائے پر موجود سسٹم کے کو پریس کرنے کے لئے میں نے اپنے جوتے کی ایڑی میں مخصوص سسٹم سیٹ کرایا ہے۔ یہ ایک پلیٹ ہے جو سائیڈ سے نکلتی ہے اور میں ایسا میٹنگ بھی لگا ہوا ہے جو ایک لمحے میں خود بخود مٹن سے ہٹ جاتا ہے۔ اس کے بعد صرف ذرا سادباؤ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور مٹن پریس ہو کر سسٹم آف ہو جاتا ہے۔ میں نے اس وقت بھی

”جہاری جیب میں پانی کی بوتل۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں نے خود جہاری تلاشی لی تھی“..... روشن سنگھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
”وہ تو تم نے اس وقت لی تھی جب میں بے ہوش تھا۔ اب میرے سامنے لو تو شاید اس سے بھی زیادہ سامان نکل پڑے جتنا تم نے اس وقت نکالا ہوگا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور روشن سنگھ حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف بڑھنے لگا۔ پہلے اس نے غور سے عمران کے جسم کے گرد موجود لوہے کے راڈز کو دیکھا پھر مشین گن کا ندھے سے لٹکا کر وہ آگے بڑھا اور عمران کے بالکل قریب آکر وہ اس کے جسم پر جھنپے لگا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران کے سر نے یکٹ پوری قوت سے جھٹکا کھایا اور اس کے سر کی ٹکر روشن سنگھ کی ناک پر پڑی اور روشن سنگھ چیخ مار کر لڑکھاتا ہوا پیچھے ہٹا ہی تھا کہ عمران کے دونوں پیر ساتھ ہی حرکت میں آئے اور اس نے بوٹوں کی ٹو سے اس کی دونوں پنڈلیوں پر بھرپور ضربیں لگا دیں اور روشن سنگھ اور زیادہ بری طرح جھٹکا ہوا پشت کے بل نیچے گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی پہلے اٹھنے کی کوشش کی لیکن جب وہ ایسا نہ کر سکا تو اس نے جلدی سے کا ندھے سے مشین گن اتارنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ ساکت ہو گیا اور عمران کے سستے ہوئے جہرے پر اسے بے ہوش ہوتے دیکھ کر قدرے اطمینان کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے جلدی سے راڈز سے نکلنے کی کوشش شروع کر دی لیکن ابھی وہ کوشش میں مصروف تھا کہ اس نے اس طرف سے جھوم

کوشش کی جس وقت آپ نے روشن سنگھ پر حملہ کیا تھا۔ لیکن یہ کرم عام کر سیوں سے زیادہ چوڑی ہے اس لئے میرا پیر صرف ٹانگہ اُموڑنے سے وہاں تک نہ پہنچ سکا تھا لیکن جب روشن سنگھ نیچے گر کر ہوش ہوا تو میں نے اپنے جسم کو آگے کی طرف جھکایا اور پھر میراؤ کر پی کے عقبی پائے تک پہنچ گیا اور سسٹم آف ہو گیا۔..... ٹانگہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایزی پر مخصوص انداز میں دباؤ ڈالا تو سائیڈ سے ایک فولادی چمکدار پلیٹ کو باہر نکال کر اور پھر مخصوص انداز میں پیر کو دبا کر پلیٹ کو واپس جوتے کے تھاموں میں غائب کر کے بھی دکھایا۔

”دری گڈ۔ مجھے خوشی ہے کہ تم نے اس سلسلے میں کام کیا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے روشن سنگھ کے کاندھے سے مشین گن اتاری اور اسے ٹانگیں کی طرف بڑھا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے روشن سنگھ کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور دوسرے لمحے اس کی جیب سے ایک مشین پستل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ابھی وہ سیدھا ہی ہو رہا تھا کہ دروازے کی دوسری طرف سے کسی کے تیز قدم دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے سنائی دیئے۔ قدموں کی آواز سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ اُنے والا کوئی مروہ ہے۔ وہ دونوں بجلی کی تیزی سے دروازے کی سائیڈ میں ہو گئے۔ دوسرے لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا لیکن اس نے

بجلی کر سیوں اور فرش پر پڑے روشن سنگھ کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکا ہی تھا مگر عمران نے اس پر چھلانگ لگا دی اور آدمی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی بجلی نکلی اور وہ عمران کے بازوؤں میں جھپٹنے لگا۔ عمران نے اسے سینے سے لگا رکھا تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اس آدمی کی گردن کے گرد اور دوسرا اس کی کمر کے گرد کسا ہوا تھا۔

”کیا نام ہے جہاز؟“ عمران نے اسے گھسیٹ کر پیچھے دیوار کی طرف لے جاتے ہوئے کہا۔

”بلدیو۔ بلدیو۔.....“ اس آدمی نے گھٹے گھٹے لہجے میں کہا۔
 ”تم یہاں کیا کرنے آئے تھے؟“ عمران نے پوچھا۔
 ”جہیں ہلاک کرنے۔“ مادام کاشی نے مادام کو کھکھایا تو مادام نے ہچکچاہٹ سے حکم دے دیا کہ جہیں ہلاک کر دیا جائے جتنا پیچھے اس نے مجھے چھوٹا بھیجا تاکہ میں روشن سنگھ کے ساتھ مل کر تم دونوں کو گولیوں سے اڑا دوں۔“ بلدیو نے بھینچ بھینچ لہجے میں کہا۔
 ”ریکھا اور کاشی کہاں ہیں اس وقت؟“ عمران نے پوچھا۔
 ”وہ۔ وہ تھری نمبر میں ہیں۔ ٹرانسمیٹر کال کر رہی ہیں۔“ بلدیو نے جواب دیا۔

”تھری نمبر کہاں ہے تفصیل بتاؤ۔“ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے بلدیو کی گردن کے گرد موجود بازو کو ہلکا سا ہلکا دیا۔

”بب۔ بب۔ بتاتا ہوں۔ وہ اس عمارت کے باہر مشرق کی طرف

چاروں ہی راہداری میں ڈھیر ہو گئے۔ عمران نے اس وقت تک ٹریگر سے انگلی نہ ہٹائی جب تک کہ چاروں کے چپے ہوئے جسم ساکت نہ ہو گئے تھے پھر وہ تیزی سے مڑا۔

”اس میں چاروں میزائل موجود ہیں باس“..... ٹائیگر نے عمران کو بیگ دکھاتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ آؤ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔ جو یا نے تفصیل بتاتے ہوئے تہہ خانے سے خفیہ راستے کا ذکر کیا تھا۔ آؤ“..... عمران نے باہر تیزی سے دوبارہ اسی تہہ خانے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے وہ اوپر نکلے تھے۔

”یہ ریکھا اور کاشی۔ ان کا کیا کرنا ہے۔ گولی مار دوں“..... ٹائیگر نے کہا۔

”اب بے ہوش اور بے بس عورتوں کو مارو گے۔ آؤ۔ انہیں ہوش آتے آتے کافی وقت لگ جائے گا اور ہم اس دوران اپنے ہیلی کاپٹر کا تلاش کر کے یہاں سے نکل جائیں گے“..... عمران نے کہا اور پھر تہہ خانے میں پہنچ کر چند ہی لمحوں بعد عمران نے خفیہ راستہ ڈھونڈ نکالا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس عمارت سے کافی دور گھنے درختوں کے جھنڈ میں پہنچ چکے تھے۔

”درخت پر چڑھو اور ہیلی کاپٹر کو چیک کر دو کہ کہاں موجود ہے۔“ عمران نے کہا اور ٹائیگر بیگ عمران کے حوالے کر کے تیزی سے ایک اونچے درخت پر کسی پھر تیلے بندر کی طرح چڑھ

گیا۔ چند لمحوں بعد راہداری میں قدموں کی آواز ابھری۔ یہ آواز صاف طور پر دونوں عورتوں کی تھی۔

”ہمیں احتیاط کرنی چاہئے ریکھا۔ بلدیو ابھی تک واپس نہیں آیا۔ کاشی کی آواز سنائی دی۔

”وہ روشن کا بھائی ہے اور باتیں کرنے کا شوقین ہے“..... ریکھا کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد وہ دونوں جیسے ہی آگے پیچھے کر کے میں داخل ہوئیں، سائیڈ کی دیواروں سے چپکے ہوئے عمران اور ٹائیگر دونوں ہی بیک وقت حرکت میں آئے اور کر کے میں ایک دھماکوں کے ساتھ ساتھ دونوں جتنی بھی سنائی دیں۔ عمران ٹائیگر دونوں نے بیک وقت ایک ہی انداز کا داؤ کھیلنا تھا اور کاشی ریکھا دونوں کو اس انداز میں ہوا میں اٹھا کر اور گھما کر پھینکا تھا کہ دونوں ایک دھماکے سے نیچے گریں اور تڑپے بغیر ہی ساکت ہو گئے۔

”گڈ۔ اب تم واقعی میرے شاگرد بننے جا رہے ہو“..... عمران نے آہستہ سے کہا لیکن اسی لمحے راہداری میں دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ کئی آدمیوں کی آوازیں تھیں۔ عمران تڑپ کر کی سی تیزی سے راہداری کے سامنے آیا اور دوسرے لمحے مشین پسنک فائرنگ کے ساتھ ہی انسانی جینیں راہداری میں گونج اٹھیں۔ والے وہی چاروں مسلح افراد تھے جو برآمدے میں موجود تھے۔ ظاہر ہے وہ ریکھا اور کاشی کے فرش پر گرنے کے دھماکے اور ان کی جینوں کی آوازیں سن کر آ رہے تھے۔ عمران کی ایک آنکھ لگی تھی۔

گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اسی تیز رفتاری سے واپس نیچے گیا۔

ہیلی کاپٹر وہیں موجود ہے باس۔ جہاں ہم نے اسے اتارا تھا۔ اسی گھنٹے جھنڈ کے قریب..... ٹائیگر نے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ کے اشارے سے اس نے سمت بتادی۔

”آؤ.....“ عمران نے کہا اور پھر وہ ایک لمبا جھک کھاتے ہوئے تھاڑیوں کی اوٹ لیتے ہوئے بغیر کسی رکاوٹ کے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے۔ دور سے دونوں عمارتیں نظر آ رہی تھیں اور ایک عمارت کے گرد کچھ افراد بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن وہ بڑے مطمئن انداز میں چل رہے تھے۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ابھی اس ساری واردات کا انہیں علم نہیں ہوا تھا حالانکہ عمران کو خطرہ تھا کہ راہداری میں ہونے والی فائرنگ کی آواز اس دوسری عمارت تک پہنچ گئی ہوگی لیکن اب باہر تک اس نے جب دونوں عمارتوں کے درمیانی فاصلے کو چیک کیا تو اسے معلوم ہوا کہ آواز جہاں تک کیوں نہیں پہنچی۔ ہیلی کاپٹر اسی پوزیشن میں تھا جس پوزیشن میں وہ اسے چھوڑ کر گئے تھے۔ عمران نے پائنت سیٹ سنبھالی اور انجن سٹارٹ کر دیا۔ انجن سٹارٹ ہوتے ہی اس نے عمارت کے سامنے موجود چند افراد کو چونکتے دیکھا۔ وہ حیرت بھرے انداز میں مڑ کر ہیلی کاپٹر کو دیکھ رہے تھے لیکن عمران مطمئن تھا کہ انہوں نے اسے روکنے کی کوشش بھی کی تب بھی فاصلہ اتنا تھا کہ جب تک وہ دوزخ قریب آتے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا ہوگا اور چند لمحوں بعد عمران نے ہیلی کاپٹر کو اوپر اٹھایا اور پھر وہ تیزی سے اسے بلند کر

طرف اٹھاتا چلا گیا۔ جب ہیلی کاپٹر اتنی بلندی پر پہنچ گیا کہ نیچے سے ہونے والی فائرنگ اس پر اثر انداز نہ ہو سکے تو اس نے اس کا رخ موڑا اور پھر پوری رفتار سے اسے شہر کی طرف لے جانے لگا۔

”تم پائنت سیٹ سنبھالو ٹائیگر۔ میں ان میزائلوں کا سرسری تجزیہ کر لوں.....“ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا اجابت میں سر ہلایا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ عمران نے پائنت سیٹ چھوڑی اور ٹائیگر نے کنٹرول سنبھال لیا۔ عمران نے ایک سائیڈ سیٹ پر بیٹھ کر بیگ کھولا۔ اس میں واقعی چار میزائلوں کے ٹیکنالوجی والے حصے موجود تھے۔ عمران نے ایک میزائل بیگ سے باہر نکالا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

”رنگی نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سر انجام دیا ہے کہ ابھی تک ریڈیبل والوں کو اس بات کا علم تک نہیں ہوا کہ اصل میزائل وہاں سے چوری ہو چکے ہیں۔ میں ان میزائلوں کو پاکیشیا بھجوا کر ایک بار پھر رنگی سے ضرورتوں کا تاکہ اس سے ان کی چوری کا طریقہ معلوم کر سکوں.....“ عمران نے میزائل کو واپس بیگ میں رکھتے ہوئے کہا اور ٹائیگر عمران کی اس بات پر مسکرا دیا۔

”تم شاید اس بات پر مسکرا رہے ہو کہ میں نے رنگی سے چوری کا طریقہ پوچھنے کی بات کی ہے۔ تو فکر مت کرو جب جہادی شادی ہوگی تب تمہیں معلوم ہوگا کہ بیگم جہادی جیسوں سے رقم کس طرح اڑاتی ہے کہ تمہیں اس کا علم نہ ہو سکے.....“ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور ٹانگیر اس بار ہنس پڑا۔
 "باس۔ رقم ہوگی تو وہ چراگے گی بھی ہی۔" ٹانگیر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جلو۔ رقم نہ ہسی۔ تصویر بتاں اور حسینوں کے خطوط ہی ہسی۔
 البتہ رقم تو صرف چرائی جاسکتی ہے۔ ان چیزوں کے جیسوں سے نکلنے
 کے بعد شوہر صاحب کے سر کے بال بھی ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں۔"
 عمران نے جواب دیا اور ٹانگیر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔
 "ہیلی کا پٹر کو کہاں لے جا کر اتارنا ہے۔ رافٹ کلب میں یا
 اسپتال میں....." ٹانگیر نے پوچھا۔

"رافٹ کلب لے جلو۔ میں پہلے ان میزائلوں کو ٹھکانے لگاتا چاہتا
 ہوں..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ میں اس نے ہاتھ بڑھا کر
 ٹرانسمیٹر پر رافٹ کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی اور
 فریکوئنسی ایڈجسٹ کر کے اس کا بشن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کاننگ۔ اور..... عمران نے اپنے اصل
 نام اور لہجے سے کال دینی شروع کر دی کیونکہ اب کسی طرف سے کوئی
 خطرے والی بات نہ رہ گئی تھی۔ دیکھا وہاں بے ہوش پڑی ہوئی تھا
 اور عمران نے اس کی گردن کو بل دیتے ہوئے اسے جس طرح بے
 ہوش کیا تھا اس صورت میں جب تک اس بل کو نہ نکالا جاتا، دیکھا
 کسی طرح ہوش میں ہی نہ آسکتی تھی اور عمران کو معلوم تھا کہ اس بل
 کی سمجھ دیکھا کے آدمیوں کو جلدی نہ آسکے گیا اور وہ اسے دیکھے ہی ہوش

میں لانے کی کوشش کرتے رہیں گے جبکہ ریگی اسپتال میں بے ہوش
 اور بستر سے کھپ ہوئی پڑی تھی۔ کراؤن مریچکا تھا جبکہ ریڈیو والے
 مطمئن تھے۔ اس لئے اس نے اس بار کسی کو ڈوغیرہ کے استعمال
 کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔

"لیس۔ رافٹ انڈنگ۔" رافٹ کی آواز سنائی دی۔
 "رافٹ ہم واپس آرہے ہیں۔ ہمارا مشن کامیاب ہو گیا ہے۔ ہم
 ہیلی کاپٹر ہمارے کلب کے عقبی لان میں اتار رہے ہیں۔ اور۔"
 عمران نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ مشن کی کامیابی پر مبارک ہو۔ آجائیں۔ میں کلب میں
 ہوں۔ اور..... رافٹ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"شکریہ۔ اور سنو۔ میں ان میزائلوں کو فوری طور پر کسی سپیشل
 وائر سروس کے ذریعے پاکیشیا بھجوانا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ اپنے
 خاص بااعتماد آدمی کو ہمارے پہنچنے تک تیار کر لو اور پیکنگ
 بل بھی اکٹھا کر لو۔ میں انہیں خود پیک کر کے اور ان پر پتہ لکھ کر
 ہسٹنسن بھجواؤں گا۔ اور..... عمران نے کہا

"تپ فکر نہ کریں۔ سب انتظام ہو جائے گا۔ اور..... رافٹ
 ہلکا اور عمران نے اوکے اور اور اینڈ آف کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر لیا اور
 تھوڑی دیر بعد جب ٹانگیر نے ہیلی کاپٹر رافٹ کلب کے عقبی طرف
 ہنگ میں اتار تو رافٹ اپنے ایک آدمی کے ساتھ وہیں موجود تھا۔
 ہنگ اتھ میں بکڑنے نچو اتار۔

ملنا چاہتا ہے۔..... دوسری طرف سے لوئیس کی آواز سنائی دی۔
 "فرانک آیا ہے۔ کیوں۔ وہ تو کلب میں تھا۔ یہاں کیوں آیا ہے۔
 اس سے بات کراؤ۔..... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 "ہیلو مادام۔ میں فرانک بول رہا ہوں۔..... چند لمحوں بعد
 فرانک کی آواز رسیور پر سنائی دی۔

"فرانک۔ تم کلب چھوڑ کر یہاں کیوں آگئے ہو۔..... مورین نے
 اہتائی مصلیٰ لہجے میں کہا۔ ساتھ کرسی پر بیٹھی ہوئی ریگی کا چہرہ بھی غصے
 سے بگڑ گیا تھا۔

"مادام۔ میزائل میں نے حاصل کر لئے ہیں۔..... دوسری طرف
 سے فرانک نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میزائل تم نے حاصل کر لئے ہیں۔ کیسے۔
 ہاں سے۔..... مورین نے حیرت کی شدت سے حلق کے بل چیخے
 ہوئے کہا اور مورین کی بات سن کر ریگی بھی بے اختیار کرسی سے
 چھل پڑی تھی۔

"نیکس مادام۔ وہ اس وقت میرے پاس ہیں۔ اسی لئے میں خود یہاں
 آیا ہوں۔..... دوسری طرف سے فرانک نے فخرانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی آؤ میرے پاس۔ جلدی۔..... مورین نے جج کر
 بلور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور ایک
 لمحے کے کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیسے ہو گیا۔ میزائل اس کے پاس کیسے پہنچ گئے۔..... ریگی

ریگی ہسپتال سے فارغ ہو کر ابھی آدھا گھنٹہ پہلے مورین کے ساتھ اس
 کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچی تھی۔ اس وقت وہ دونوں ایک کمرے میں
 بیٹھی ہوئی تھیں۔ ریگی کے جسم پر پیشیاں ابھی تک موجود تھیں لیکن
 خصوصی ادویات کے استعمال کی وجہ سے اب وہ آسانی سے نقص
 و حرکت کرنے کے بہر حال قابل ہو گئی تھی۔

"ہسپتال یا کلب سے کوئی کال تو نہیں آئی۔..... ریگی نے ساتھ
 بیٹھی ہوئی مورین سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ابھی تک تو نہیں آئی۔..... مورین نے جواب دیا لیکن اس سے
 پہلے کہ ریگی کوئی جواب دیتی۔ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج گئی
 اور مورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

"نیکس۔..... مورین نے کہا۔

"مادام۔ فرانک ایک بیکن سمیت آیا ہے اور فوری طور پر

نے اہتائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
 - معلوم نہیں۔ ویسے فرانک اہتائی ہو شیاردی ہے۔..... مورین
 نے جواب دیا سجدہ لمحوں بعد دروازہ کھلا اور فرانک اندر داخل ہوا۔
 اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے مودبانہ
 انداز میں مورین اور ریگی دونوں کو سلام کیا۔ اس کے ہاتھوں میں گتے
 کا ایک کارٹن موجود تھا۔
 "کہاں ہیں وہ میزائل..... ریگی نے اہتائی اشتیاق بھرے
 لمحے میں کہا۔

"اس پیٹ میں ہیں مادام۔ میرے سامنے پیک کئے گئے
 ہیں۔..... فرانک نے پیٹ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔
 "اوہ۔ اس پر تو پتہ پا کیشیا کا لکھا ہوا ہے۔..... ریگی نے جھک کر
 پتہ پڑھتے ہوئے کہا۔
 "میں مادام۔..... فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "یہ کیسے ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔..... مورین نے اہتائی جوشیلے
 میں کہا۔

"مادام۔ میں پوری طرح ہو شیاردی تھا۔ پھر عمران کی طرف سے
 رافٹ کو ٹرانسمیٹر پر کال آئی کہ اس نے مشن مکمل کر لیا ہے اور اب
 ہیلی کاپٹر واپس کلب آ رہا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے رافٹ سے
 کہا کہ وہ اپنے کسی با اعتماد آدمی کو تیار کرے اور پیکنگ میزائل دفتر
 میں منگوالے۔ اس پر رافٹ نے مجھے کال کیا کہ کون سے وہاں اس کے

جصل اسسٹنٹ جونی کے روپ میں ہوں اور جونی اس کا اہتائی
 اعتماد آدمی ہے۔ اس نے مجھے پیکنگ میزائل مہیا کرنے کو کہا اور
 میں نے پیکنگ میزائل دفتر میں پہنچا دیا۔ پھر رافٹ مجھے ساتھ لے کر
 بھرت سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر وہاں پہنچ گیا اور عمران
 نے اس کا سامنے اپنی اصل شکلوں میں باہر آگئے۔ عمران کے ہاتھ میں
 پک کا بیگ تھا۔ پھر ہم سب دفتر میں آگئے جہاں عمران نے خود بیگ
 سے چاروں میزائل نکال کر انہیں اس پیٹ میں رکھ کر باقاعدہ پیک
 کیا اور پھر اس پرائیڈر میں لکھ کر اس نے مجھے دیا اور مجھے فوری طور پر
 سے کوریئر سروس کے ذریعے بک کرانے کے لئے کہا اور میں یہ پیٹ
 لے کر وہاں سے نکلا اور بجائے کوریئر سروس جانے کے سیدھا جہاں آ
 گیا۔..... فرانک نے کہا۔

"اوہ۔ وری گڈ۔ تم نے واقعی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا
 ہے۔..... ریگی نے اہتائی مسرت بھرے لمحے میں کہا اور فرانک نے
 خوش ہو کر باقاعدہ سلام کر دیا۔

"مورین۔ اس پیٹ پر دوسرا کاغذ چڑھاؤ۔ اب یہ جانے گا کوریئر
 سروس کے ذریعے ہی۔ لیکن پاکیشیا کی بجائے ساڈان جانے گا۔ ریگی
 نے کہا۔

"میں مادام۔..... مورین نے کہا اور اس نے فون کار سیور اٹھا کر
 اپنے اسسٹنٹ لوئیس کو سفید کاغذ اور گوند وغیرہ لے آنے کا کہہ دیا۔
 تھوڑی دیر بعد کاغذ اور گوند وہاں پہنچ گئی اور فرانک نے ریگی اور مورین

کے سامنے اس بیگ پر چاروں طرف سفید مونا کاغذ چڑھایا۔ رنگی۔
اس پر ساڈان کا اپنا مخصوص پتہ لکھا اور بھیجنے والے کا نام اور پتہ اس
نے فرضی لکھ دیا۔

”سنو۔ میں نہیں چاہتی کہ عمران کو اس کا فوری طور پر علم ہو سکے
اس لئے تم اسے اسی کو ریز سروس میں بک کراؤ لیکن وہاں سے ایک
خانی رسید اڑالینا۔ اس پر عمران والا پتہ خود لکھ دینا۔ وہ رسید تم جا کر
اس رافٹ کو دے دینا تاکہ وہ پوری طرح مطمئن ہو جائے جب کہ
اصل رسید یہاں لے آنا۔“ رنگی نے کہا۔

”اس کی کیا ضرورت ہے مادام۔ اب فرانک واپس ہی نہ جانے۔
اور بیگٹ ایک گھنٹے بعد یقیناً روانہ بھی ہو جائے گا۔“ مورین
نے کہا۔

”کوئی کو ریز سروس سے تم نے اسے بک کر انا تھا۔“ رنگی
نے پوچھا۔

”ریڈ ایر سروس سے۔“ فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”مورین۔ فوراً اس جیسا ایک کارٹن منگو آؤ۔ اسے اسی طرح بیک
کر دو۔ مجھے وہ پتہ یاد ہے جو عمران نے لکھا تھا۔ میں اس پر وہ پتہ لکھ دیجی
ہوں۔ فرانک اس نقلی بیگٹ کو ریڈ ایر سروس میں جا کر بک کرانے
گا اور رسید لے جا کر رافٹ کو دے دے گا جبکہ یہ بیگٹ تم خود جا کر
اس ریڈ ایر سروس کی جگہ کسی دوسری کو ریز سروس سے بک کر دو
میں چاہتی ہوں کہ جب تک یہ بیگٹ ساڈان باس کو پہنچ نہ جائے

اس وقت تک عمران کو اس تبدیلی کا علم ہی نہ ہو سکے۔“ رنگی
نے کہا

”ہاں۔ اس طرح ٹھیک رہے گا۔“ اس بار مورین نے کہا اور
ایک بار پھر رسیور اٹھالیا۔

”دوسری سروس ورلڈ ٹرانس ہے۔“ فرانک نے کہا اور رنگی
نے اثبات میں سر ملادیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد دوسرا پیگٹ تیار کر لیا
گیا اس کا وزن پورا کرنے کے لئے اس میں چار لوہے کے ٹکڑے بھی
ڈال دیئے گئے اور رنگی نے اس پر وہی پتہ لکھ دیا جو اس نے پہلے والے
بیگٹ پر پڑھا تھا اور دوسری طرف عمران کا نام اور رافٹ کلب کا پتہ لکھ
دیا۔

”اب اسے لے جاؤ اور اطمینان سے بک کر کر اسے رسید واپس جا کر
رافٹ کو دے دو۔“ رنگی نے کہا اور فرانک نے بیگٹ اٹھالیا اور
علامہ کر کے وہ دروازے سے باہر نکل گیا۔

”میں اسے ورلڈ ٹرانس پر بک کراؤں۔“ مورین نے اٹھتے
وئے کہا۔

”ہاں۔ جلدی واپس آؤ تاکہ میں باس کو فون کر کے رسید نمبر اسے
مادوں اور وہ خود ہی اسے فوری طور پر کلیئر کرالے گا۔“ رنگی نے
بالور مورین نے بیگٹ اٹھالیا اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف
بھاگ گئی۔

”الغرض تو اس وقت آئے گا جب عمران پاکیشیا جا کر اس نقلی بیگٹ

عمران ہسپتال پہنچتے ہی سب سے پہلے انچارج ڈاکٹر کے دفتر میں گیا۔
 "اوہ آپ۔ آپ کہاں چلے گئے تھے؟" انچارج ڈاکٹر نے
 استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔
 "کیا ہوا۔ خیریت؟" عمران نے چونک کر پریشان سے لہجے
 میں کہا۔

"جی ہاں۔ خیریت ہی ہے۔ آپ کے ساتھی آپ کے لئے پریشان
 تھے؟" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔
 "اچھا۔ میں ڈر گیا تھا کہ کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو۔ ویسے وہ
 خواتین میرے بارے میں پوچھ رہی تھیں یا؟" عمران نے بات
 کرتے کرتے آگے کی طرف جھکتے ہوئے قدرے رازدارانہ لہجے میں کہا تو
 ڈاکٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیا تو آپ کو بار بار پوچھتی رہی ہیں؟" ڈاکٹر نے

کو کھولے گا۔ وہ سین واقعی دیکھنے والا ہوگا؟"..... ریگی نے مسرت
 بھرے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس منظر کا تصور کر کے ہی وہ
 بے اختیار ہنس پڑی۔

بٹھتے ہوئے کہا۔

”اس کا کیا ہے وہ تو پوچھتی ہی رہتی ہے۔ وہ دوسری محترمہ۔ کیا نام ہے ان کا۔ ہاں مس صالحہ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”جی نہیں۔ وہ ویسے ہی اپنی ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے اہتائی دل گرفتہ سی ہیں۔ ویسے میں نے مس صالحہ اور مس جولیا کو اسی لئے آپ کے دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ہی بڑے کمرے میں شفٹ کر دیا ہے تاکہ ایک دوسرے سے بات چیت کرنے سے ان کا جی بہلا رہے۔“
ڈاکٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں۔ وہ لڑکیوں کے تابوتوں کا کیا بنا..... عمران نے اچانک سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

”وہ تیار ہو گئے تھے لیکن آپ چونکہ موجود نہ تھے اس لئے میں نے مس صالحہ سے پوچھ کر انہیں پاکیشیا سیکرٹری وزارت دفاع کے پتے پر بھجوا دیا اور ساتھ ہی ان کے بارے میں تفصیل بھی بھجوا دی ہے۔ یہ تفصیل مس صالحہ نے لکھوائی تھی.....“ ڈاکٹر نے جواب دیا اور عمران سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

”نا ٹیکر۔ تم یہیں بیٹھو۔ میں ڈر ساتھیوں سے مل لوں۔“ عمران نے کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا وہ اس ہال نما کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں مس صالحہ اور دوسرے ساتھی موجود تھے۔

”السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا اہالیان بستران ہسپتال۔“
عمران نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بڑے خشوع و خضوع سے اور

گوخ و آواز میں سلام کیا۔

”وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ ہم ابھی زندہ ہیں عمران صاحب۔ جب کہ آپ نے تو اتنی اونچی آواز میں سلام کیا ہے کہ جیسے قبروں میں سوئے ہوئے مردوں کے کانوں تک آواز پہنچانا چاہتے ہوں۔“ مسعود نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اچھا زندہ ہو۔ کمال ہے۔ ڈاکٹر صاحب تو کہہ رہے تھے کہ انہوں نے سب کو اکٹھا کر دیا ہے.....“ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سب کو اکٹھا کر دیا ہے۔ کیا مطلب۔ اس سے آپ نے کیسے سمجھ لیا کہ ہم مر چکے ہیں.....“ مسعود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”سب نے ایک ہی جگہ تو اکٹھا ہونا ہے۔ میرا مطلب ہے سٹان.....“ عمران نے کہا تو مسعود بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا تمہیں تیز نہیں ہے کہ بیمار آدمی سے کیسے بات کی جاتی ہے۔“
”آتے ہی موت اور قبرستان کی باتیں شروع کر دی ہیں۔“ جولیا نے اہتائی رخ اور تند لہجے میں کہا۔

”ارے تم بھی یہاں ہو۔ اوہ۔ اسی لئے تنویر کے چہرے پر رونق اب سے زیادہ ہے۔ ویسے ایک بات ہے مس جولیا۔ جو بیمار ہے اس چہرے پر تو رونق ہے لیکن جو بیمار نہیں ہیں ان کے چہروں پر مردنی چھائی ہوئی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے.....“ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر جولیا کے چہرے کو قریب بیٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار

"یہی تو دکھ ہے عمران صاحب۔ ہماری فورس اپنے پہلے مشن میں شکست کھا گئی ہے۔ اگر مشن مکمل ہو جاتا تو شاید مجھے استاد دکھ نہ ہوتا۔" صالطہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مشن مکمل ہو چکا ہے مس صالطہ۔" عمران نے کہا تو بڑے میں چھایا ہوا سکوت عمران کی اس بات پر بے اختیار ٹوٹ گیا۔ سب چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ مشن پورا ہو گیا ہے۔ کیسے۔ کب۔" صالطہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ میزائل میں نے حاصل کر کے پاکیشیا بھجوا دیئے ہیں۔ چونکہ کاری طور پر یہ مشن پنک فورس کا ہی تھا اس لئے یہ کریڈٹ بھی فورس کو ہی جائے گا اور اس کا کلیو بھی جہادی شہید ساتھی لگیوں کی وجہ سے ملا ہے۔ میں نے تو صرف اس کلیو پر کام کر کے اسے حاصل کیا ہے۔" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم درست کہہ رہے ہو عمران۔" جولیانے یقین نہ آنے لے لہجے میں کہا۔

"میں جھوٹ کیوں بولوں گا مس جولیانہ۔" عمران نے قدرے لہجے میں کہا۔

"ادھ۔" مرایہ مطلب نہ تھا۔ میں نے تو ایسا اس لئے کہا ہے کہ اتنی سی سب کچھ ہو جانے پر مجھے یقین نہ آ رہا تھا۔" جولیانے فوراً معذرت بھرے لہجے میں وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

ہنس پڑی۔

"یہ بیماری ویماری کا جگر چھوڑ دے۔ یہ بتاؤ کہ کہاں رہے تھے تم۔ ہم سب ڈاکٹر سے پوچھ پوچھ کر تھک گئے۔" جولیانے ہنستے ہوئے کیا

"ہم سب میں مس صالطہ بھی یقیناً شامل ہوں گی۔" عمران نے

جولیانہ کے ساتھ والے بیڈ پر لیٹی ہوئی صالطہ کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"سوری مسز عمران۔ آپ کا یہ مذاق اس وقت مجھے قطعی اچھا نہیں لگ رہا۔ میرا دل اپنی ساتھیوں لڑکیوں کی موت پر خون کے آنسو رو رہا ہے۔ میں چشم تصور میں دیکھ رہی ہوں کہ جب ان لڑکیوں کے تابوت ان کے گھروں میں پہنچے ہوں گے تو وہاں کیا قیامت برپا ہو گی۔" صالطہ نے انتہائی رنجیدہ سے لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر لکھت سنجیدگی کے تاثرات پھیل گئے۔

"مجھے ذاتی طور پر بھی ان سب لڑکیوں کی شہادت پر افسوس ہے۔ لیکن مس صالطہ۔ میں نے پہلے بھی تمہیں کہا تھا کہ عظیم مقصد کے لئے جان کا نذرانہ دینے والے شہید ہوتے ہیں اور شہید زندہ ہوتے ہیں۔ مرتے نہیں۔ جہادی ساتھی لڑکیوں نے بھی ملک و قوم کی خاطر جانیں دی ہیں۔ اس لئے ان عظیم لڑکیوں کو شہادت کا عظیم رجب مل گیا ہے۔ یہ درست ہے کہ پر خلوص ساتھی دنیا کی سب سے نعمت ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمیں اپنے مشن پر نظر رکھنا چاہیے۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”کیا آپ تفصیل بتائیں گے کہ میری ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے کلیو کیسے ملا اور آپ نے اسے کیسے اور کہاں سے حاصل کیا ہے۔“
صالح نے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

”اگر آپ کی بجائے جو لیا یا دوسرے ساتھی پوچھتے تو انہیں معلوم ہے کہ میں ایسی باتیں کس طرح بتاتا ہوں لیکن چونکہ آپ کا حق قدرتی طور پر اس قابل نہیں ہے کہ آپ سے مذاق کیا جائے۔ اس میں بتا دیتا ہوں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر بتانے مختصر طور پر سارے واقعات بتا دیے۔

”اوہ۔ آپ نے کہا تھا کہ میری ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے آپ کلیو ملا تھا لیکن۔“ صالح نے کہا۔

”آپ کی ساتھی لڑکیوں کی لاشیں وہاں موجود تھیں۔ پہلی بار انہیں ساتھ نہ لایا جاسکتا تھا کیونکہ اس وقت آپ سب شدید زخمی تھے لیکن ظاہر ہے کہ اپنی مسلمان بہنوں کی لاشیں اس طرح جنگل میں نہ چھوڑ سکتا تھا۔ چنانچہ میں انہیں وہاں سے جہاں لے آنے کے دوسری بار وہاں گیا تو وہاں سے رنگی کے آدمی، ہنری کا کلیو ملا جس سے پاس میزائلوں والا بیگ تھا۔ اگر میں آپ کی ساتھی لڑکیوں کی وجہ سے وہاں نہ جاتا تو ظاہر ہے یہ کلیو بھی نہ ملتا۔“ عمران نے جان بھر کر بات کو پلٹ کر بتاتے ہوئے کہا تھا کہ صالح کے رنجیدہ دل کو حد تک سکون مل سکے۔

”بے حد شکریہ عمران صاحب۔ آپ واقعی عظیم انسان ہیں۔“

آپ نے میرا علاج کر کے مجھ پر احسان کیا ہے اور اب اپنی کامیابی کو تک فورس کے کریڈٹ میں ڈال کر آپ نے واقعی اپنی بے پناہ قیمت کا ثبوت دیا ہے۔ میں ہمیشہ آپ کی شکر گزار رہوں گی۔ صالح نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

”یہ ہمیشہ رہنے والی بات غور طلب ہے۔“ عمران نے مکرراتے ہوئے کہا۔

”تم۔ تم۔ تم نے پھر وہی بکواس شروع کر دی۔ تمہیں کسی کے بات کا احساس بھی ہوتا ہے یا نہیں۔“ جو لیا نے عمران کی بات مطلب سمجھتے ہوئے انتہائی عصیلے لہجے میں کہا۔

”ارے۔ ارے۔ تم۔ تم۔ میرا مطلب ہے۔ میں نے تو صرف غور کرنے کی بات کی ہے۔“ عمران نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔
”کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں۔“ صالح نے حیران ہو کر جو لیا، عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تسے سارے آدمیوں کے درمیان مطلب کیسے سمجھایا جاسکتا ہے۔“ صالح۔ مجبوری ہے۔ عمران نے بڑے بے بس سے لہجے میں افسوس اچکاتے ہوئے کہا اور جو لیا نے ایک بار پھر اس پر آنکھیں ٹکاتا کر دیں۔

”عمران صاحب۔ آپ نے ریکھا اور کاشی کو زندہ کیوں چھوڑ دیا۔ آپ آسانی سے انہیں ہلاک کر سکتے تھے۔“ اس بار خاور کی آواز آئی۔

”یہ بات تو تنویر کو کہنی چاہئے تھی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مس جو لیا کی موجودگی میں تنویر یہ بات کیسے کہہ سکتا ہے۔“ خود نے جواب دیا تو کرہ بے اختیار قمقموں سے گونج اٹھا۔ عمران بھی نہ کی اس خوبصورت بات پر ہنس پڑا۔

”جہاڑی بات درست ہے۔ میں ایسا کر سکتا تھا بلکہ نائیکر نے مجھ سے یہی کہا تھا لیکن بے بس اور بے ہوش عورتوں کو گولی مارنے اور تو میں قاتل ہی نہیں ہوں۔ دوسری بات یہ کہ ریکھا اور کاشیہ تعلق ایک سرکاری ادارے سے ہے۔ شخصیات کے خاتے سے ادارے تو ختم نہیں ہو جاتے اور جو شخصیات دیکھی بھالی ہوں ان کی کمزوری کا علم ہو۔ انہیں ختم کرنا بنیادی طور پر اپنے آپ سے زیادتی کرنا ہے۔ نجانے ان کی جگہ جو لوگ آئیں وہ کس نائپ کے ہوں“..... عمران نے جواب دیا اور اس بار سب نے سر ہلادینے۔

”اب ہمیں یہاں سے کب چھٹی ملے گی“..... اچانک صالح نے پوچھا۔

”اب چھٹی تو شاید ساری عمر نہ مل سکے“..... عمران نے جواب دیا تو صالح تو صالح باقی ساتھی بھی عمران کی بات سن کر بے اختیار ہنسنے لگے۔

”کیا مطلب“..... صالح نے حیران ہو کر کہا۔

”صفر صاحب کو ایسے شعر بہت یاد رہتے ہیں۔ ان کی اب کب

ایسی ہو گئی ہے کہ بس شعروں پر ہی گزارا کرتے ہیں۔ کیوں صفر۔ کیا شعر ہے جس کا ایک مصرعہ ہے۔“ اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کتب عشق کا دستور نرالا دیکھا۔ اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا“..... صفر نے مسکراتے ہوئے شعر مکمل کر دیا۔

”دیکھا میں نے بتایا تھا ناں کہ صفر کو ایسے شعر یاد رہتے ہیں۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس شعر کا اطلاق صالح پر کیسے ہوتا ہے۔ یہ بتاؤ تم جملے۔“ جو لیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میرا خیال ہے مس صالح نے اب سبق اچھی طرح یاد کر لیا ہوگا“..... عمران نے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

”کوئی نسخہ سبق“..... جو لیا نے اور زیادہ آنکھیں ٹٹکتے ہوئے کہا۔

”بہی دشمنوں سے مقابلے اور دوستوں کو یاد رکھنے کا“..... عمران نے بڑے مسکے سے لہجے میں کہا تو صفر زور خاور دونوں ہنس پڑے۔

”سنو عمران۔ اب اگر تم نے صالح کے لئے کوئی ایسی بات کی تو میں تمہیں گولی مار دوں گی۔ صالح نے اپنی زندگی کی قربانی دے کر

میری زندگی بچائی ہے اور میں نے اسے بہن بنا لیا ہے۔ اب یہ میری حقیقت بہن سے بھی بڑھ کر ہے“..... جو لیا نے آنکھیں ٹٹکتے ہوئے کہا۔

”ابھی تو تمہیں یاد ہے کہ“..... عمران نے ایک نہ شدہ دوشدہ چلو

کچھ سکوپ تو بڑھا..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ مکرے کا دروازہ کھلا اور رافت اندر داخل ہوا۔ اس نے سب کو مسکراتے ہوئے سلام کیا۔

”عمران صاحب۔ یہ رسید ہے پیکیٹ کی۔ میں نے سوچا کہ آپ اس کا انتظار کر رہے ہوں گے اس لئے آپ کو خود ہی دے آؤں۔“ رافت نے عمران کے قریب آکر ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”تھار تو تجا نے کب سے کر رہا ہوں۔ بہر حال اچھا کیا کہ تم رسید لے آئے۔“ عمران نے جویا کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے رسید رافت کے ہاتھوں سے لے لی اور اسے پڑھنے لگا۔

”ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ مشن مکمل ہو گیا ہے۔ دے رافت۔ میں ذاتی طور پر تمہارا بے حد مشکور ہوں۔ اگر تم اس سسے میں ہم سب کی اس طرح بھرپور مدد کرتے تو یقیناً یہ مشن اس حد تک کامیاب نہ ہو سکتا۔ عمران نے بڑے پر خلوص لہجے میں کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں عمران صاحب۔ آپ کی مدد کر کے مجھے ہمیشہ یہی احساس رہتا ہے کہ میں نے اپنے کچھ گناہوں کا کفارہ بخود کر دیا ہے اور یہ احساس میری روح کو پرسکون کر دیتا ہے۔“ رافت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ پیکیٹ تم نے رانا ہاؤس بھیجا ہے.....“ اچانک جویا کی رخت آواز سنائی دی۔ اس نے رسید عمران کے ہاتھ سے چھین لی۔

”ہاں۔ کیونکہ میں براہ راست اسے کسی سرکاری ادارے میں نہ بھیجوانا چاہتا تھا کیونکہ اس طرح بینک فورس کا کریڈٹ ختم ہو جاتا۔ اب مس صالحہ جب پاکیشیا نہیں گی تو میں یہ پیکیٹ ان کے حوالے کر دوں گا اور یہ خود جا کر اپنے باس کو دیں گی۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ بے حد شکریہ عمران صاحب۔“ صالحہ نے اس بار بے اختیار مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے رانا ہاؤس کا پتہ تو غلط لکھ دیا ہے۔ کہیں گنگوڑ نہ ہو جائے.....“ جویا نے کہا۔

”غلط پتہ۔“ عمران نے چونک کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جویا کے ہاتھ سے رسید چھین لی اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔

”اوہ۔ واقعی اس پر تو غلط پتہ لکھا ہوا ہے۔ البرٹ روڈ کی بجائے رابرٹ لائن لکھا گیا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”اس کھرک نے لکھنے میں غلطی کی ہوگی۔“ ساتھ کھڑے رافت نے کہا۔

”آؤ میرے ساتھ۔ یہ اہم مسئلہ ہے۔ وہاں رابرٹ روڈ بھی موجود ہے۔ میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے نکل کر دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ دفتر میں ٹانگیں موجود تھا جب کہ ڈاکٹر موجود تھا۔ عمران نے رسید ڈاکٹر کو دکھائی اور انکو انٹری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی
 ”ریڈ ایرو کو رر سروس کے آفس کا نمبر دیں“..... عمران نے کہا تو
 دوسری طرف سے ایک نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور
 آپریٹر کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔
 ”ریڈ ایرو کو رر سروس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
 سے ایک آواز سنائی دی۔
 ”نیجر صاحب سے بات کرائیں“..... عمران نے سپاٹ لہجے میں
 کہا۔

”ییس سر۔ ہولڈ آن کرائیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”ہیلو۔ میں نیجر تھمس بول رہا ہوں۔ فرمائیے“..... چند لمحوں بعد
 ایک بھاری آواز سنائی دی۔

”مسٹر نیجر۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کے آفس میں پاکیشیا کے سنے
 ایک پیکیٹ بک کرایا گیا ہے۔ رسید نمبر ون تھری ون زرو فور ہے۔
 اس رسید یہ آپ کے کھرک کے غلط پتہ درج کر دیا ہے۔“ عمران نے
 اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا۔

ادہ۔ زوری سو ری۔ جناب۔ اگر ایسا ہے تو میں معذرت خواہ ہوں۔
 میں کھرک کو کھچا دوں گا۔ آئندہ کوئی شکایت نہ ہوگی“..... دوسری
 طرف سے نیجر نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

آپ وہ پیکیٹ منگوائیں اور اس پر درج پاکیشیا کا پتہ پڑھ کر مجھے
 سنائیں۔ معاف کیجئے میں ذرا ابھی آدمی ہوں اس لئے زوری تسلی کرے

چاہتا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”ادہ اچھا۔ کیا نمبر بتایا تھا آپ نے رسید کا۔ دوبارہ بتا دیجئے پلیز۔“
 نیجر نے کہا تو عمران نے رسید پر درج نمبر دوبارہ دہرا دیا۔

”ایک منٹ ہولڈ کیجئے“..... نیجر نے کہا اور پھر تقریباً چار پانچ
 منٹ بعد اس کا آواز دوبارہ سنائی دی۔

”ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر ہیں“..... دوسری طرف سے نیجر
 کی آواز سنائی دی۔

”ییس۔ کیا پتہ درج ہے پیکیٹ پر“..... عمران نے کہا۔
 ”پہلے یہ بتائیے جناب کہ رسید پر پتہ لکھنے میں کیا غلطی ہوئی ہے۔
 میں نے بک منگوائی ہے۔ اس پر بھی وہی پتہ درج ہے۔ جو پیکیٹ پر
 لکھا ہوا ہے۔ مجھے تو کوئی غلطی نظر نہیں آرہی۔“ نیجر نے کہا۔ اس کے
 لہجے میں حیرت تھی۔

”کیا مطلب۔ پیکیٹ پر پتہ رانا ہاؤس البرٹ روڈ لکھا ہوا ہے جب
 کہ رسید پر البرٹ روڈ کی بجائے رابرٹ لائن درج ہے۔“ عمران نے
 بوٹ۔ پھینچتے ہوئے کہا۔

”ادہ نہیں جناب۔ پیکیٹ پر واضح طور پر رابرٹ لائن درج ہے۔
 لیٹنا آپ سے یا آپ کے آدمی سے لکھنے میں یہ غلطی ہوئی ہے۔“ دوسری
 رف سے نیجر نے جواب دیا تو عمران کے بھرے پر حیرت کے ساتھ
 اٹھ شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

آپ اس پیکیٹ کو کھرک لیں۔ میں رسید سمیت خود آپ کے

دفتر میں آ رہا ہوں..... عمران نے کہا۔

”بہتر جیسے آپ کا حکم۔ اگر آپ کا فون مزید چار منٹ نہ آتا تو پیکٹ روانہ کر دیا جاتا.....“ منیجر نے کہا۔

”میں آ رہا ہوں.....“ عمران نے کہا اور ریسپورر رکھ دیا۔

”یہ کیا گڑبڑ ہے رافٹ۔ میں نے خود پیکٹ پر پتہ لکھا ہے۔ میں کیسے اس پر رابرٹ لائن لکھ سکتا ہوں اور اس لفظ لائن کی وجہ سے ہی میں چونکا ہوں کیونکہ البرٹ اور رابرٹ ملتے جلتے الفاظ ہیں اس لئے کھرک غلطی سے البرٹ کی بجائے رابرٹ لکھ سکتا ہے۔ لیکن روڈ اور لائن میں تو زمین آسمان کا فرق ہے.....“ عمران نے دفتر سے باہر آتے ہوئے رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب۔ آپ نے پتہ لکھا اور پیکٹ بک ہو گیا۔ میں رسید لے کر آپ کے پاس پہنچ گیا.....“ رافٹ نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے ہونٹ ہنچھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد عمران اور ٹائیگر رافٹ کی کار میں سوار تیزی سے ریڈیرو کے آفس کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔

”جہاں آؤمی جونی کیسیا آؤمی ہے.....“ عمران نے اچانک رافٹ سے مخاطب ہو کر پوچھا جو ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا تھا۔

”انتہائی با اعتماد آؤمی ہے عمران صاحب۔ گذشت آٹھ برسوں میں میرے ساتھ ہے اور آج تک اس نے ایک بار بھی شکایت کا موقع نہیں دیا۔“ رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اس کی بات سن کر ہنس کر کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ کورسروس کے آفس میں پہنچ گئے۔

”تشریف رکھیے جناب۔“ منیجر تھامسن نے مصافحہ کرنے کے بعد انہیں کرسیوں پر بیٹھنے کے لئے کہا اور عمران سے رسید لے کر وہ مڑا اور اس نے اپنے عقب میں موجود ایک بڑی الماری کھولی اور اس میں سے ایک پیکٹ نکال کر میز پر رکھ دیا۔

”خود دیکھ لیجئے جناب اس پر کیا پتہ درج ہے.....“ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ پیکٹ تو ہمارا نہیں ہے.....“ عمران کے ساتھ ساتھ اس بار رافٹ بھی بول پڑا تھا۔

”آپ کا نہیں ہے۔ کیا مطلب۔ پاکیشیا کے لئے آج ہی آفس میں یہ پیکٹ بک ہوا ہے اور رسید پر نمبر بھی یہی درج ہے.....“ منیجر نے انتہائی اچھے ہوئے لہجے میں کہا۔

”یہ پتہ کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے.....“ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پٹلی کی سی تیزی سے پیکٹ کو کھولنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب پیکٹ سے ردی کاغذات اور لوہے کے چار بے ٹکڑے نکلے تو عمران، رافٹ اور ٹائیگر تینوں اچھل کر کھڑے ہو گئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ اوہ۔“ وہ دعو کہے۔ وہ کہاں ہے وہ جہاں آؤمی.....“ عمران نے غصے سے کہا۔

اٹھایا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

"فرینک۔ کیا آج ساڈان کے لئے کوئی پیٹ بک ہوا ہے۔" منیجر نے رابطہ قائم ہوتے ہی پوچھا۔

"نہیں جناب۔" دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور منیجر نے ریسور رکھ دیا۔

"ساڈان کے لئے کوئی پیٹ بک نہیں ہوا جناب۔" منیجر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ کی سروس کے علاوہ یہاں اور کتنی کوریج سروس ہیں۔" عمران نے پوچھا۔

"ایک اور سروس ہے ورلڈ ٹرانس۔" منیجر نے جواب دیا۔
"اس کا فون نمبر کیا ہے۔" عمران نے پوچھا تو منیجر نے ایک نمبر بتا دیا۔

اگر آپ اجازت دیں تو میں فون کر لوں۔" عمران نے ریسور لی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی بالکل کیلجیجے۔" منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے ریسور اٹھایا اور منیجر کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔

"ورلڈ ٹرانس کوریج سروس۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"منیجر سے بات کرائیں۔" عمران نے کہا۔ اس کا لہجہ سختانہ تھا۔

جلدی سے میز پر موجود فون کا ریسور اس نے اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیں۔" رافٹ کلب۔" رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"راجر۔ میں رافٹ بول رہا ہوں۔" جونی سے بات کراؤ۔" رافٹ نے اجنبی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس۔" جونی تو چھٹی کر کے چلا گیا ہے۔ اس نے جب رسید آپ کو لا کر دی تھی اور آپ چلے گئے تھے تو اس نے کہا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے اس لئے وہ جا رہا ہے۔" دوسری طرف سے راجر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی رہائش کہاں ہے۔ رہائش کا فون نمبر۔" رافٹ نے کہا تو چند لمحوں کی خاموشی کے بعد فون نمبر بتا دیا گیا اور رافٹ نے کرینچا دیا کر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کوئی اینڈ ہی نہیں کر رہا۔" چند لمحوں بعد رافٹ نے ریسور واپس کر ڈیل پر رکھتے ہوئے کہا۔

"منیجر صاحب۔ کیا آج ساڈان کے لئے بھی کوئی پیٹ آپ

سروس میں بک ہوا ہے۔" عمران نے منیجر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"ساڈان کے لئے۔" معلوم کرنا پڑے گا۔" منیجر نے چونکا

کہا۔

"جنتاب ابھی دس منٹ پہلے جبکہ پیسٹ روانہ کیا جانا تھا کہ اسے روکنے کا فون آگیا اور پھر بکنگ کھرک کے بقول وہ خاتون جنہوں نے پیسٹ بک کر لیا تھا وہ رسید لے کر دفتر آئیں اور انہوں نے پیسٹ واپس لے کر بکنگ کینسل کرادی ہے"..... منیجر نے جواب دیا۔

"کس پتے پر بک کر لیا گیا تھا وہ پیسٹ اور یہاں کا کیا پتہ دیا گیا تھا"..... عمران نے پوچھا اور منیجر نے ایک ساڈان کا پتہ اور ایک مقامی پتہ بتا دیا۔

"اس خاتون کا حلیہ اور قد و قامت"..... عمران نے پوچھا۔

"مجھے بکنگ کھرک سے معلوم کر کے بتانا پڑے گا"۔ منیجر نے کہا۔

"پلیز فوراً معلوم کیجئے"۔ عمران نے کہا تو تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد منیجر نے حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتادی۔

"اوکے"۔ شکر یہ"..... عمران نے کہا اور ریسور رکھ دیا۔

"بے حد شکر یہ منیجر صاحب"۔ آپ نے واقعی تعاون کیا ہے"۔

عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

اس پیسٹ کا کیا کرنا ہے"..... منیجر نے کہا۔

"اسے کینسل کر دیں اور کیا کرنا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر اس ریسپر کینسل لکھ کر نیچے دستخط کر دیکئے"..... منیجر نے رسید عمران کے آگے رکھتے ہوئے کہا اور عمران نے رسید پر لفظ کینسل لکھ کر نیچے دستخط کر دیئے۔

"بکنگ فیس میں سے دن فوراً کٹ جائے گا جنتاب"۔ باقی میں

"ہو لڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"۔ منیجر والکر بول رہا ہوں..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر۔ میرا تعلق ایک سرکاری ادارے سے ہے۔ آپ صرف یہ بتا دیجئے کہ آج ساڈان کے لئے کوئی پیسٹ آپ کی سروس میں بک ہوا ہے"..... عمران نے اسی طرح تھکمانے لگے میں کہا۔

"ایک منٹ"۔ میں معلوم کرتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا آپ کا تعلق واقعی سرکاری ادارے سے ہے"..... ریڈیو کے منیجر نے چونک کے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ایک خفیہ سرکاری سروس ہے۔ اوپن نہیں کی جاسکتی"۔ عمران نے اسی لگے میں کہا تو منیجر کے چہرے مودبانہ پن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"ہیلو جنتاب"۔ کیا آپ لائن پر ہیں"..... تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیں"..... عمران نے کہا۔

"ایک پیسٹ ساڈان کے لئے بک کر لیا گیا تھا لیکن پھر اسے واپس لے لیا گیا ہے"..... منیجر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"واپس لے لیا گیا ہے"۔ کیا مطلب"..... عمران نے چونک کر

پوچھا۔

"تو تمہیں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکا کہ ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے
لوگوں نے کیا ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
-عمران صاحب -مجھ کو پھینک تو پیسٹ میں لوہے کے ٹکڑے دیکھ
میرا تو ذہن ہی ماؤف ہو گیا ہے۔..... رافت نے کہا اور وہ اس
لفظ بارنگلگ میں موجود اپنی کار کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔
-رچی نے ہم پر انتہائی خطرناک وار کیا ہے۔ تمہارا جونی یا تو رنگی کا
تمہایا اسے خرید لیا گیا ہے یا بھر اصل جونی کی جگہ ان کے کسی آدمی
نے لی ہے کیونکہ رنگی کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ تم ہماری مدد کر رہے
-اس لئے اس نے یہ سارا جال پھیلایا ہوگا پھر ہم نے جونی کے
حصے میزائل اس پیسٹ میں بند کئے اور اسے بک کرانے کے لئے بھیج
دیا۔ وہ بک کرانے کی بجائے رنگی کے پاس پہنچ گیا ہوگا اور رنگی نے
محسوس کرنے کے لئے ایک دوسرا پیسٹ بنایا۔ اس پروپی پتہ لکھا
جونی کو اسے بک کرانے اور رسید تمہیں پہنچانے کا کہہ دیا ہوگا
پھر جونی نے اس نقلی پیسٹ کو بک کروا دیا اور رسید تمہیں لا کر دے

منگواتا ہوں..... منجبر نے کہا۔
 رہنے دیں۔ اس رقم سے سٹاف کو چائے پلو اسیجے گا۔" عمران نے
 کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔
 "اب اس جونی کا کھوج لگانا ضروری ہو گیا ہے"..... عمران نے
 دفتر سے باہر آتے ہوئے کہا۔
 "اس کی رہائش گاہ پر جانا ہوگا"..... رافت نے کہا۔
 "ایک منٹ۔ میں چیک کر لوں کہ ریگی ہسپتال میں موجود ہے
 کہ نہیں۔ اگر وہ وہاں موجود ہے تو پھر جونی کو تلاش کرنے کی ضرورت
 نہ رہے گی"..... عمران نے چونک کر کہا اور پھر تیز قدم اٹھاتا وہ
 ایک بلیک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔
 "مجھے بتائیے ہسپتال کا نام اور اس کا روم نمبر۔ میں معلوم کرنا
 ہوں۔ میرے پاس فون کارڈ موجود ہے"..... رافت نے کہا تو عمران
 نے اسے ہسپتال کا نام اور اس کا روم نمبر بتا دیا اور رافت تیزی سے
 فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔
 "یہ پیسٹ ریگی کے ہاتھ کسی لگ گیا ہوگا باس"..... ٹائیگر نے
 عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "سیدھی سی بات ہے۔ جونی اس کا آدمی ہوگا۔ اسے معلوم ہوگا کہ
 رافت ہماری مدد کر رہا ہے اس لئے اس نے اپنا آدمی وہاں پہنچا دیا ہوگا
 یا پھر اسے خرید لیا گیا ہوگا"..... عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر سے
 کر خاموش ہو گیا۔

دیتی تو ہم واقعی مکمل طور پر مار کھا جاتے۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور رافت نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"لیکن باس۔ ریگی نے کو ریئر سروس میں پیسٹ بھجوا کر والپس کیوں منگوایا۔۔۔۔۔۔ کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ناٹنگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اسے کسی بھی ذریعے سے یہ اطلاع مل گئی ہے کہ ہم نے پیسٹ چیک کر لیا ہے۔ وہ ذہین سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ اس نے فوری طور پر سوچ لیا ہو گا کہ ہمیں اسی پر شک پڑے گا۔ سہتا چہ ہم اصل میزائلوں پر قبضہ کر سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اب اس ریگی کو تلاش کرنا ہے۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لوں گا۔۔۔۔۔۔ رافت نے کہا۔

"کس طرح۔۔۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرے ذہن میں دو آپشنز ہیں۔ ایک تو یہ کہ جونی لامالہ پیسٹ لے کر اس ریگی یا اس کے کسی آدمی سے ملے گیا ہو گا اور میرے آدمی ہر جگہ موجود رہتے ہیں۔ جونی کو وہ سب اچھی طرح پہچانتے ہیں۔ اس لئے اس کے بارے میں معلومات یقیناً مل جائیں گے۔ دوسرا آپشن یہ ہے کہ ریگی ہسپتال سے فارغ ہو کر اگر ٹیکسی میں گئی ہو گی تو ٹیکسی ڈرائیوروں سے معلومات مل سکتی ہیں اور اگر کار میں گئی ہو گی تو ہسپتال سے اسے ساتھ لے جانے والے کا حلیہ بھی معلوم ہو سکتا ہے اور پارکنگ سے اس کا کار کا نمبر بھی مل جائے گا اور پھر میرے آدمی اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔۔۔۔۔۔ رافت نے کہا۔

دی لیکن یہ لکھتے وقت ان سے معمولی سی فرو گذاشت ہو گئی۔ ایک تو انہوں نے البرٹ کو رابرٹ لکھ دیا۔ سہاں تک تو بات ٹھیک کی غلطی کہی جاسکتی تھی لیکن اس نے روڈ کی بجائے لاشعوری طور پر لائن لکھ دیا کیونکہ ساڈان اور ایسے دوسرے ممالک میں روڈ کا لفظ استعمال نہیں ہوتا وہاں روڈ کو لائن ہی کہا اور لکھا جاتا ہے اس لئے اس نے روڈ لکھ بجائے لائن لکھ دیا۔۔۔۔۔۔ عمران نے کار میں بیٹھے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ یہ کام ریگی کا ہے جو آپ نے براست ساڈان کے بارے میں نیچر کو ریئر سروس سے بات کی تھی۔ رافت نے کار کا انجن سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"پیسٹ پر یہ کسی عورت کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا اور ہماری دو عورتیں ہیں۔ ایک ریکھا اور دوسری ریگی۔ ریکھا فیلڈ گاؤں میں اس کا فوری طور پر سہاں پہنچا اور پیسٹ حاصل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ دوسری عورت ریگی رہ جاتی ہے اور پھر روڈ کی جگہ لائن کا لفظ کافرستان میں استعمال نہیں کیا جاتا جبکہ ساڈان میں استعمال کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ عمران نے تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"حیرت ہے۔ آپ اس قدر جلد اس قدر گہرائی میں کیسے سوچ سکتے ہیں۔۔۔۔۔۔ رافت نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اس ریگی سے ایک غلطی ہو گئی ہے ورنہ شاید ہمیں اس کا سراغ سے علم ہی نہ ہوتا۔ اس نے دوسرا پیسٹ بنا کر بھیجا ہے اگر دوسرا پیسٹ کو کھول کر اس سے میزائل نکال کر اسے دوبارہ بند کر کے

”گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب جہارے دماغ نے دوبارہ کام شروع کر دیا ہے۔“ عمران نے اس جکر کے دوران پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور رافت بے اختیار مسکرا دیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی مورین نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔
”ہیئر..... مورین نے کہا۔“

”مادام۔ ایکریمین ہسپتال سے ہمارے آدمی ولسن کی کال ہے۔ وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔“..... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج لوئیس کی آواز سنائی دی۔

”ایکریمین ہسپتال سے۔ اوہ بات کراؤ۔“..... مورین نے چونک کر کہا اور ساتھ بیٹھی ہوئی رنگی بھی ایکریمین ہسپتال کا نام سن کر چونک پڑی کیونکہ اسے بھی معلوم تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ایکریمین ہسپتال میں ہے۔

”ہیلو مادام۔ میں ولسن بول رہا ہوں ایکریمین ہسپتال سے۔“..... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

”ہیئر کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔“..... مورین نے سرد

لجے میں پوچھا۔

”مادام۔ ہسپتال میں عمران موجود تھا کہ رافٹ وہاں آیا۔ اس کے ہاتھ میں کسی کوریئر سروس کی رسید تھی۔ وہ اس کمرے میں چلا گیا جس میں عمران زخمیوں کے ساتھ موجود تھا۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے انچارج ڈاکٹر کے دفتر میں آئے جہاں عمران کا ساتھی پہلے سے موجود تھا۔ وہاں اس عمران نے فون پر ریڈیو کوریئر سروس کے منیجر سے بات کی اور اس سے کہا کہ جو پیکیٹ پاکیشیا کے لئے بک کرایا گیا ہے اس کا پتہ رسید پر غلط لکھا گیا ہے۔ اس نے منیجر سے پیکیٹ پر لکھا ہوا پتہ چیک کرنے کے لئے کہا تو منیجر نے جواب دیا کہ رسید پر وہی پتہ درج ہے جو پیکیٹ پر لکھا ہوا ہے لیکن اس عمران کا کہنا تھا کہ اس پیکیٹ پر البرٹ روڈ لکھا ہے جبکہ رسید پر رابرٹ لائن لکھا ہوا ہے۔ اس پر منیجر نے بتایا کہ پیکیٹ پر بھی رابرٹ لائن ہی لکھا ہوا ہے۔ اس پر عمران نے منیجر کو پیکیٹ روانہ کرنے سے روک دیا اور خود اپنے دفتر جانے کا کہا۔ اس کے بعد وہ اپنے ساتھی اور رافٹ کے ساتھ کار میں بیٹھ کر چلا گیا ہے۔ میں نے سوچا کہ کوئی اہم بات ہے اس لئے میں نے آپ کو رپورٹ دینی ضروری سمجھی ہے۔“ ولسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے اچھا کیا تم نے۔ لیکن تمہیں اس قدر تفصیلی رپورٹ کیسے مل گئی۔“ مورین نے کہا۔

”مادام۔ ہم نے انچارج ڈاکٹر کا فون بھی پیپ کر رکھا ہے۔ اس لئے ساری گفتگو ہم نے سن لی اور انہیں اس کا علم نہیں ہو سکتا۔“

لسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ہو شیار رہنا اور اس طرح کی کوئی بھی اہم بات ہو تو مجھے ہری رپورٹ دینا۔“ مورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”فوراً اس ورلڈ ٹرانس سے معلوم کرو کہ ہمارا پیکیٹ وہاں موجود ہے یا روانہ ہو گیا ہے اور اگر موجود ہے تو اسے روک دو اور جس قدر دیر ہو سکے جا کر پیکیٹ واپس لے آؤ۔“ ریگی نے تیز لہجے میں کہا۔

”مگر مادام۔“ مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہنا شروع کیا۔

”جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو مورین۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔“

”میں بعد میں ہوں گی۔“ ریگی نے غراتے ہوئے کہا تو مورین نے فون سے فون سیٹ کے نیچے موجود بٹن دبا کر اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر فون سے منبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے چونکہ وہ خود جا کر پیکیٹ بک گئی تھی اس لئے اسے رسید پر لکھا ہوا منبر یاد تھا۔

”ورلڈ ٹرانس کوریئر سروس۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”جو آدمی بنگلہ شیعہ کو ذیل کرتا ہے اس سے بات کر آؤ۔“ مورین تیز لہجے میں کہا۔

”ہو لڈ آن کریں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ڈونلڈ بول رہا ہوں۔“ چند لمحے بعد ایک اور آواز سنائی

”مسٹر ڈونلڈ۔ میں نے ساڈان کے لئے ایک پیکیٹ خود آکر آپ کے

پاس بک کرایا تھا۔ اس کا رسید نمبر ایٹ زیر و سیون تھری دن فور ہے
کیا وہ پیسٹ روانہ کر دیا گیا ہے یا نہیں؟..... مورین نے کہا۔

"مجھے یاد ہے کیونکہ ساڈان کے لئے آج ایک ہی پیسٹ بک کیا ہے
میں نے۔ ویسے ابھی پیسٹ موجود ہے۔ نصف گھنٹے بعد آفس سے ایئر
پورٹ بھیجا جائے گا کیونکہ ساڈان جانے والی فلائٹ اب سے تقریباً
تین گھنٹے بعد جانی ہے۔" ڈونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اے کہو کہ پیسٹ روک لے اور تم خود ابھی اور اسی وقت جا کہ
پیسٹ لے آؤ فوراً؟....." ریگی نے تیز لہجے میں کہا جبکہ مورین نے ریگی
کے بولتے ہی مائیک پر ہاتھ رکھ لیا تھا۔

"ہیلو مسٹر ڈونلڈ۔ ہم نے اس پیسٹ کو فوری طور پر واپس لینا چاہا
کیونکہ جس پارٹی کو یہ پیسٹ بھیجا جا رہا تھا وہ خود وہاں پہنچ گئی ہے۔
آپ اسے روانہ نہ کریں۔ میں آ رہی ہوں۔"..... مورین نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔ آپ رسید ساتھ لے آئیں۔
رسید کینسل کر کے پیسٹ آپ کو واپس دے سکتے ہیں۔ ویسے میں اس
روک لیتا ہوں۔"..... ڈونلڈ نے جواب دیا۔

"میں آ رہی ہوں۔"..... مورین نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"جاؤ فوراً پیسٹ لے آؤ۔ لیکن نگرانی کا خیال رکھنا۔" ریگی نے
لہجے میں کہا۔

"نگرانی مگر مادام....." مورین نے کچھ کہنا چاہا۔
"جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو چیلے....." ریگی نے اچھائی مٹاتے ہوئے

میں کہا اور مورین سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور پھر تیز تر قدم اٹھاتی دروازے
سے باہر نکل گئی۔ پھر اس کی واپسی تقریباً نصف گھنٹے بعد ہوئی۔ اس
کے ہاتھ میں پیسٹ موجود تھا۔

"کسی نے تعاقب تو نہیں کیا۔ نگرانی تو نہیں ہوئی۔"..... ریگی
نے جلدی سے مورین کے ہاتھ سے پیسٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں مادام۔ میں نے خاص طور پر احتیاط کی ہے مگر مادام میری
کچھ میں آپ کی یہ کارروائی نہیں آئی۔ آپ نے ایسا کیوں کیا۔ یہ نکل
جاتا تو زیادہ اچھا تھا۔"..... مورین نے کہا۔

"ہاں۔ اب پیسٹ واپس آ گیا ہے اس لئے میں تمہیں بتاتی ہوں کہ
میں نے اسے واپس کیوں لیا ہے۔ عمران انتہائی خطرناک مگر ذہین اور
فعال سیکرٹ ایجنٹ ہے۔ مجھ سے واقعی اس وقت حماقت ہو گئی تھی
کہ میں نے ایک نیا پیسٹ بنایا اور اس پر سترے سترے سے تپ لکھا۔

چونکہ ساڈان میں روڈ کا لفظ مستعمل نہیں ہے بلکہ اس کی جگہ لائن کا
لفظ استعمال کیا جاتا ہے اس لئے لاشعوری طور پر میں نے روڈ کی جگہ
لائن لکھ دیا اور الہربٹ کی جگہ رابرٹ۔ عمران یقیناً رسید پر روڈ کی جگہ
لائن لکھا دیکھ کر ہی چونکا ہو گا اس لئے فوراً ریڈ ایئرڈ کے دفتر میں پہنچ گیا
اب وہاں جانے کے بعد ظاہر ہے یہ بات سامنے آگئی ہوگی کہ یہ پیسٹ
وہ نہیں ہے جو عمران نے بھیجا ہے۔ اس امر کے سامنے آنے کے بعد
محالہ اس نے ذہن لڑانا ہے کہ اصل پیسٹ کہاں گیا اور لائن کے
لفظ کی وجہ سے اس کا ذہن میری طرف ہی متوجہ ہونا تھا۔ اس کے

..... مورین نے کہا۔

”ہاں“ ریگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس
ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھی اور اس نے میز پر موجود پیکٹ اٹھا کر
با طرف دیوار میں موجود الماری میں رکھ دیا اور الماری میں موجود
مشین پشل اٹھا کر اس نے اپنی جیکٹ میں رکھ لیا جبکہ مورین
دوران فون پر فرانک کو بلوانے میں مصروف رہی تھی۔ ریگی
وہ کرسی پر آکر بیٹھ گئی۔

”ابھی آ رہا ہے فرانک“ مورین نے کہا اور ریگی نے اشتباہ
فرمادیا۔

”تمہارے پاس کوئی ایسا ٹھکانہ ہے جس کے متعلق صرف
مے علاوہ اور کوئی نہ جانتا ہو۔ حق کہہ لوئیں بھی نہ جانتا
..... ریگی نے کہا۔

”میں نے اپنی عادت کے مطابق یہاں پہنچنے ہی حفظ ماتقدم
پر لوگر روڈ پر سرنگشری پلازہ میں ایک فلیٹ خرید لیا تھا اور
وہاں رہ بھی آئی ہوں“ مورین نے جواب دیا۔

”کی چابی لے لو اور میک اپ باکس بھی منگوا لو۔ ہم دونوں
فوری طور پر میک اپ کرنا ہے“ ریگی نے کہا۔

”ہم۔ یہ جگہ انتہائی محفوظ ہے“ مورین نے حیرت بھرے
کہا۔

ساتھ ساتھ اس نے سب سے پہلے کاکانہ میں موجود تمام گوریٹر سرسز
سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کسی سرسز سے ساڈان کے لئے تو پیکٹ بک
نہیں ہوا۔ اس پیکٹ نے ابھی تین گھنٹوں بعد کاکانہ سے روانہ ہونا تھا
اس لئے اس جیسا آدمی ایئر بورٹ کارگو سے بھی یہ پیکٹ واپس حاصل
کر لیتا اور ہم مطمئن بیٹھے رہ جاتے کہ ہمارا پیکٹ ساڈان پہنچ گیا ہو گا۔
میں نے اسی لئے یہ پیکٹ واپس منگوا لیا ہے تاکہ یہ اس کے ہاتھ نہ لگ
سکے“ ریگی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”آپ واقعی بہت گہری بات سوچتی ہیں مادام“ مورین نے
بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

”اب دوسری بات سنو۔ اب سب سے پہلے عمران نے اس ہسپتال
سے معلومات حاصل کرنی ہیں جہاں میں موجود تھی اور جب اسے
معلوم ہو گا کہ میں وہاں سے جا چکی ہوں تو پھر اس نے کاکانہ شہر میں
مجھے تلاش کرنا ہے اور اس کے آدمی یقیناً اس پیکٹ کی تلاش بھی کاکانہ
شہر سے باہر جانے والے تمام راستوں کی مکمل نگرانی کریں گے۔ اس
لئے ہمیں اس پیکٹ کو محفوظ رکھنے کے لئے کم از کم ایک ہفتہ بالکل
انڈر گراؤنڈ رہنا پڑے گا“ ریگی نے کہا۔

”تو ہم یہاں محفوظ ہیں مادام“ مورین نے کہا۔
”وہ تمہارا آدمی جو رافٹ کلب میں جونی بنا ہوا تھا وہ کہاں
ہے“ ریگی نے پوچھا۔

”ہمیں ہے۔ وہ واپس آ گیا تھا۔ اس کا نام فرانک ہے۔ بلو“
www.urdukorner.com

"جی"..... فرانک نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے وہ رنگی کی یہ بات والی بات نہ سمجھ سکا ہو۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور مورین اندر داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید میک اپ باکس تھا۔ وہ خاموشی سے آکر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گئی۔ میک اپ باکس اس نے ایک سائنڈ پر رکھ دیا۔

عمران نے ریڈیو سروس کے دفتر جا کر وہ نقلی پیٹک چیک کر لیا اور اب وہ یقیناً تمہاری تلاش میں ہو گا"..... رنگی نے فرانک کو مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ - وہ کیسے داماد - اسے کیسے شک پڑا"..... فرانک نے ہلکی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسے جھوڑو - یہ لمبی کہانی ہے اور میرے پاس اس وقت نہیں ہے تمہارا ہے اب اس نے تمہیں تلاش کرنا ہے"..... رنگی نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے تو تمہیں آکر جونی والا اسپیشل میک اپ ختم کر دیا ہے۔ وہ تمہیں کیسے تلاش کر سکے گا"..... فرانک نے کہا۔

"تم پیٹک لے کر جونی کے روپ میں پہلے یہاں آئے - پھر پیٹک کرانے کے بعد تم نے رسید رافت کو دی اور پھر دوبارہ جونی کے میک اپ میں یہاں آئے اور جونی رافت کا خاص آدمی تھا اور جونی کو اس کے لوگ اچھی طرح پہچانتے ہوں گے اس لئے یقیناً یہ معلوم ہو جائے گا کہ جونی رافت کلب سے نکل کر کہاں گیا اور نتیجہ یہ کہ وہ

نہیں جانتی"..... رنگی نے سخت لہجے میں کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلادیا اور اٹھ کر کمرے کی عقبی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ عقبی دروازہ کھلا اور فرانک اندر داخل ہوا۔

"تم مادام رنگی سے بات کرو۔ میں آ رہی ہوں"..... مورین نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور فرانک سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ مورین تیزی سے باہر نکل گئی۔

"میں میڈم"..... فرانک نے آگے بڑھ کر رنگی کو مودبانہ لہجے میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو"..... رنگی نے کہا اور فرانک خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ "تم نے پیٹک رافت کلب سے اڑا کر واقعی کارنامہ سرانجام دیا"..... فرانک - اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں انعام دیا جائے".....

نے کہا۔ "میں نے اپنا فرض ادا کیا تھا مادام"..... فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم شادی شدہ ہو"..... رنگی نے پوچھا۔ "نہیں مادام - میں نے یہ بکھیرا نہیں پایا۔ میں آزاد زندگی گزار رہا ہوں"..... فرانک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اچھا کیا - آدمی کو واقعی آزاد زندگی گزارنا چاہئے اور آزاد مومن

اس کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا۔ البتہ لباس وہی تھا۔ کمرے سے فرانک کی لاش لے جانی جا چکی تھی۔ البتہ مورین کمرے میں موجود تھی۔
 "اب تم بھی میک اپ کر لو اور تم نے لباس بھی تبدیل کرنا ہے کیونکہ تم اسی لباس میں کوریر سروس کے آفس جا چکی ہو"..... ریگی نے کمری پر بیٹھتے ہوئے مورین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ میڈم"..... مورین نے کہا اور عقبی کمرے کی طرف بڑھ گئی پھر تقریباً دو گھنٹے بعد اس کی واپسی ہوئی تو نہ صرف اس کا چہرہ اور سر کے بالوں کا رنگ اور ڈیزائن بدل چکا تھا بلکہ اس کا لباس بھی پہلے سے یکسر مختلف تھا۔

"گلد"۔ اب میری بات غور سے سنو۔ ہم نے اب خاموشی سے اس سرگشتری پلاڑے کے فلیٹ میں مقفل ہونا ہے اس طرح کہ سوائے ہم دونوں کے اور کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے"..... ریگی نے کہا۔

"ٹھیک ہے سلیے"..... مورین نے کہا۔

"کس چیز میں جاؤ گی"..... ریگی نے کہا۔

"کار میں اور کس پر جانا ہے"..... مورین نے اس طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اسے ریگی کے اس سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی۔
 -و-

"یہ دہی کار ہو گی جس میں تم مجھے ہسپتال سے یہاں لے آئی تھی اور اسی کار پر تم کوریر سروس کے دفتر گئی ہو گی"..... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سیدھے یہاں پہنچ جائیں گے"..... ریگی نے کہا تو فرانک کے ساتھ ساتھ مورین کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیلنے چلے گئے۔
 "لیکن مادام یہاں اگر وہ آئیں گے تو وہ مجھے تو نہ پہچان سکیں گے۔" فرانک نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"وہ عام لوگ نہیں ہیں۔ وہ جہارے قد و قامت سے ہمیں پہچان لیں گے اور تم اگر زندہ ان کے ہاتھ لگ گئے تو پھر مورین اور میں بھی سامنے آجائیں گی۔ اس طرح ساڈان کا یہ مشن ناکام ہو جائے گا۔"..... لے فرانک تجھے افسوس ہے کہ تمہیں ساڈان کے لئے قربانی دینی پڑے گی"..... ریگی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ فرانک کچھ سمجھتا۔ ریگی نے ہاتھ جیکٹ کی جیب سے باہر آیا اور اس کے ساتھ ہی مشین پشٹ کا فائرنگ اور پھر فرانک کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ مورین ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھی رہی۔ فرانک گولیاں کھا کر کمرے سمیت پیچھے جا کر اٹھا۔ جب اس کا تہمتا ہوا جسم ساکت ہو گیا تو ریگی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے مشین پشٹ واپس جیکٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

"مجبوری تھی مورین"..... ریگی نے مورین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو مورین نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"اس کی لاش یہاں سے اٹھوا کر کسی گز میں پھینکوا دو۔ میں مورین دوران میک اپ کر لوں"..... ریگی نے کہا اور میک اپ باکس اٹھا کر وہ عقبی کمرے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی

"میں میڈم"..... مورین نے کہا۔

"تو اسے نہیں پہنچے دو۔ ہمہاں سے کچھ دور پیدل جائیں گے اور پھر کسی ٹیکسی پر بیٹھ کر اس علاقے میں جائیں گے جہاں یہ فلیٹ موجود ہے۔ لیکن ٹیکسی ہم کافی پہلے چھوڑ دیں گے"..... رنگی نے کہا۔
 "اوہ۔ آپ حد درجہ احتیاط کر رہی ہیں میڈم"..... مورین نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اسی میں ہماری زندگی کی بقا اور ہماری کامیابی کا راز پوشیدہ ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ عمران کسی پہلو سے بھی ہمارا سراغ نہ لگا سکے۔ رنگی نے کہا اور مورین نے اثبات میں سر ہلادیا۔

"پھر تو آپ چاہیں گی کہ ہمہاں سے بھی کسی خفیہ راستے سے باہر جائیں"..... مورین نے کہا۔

"ہاں۔ لیکن تم فون پر لو نیس کو کہہ دو کہ ہم کسی پرائیویٹ جگہ پر شفٹ ہو رہی ہیں تاکہ وہ ہمیں اچانک غائب پا کر پریشان نہ ہو اور ہم وہاں سے اس سے صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ رکھیں گی تاکہ حالات سے آگاہی ہوتی رہے"..... رنگی نے کہا اور پھر اس الماری کے طرف بڑھ گئی جس میں اس نے میڈیٹوں والا پیکیٹ رکھا تھا۔ مورین سر ملاتی ہوئی فون سیٹ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

عمران۔ ٹائیگر اور رافت تینوں رافت کلب میں رافت کے دفتر میں موجود تھے۔ رافت نے کوئیر سروس کے دفتر سے کلب پہنچنے ہی فونی اور ہسپتال سے اس کار کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے حکامات اپنے آدمیوں کو دے دیئے تھے جس میں رنگی کو ہسپتال سے لے جایا گیا تھا لیکن ابھی تک کسی طرف سے بھی اطلاع نہ آئی تھی لیکن ہر چند کچھ بعد فون کی گھنٹی پہلی بار بج اٹھی اور رافت نے جھپٹ کر سہارا اٹھالیا۔

"میں۔ رافت سپیکنگ"..... رافت نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس۔ سپیکن بول رہا ہوں۔ ہم نے بڑی کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ن کار کا بھی پتہ چلا ہے جس میں رنگی کو ہسپتال سے لے آیا گیا تھا۔ لے آنے والی ایک نوجوان عورت تھی جس کا نام مورین بتایا گیا۔ اور اس کار کے مجھ ٹریس کر لیا گیا ہے۔ یہ کار سنٹرل روڈ کی ایک

رہائشی عمارت جیسے ستار ہاؤس کہا جاتا ہے۔ میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ جونی کے بارے میں جو معلومات ملی ہیں ان کے مطابق جونی کو بھی ستار ہاؤس میں دو تین بار آتے جاتے دیکھا گیا ہے اور یہ شواہد بھی ملے ہیں کہ وہ مورین نامی عورت اس کار میں اس عمارت میں کئی بار آتی جاتی دیکھی گئی ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس ستار ہاؤس کو ہائی ایس ویو ڈکٹافون سے چیک کر کے مجھے رپورٹ دو کہ اس کے اندر اس وقت کون کون موجود ہے اور وہاں کیسے انتظامات ہیں۔" رافٹ نے کہا۔

"ییس باس۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے او۔ کے کے الفاظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"رنگی بے حد ہوشیار اور فہم عورت ثابت ہو رہی ہے۔ اس نے جس طرح اس ورلڈ ٹرانس کو ریز سرسوس سے وہ پیکٹ واپس حاصل کیا ہے اس سے مجھے اندازہ ہو رہا ہے کہ اسے تلاش کرنا آسان نہ ہوگا۔"..... عمران نے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جائے گا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ وہ بھی اس عمارت میں موجود ہوگی کیونکہ انہیں تو تصور بھی نہ ہوگا کہ ہم انہیں اس طرح بھی ٹریس کر سکتے ہیں۔"..... رافٹ نے بڑے حسی لہجے میں کہا تو عمران طنزیہ انداز میں مسکرا دیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی اور رافٹ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ییس رافٹ سپیکنگ۔"..... رافٹ نے رسیور اٹھا کر بولے۔

"باس۔" میکن بول رہا ہوں۔ باس اس عمارت کے اندر چھ مرد موجود ہیں۔..... میکن نے جواب دیا۔

"عورت کوئی نہیں ہے۔ وہ مورین۔ وہ تو لازماً ہوگی۔" رافٹ نے چونک کر کہا۔

"نہیں باس۔ کوئی عورت وہاں موجود نہیں ہے۔ جبکہ وہ کار الٹی وہاں موجود ہے۔" میکن نے جواب دیا۔

"ان میں سے کسی آدمی کو اغوا کرؤ۔ اس سے پوچھ گچھ کرنی پڑے گی۔"..... عمران نے کہا۔

"سنو۔ ان میں سے جو انچارج ٹائپ کا آدمی نظر آئے اسے اغوا کر کے کلب کے بلیک روم میں پہنچا دو اور باقی افراد کو بے ہوش کر دو اور اگر وہ مزاحمت کریں تو بے شک گولیوں سے اڑا دیتا۔"..... رافٹ نے کہا۔

"ییس باس۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافٹ نے رسیور رکھ دیا۔

"کیا آپ کو چپلے سے اندازہ تھا کہ وہاں رنگی نہیں ہوگی۔ اس لئے آپ میری بات پر طنزیہ انداز میں مسکرائے تھے۔"..... رافٹ نے رسیور رکھ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم صرف زیر زمین دنیا میں کام کرتے ہو رافٹ۔ جبکہ سیکرٹ ایجنٹ کی سوچ اور ان کا طریقہ کار قطعی مختلف ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے یقین تھا کہ رنگی وہاں دستیاب نہ ہوگی وہ لامحالہ پیکٹ واپس

”میکمن۔ کس طرح اغوا کیا ہے اس آدمی کو۔ وہاں کیا حالات پیش آئے ہیں.....“ رافٹ نے پوچھا۔

”باس۔ میں نے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی تھی اس لئے وہاں موجود سب افراد بے ہوش ہو گئے تھے۔ پھر ہم اندر گئے۔ ایک آدمی کو ہوش دلایا اور اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے ایک دوسرے بے ہوش آدمی کے بارے میں بتایا کہ وہ یہاں کا انچارج ہے اس کا نام لوئیس بتایا گیا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان سب کا تعلق ساڈان حکومت کی ایک سرکاری تنظیم رگبی کرپ سے ہے۔ رگبی اور مورین پہلے اس عمارت میں موجود تھیں لیکن پھر اچانک کہیں چلی گئیں سہونکہ یہ سب سرکاری افراد تھے اس میں نے انہیں ہلاک کر دینا مناسب سمجھا۔ یہ لوگ بعد میں ہمارے لئے پریشانی پیدا کر سکتے تھے اور اس لوئیس کو میں یہاں لے آیا ہوں.....“ میکمن نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں آ رہا ہوں.....“ رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا عمران اٹھ کھڑا ہوا تو ٹائیگر بھی کھڑا ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ رافٹ کے ساتھ کلب کے تہہ خانے میں واقع بلیک روم میں پہنچ گئے۔ یہ کمرہ نارنگ روم کے انداز میں تیار کیا گیا تھا۔ وہاں فرش پر باقاعدہ راڈز والی کرسیاں بھی نصب تھیں۔ ان میں سے ایک کرسی پر ایک آدمی راڈز میں جکڑا ہوا بے ہوش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھکی ہوئی تھی جبکہ کمرے میں ایک آدمی موجود تھا جس کا تعارف رافٹ نے میکمن کے طور پر کر لیا۔

حاصل کر کے کسی خفیہ جگہ شفٹ ہو گئی ہوگی اور شاید اس عمارت میں رہنے والوں کو بھی اس کا علم نہ ہو.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اوہ۔ پھر اس کا سراغ کیسے لگایا جائے گا.....“ رافٹ نے چونک کر اور قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

”اس آدمی کو یہاں آنے دو۔ اسی سے ہی کوئی کلیو مل سکے گا۔“ عمران نے کہا اور رافٹ نے اشارت میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً چالیس منٹ کے انتظار کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی تو رافٹ نے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔ انٹرکام کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال کلب سے ہی کی جا رہی ہے۔

”لیس.....“ رافٹ نے تھکنا لہجے میں کہا۔

”میکمن ایک آدمی کو لے کر بلیک روم میں پہنچ گیا ہے باس۔“

دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”میکمن سے میری بات کراؤ.....“ رافٹ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو رافٹ نے ایک بار پھر انٹرکام کا رسیور اٹھالیا۔

”لیس.....“ رافٹ نے کہا۔

”میکمن سے بات کیجئے باس.....“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیس باس۔ میں میکمن بول رہا ہوں.....“ دوسری لمحے رسیور

سے میکمن کی آواز سنائی دی۔

تم نے اس عمارت کی تلاشی بھی لے لی تھی..... عمران نے
میکسن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
"نہیں جناب۔ اس کا مجھے حکم ہی نہیں دیا گیا تھا"..... میکسن
نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اے ہوش میں لے آؤ..... عمران نے کہا اور میکسن نے جیب
سے ایک نیلے رنگ کی چھوٹی سی مگر لمبی گردن والی شیشی نکالی۔ اس کا
ڈھکن ہٹایا اور اس کا دبانہ اس نے بے ہوش آدمی کی ناک سے لگا دیا۔
چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے
شیشی واپس جیب میں ڈال لی اور تھوڑی دیر بعد ہی اس بے ہوش آدمی
کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"جہار نام لوئیس ہے اور جہار تعلق رنگی گروپ سے ہے۔"
عمران نے اس کی آنکھیں کھلتے ہی اس سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں
کہا اور لوئیس کے جسم نے عمران کی آواز سن کر ایک تھکا سکا کیا اور
پھر اس کی دھندلی آنکھوں میں جھمک نمودار ہو گئی۔ وہ پوری طرح
ہوش میں آ گیا تھا لیکن اس کے چہرے پر شدید حسرت کے تاثرات
نمایاں تھے۔ وہ بڑے حیرت بھرے انداز میں گردن گھما کر ادھر ادھر
دیکھ رہا تھا۔

"تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا"..... عمران نے غراتے
ہوئے کہا۔

"تم کون ہو اور میں کہاں ہوں..... لوئیس نے اس کی بات کا

جواب دینے کی بجائے التماس کر دیا۔

"میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔" عمران نے
جواب دیا تو لوئیس واضح طور پر چونک پڑا۔
"مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے اور میرا تم سے کیا تعلق ہے۔" لوئیس
نے کہا۔

"سنو لوئیس۔ مجھے معلوم ہے کہ جہار اساذان کی سرکاری پجنسی
سے تعلق ہے اس لئے تم تربیت یافتہ اور منظم ہوئے سیکرٹ ایجنٹ
ہو۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم پر ایسا تشدد نہ کیا جائے جیسے کہ عام
مجرموں سے کیا جاتا ہے۔ تم صرف مجھے رنگی کے متعلق بتا دو کہ وہ
کہاں ہے اور وہ پیکیٹ جس میں میزائل موجود تھے اور جسے ورنڈ ٹرانس
کو ریٹر سروس سے واپس منگوا یا گیا تھا وہ کہاں ہے..... عمران نے
سرد لہجے میں کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ میں اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ یہ
درست ہے کہ مادام رنگی نے وہ پیکیٹ مادام مورین کے ذریعے کو ریٹر
سروس آفس سے واپس منگوا لیا تھا لیکن مجرورہ دونوں اس پیکیٹ سمیت
اس عمارت کے خفیہ راستے سے چلی گئیں۔ انہوں نے مجھے بھی نہیں
بتایا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں..... لوئیس نے جواب دیا۔

"جانے سے پہلے انہوں نے تم سے کچھ کہا تھا..... عمران نے
پوچھا۔

"ہاں۔ انہوں نے انٹرکام پر صرف اتنا کہا تھا کہ وہ کسی خفیہ

”شارفی گروپ اور ریگی گروپ دونوں علیحدہ گروپ ہیں۔“ عمران نے چونک کر کہا۔

”ہاں“..... لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مورین یا شارٹی نے جہاں آکر کون کون سی عمارتیں حاصل کی
تھیں..... عمران نے پوچھا۔

”شارفی یا مادام مورین کو علم ہوگا۔ یہ سارے کام وہ خود کرتے
لوئیس نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا
کہ لوئیس جو کچھ کہہ رہا ہے درست کہہ رہا ہے۔

”رہیگی نے کوریئر سروس سے یہ پیکیٹ کیوں واپس منگوا یا تھا۔
اسے کیا خطرہ درپیش تھا؟..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے اس سلسلے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے۔..... لوئیس نے جواب دیا اور عمران خاموش ہو گیا۔ پھر تقریباً بیستیس جالیں منٹوں بعد میکین واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید انداز کا ہسٹڈ فریکوئسی ٹرانسمیٹر تھا۔

”کون سے کوڑے ہوئے تھے جہارے اور رنگی یا مورین کے
اور میان..... عمران نے لوئیس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”کوڑہ نہیں کوئی کوڑٹے نہیں ہوئے“..... لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آؤ رافت“..... عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے رافت سے مخاطب ہو کر کہا۔

پوائنٹ پر جا رہی ہیں۔ وہ کار بھی لے کر نہیں گئیں..... لوئیس نے جواب دیا۔

”راہلے کے بارے میں کیا کہا تھا انہوں نے؟..... عمران نے
 پوچھا۔

”انہوں نے کہا تھا کہ وہ رابطہ بھی سپیشل ٹرانسمیٹر پر رکھیں گی۔“
لوئیس نے جواب دیا۔

”سپیشل ٹراسمیٹر کا مطلب ہے کہ فکسڈ فریکوئنسی کا ٹراسمیٹر۔“
عمران نے چونک کر کہا۔

"ہاں..... لوئیس نے جواب دیا۔
"وہ کہاں ہے۔ میرا مطلب ہے اس عمارت میں وہ ٹرانسمیٹر کہاں

موجود ہے۔..... عمران نے پوچھا۔
"میرے آفس میں موجود میز کی سب سے نچلی دراز میں ہے۔"

لوئیس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "میکمن۔ جا کر یہ ٹرانسمیٹر لے آؤ۔ عمران نے میکمن سے مخاطب

ہو کر کہا اور میکمن سر ملاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔
 دیکھو لو نہیں۔ تم اس عمارت کے انہارج ہو اور اس لحاظ سے

یقیناً تم رگی کے نمبر ٹو ہو گئے۔"..... عمران نے کہا۔

اصل باس شارٹی تھا جو ہلاک ہو گیا تو اس کی جگہ مورین نے لے لی۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

”آؤ والٹر۔ یہ کاغذ لو۔ اس پر ایک مشین کا نام لکھا ہوا ہے۔ تم ایسے معاملات کے باہر ہو۔ میں یہ مشین جلد از جلد اپنے دفتر میں دیکھنا چاہتا ہوں۔“ رافٹ نے وہ کاغذ والٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا جس پر عمران نے مشین کا نام لکھا تھا۔

”ایس۔ دی۔ فریکوئنسی چمیکر۔ اودہ باس۔ یہ مشین تو ہمارے پاس بھی موجود ہے۔“ والٹر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”نچر لے آؤ۔ جلدی کرو۔“ رافٹ نے کہا تو والٹر سر ملاتا ہوا واپس چلا گیا۔

”تمہیں معلوم نہیں تھا اس کے متعلق۔“ عمران نے حیرت بھرے انداز میں رافٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”میں تو بس یہیں دفتر میں ہی بیٹھا رہتا ہوں۔ خود کسی کام میں جھہ نہیں لیتا۔ سارا دھندہ یہ لوگ ہی کرتے ہیں۔“ رافٹ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ملادیا۔

”نقشے کا کیا ہو گا۔“ عمران نے چند لمحوں بعد پوچھا۔

”وہ جہاں میرے دفتر میں موجود ہے۔“ رافٹ نے کہا اور انھیں ہر ایک سائٹ میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں موجود ایک رول شدہ نقشہ اٹھا کر وہ واپس پلٹا اور نقشہ عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے نقشہ کھولا اور اس پر تھک لیا۔ تھوڑی دیر بعد والٹر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک بڑا سا ڈبہ بنا

”اس کا کیا کرنا ہے۔“ رافٹ نے لوٹنے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”ابھی اسے جہاں اسی طرح رہنے دو۔“ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بلیک روم سے باہر آگیا۔ رافٹ اور ٹانگیر اس کے پیچھے باہر آگئے تھے۔ ان کے پیچھے میکین بھی باہر آگیا۔ اور اس نے دروازہ بند کر دیا۔

”میکین۔ تم ہمیں رکو۔“ رافٹ نے میکین سے مخاطب ہو کر کہا اور میکین نے اثبات میں سر ملادیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس دفتر میں آگئے۔

”کاکا نے کا تفصیلی نقشہ چاہئے اور ایک مشین۔“ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”مشین۔ کون سی مشین۔“ رافٹ نے چونک کر پوچھا۔

”کاغذ دو میں لکھ دیتا ہوں جہاں مارکیٹ سے مل جائے گی۔“

”سنگھ اسے عام استعمال کرتے ہیں۔“ عمران نے کہا تو رافٹ نے ایک کاغذ اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے قلمدان سے بال پوائنٹ نکالا اور کاغذ پر مشین کا نام لکھ کر رافٹ کی طرف بڑھا دیا۔

رافٹ نے انٹرکام کار سیور اٹھا لیا اور دو بٹن پر پریس کر دیئے۔

”والٹر بول رہا ہوں باس۔“ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میرے دفتر میں آؤ فوراً۔“ رافٹ نے کہا اور سیور رکھ دیا۔

مشین موجود تھی۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔" عمران نے مشین کو دیکھتے ہوئے کہا اور والٹر سہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ٹائیگر۔ دروازہ اندر سے لاک کر دو۔" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور ٹائیگر نے اٹھ کر دروازہ اندر سے لاک کر دیا۔

"اس مشین کا پلگ ساکٹ میں لگاؤ۔" عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اس کی ہدایت کی تعمیل کر دی۔ عمران نے مشین کی دوسری سائیڈ میں موجود تار سے منسلک ایک پن فکسڈ فریکوئنسی کے اس ٹرانسمیٹر میں موجود ایک باریک سے سوراخ میں نصب کر دی اور پھر مشین کے بن دبا دیے۔ مشین کے ڈائل روشن ہو گئے۔

"اب کوئی نہیں بولے گا۔" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر کا بن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ لوئیس کالنگ۔ اور۔" عمران نے لوئیس کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ییس۔ مورین اٹنڈنگ یو۔ کیوں کال کی ہے۔ اور۔" جھوٹوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مادام۔ یہاں رافٹ کلب کا ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا کہ جونی کو یہاں آتے دیکھا گیا ہے اور وہ جونی کے بارے میں معلوم کرنے آیا ہے میں نے اسے مطمئن کر کے بھیج دیا ہے کہ یہاں کوئی جونی نہیں آیا ہے اور نہ ہم کسی جونی کو جلتے ہیں۔ وہ چلا گیا۔ لیکن مادام۔ اب عمارت

کی نگرانی ہو رہی ہے۔ اس لئے میں نے کال کیا ہے کہ آپ کا کیا حکم ہے۔ کیا نگرانی کرنے والوں کو ختم کر دیا جائے۔ اور۔" عمران نے کہا۔

"ہیلو لوئیس۔ میں ریگی بول رہی ہوں۔ جو آدمی رافٹ کلب سے آیا تھا اس کا قد و قامت کیا تھا۔ اور۔" اس باریگی کی آواز سنائی دی اور عمران نے ویسے ہی عام سے قد و قامت کی تفصیلات بتا دیں۔

"ہوں۔ ٹھیک ہے۔ کسی کارروائی کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم سب نارمل رہو گے البتہ ایکریمین ہسپتال میں موجود ولسن لکھ کر دو کہ وہ پوری طرح ہوشیار ہے۔ عمران لازماً ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کرے گا اور ہسپتال میں وہ اپنے ساتھیوں سے لاملہ لکھیلی بات کرے گا۔ اس طرح ہمیں اس کے بارے میں معلومات لیا جائیں گی۔ اور۔" ریگی نے کہا۔

"ییس مادام۔ اور۔" عمران نے کہا۔

"اور اینڈ آل۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے انٹرمیٹرف کر دیا اور پھر وہ مشین کے مختلف ڈائلوں کی طرف متوجہ ہو گیا جن پر مختلف ہندسے نظر آ رہے تھے۔ عمران نے قلم لے کر میز پر لیٹے ہوئے نقشے پر ڈائلوں پر موجود ان ہندسوں کو مختلف سمتوں میں متاثر شروع کر دیا۔

"کوئی بڑا سا کاغذ دو اور کھولیز بھی۔ اب لمبا حساب کتاب کرنا ہے۔" عمران نے رافٹ سے کہا اور رافٹ نے میز کی دراز سے

"رافٹ بول رہا ہوں۔" منجر ہاسٹن سے بات کر اؤ۔" رافٹ نے حکیمانہ لہجے میں کہا۔
 "اؤہ یس سر۔ ہولڈ کیجئے۔" اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ سخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔
 "ہیلو سر۔ میں ہاسٹن بول رہا ہوں۔ حکم فرمائیے۔" چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔ اس کا لہجہ بھی بے حد مؤدبانہ تھا۔
 "ہاسٹن۔ کیا تمہارے کمرے میں کوئی اور موجود ہے؟" رافٹ نے کہا۔

"کمرے میں۔ نہیں سر۔ میں اکیلا ہوں۔" ہاسٹن کی حریت پوری آواز سنائی دی۔

"تو سنو۔ دو عورتیں سپر گلڈری پلازہ کے کسی فلیٹ میں موجود ہیں۔ فلیٹ تو انہوں نے شاید پہلے لیا ہو لیکن وہ وہاں شفٹ آج ہی وئی ہیں۔ مجھے اس فلیٹ کا نمبر چاہیے اور اس بات چیت کا علم بھی می کو نہیں ہونا چاہیے۔" رافٹ نے کہا۔
 "باس مجھے تو معلوم نہیں ہو سکتا۔ البتہ اگر آپ اجازت دیں تو میں مختلف منزلوں کے کپڑے معلوم کر کے بتا سکتا ہوں۔" ہاسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں وہاں جانا ہو گا۔" عمران نے آہستہ سے کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ میں وہاں آ رہا ہوں لیکن ابھی تم نے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی اور نہ کال کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔" رافٹ

ایک سفید کاغذ اور ساتھ ہی کھولیا ہوا کمال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔ پھر عمران نے نقشے کو دیکھ کر کاغذ پر ہند سے لکھے اور انہیں کھولیں۔
 مدد سے ضرب تقسیم۔ تفریق اور جمع کرنا شروع کر دیا۔ کافی در تک اس کام میں مشغول رہا۔ پھر اس نے اس کاغذ پر لکھے ہوئے مختلف ہند سے دیکھ دیکھ کر ایک بار پھر نقشے پر نشانات لگانے شروع کر دیے اس کے بعد اس نے ان نشانات کو آپس میں ملانا شروع کر دیا۔ ساری لکیریں ایک نقطے پر آ کر ایک دوسرے کو کاٹ رہی تھیں اور عمران نے نقطے پر جھک گیا۔

"سوگر روڈ۔ سپر گلڈری پلازہ۔" عمران نے نقشے کو پتہ ہوئے کہا۔

"سپر گلڈری پلازہ۔ ہاں ہے اور میری ہی ملکیت ہے۔" رافٹ نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
 "تو پھر رہی اور مورین اسی پلازہ کے کسی فلیٹ میں ہیں۔ کسی فلیٹ میں ہیں اب یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے لیکن انہیں کسی حرم معمولی سا شک بھی نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ یہ دونوں چکنی چھلی کی طرح ہاتھ سے نکل جائیں گی۔" عمران نے کہا۔

"میں ابھی معلوم کرتا ہوں۔" رافٹ نے کہا اور مزید سوچا۔
 فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیے۔
 "سپر گلڈری پلازہ۔" رابطہ قائم ہوتے ہی فون کے لاؤڈ۔
 ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

نے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور رافت نے رسیور رکھ دیا۔

"اب ہمیں پرمیک اپ کرنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے ریگی نے وہاں نگرانی کے لئے کوئی آدمی چھوڑا ہو"..... عمران نے کہا۔
"ٹھیک ہے جیسے آپ کہیں"..... رافت نے کہا۔

"آؤ ٹائیگر۔ عقبی کمرے میں ماسک میک اپ کر لیں۔ وہ جلدی ہو گا"..... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ دونوں عقبی کمرے میں گئے جہاں میک اپ باکس موجود تھا۔

"میں بھی کروں میک اپ"..... رافت نے ان کے پیچھے اندر آتے ہوئے کہا۔

"لیکن وہ جہاز آدمی ہمیں کیسے پہچانے گا"..... عمران نے کہا۔
"میں اسے پہلے فون کر دوں گا"..... رافت نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں فارغ ہو کر کر دیتا ہوں جہاز میک اپ"۔
عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں ایکریمیں میک اپ سمیت رافت کی کار میں سوار ہو کر سپر لکٹری پلازہ کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"سپر لکٹری پلازہ آٹھ منزلہ عمارت تھی۔ پارکنگ میں کار روم کر وہ تینوں نیچے اترے اور رافت کی رہائش گاہ پر آئے۔

طرف بڑھتے چلے گئے۔ دفتر میں میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"ہاسٹن۔ میں رافت ہوں"..... رافت نے اندر داخل ہوتے ہی کہا تو ادھیڑ عمر آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آپ۔ آپ۔ اودھ اچھا۔ تشریف رکھیں"..... وہ شخص حیرت کا اظہار کرتے کرتے سنبھل گیا کیونکہ رافت نے کلب سے روانگی سے پہلے اسے فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ میک اپ میں اس کے پاس آ رہا ہے۔

"ایسا کر دو کہ ایک ایک کر کے ہر سنواری کپڑ کو کہاں بلاؤ"۔ اس بار عمران نے ہاسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جواب۔ اب اس کی ضرورت نہیں۔ میں نے تمام منزلوں کا ریکارڈ منگوا کر چیک کر لیا ہے کیونکہ ہم اس کا باقاعدہ ریکارڈ رکھتے ہیں کہ کون سی منزل میں کون کون سا فلیٹ بند رہا اور کون کون سا آباد ہے۔ روزانہ رپورٹ لکھی جاتی ہے اور آج کی رپورٹ جواب تک لکھی گئی ہے اس کے مطابق تین منزلوں کے آٹھ فلیٹس آج آباد ہوئے ہیں اس پر میں نے فون پر تینوں منزلوں کے کپیرز سے سرسری سی پوچھ چچ کی ہے تو جو تھی منزل کے کپیر کیڈنے بتایا ہے کہ جو تھی منزل کے فلیٹ نمبر تین سو ایک جو کسی مس جنیڈا کے نام پر بک ہے۔ میں دو ایکریمیں عورتیں آج آئی ہیں اور آپ نے بھی دو عورتوں کی ہی بات کی تھی اس لئے مجھے یقین ہے کہ یہی آپ کا مطلوبہ فلیٹ ہے"۔ میجر

ہاسٹن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیڈ کو بلاؤ تمہارا۔“ رافت نے کہا اور ہاسٹن نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک نمبر پر ریس کر دیا۔

”کیڈ۔ فوراً میں آؤں۔“ منیجر نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک دہلا پٹلا سانو جوان اندر داخل ہوا۔ اس نے ایک نظر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا پھر ہاسٹن کو سلام کر کے مؤدبانہ انداز میں میری سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

”کیڈ۔ ہمارا تعلق خفیہ سیکورٹی ہے۔“ فلیٹ نمبر تین سو ایک میں موجود دو عورتیں آج آئی ہیں۔ ان میں مس جنیڈا بھی شامل تھی۔ عمران نے کیڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”کیڈ نے جواب دینے کی بجائے منیجر ہاسٹن کی طرف دیکھا جیسے اس سے اجازت طلب کر رہا ہو۔“

”جو یہ پوچھیں۔ ان کا درست جواب دو۔“ منیجر ہاسٹن نے تحکماء لے کر کہا۔

”نہیں جناب۔ مس جنیڈا ان میں شامل نہیں تھی لیکن وہ مس جنیڈا سے چابی اور ٹوکن لے کر آئی تھیں۔ اس لئے ظاہر ہے میں کوئی اعتراض نہ کر سکتا تھا۔“ کیڈ نے جواب دیا۔

”اب بھی وہ اندر ہیں یا نہیں؟“ عمران نے پوچھا۔

”جی اندر ہیں۔ وہ جب سے آئی ہیں اندر ہی ہیں۔ انہوں نے کھانا اور شراب بھی اندر ہی منگوائی تھی۔“ کیڈ نے جواب دیا۔

”ان کے ساتھ کتنا سامان تھا؟“ عمران نے پوچھا۔

”جی کوئی سامان نہ تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھیں۔“ کیڈ نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ رافت بھی بے اختیار چونک پڑا۔

”کوئی پیکیٹ وغیرہ؟“ عمران نے ہونٹ چھینچھتے ہوئے کہا۔

”نہیں جناب۔ میں نے خود انہیں کمرہ کھول کر اندر پہنچایا تھا۔ وہ قطعی خالی ہاتھ تھیں۔“ کیڈ نے اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیا۔

”او۔ کے۔ آؤ ہمارے ساتھ۔“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو رافت اور ناٹیکر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”میں ساتھ آؤں جناب۔“ منیجر ہاسٹن نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔“ عمران نے جواب دیا اور پھر وہ کیڈ کے ساتھ دفتر سے باہر آئے اور پھر لفٹ کے ذریعے چند منٹ بعد وہ جو تھی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر تین سو ایک کا دروازہ بند تھا البتہ باہر لگی ہوئی پلیٹ پر مس جنیڈا کے نام کا کارڈ لگا ہوا تھا۔

”میں دروازہ کھلواتا ہوں جناب۔“ کیڈ نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ۔“ عمران نے کیڈ کا بازو پکڑ کر اسے ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک جھونسا پیکیٹ نکالا۔ اسے کھول کر اس کے اندر سے ایک آلہ نکالا جو ایک باریک ٹنگی اور اس کے پیچھے رز کے غبارے پر مشتمل تھا۔ عمران نے خالی پیکیٹ

ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا اور پھر ٹنگی کو اس نے کی ہول کے سوراخ میں ایڈجسٹ کیا اور غبارے کو ہاتھ سے زور زور سے دبانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں تک ایسا کرنے کے بعد اس نے ٹنگی کو باہر نکالا اور پھر اسے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

”جواب۔ یہ آپ نے“..... کیڑ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”خاموش رہو“..... عمران نے اسے ڈانٹتے ہوئے کہا تو کیڑ ہو نہٹ بھیج کر خاموش ہو گیا۔

”اب نیچر کو بلا لاؤ“..... عمران نے چند لمحوں بعد کیڑ سے مخاطب ہو کر کہا تو کیڑ سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور واپس لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

”اس کا کوئی ایرجنسی ڈور ہو گا۔ اسے کھلوانا پڑے گا کیونکہ دروازے کو اندر سے لازماً زنجیر لگی ہوئی ہو گی“..... عمران نے رافٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں ہے عمران صاحب اور اس کی چابی نیچر کے پاس ہو گی۔ میں اسے فون کر کے کہتا ہوں کہ وہ چابی ساتھ لے آئے“..... رافٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے اسی طرف کو مڑ گیا جدھر لفٹ کے ساتھ ایک سائیڈ پر ایک چھوٹی سی میز کر سی پڑی ہوئی تھی اور میز پر ایک انٹرکام سیٹ موجود تھا۔ ابھی رافٹ وہاں تک پہنچا ہی تھا کہ لفٹ کا دروازہ کھلا اور نیچر ہاسٹن کیڑ کے ساتھ باہر آ گیا۔

”ہاسٹن۔ ایرجنسی ڈور کی چابی ہو گی تمہارے پاس“..... رافٹ

نے ہاسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیڑ کے پاس ہے۔ میں نے اسے آپ کے متعلق بتا دیا ہے۔ یہ بے حد پریشان ہو رہا تھا“..... ہاسٹن نے مسکراتے ہوئے کہا تو رافٹ نے اثبات میں سر ہلادیا جبکہ کیڑ نے انتہائی مودبانہ انداز میں رافٹ کو سلام کیا۔

”جواب مجھے معلوم نہ تھا“..... کیڑ نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔
 ”کوئی بات نہیں کیڑ۔ یہ دونوں عورتیں بین الاقوامی مجرم ہیں اس لئے ہمیں یہ روپ دھارنا پڑا ہے۔ انہیں گیس کی مدد سے بے ہوش کر دیا گیا ہے لیکن دروازے کو اندر سے زنجیر لگی ہوئی ہو گی اس لئے تم ایرجنسی ڈور کھولو تاکہ اس کے ذریعے ہم اندر جا سکیں۔“
 رافٹ نے کیڑ کو کھٹکتا ہوئے کہا۔

”یس سر۔ آئیے سر“..... کیڑ نے کہا اور راہداری کے آخری حصے کی طرف چل پڑا۔ رافٹ اور نیچر ہاسٹن کے ساتھ ساتھ عمران اور ٹائیگر بھی اس کے عقب میں چلتے ہوئے آخری حصے میں پہنچے تو کیڑ نے سب سے آخر میں موجود ایک دروازے کو ناب گھما کر کھولا اور اندر داخل ہوا۔ یہ ایک راہداری تھی جو آخر میں جا کر گھوم جاتی تھی۔ جب عمران اور اس کے ساتھی اس راہداری کے آخر میں جا کر مڑے تو وہاں چھت نصف بلندی پر تھی۔ یہ ایرجنسی دے تھا اور وہاں ہر فلیٹ میں ایرجنسی داخلے کے لئے دروازے موجود تھے۔ فلیٹ نمبر تین سو ایک کے دروازے پر پہنچ کر کیڑ رک گیا اور اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر

چابیوں کا ایک گٹھا نکالا اس میں سے ایک چابی منتخب کی اور پھر دروازے میں موجود کی بول میں ڈال کر اس نے اسے گھمایا تو کلک کی آواز کے ساتھ ہی تالا کھل گیا۔

”اندر ابھی تک گیس کے اثرات تو موجود ہوں گے۔“ رافٹ نے پوچھا۔

”نہیں۔ وہ صرف تین منٹ تک رہتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور رافٹ نے کیڑ کو دروازہ کھولنے کا اشارہ کیا اور پھر سب سے پہلے عمران اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے باقی افراد داخل ہوئے لیکن دوسرے لمحے عمران کا ذہن یہ دیکھ کر بھک سے اڑ گیا کہ فلیٹ میں صرف ایک عورت بے ہوش پڑی تھی۔ دوسری غائب تھی اور بیرونی دروازہ بھی کھلا ہوا تھا جس سے عمران نے بے ہوشی کی گیس اندر پھپک کی تھی۔

”اوہ۔ اوہ۔ یقیناً یہ مورین ہوگی۔ رنگی نکل گئی۔“ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”کیڑ۔ میرے ساتھ آؤ۔ تم نے انہیں دیکھا ہوا ہے۔“ عمران نے باہر نکلے ہوئے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا وہ باہر راہداری میں گیا۔ لیکن راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ کیڑ اور ٹانگیر دونوں ہی عمران کے پیچھے باہر آگئے تھے اور پھر عمران نے کیڑ اور ٹانگیر کے ساتھ بیرونی صحنہ اچھی طرح چیک کر لیا لیکن رنگی کا کہیں سراغ نہ مل سکا۔

”یہ عورت تو واقعی حد درجہ تیز ہے۔“ ٹانگیر نے حیرت

مجرے لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ اس کی تیزی اور ذہانت کا تو اب مجھے بھی قائل ہونا پڑ گیا ہے۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے یہ دوبارہ اسی شمار ہاؤس میں گئی ہو۔“ ٹانگیر نے کہا۔ وہ اب واپس اسی فلیٹ کی طرف جا رہے تھے جہاں مورین موجود تھی۔ کیڑ بھی ان کے ساتھ تھا۔

”مٹی وہ۔“ فلیٹ کے دروازے کے باہر راہداری میں کھڑے ہوئے رافٹ نے انہیں واپس آتے دیکھ کر بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

”نہیں۔ وہ نکل گئی ہے اور اب اسے ٹریس کرنا خاصا مشکل ہو جائے گا۔“ عمران نے کہا۔

”کیڑ۔ تم اس دوسری عورت کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ۔ میں کلب فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ میرے آدمی لازماً اسے ٹریس کر لیں گے۔“ رافٹ نے کیڑ سے مخاطب ہو کر کہا اور کیڑ نے تیزی سے حلیہ اور ساتھ ہی رنگی کے لباس کی تفصیلات بھی بتا دیں اور رافٹ تیز تیز قدم اٹھاتا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ عمران فلیٹ کے اندر گیا جہاں نیجر ہاسٹن موجود تھا۔ اس کے ہجرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”آپ جانیں آفس اور کیڑ۔ تم بھی ڈیوٹی پر جاؤ۔ اب اس مورین سے ہم پوچھ گچھ کر لیں گے۔“ عمران نے نیجر اور کیڑ سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر جھکائے خاموشی سے چلتے ہوئے فلیٹ سے باہر

لجے میں کہا۔
 "نائیگر۔ یہ عورت ضرورت سے زیادہ ہوشیار بن رہی ہے۔"

عمران نے ساتھ کھڑے نائیگر سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "سنو مورین۔ لباس جو کچھ پوچھ رہے ہیں اس کا جواب دے دو ورنہ
 جہادی ایک بھی بڑی سلامت نہ رہے گی۔" نائیگر نے ایک قدم
 آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جب میں کسی ریگی کو جانتی ہی نہیں تو۔۔۔۔۔۔ مورین نے منہ
 بناتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک تیز چیخ
 نکلی اور وہ اچھل کر صوفے پر گری اور پھر پلٹ کر قالین پر آگری۔

"اب جواب دو گی تم۔" نائیگر نے جھک کر اسے بازو سے پکڑ
 کر ایک جھٹکے سے دوبارہ صوفے پر پھینکے ہوئے کہا لیکن مورین کا جسم
 صوفے پر بری طرح پھرنے لگا اور پھر ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔
 نائیگر نے اچانک انگلی اس کی دائیں آنکھ میں تیر کی طرح گھونپ دی
 تھی۔

"ہوش میں لے آؤ اسے۔" عمران نے غزاتے ہوئے کہا تو نائیگر
 نے ایک لمحے کے لئے خون میں تھری ہوئی انگلی اس کے لباس سے
 صاف کی اور پھر دوسرے ہاتھ سے اسے بازو سے سیدھا کرتے ہوئے
 اس کے چہرے پر زور دار تھپ مارنا شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد ہی
 مورین زور دار انداز میں چیختی ہوئی ہوش میں آگئی۔ اس کا چہرہ ایک
 آنکھ ختم ہو جانے اور اس سے نکلنے والے خون سے انتہائی بد صورت نظر

نکل گئے۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر نائیگر کی
 طرف بڑھادی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ نائیگر۔ گو مجھے معلوم ہے کہ اسے یہ معلوم
 نہ ہو گا کہ ریگی کہاں گئی ہے لیکن پھر بھی شاید یہ کسی اور اڈے کے
 بارے میں بتا سکے۔" عمران نے کہا اور نائیگر نے سر ملاتے ہوئے
 جھک کر صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی مورین کی ناک سے شیشی کا
 ڈھکن ہٹا کر اس کا دہانہ لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور
 اس کا ڈھکن لگا کر شیشی جیب میں ڈال لی۔ چند لمحوں بعد ہی مورین
 کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس کی
 آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن آنکھوں میں دھند کا غلبہ تھا۔

"اٹھ کر بیٹھ جاؤ مورین۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا تو
 مورین کے جسم کو یقیناً ایک جھٹکا سا لگا اور وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس
 کی آنکھوں میں چھائی ہوئی دھند دور ہو گئی تھی۔

"تم۔ تم کون ہو اور یہ۔ یہ مجھے کیا ہو گیا تھا۔" مورین نے
 انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سیرانام علی عمران ہے۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
 "تم۔ تم سمجھاں۔ یہ۔ یہ جگہ تو۔" مورین نے بوکھلائے
 ہوئے لہجے میں کہا۔

"ریگی کہاں ہے۔" عمران نے اسی طرح غزاتے ہوئے پوچھا۔
 "ریگی۔ کون ریگی۔" مورین نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے

"میں نے اس کی گردن توڑ دی ہے"..... چند لمحوں بعد مانیگر نے بیرونی کمرے میں آتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا پھر وہ دونوں فلیٹ سے نکل کر راہداری میں پہنچے ہی تھے کہ رافت تیز تیز اقدم اٹھا تا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"میں نے رگبی کا حلیہ بتا کر اپنے سارے گروپ کو شہر میں پھیلا دیا ہے۔ جلد اس کا پتہ لگ جائے گا"..... رافت نے کہا۔

"میزائلوں والا ہیٹ مورین کے کہنے کے مطابق رگبی نے بس ٹرینٹیل کے لاکر میں رکھ دیا ہے۔ وہ لا محالہ جہاں سے پہلے وہاں جائے گی کیونکہ اسے معلوم ہے کہ ہم لوگ مورین سے اس بارے میں معلومات حاصل کر لیں گے"..... عمران نے رافت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اڈہ آئیے۔ بس ٹرینٹیل کے لاکر روم کا انچارج میرا اپنا آدمی ہے۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"..... رافت نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر مینجر کے دفتر میں پہنچ گئے۔ رافت نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ انچارج لاکر روم بس ٹرینٹیل..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"لاڈ سے بات کرو۔ میں رافت بول رہا ہوں"..... رافت نے لہجے میں کہا۔

آنے لگ گیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"بولو ورنہ اس بار دوسری آنکھ بھی نکال دوں گا"۔ مانیگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"وہ۔ وہ باہر والے کمرے میں تھی۔ جب میں اچانک بے ہوش ہو گئی تھی"..... مورین نے رک رک کر اور کرہستے ہوئے جواب دیا "جہاں آتے ہوئے تم نے میزائلوں والا ہیٹ کہاں رکھا تھا۔"

عمران نے پوچھا۔

"بس ٹرینٹیل لاکر میں"..... چند لمحوں خاموش رہنے کے بعد مورین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لاکر کا نمبر"..... عمران نے پوچھا۔

"وہ خود اندر گئی تھی۔ مجھے باہر چھوڑ گئی تھی"..... مورین نے جواب دیا۔

"اس کے علاوہ جہاز اور کوئی اڈہ ہے"..... عمران نے پوچھا۔

"اور کوئی اڈہ نہیں ہے۔ یہی خفیہ اڈہ تھا"..... مورین نے جواب دیا اور عمران نے اس کے لہجے سے ہی اندازہ لگایا کہ وہ درست کہہ رہی ہے۔

"اے آف کرو مانیگر"..... عمران نے واپس دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر عمران ابھی دروازے تک ہی پہنچا تھا کہ مورین کی گھٹی گھٹی جیس جس کے کانوں میں پڑی لیکن وہ باہر آگیا۔

”یس سر۔ ہولڈ آن کریں۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ لاؤڈ بول رہا ہوں۔“ چند لمحوں بعد رسیور سے ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

”لاؤڈ۔ میں رافت بول رہا ہوں۔ تقریباً چار پانچ گھنٹے پہلے ایک پیکیٹ جہاز کے لاکر روم کے کسی لاکر میں ایک اکیڑمین عورت نے رکھوایا ہے۔ مجھے اس لاکر کو تلاش کرنا ہے۔“ رافت نے تیز لہجے میں کہا۔

”اس عورت کا نام جناب۔“ دوسری طرف سے لاؤڈ نے پوچھا۔
”اس نے یقیناً کسی فرضی نام سے لاکر بک کرایا ہو گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ عورت اس وقت لاکر روم میں موجود ہو یا لاکر جمنا چکی ہو۔“ رافت نے کہا۔

”ایک منٹ ہولڈ کریں۔ میں لاکر بوائے سے بات کرتا ہوں۔“ دوسری طرف سے لاؤڈ نے کہا اور رسیور پر خاموشی چھا گئی۔
”ہیلو جناب۔ کیا آپ لائن پر ہیں۔“ چند لمحوں بعد لاؤڈ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

”ہاں۔ کیا رپورٹ ہے۔“ رافت نے پوچھا۔
”باس۔ لاکر بوائے نے بتایا ہے کہ آج صرف ایک اکیڑمین عورت نے سپیشل لاکر بک کرایا تھا۔ اس کے پاس ایک پیکیٹ سا اس نے پیکیٹ لاکر میں رکھا اور چلی گئی۔ لاکر اب بھی اسی کے نام پر اس کا نام الزبتھ ہے۔“ لاؤڈ نے کہا۔

”اسے کہو کہ تم آرہے ہو اور جہاز کے آنے تک وہ لاکر نہ کھلنے دے۔“ عمران نے کہا تو رافت نے بھی یہی فقرہ رسیور میں دوہرا دیا۔

”ٹھیک ہے جناب۔“ دوسری طرف سے لاؤڈ نے کہا اور رافت نے رسیور رکھ دیا۔

”اس مورین کا کیا ہوا۔“ رافت نے پوچھا۔
”وہ ختم ہو چکی ہے۔“ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاسٹن۔ فلیٹ میں موجود عورت کی لاش کو وہاں سے اٹھا کر ہوشی سے کسی گز میں پھینکو اور۔“ رافت نے نیچر ہاسٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لاش۔“ نیچر نے چونک کر کہا۔
”ہاں۔ یہ ضروری تھا۔“ رافت نے کہا اور تیزی سے بیرونی نوازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد ان کی کار تیزی سے بس سٹیشن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

”اب مجھے پہلے میک آپ ختم کرنا ہو گا ورنہ وہ لاؤڈ بے نہ مانے گا۔“ بے حد دبی آدمی ہے۔“ رافت نے کار چلاتے ہوئے کہا۔

”فین ٹریٹل کے ہاتھ روم میں جا کر ماسک اتار دینا۔“ عمران نے کہا دیا تو رافت نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار شہر کے مرکزی بس اڈے سے بس ٹریٹل کہا جاتا تھا پہنچ گئی۔ یہ ٹریٹل ہاؤس تھا اور یہاں ہر قسم کی دکانیں بھی موجود تھیں اور ریسٹوران

عمران خاموشی سے ریستوران سے باہر آگیا۔ رافٹ باہر موجود تھا۔ جد
لہوں بعد ٹانگیر بھی باہر آگیا اور پھر وہ لاکر روم کی طرف بڑھ گئے۔ لاکر
روم زیادہ بڑا نہ تھا۔ ایک طرف اس کے انچارج کا دفتر تھا۔ رافٹ
جیسے ہی اندر داخل ہوا۔ میز کے پیچھے بیٹھا ہوا ایک اوصیہ عمر آدمی اٹھ
کر کھڑا ہو گیا۔

”آئیے جناب۔ میں آپ کا ہی منتظر تھا۔“ اس نے مودبانہ لہجے
میں کہا۔

”سنو لاؤڈ۔“ مجھے وہ پیٹ چاہیے جو اس ایکریٹ میں عورت الڑتہ نے
سپیشل لاکر میں رکھوایا ہے۔ تم جو معاوضہ بھی کہو گے تمہیں مل
جائے گا۔“ رافٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

”مجھے معلوم تھا جناب۔ اس لئے میں نے آپ کے آنے تک اس کا
بندوبست کر لیا ہے۔ میں نے سپیشل چابیوں کی مدد سے وہ پیٹ لاکر
سے نکالوایا ہے اور اس جیسا دو سرا پیٹ تیار کرنے کا کہہ دیا تھا۔ ابھی
اونوں پیٹ کہاں پہنچ جائیں گے۔ پھر نقلی پیٹ واپس لاکر میں رکھ
ایا جائے گا اور اصل پیٹ آپ لے جائیں۔ اس طرح ہم بری الزمہ
ہو جائیں گے۔“ لاؤڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن پہلے بھی ہم ایک نقلی پیٹ کے چکر میں مار کھائے ہیں۔
لی بار بھی ایسا نہ ہو کہ کہیں نقلی پیٹ تم ہمیں دے دو اور اصلی
اپس رکھو دو۔“ رافٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔ ویسے آپ بے شک پیٹ کھول کر چیک کر لیں۔“ مجھے

اور ہونٹل بھی۔“ رافٹ نے کار پارکنگ میں روکی اور پارکنگ
ہوائے سے کارڈ لے کر وہ تینوں ایک ریستوران کی طرف بڑھ گئے۔
عمران اور ٹانگیر تو ہال میں بیٹھ گئے اور عمران نے ویٹر سے لائم جو
منگوایا جب کہ رافٹ ایک ہاتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔
”کیا ہمیں بھی ضرورت ہے میک اپ شتم کرنے کی۔“ ٹانگیر
نے کہا۔

”اب میک اپ کی کوئی خاص ضرورت بھی نہیں رہی۔ رافٹ
آجائے پھر واپسی میں جاتے ہوئے ہم بھی میک اپ شتم کر لیں
گے۔“ عمران نے کیا اور ٹانگیر نے اثبات میں سر ملادیا۔ ”تھوڑی
دیر بعد ویٹر نے لائم جو اس کے دو گلاس لاکر ان کے سامنے رکھ دیے۔
ابھی ان دونوں کے آدھے گلاس ہی خالی ہوئے تھے کہ رافٹ واپس
آگیا۔ اب وہ اپنی اصل شکل میں تھا۔ عمران نے اس کیلئے بھی لائم
جو منگوایا کیونکہ رافٹ کے ویسے بیٹھنے کا کوئی جواز نہ تھا۔

”تم ادا نیگی کر کے باہر چلے جانا۔ ہم دونوں بھی میک اپ شتم
کر کے باہر آجائیں گے۔“ عمران نے کہا اور رافٹ نے اثبات میں
سر ملادیا چونکہ ان دونوں کے گلاس پہلے ہی ختم ہو چکے تھے جبکہ رافٹ
ابھی لائم جو اس کی چمکیاں ہی لے رہا تھا اس لئے عمران اور ٹانگیر
کر علیحدہ علیحدہ ہاتھ روم کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے میک اپ شتم
کیا اور پھر وہ ہاتھ روم سے باہر آگیا۔ اس نے ایک نفرت آمیز کی طرف
دیکھا جہاں رافٹ کو وہ چھوڑ آیا تھا تو رافٹ جہاں موجود تھا اس سے

کوئی اعتراض نہیں ہے۔..... لاوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے عقبی دروازہ کھلا اور دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں تقریباً ایک جیسے پیٹ تھے۔

”یہ ہے اصل پیٹ“..... عمران نے ایک پیٹ کو علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے کیسے پہچان لیا جبکہ بظاہر تو دونوں پیٹ ایک جیسے لگ رہے ہیں۔.....“ رافت نے کہا۔

”اس پر عورت کے ہاتھ کی لکھائی ہے جبکہ دوسرے پیٹ پر گو اس تحریر کی نقل کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن بہر حال مردانہ ہاتھ کی تحریر نمایاں ہے۔.....“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ پھر بھی چیک کر لیں۔.....“ رافت نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پیٹ کھولنا شروع کر دیا۔ پیٹ کھول کر

اس نے اندر موجود ردی پینٹنگ میٹرٹل بٹایا اور اس کے ساتھ ہی سما کے چہرے پر اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ ”نہا چاروں میڈائٹوں کے پارٹس موجود تھے۔

”او۔ کے۔.....“ عمران نے کہا تو رافت لاوڈ سے مخاطب ہو گیا۔

”بولو لاوڈ۔ کتنی رقم تمہارے اکاؤنٹ میں بھجوا دوں۔“ رافت نے

اٹھتے ہوئے کہا۔

”جو آپ مناسب سمجھیں جناب۔ بہر حال میں تو آپ کا خادم

ہوں۔..... لاوڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ شکر یہ۔.....“ رافت نے کہا۔

”ایک پلاسٹک بیگ منگوادیں تاکہ اس میں یہ پیٹ ڈال دیں۔ ہو سکتا ہے رستے میں اس مادام سے ٹکراؤ ہو جائے۔.....“ عمران نے کہا۔

”میں ابھی منگواتا ہوں۔.....“ لاوڈ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی۔ دوسرے لمحے چڑاسی اندر آ گیا۔ لاوڈ نے اسے بڑا پلاسٹک بیگ لانے کا کہہ دیا اور چڑاسی سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران، ٹانگیر اور رافت لا کر روم سے نکل کر واپس پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

”اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب۔ کیا اب اسے دوبارہ کوریئر مروس میں بک کرانا ہے۔.....“ رافت نے کار کو پارکنگ سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ اب میں دوبارہ یہ رسک نہیں لے سکتا۔ اب ہم انہیں ماٹھے لے جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ کل کسی فلائٹ میں ہی ہم سب لپٹے ٹکٹوں کا انتظام کرادو۔ ہم سب کل روانہ ہو جائیں گے۔“ عمران نے کہا۔

”ہو جائے گا انتظام۔ اس کی آپ فکر نہ کریں۔ چاہیں تو جہاز بھی

لوٹڈ ہو سکتا ہے۔.....“ رافت نے کہا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ اب تم ایسا کرو کہ مجھے اور

میں کو صبح آٹھ بجے مل سکیں۔“ عمران نے کہا۔

290
 "تو کیا آپ رات ہسپتال میں گزاریں گے"..... رافٹ نے
 حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 "جب سارے ساتھی ہسپتال میں ہوں تو پھر وہ ہسپتال نہیں رہ
 جاتا۔ پکنک پوائنٹ بن جاتا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے
 کہا تو رافٹ نے ہنستے ہوئے اثبات میں سر ہلادیا۔

رنگی فلیٹ کے بیرونی کمرے میں کرسی پر بیٹھی ایک کتاب کے
 مطالعہ میں مصروف تھی جبکہ مورین فلیٹ کے اندرونی کمرے میں تھی
 رنگی کا اس قسم کے فلیٹ کے اندرونی کمروں میں دم گھٹتا تھا۔ ویسے
 بھی وہ فلیٹس میں رہنے کی عادی نہ تھا اس لئے وہ بیرونی کمرے میں ہی
 زیادہ بیٹھی رہتی تھی کہ اچانک وہ چونک پڑی۔ اس نے کئی افراد کے
 قدموں کی آوازیں اپنے کمرے کی طرف آتی سنیں چونکہ کمرے میں مکمل
 سکوت تھا اور باہر راہداری میں بھی آوازیں کافی در سے نہ سنائی دی
 تھیں اس لئے یہ آوازیں اسے کتاب پڑھتے ہوئے بھی سنائی دے گئیں
 لیکن اس نے کتاب پر سے نظریں نہ ہٹائیں کیونکہ اس منزل میں کئی
 فلیٹس تھے اور ظاہر ہے لوگ تو آتے جاتے ہی رہتے تھے مگر جب
 قدموں کی آوازیں اسی کے فلیٹ کے دروازے کے سامنے آکر رک
 گئیں تو وہ بے اختیار چونک پڑی۔ اگر ایک آدمی کے قدموں کی آواز

فکر نہ تھی کہ عمران تاری مدو سے لاک کھول کر اندر آ جائے گا۔ اس نے کی ہول کے بالکل سلسلے کان نہ کیا تاکہ کہیں باہر سے عمران نہ جھانک رہا ہو بلکہ سائیڈ پر موکر کان کی ہول کے بالکل قریب کر لیا۔ اس کا کوئی ایمر جنسی ڈور ہو گا۔ اسے کھولنا پڑے گا کیونکہ کمرے کے اندر لازماً زنجیر لگی ہوئی ہوگی۔ اس کے کانوں میں ایک آواز پڑی۔

”ہاں ہے عمران صاحب اور اس کی چابی نیجر کے پاس ہوگی۔ میں اسے فون کر کے کہتا ہوں کہ وہ چابی ساتھ لے کر آئے۔“ دوسری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک آدمی کے قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی۔ ریگی دونوں آوازیں پہچان گئی تھی۔ ایک آواز عمران کی اور دوسری آواز رافٹ کی تھی۔ کیونکہ اس سے پہلے وہ فرانک کی جو رافٹ کے کلب میں جونی کے روپ میں تھا۔ میپ سن چکی تھی جس میں ان دونوں کی گفتگو موجود تھی۔ کمرے کے ایمر جنسی ڈور کو وہ پہلے ہی چیک کر چکی تھی۔ وہ عقبی طرف تھا۔ وہ سانس روکے خاموش بکھڑی رہی۔ مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کے ہجرے کے عضلات پھڑکنے لگے تھے اسے خوف تھا کہ کہیں وہ بے ہوش نہ ہو جائے لیکن پھر اس نے آہستہ آہستہ یہ سوچ کر سانس لینا شروع کر دیا کہ اس کا منہ تو کی ہول کے بالکل قریب تھا اور کی ہول سے لازماً تازہ ہوا اندر آ رہی ہوگی۔ آہستہ آہستہ سانس لینے کے بعد جب وہ بے ہوش نہ ہوئی تو اس نے زیادہ سہولت سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کے

ہوتی تو شاید وہ زیادہ خیال نہ کرتی کہ ہو سکتا ہے اس منزل کا کبھی ہو یا ہو نکل سروس کا بیرا ہو۔ لیکن یہ آوازیں کئی افراد کے قدموں کی تھیں اس نے کتاب سے نظریں ہٹائیں اور دروازے پر مرکوز کر دیں۔ دوسرے لمحے وہ بے اختیار چونک پڑی جب اس نے کی ہول سے ایک باریک سی نکل کو تھوڑا سا اندر آتے ہوئے دیکھا۔ دوسرے لمحے وہ تیزی سے اٹھی اور سائیڈ میں موجود ہاتھ روم کا دروازہ کھول کر اس کے درمیان کھڑی ہو گئی۔ اسی لمحے اس باریک سی نکل سے ہلکے زرد رنگ کی گیس کا بھبھکا سا اندر آتا اسے دکھائی دیا تو اس نے بے اختیار نہ صرف سانس روک لیا بلکہ جلدی سے ہاتھ روم کے اندر داخل ہو کر دروازہ بھی آہستگی سے بند کر لیا۔ گیس کے رنگ سے ہی وہ سمجھ گئی تھی کہ یہ انتہائی زور اثر بے ہوش کر دینے والی گیس ہے لیکن اسے یہ بھی معلوم تھا کہ اس گیس کے اثرات بھی بہت جلد ختم ہو جاتے ہیں چونکہ اسے سانس روکنے کی باقاعدہ پریکٹس تھی اس لئے وہ اس سلسلے میں زیادہ فکر مند نہ تھی لیکن اس کا ذہن تیزی سے یہ سوچنے میں مصروف تھا کہ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ علی عمران ہے تو پھر علی عمران نے اس خفیہ ترین جگہ کا سراغ کیسے لگا لیا۔ تقریباً دو منٹ تک وہ ہاتھ روم میں کھڑی رہی پھر اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا۔ اب وہ نکل بھی غائب تھی اور گیس بھی اندر نہ آ رہی تھی۔ وہ قالین پر قدم بڑھاتی اسی طرح سانس روکے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ دروازے پر اندر سے دو مضبوط زنجیریں لگی ہوئی تھیں اس لئے اسے اس بات کی

ساتھ ہی وہ اب یہاں سے فرار ہونے کی بھی ترکیب سوچ چکی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد جب کئی افراد کے قدموں کی آوازیں راہداری کے آخر میں جا کر معدوم ہو گئیں تو اس نے آہستہ سے دونوں زنجیریں ہٹائیں پھر جلدی سے تاب گھما کر دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور سر باہر نکال کر جھانکا۔ راہداری خالی تھی۔ وہ تیزی سے باہر نکلی اور پھر انتہائی بھرتی اور تیزی سے چلتی ہوئی وہ لفٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ چند لمحوں بعد وہ لفٹ میں پہنچ چکی تھی۔ لیکن اس نے نیچے جانے کی بجائے اوپر آٹھویں منزل کا بٹن دبا دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر کو اٹھتی چلی گئی۔ کیونکہ چوتھی منزل کے کپڑے کیڑے اس کے ایک سوال کے جواب میں بتایا تھا کہ اوپر والی منزل میں اکثر فلیٹ خالی پڑے رہتے ہیں اور وہ فوری طور پر ان میں سے کسی فلیٹ میں پناہ حاصل کرنا چاہتی تھی تاکہ میک اپ تبدیل کر سکے۔ ایمر جنسی میک اپ باکس وہ ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتی تھی۔ یہ میک اپ باکس تھا اور وہ میک اپ میں خاص مہارت رکھتی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ آٹھویں منزل پر پہنچ گئی۔ وہاں واقعی کئی فلیٹ خالی تھے اور اس منزل کا کپڑا بھی وہاں موجود نہ تھا۔ وہ تیزی سے چلتی ہوئی ایک خالی فلیٹ کے دروازے کے سامنے رکی۔ اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے ایک چھوٹا سا پرس نکالا۔ اس کی سائیک سے ایک مخصوص انداز میں مڑی ہوئی تار باہر نکال کر اس نے ایک لمحے کے لئے اوپر اور دیکھا اور پھر تار کی ہول میں ڈال کر اس نے اسے مخصوص انداز میں گھمانا شروع کر دیا چند لمحوں بعد ہی ہلکی سی کلک

کی آواز کے ساتھ ہی لاک کھل گیا اور رنگی نے دروازہ کھولا اور تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ فلیٹ واقعی خالی تھا چونکہ دروازے کے باہر موجود نیم پلیٹ پر کوئی کارڈ نہ لگا ہوا تھا اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ فلیٹ خالی ہے۔ فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند کر کے وہ تیزی سے باقیہ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جیکٹ کی جیب سے چھوٹا سا مخصوص ایمر جنسی میک اپ باکس نکالا اور اس میں سے ایک میک اپ جس کے ساتھ بال بھی موجود تھے اپنے بھرے اور سر پر چھاننا شروع کر دیا۔ میک اپ بھرنا اس نے اپنے بھرے کو دونوں ہاتھوں سے مخصوص انداز میں چھپتھپاتا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد نہ صرف اس کا چہرہ مکمل طور پر بدل چکا تھا بلکہ اس کے بالوں کا رنگ اور ڈیزائن بھی پہلے سے یکسر مختلف ہو چکا تھا۔

”اب مسئلہ لباس کا ہے۔“ انہوں نے لامحالہ کیڑے سے پوچھ گچھ کرنی ہے اور اس نے لباس کی تفصیلات بتا دی ہیں۔ ”..... رنگی نے باقیہ روم سے باہر آتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اندرونی کمرے میں موجود وارڈروپ کی طرف بڑھ گئی کیونکہ اس کا تجربہ تھا کہ اکثر عورتیں پرانے اور آؤٹ آف فیشن لباس وارڈروپوں میں ہی چھوڑ کر چلی جاتی ہیں۔ لیکن وہ وارڈروپ خالی تھا۔ اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے وارڈروپ بند کر دیا۔

”اب جب تک یہ یہاں سے چلے نہ جائیں۔ مجھے یہیں رہنا ہو گا۔“ وہ یہ مجھے لباس سے ہی پہچان لیں گے۔ وارڈروپ بند کر کے

رافٹ عمران کے ساتھ ہے اور رافٹ سہاں کا مقامی آدمی بھی ہے اور
 بااثر بھی ہے کہیں اس رافٹ کے آدمی سارے لاکر روم پر حملہ کر کے
 اسے توڑ پھوڑ کر پیکٹ نہ لے جائیں۔ یہ بات جیسے اس کے ذہن میں جم
 سی گئی اور اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں ہوتے
 چلے گئے۔ وہ اس وقت بری طرح پھنس کر رہ گئی تھی۔ وہ مسلسل اسی
 بات پر غور کر رہی تھی کہ اب اس کا لائحہ عمل کیا ہونا چاہئے اور پھر
 سوچتے سوچتے اسے اچانک ہسپتال میں موجود مورین کے آدمی ولسن کا
 خیال آگیا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کے ساتھی ہسپتال میں موجود ہیں
 اس لئے عمران نے اگر رافٹ کی مدد سے میزائلوں والا پیکٹ حاصل
 بھی کر لیا تو وہ لامحالہ اسے لے کر ہسپتال ہی جائے گا کیونکہ پہلے تجربے
 کے پیش نظر وہ اسے اب کو ریزر سروس کے ذریعے بک کرانے کا رسک
 نہ لے گا اور نہ ہی وہ اسے رافٹ کے حوالے کرے گا بلکہ وہ اسے لامحالہ
 اپنی ذاتی تحویل میں ہی رکھے گا۔ اسے ولسن کے خصوصی نمبر کا علم تھا۔
 اس نے اس فلیٹ میں موجود فون سیٹ کے نیچے لگا ہوا بشن دبا کر اسے
 ڈائریکٹ کیا تاکہ اس کا رابطہ پلازہ کی ایکس چینج سے کٹ جائے اور پھر
 رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
 "میں ڈاکٹر شلفن بول رہا ہوں۔" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
 مردانہ آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ولسن سے بات کرائیں۔ میں اس کی چچی بول رہی
 ہوں۔" رنگی نے کہا۔

اس نے ساتھ ہی پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اچانک اسے
 مورین کا خیال آگیا اور وہ بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔
 "اوہ۔ مورین تو ان کے ہاتھ لگ جائے گی اور مورین کو علم ہے
 کہ میں نے پیکٹ بس ٹرینٹل کے لاکر میں رکھا ہے۔" رنگی نے
 انتہائی پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر وہ مسلسل کمرے میں ٹپکنے لگی۔
 اس کے ذہن میں بیک وقت بہت سے خیالات آ رہے تھے۔ ایک
 خیال اسے یہ بھی آیا کہ مورین تربیت یافتہ اور منجی ہوئی ایجنٹ ہے۔
 وہ زبان نہ کھولے گی لیکن دوسرے لمحے اسے یہ بھی خیال آتا کہ اس کے
 مقابل عمران جیسا شخص ہے جو مورین کی زبان بہر حال کھلوایا لے گا
 لیکن پھر اسے یہ سوچ کر قدرے ڈھارس ہو جاتی کہ مورین کو اس
 بات کا علم نہیں ہے کہ پیکٹ کس لاکر میں موجود ہے اور وہاں لاکر
 روم میں کسی خاص لاکر کو تلاش کرنا ناممکن ہے۔ وہاں تو روٹین کا
 کام ہے۔ لاکر لے بھی جاتے ہیں اور خالی بھی کئے جاتے ہیں اور اس
 نے فرضی نام سے ہی سیشنل لاکر کیا ہے۔ اسے یہ کسی صورت بھی
 تلاش نہ کر سکیں گے۔ ایک بار اسے خیال آیا کہ وہ فوری طور پر بس
 ٹرینٹل پہنچ جائے اور لاکر سے پیکٹ حاصل کر لے لیکن اس نے پھر اپنا
 خیال بدل دیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی لامحالہ
 بس ٹرینٹل اور لاکر روم کی نگرانی کریں گے اور وہ جیسے ہی وہاں پہنچے گی
 اسے گھیر لیا جائے گا۔ اس طرح وہ خود بھی ماری جائے گی اور میزائل
 بھی اس کے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ

”اوہ میں مادام۔ ہولڈ آن کریں۔“..... دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔ ظاہر سے ساقھی ڈاکٹر کی بچی کا احترام تو کیا ہی جانا تھا۔ البتہ رنگی کو یہ آسانی ہو گئی تھی کہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ ولسن نے جس ڈاکٹر کی جگہ لی ہے اس کا نام بھی اتفاق سے ولسن ہی تھا اس لئے اسے نام تبدیل کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑی تھی ورنہ ظاہر ہے رنگی کو اس کے فرضی نام کا علم نہ ہو سکتا تھا۔

”ڈاکٹر ولسن بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ولسن کی آواز سنائی دی۔

”رنگی بول رہی ہوں ولسن۔ کیا یہ فون محفوظ ہے۔“..... رنگی نے کہا۔

”ایک منٹ۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ ولسن کی آواز سنائی دی۔

”میں مادام۔ اب آپ کھل کر بات کر سکتی ہیں۔“..... ولسن نے کہا اور جواب میں رنگی نے اسے ہیڈ کوارٹر سے پلازہ کے فلیٹ میں چھپنے اور وہاں محلے سے لے کر اس خدشے کا اظہار بھی کر دیا کہ عمران لا کر روم سے پیکٹ حاصل کر کے واپس ہسپتال پہنچ سکتا ہے۔ اس نے اسے پوری تفصیل بتادی کیونکہ جو پلاننگ وہ اس وقت اپنے ذہن میں بنا چکی تھی اس میں ڈاکٹر ولسن نے اہم کردار ادا کرنا تھا۔

”اوہ مادام۔ پھر اب کیا حکم ہے۔“..... ولسن کے لہجے میں شدید پریشانی اور تشویش نمایاں تھی۔

”سنو ولسن۔ عمران نے اگر پیکٹ حاصل کر لیا تو وہ لامحالہ ہسپتال میں اپنے ساتھیوں کے پاس ہی آئے گا اس لئے میں چاہتی ہوں کہ میں وہیں ہسپتال پہنچ جاؤں۔ تم وہاں میک اپ باکس اور اسلحے کا انتظام کر سکتے ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ کسی نرس کے میک اپ میں وہیں رہوں تاکہ صحیح صورت حال کا علم ہو سکے اور اگر عمران وہ پیکٹ حاصل کر کے وہاں آتا ہے تو پھر مجھے چاہیے اس پورے ہسپتال کو ہی کیوں نہ ہوں سے اڑانا پڑے۔ میں اس میں دریغ نہ کروں گی۔ مجھے ہر صورت میں ان میزائلوں کو حاصل کر کے اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔“

رنگی نے کہا۔

”میں مادام۔ سب ہو سکتا ہے۔ آپ ایسا کریں کہ ایکریٹین ہسپتال پہنچ کر استقبالیہ سے میرا نام لے دیں ڈاکٹر ولسن۔ آپ کو میرے خصوصی کمرے تک پہنچا دیا جائے گا۔ پھر میں آپ کو ساتھ اپنے کوارٹر میں لے جاؤں گا۔ میرے کوارٹر کے ساتھ والے کوارٹر میں نرس سوزی رہتی ہے۔ اس کا قد و قامت آپ جیسا ہے۔ میں کسی مہانے اسے کوارٹر میں بلواؤں گا۔ پھر اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کی یونیفارم اور اس کا میک اپ کر کے آپ سوزی بن کر ہسپتال چلا سکتی ہیں۔ میں سوزی کی ڈیوٹی عمران کے ساتھیوں والے کمرے میں ہی لگا دوں گا لیکن مادام۔ اسلحے کا کیا کریں گے کیونکہ نرس کی یونیفارم میں ایسی جیبیں نہیں ہوتیں جس میں اسلحہ چھپایا جاسکے۔“ ولسن نے کہا۔

لوگ آ جا رہے تھے اس لئے اسے اب کسی قسم کی فکر نہ تھی اور پھر دروازے کے باہر آتے ہی اس نے ٹیکسی پکڑی اور اسے ایئر مین ہسپتال پہنچنے کا کہہ کر وہ اطمینان سے عقبی سیٹ پر بیٹھ گئی ایئر مین ہسپتال جانے کے لئے ٹیکسی کو بس ٹرینٹل کے سسٹم سے ہی گزرتا تھا بس ٹرینٹل کے سسٹم سے گزرتی تو ریگی نے یہ دیکھ کر بے اختیار اطمینان بھرا سانس لیا کہ وہاں حالات معمول پر تھے ورنہ اس کا خیال تھا کہ شاید رافٹ کے آدمی وہاں حملہ کر رہے ہوں۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے اسے ایئر مین ہسپتال پہنچا دیا اور پھر واقعی کاؤنٹر پر ڈاکٹر ولسن کا نام لیتے ہی اسے ایک آدمی کے ساتھ ولسن کے کوارٹر پہنچا دیا۔

”جی آپ کون ہیں“..... کوارٹر کا دروازہ کھلتے ہی دروازے پر نمودار ہونے والے نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
 ”جہاڑی جی“..... ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ۔ اوہ۔ آئیے۔ اندر لیتے“..... اس آدمی نے جو ولسن تھا تیری ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور ریگی سر ملاتی ہوئی اندر داخل ہو گئی۔
 ”آدمی اسے کوارٹر تک پہنچانے آیا تھا وہ پہلے ہی واپس جا چکا تھا۔“
 ”سوزی کا کیا ہوا“..... ریگی نے دروازہ بند ہوتے ہی ولسن سے

”وہ اندر بے ہوش پڑی سے مادام اور میں نے آپ کے مطلوبہ اسلحے

تم ایسا کرو کہ ایک چھوٹا سا مشین پٹل اور ایک ایم دی تھری نائپ کا ہم منگوا لویہ دونوں چیزیں میں اپنے گریبان میں آسانی سے چھپا سکتی ہوں اور ان کا استعمال بھی ہو سکتا ہے اور سوزی کو بھی پہلے ہی اپنے کوارٹر میں بلوا کر اسے بے ہوش کر دو۔ میں تھوڑی دیر میں پہنچ رہی ہوں۔ بے ہوش اس لئے کہہ رہی ہوں کہ سوزی سے بات چیت کر کے مجھے اس کا بچہ اور آواز کی نقل کرنی ہوگی“..... ریگی نے کہا۔

”ٹھیک ہے مادام۔ نصف گھنٹے کے اندر میں یہ سارے کام کر لوں گا“..... ڈاکٹر ولسن نے کہا تو ریگی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ اب بجائے ادھر ادھر پھرنے کے پریشان ہونے کے سوزی کے روپ میں وہیں موجود رہے گی۔

عمران پیکٹ حاصل نہ کر سکا تو اسے حرکت میں آنے کی ضرورت نہیں رہے گی اور اگر اس نے پیکٹ حاصل کر لیا تو پھر وہ حرکت میں جائے گی۔ اور چونکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے تصور میں بھی ہوگا کہ وہ نرس کے روپ میں وہاں موجود ہے اس لئے یقیناً وہ مار مار کر جائیں گے اور ریگی ان سب کا خاتمہ بھی کر دے گی اور پیکٹ بھی حاصل کر لے گی۔ اس طرح پیکٹ مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا۔ جتنا بچہ ہی سوچتی ہوئی وہ اطمینان سے فلیٹ سے باہر نکلی اور نقشہ کی طرف بڑھ گئی۔ اسے یقین تھا کہ اب تک وہ لوگ اس کی تلاش میں ناکام ہو کر واپس جا چکے ہوں گے۔ گراؤنڈ فلور پر پہنچ کر وہ اطمینان سے چلتی ہوئی بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

”ہاں۔ نجانے حالات کے مطابق کتنے میک اپ بیک وقت کرنے پڑتے ہیں.....“ ریگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ میک اپ باکس اٹھائے حلقہ باہر روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے پہلے تو ہجرے پر موجود میک اپ کو داش کیا اور پھر اچھی طرح منہ دھو کر اور تولیے سے رگڑ کر صاف کرنے کے بعد وہ میک اپ باکس لے واپس کمرے میں آگئی جہاں سوڑی موجود تھی۔

”اس کو اٹھا کر کسی پر بٹھا دو اور اس کے سر کو پکڑ کر رکھو تاکہ مجھے اس کا چہرہ پوری طرح نظر آتا رہے“..... ریگی نے صوفے کے سامنے پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ میک اپ یا کس اس نے سامنے پڑی میز پر رکھ دیا تھا۔ ولسن نے اس کے حکم کی تعمیل کی تو ریگی نے اپنے ہجرے پر سوڑی کا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ خاصی تیز رفتاری سے اور مہارت سے چل رہے تھے۔ پھر جب اس کے ہاتھ دیکے تو وہ میک اپ مکمل کر چکی تھی۔

”آپ واقعی میک اپ میں بے پناہ مہارت رکھتی ہیں مادام۔“ ولسن نے کہا تو ریگی مسکرا دی۔

”اب اس کی یونیفارم اتارنی ہے۔ تم ایسا کرو کہ اس کی یونیفارم احتیاط سے اتار کر مجھے ہاتھ روم میں پہنچا دو“..... ریگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”یس مادام“..... ولسن نے کہا اور ریگی سر ملاتی ہوئی ہاتھ روم میں آگئی اور یہاں اس نے ایسا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد

کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ میک اپ باکس تو پہلے سے ہی یہاں موجود ہے۔ سوڑی کی ڈیوٹی بھی میں نے اپنے ساتھ اس پاکیشیا سیکرٹ سروس والے کمرے میں لگا دی ہے“..... ولسن نے کوارٹر کے برآمدے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا سوڑی کی پہلے وہاں ڈیوٹی لگی ہے“..... ریگی نے پوچھا۔
”نہیں..... وہ دوسرے شعبے سے متعلق ہے سونکہ یہاں ڈاکٹر ولسن نرسوں کا انچارج بھی ہے اس لئے میں نے خود ہی اس کی ڈیوٹی تبدیل کر کے عمران کے ساتھیوں والے شعبے میں لگا دی ہے۔ اس طرح کسی کو کہنا بھی نہیں پڑا“..... ولسن نے جواب دیا۔ وہ دونوں اس دوران ایک کمرے میں پہنچ گئے جہاں واقعی ریگی کے قدمقامت اور جسمانی ساخت کی مالک ایک نوجوان لڑکی صوفے پر بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔

”میک اپ باکس لے آؤ۔ پہلے میں اس کا میک اپ کر لوں۔“ ریگی نے کہا اور ولسن سر ملاتا ہوا دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ ریگی نے اپنے سر اور ہجرے پر چڑھا ہوا ماسک اتارا۔ ماسک کے نیچے وہ میک اپ تھا جس میں وہ لگژری پلازہ کے فلیٹ میں موورین کے ساتھ گئی تھی۔ اسی لمحے ولسن ایک بڑا سائیکن جدید ساخت کا میک اپ باکس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

”اوہ۔ تو آپ ذیل میک اپ میں تھیں“..... ولسن نے ریگی کے منہ ہجرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

دروازے پر دستک ہوئی تو وہ مڑی اور اس نے دروازہ تھوڑا سا کھولا اور
ولسن کے ہاتھ سے یو نیفارم لے لی۔

"یہ میرا لباس سوزی کو پہنا دو"..... ریگی نے اپنا اتارا ہوا لباس
باہر کھڑے ولسن کو دیتے ہوئے کہا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے
سوزی کی یو نیفارم پہنتی شروع کر دی۔ یو نیفارم اس کے جسم پر فٹ
تھی۔ اس نے اسے پوری طرح ایڈجسٹ کیا اور پھر باہر آگئی۔ ولسن
اس دوران بے ہوش پڑی سوزی کو ریگی کا لباس پہنا چکا تھا۔

"وہ اسلحہ کہاں ہے۔ وہ لے آؤ"..... ریگی نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا۔ اور ولسن سر ملاتا ہوا ایک بار پھر دوسرے کمرے کی طرف
بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جھوٹا سا
نیکین جدید ساخت کا مشین پشیل اور ایک چپٹا سام تھا۔ ریگی نے اس
کے ہاتھ سے دونوں چیزیں لیں اور انہیں جھیک کرنے میں مصروف ہو
گئی۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ"..... ریگی نے اسلحہ جھیک کر کے
اسے اپنے گریبان میں چھپاتے ہوئے سوزی کی طرف اشارہ کرتے
ہوئے کہا۔

"بعد میں اس کا کیا کرنا ہے مادام۔ کیا اسے زندہ رکھنا ہے یا ختم کر
دینا ہے"..... ولسن نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ختم ہی کرنا ہوگا۔ زندہ رکھنے کا کیا جواز ہے"..... ریگی
نے کہا تو ولسن نے اثبات میں سر ملادیا اور پھر اپنے کمرے کی طرف گئی۔

نے ایک ہاتھ سے سوزی کا سر پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے اجنبی بیدردی
سے اس کے ہجرے پر تھپڑ بڑسانے شروع کر دیے جو تھے تھپڑ پر سوزی
چھتی ہوئی ہوش میں آگئی اور ولسن تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ یہ میرے سامنے میں۔ یہ کیسے ہو
سکتا ہے اور یہ میرے جسم پر لباس۔ یہ سب کچھ کیا ہے"..... سوزی کی
حالت حیرت کی شدت سے واقعی غیور ہی تھی۔

"سوزی۔ تم شادی شدہ ہو یا غیر شادی شدہ"..... ریگی نے تیز
لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ تم میری شکل اور میری یو نیفارم میں۔ آخر
یہ سب کیا ہے۔ ڈاکٹر ولسن یہ سب کیا ہے"..... سوزی کی حالت
واقعی دیکھنے والی تھی۔

"سوزی۔ جو کچھ تم سے پوچھا جا رہا ہے اس کا جواب دو"..... ولسن
نے غزائے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر پوری
قوت سے اس کے ہجرے پر تھپڑ جڑ دیا اور سوزی کے حلق سے ایک زور
دار چیخ نکلی۔

"اب اگر یہ جواب دینے میں ہچکچائے تو بے شک گولی مار دینا"۔
ریگی نے غزائے ہوئے کہا اور ولسن نے جیب سے ریو الوور نکال کر اس
کی نال سوزی کی گردن سے لگا دی۔ سوزی کا رنگ یہ سب کچھ دیکھ کر
اس طرح زرد ہو گیا جسے ہلدی کا رنگ ہوتا ہے۔ ظاہر ہے وہ ایک عام
سی نس تھی۔ اس نے سمجھا کہ اس قدر خوفناک ریو الوور بھی نہ دیکھے تھے

”کتنے ڈاکٹروں سے مہماری دوستی ہے۔..... ریگی نے پوچھا۔

”کسی سے نہیں۔ میں ڈیوٹی کے دوران دوستی کی قائل ہی نہیں

ہوں..... سوزی نے جواب دیا اور پھر یہی اس سے مسلسل سوال

کرتی رہی اور سوزی جواب دیتی رہی۔

۳ اور مجھے ولسن۔ اب اس کا خاتمہ کر دو..... رنگی نے طویل سانس

لیتے ہوئے کہا اور اس سے پہلے کہ سوزی ریکی کے فقرے کا مطلب صحیح

طور پر جھٹتی داسن نے ریو الوور کی نال کو اس کی گردن میں دبا کر ٹریگر

دبا دیا۔ ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور سوزی کے حلق سے بے اختیار زور

دارِ جمعِ نفلی اور اس کا جسم جھٹکا کھا کر سائیڈ میں گر ا اور چند لمحے تپنے

کے بعد ساکت ہو گیا۔

اب اس کی لاش کو کسی ستور میں ڈال دو اور میرے ساتھ

ہیں چلا جائے..... رنگی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس بار اس

نے سوزی کی آواز اور لہجے میں بات کی تھی۔

”یس مادم“..... ولسن نے کہا اور کرسی پر ٹیڑھی میڑھی پڑی ہوئی

وزی کی لاش کو اٹھا کر وہ کھینٹا ہوا عقبی سنور کی طرف لے گیا۔

"تو پھر کیا شادی کر کے بچے پالنے کا پروگرام ہے"..... جویا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"فی الحال تو ایسا کوئی پروگرام نہیں ہے تم سناؤ چہارہ کیا پروگرام ہے۔ ویسے ایک بات ہے۔ میں نے غصہ کیا ہے کہ چہارے دل میں عمران کے لئے اتہائی نرم گوشہ موجود ہے لیکن عمران کو جہاں تک میں نے پڑھا ہے وہ لاابالی سا انسان ہے"۔ صالحہ نے کہا۔

"وہ انسان ہے ہی نہیں۔ لاابالی تو بعد میں ہوگا"..... جویا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب۔ میں کبھی نہیں"..... صالحہ نے حیران ہو کر کہا۔ وہ دونوں اس وقت کمرے کی سائیڈ میں موجود سنگ روم کے صوفوں پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اب چونکہ وہ اس حد تک سدرست ہو چکی تھیں کہ آہستہ آہستہ چل پھر سکتی تھیں اس لئے ان سب کو ڈاکٹروں نے اجازت دے دی تھی کہ وہ مسلسل بیڈ زپر لینے پہنے کی بجائے چلا پھرا کریں۔ سیکرٹ سروس کے باقی ارکان تو اس سنگ روم میں بیٹھنے کی بجائے باہر چل پھر کر آتے تھے جبکہ جویا اور صالحہ دونوں بیڈ سے اٹھ کر یہیں سنگ روم میں ہی آکر بیٹھ جایا کرتی تھیں۔ یہاں سے چونکہ دوسرے ساتھیوں تک ان کی آوازیں نہ جا سکتی تھیں اس لئے وہ اطمینان سے باتیں کرتی رہتی تھیں۔

"وہ انسان نہیں ہے صالحہ۔ ہتھک بھمہ ہے۔ اسے کسی کے جذبات کی کوئی قدر نہیں ہے"۔ جویا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اب چہارہ کیا پروگرام ہے صالحہ"..... جویا نے ساتھ والے صوفے پر بیٹھی صالحہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیسا پروگرام"..... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ اب بینک فورس تم نے قائم رکھنی ہے یا نہیں"..... جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہسپتال میں رہتے ہوئے ان کے درمیان خاصی دوستی ہو گئی تھی اور چونکہ جویا کو معلوم تھا کہ صالحہ نے ایک لحاظ سے اپنی جان کی قربانی دیتے ہوئے جویا کی زندگی بچائی تھی اس لئے جویا کے دل میں صالحہ کے لئے اتہائی گہرے جذبات پیدا ہو چکے تھے۔

"یہ تو واپس پاکیشیا جا کر ہی معلوم ہو گا جویا کہ حکومت اس سلسلے میں کیا کرتی ہے۔ ویسے ایک بات ہے کہ اب میرا دل کھٹا ہو گیا ہے۔ شاید اب میں خود بھی آگے کام نہ کروں"..... صالحہ نے کہا۔

"اور تنویر..... صالطہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جو یا بے اختیار چونک پڑی۔

"وہ - وہ - اب کیا کہوں - یوں سمجھ لو کہ میں اس کے لئے بہتر ہوں..... جو یا نے مسکراتے ہوئے کہا اور صالطہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہت خوب - واقعی یہ انتہائی دلچسپ لکھن ہے - ویسے جو یا - اگر تم کہو تو میں عمران سے بات کروں..... صالطہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ انا تم سے شادی کی بات شروع کر دے گا اور پھر وہ میری طرح جہار ابھی آئیڈیل بن جائے گا لیکن نتیجہ یہی نکلے گا کہ پھر تم بھی اسے بہتر کہتی پھر دو گی..... جو یا نے جواب دیا تو صالطہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"کیا تم مجھے چیلنج کر رہی ہو - دیکھ لو پھر کچھ غم نہ کھانا - صالطہ نے کہا۔

"کس بات کا غم..... جو یا نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا کہ میں نے عمران سے شادی کر لی ہے..... صالطہ نے کہا - اس کی آنکھوں میں شرارت کی چمک تھی اور جو یا بے اختیار ہنس پڑی۔

"صالطہ - تمہیں ابھی عمران کے بارے میں کچھ بھی علم نہیں ہے - جبکہ مجھے اس کے ساتھ رہتے ہوئے طویل عرصہ گزر گیا ہے - تم چیلنج کی بات کر رہی ہو - مجھے یقین ہے کہ اس نے تمہیں ایسا الو بنانا ہے

کہ جہاری باقی زندگی آپیں بھرتے گزر جائے گی - اس لئے اس کا خیال چھوڑو..... جو یا نے کہا۔

"چلو چھوڑ دیا - صرف جہاری وجہ سے جو یا - ورنہ عمران واقعی ایسا شخص نہیں ہے کہ کوئی اسے آسانی سے چھوڑ سکے لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں عمران کو تم سے شادی پر مجبور کر دوں گی..... صالطہ نے کہا۔

"کس طرح کرو گی کہاں سے جانے کے بعد تو تم سے ملاقات ہی نہیں ہونی - عمران ویسے بھی بے حد معروف رہتا ہے - ارے ہاں - ایک کام ہو سکتا ہے..... جو یا نے ٹھٹکتے ہوئے کہا - اس کے ہجرے پر عجیب سے جذبات ابھرائے تھے۔

"کیا کام..... صالطہ نے چونک کر پوچھا۔

"سنو صالطہ - تمہیں اب یہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ سوائے عمران کے ہم سب کا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے - اگر تم چاہو تو اس پنک فورس کو ختم کر کے ہمارے ساتھ سیکرٹ سروس میں شامل ہو جاؤ۔

جو یا نے کہا تو صالطہ کے ہجرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھرائے۔

"سیکرٹ سروس میں - وہ کیسے..... صالطہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح ممبران شامل ہوتے ہیں..... جو یا نے کہا۔

"نہیں - ایسا ہونا ناممکن ہے - پنک فورس بنانے سے پہلے میں نے کوشش بھی کی تھی کیونکہ ہاں یونائیٹڈ کارمن میں رہتے ہوئے میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا

www.urdukorner.com

جولیانے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

"یہ فیصلہ وقت کرے گا"..... صالحہ نے کہا اور جولیانے بے اختیار ایک طویل سانس لیا لیکن دوسرے لمحے بڑے کرے کا دروازہ کھلنے پر جب عمران اور ٹائیگر اندر داخل ہوتے دکھائی دیے تو وہ دونوں چونک پڑیں۔

"ارے ارے۔ کیا ہوا۔ یہ زمانہ ڈبہ خالی کیوں نظر آ رہا ہے۔" عمران کی تیز آواز سنائی دی اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔ کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اس کے اور جولیا کے بیڑ کو خالی دیکھ کر عمران نے یہ بات کی ہے۔

"دونوں وینٹگ روم میں ہیں"..... صفدر کی آواز سنائی دی اور اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"آؤ صالحہ۔ ورنہ یہ لوگ باز نہیں آئیں گے"..... جولیانے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں آہستہ آہستہ چلتی ہوئی بڑے کرے میں آگئیں۔

"یہ کیا اٹھائے ہوئے ہو"..... جولیانے بڑے کرے میں آتے ہی عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں پلاسٹک بیگ تھا۔ "یہ تحفہ ہے۔ جو میں نے اپنی ہونے والی دوہن کو منہ دکھائی کے طور پر دینا ہے۔ بزرگ کہتے ہیں کہ منہ دکھائی کا تحفہ جس قدر قیمتی ہو اتنی ہی دوہن بچاری رعب میں آ جاتی ہے اور پھر باقی زندگی ایسے ہی اگسی دوسرے تحفے کے انتظار میں خدمت کر کے گزار دیتی ہے".....

اللہ تعالیٰ کو میری زندگی مقصود تھی کہ اس قدر شدید زخمی ہو جانے کے بعد بھی میں بچ گئی ہوں۔ اس لئے یہ کوئی احسان نہیں ہے اور نہ آئندہ تم ایسی کوئی بات میرے سامنے کرنا۔ ورنہ میں تم سے بولنا بند کر دوں گی"..... صالحہ نے برا سامٹ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ ناراض مت ہو جاؤ۔ چلو ٹھیک ہے میں آئندہ احسان والی بات نہ کروں گی لیکن یہ بات طے ہے کہ اب تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر بنو گی اور ہم دونوں اکٹھی فلیٹ میں رہیں گی۔ میں بھی اتنے طویل عرصے سے اکیلے رہتے رہتے اب اکتا گئی ہوں۔" جولیانے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب تمہاری شادی عمران سے ہو جائے گی پھر"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ ایسا خواب ہے صالحہ۔ جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اب میں بھی اس پر صبر کر چکی ہوں۔ یہ درست ہے کہ مجھے اپنے دل پر اختیار نہیں ہے۔ وہ میرے نہ چاہنے کے باوجود بھی عمران کے نام کی مالا جپتا رہتا ہے لیکن جو حقیقت ہے وہ مجھے معلوم ہے۔ اس لئے اس بات کو چھوڑ دو۔ ہاں۔ تم اپنی بات کرو"..... جولیانے کہا۔

"تو پھر یہ بات بھی طے سمجھو کہ جب تک تمہاری شادی نہیں ہو گی میں بھی شادی نہیں کروں گی"..... صالحہ نے جذباتی لہجے میں کہا اور جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم نے شادی نہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"

میزائل۔ ویسے جب سے آپ رسید پر لکھا ہوا غلط تپہ دیکھ کر گئے ہیں تب سے اب آپ کی واپسی ہو رہی ہے کم از کم ہمیں تو بتائیں کہ ہوا کیا تھا..... صفدر نے کہا۔

”ارے وہ تو جو کیا کا اندہ بھلا کرے۔ اس نے زندگی میں پہلی بار ایک کام کی بات کر دی تھی۔ اگر یہ رسید غور سے نہ پڑھتی اور غلط پتے کی نشاندہی نہ کرتی تو کچھ معاملہ ختم ہو گیا تھا۔ وہ مادام رنگی لے گئی تھی انہیں..... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ہسپتال سے کوریئر سروس تک جانے اور پھر وہاں سے لا کر روم سے بیٹک حاصل کر کے کہاں واپس آنے تک تمام واقعات بتا دیے۔

”اوہ۔ تو یہ رنگی انتہائی ذہین عورت ہے“..... صفدر نے کہا۔
 ”ہاں۔ مجھے اس کا اعتراف ہے کہ اس نے واقعی اپنی ذہانت سے مجھے بھی زچ کر دیا تھا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ڈاکٹر اور نرس اندر داخل ہوئے۔

”گیس، ہو رہی ہیں.....“ ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”گیس ہوتی نہیں ہیں ڈاکٹر۔ ماری جاتی ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا وہ اور ٹانگیر دونوں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”یہ کیا ہے جناب۔ آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ ہسپتال ہے جہاں باہر سے کوئی چیز لانا اصول کے خلاف ہے“..... نرس نے لکھت چٹائی پر رکھا ہوا پلاسٹک بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”یہ میری دوہن کے لئے منہ دکھائی ہے“۔ عمران نے مسکراتے

عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

”اس کا مطلب ہے کہ جہاری دوہن وہ ہوگی جس کا پہلے تم نے منہ نہ دیکھا ہوگا“..... تنویر نے چپکتے ہوئے کہا اور اس کی بات پر باقی سارے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے کیونکہ تنویر کی بات کا مطلب اور اس کے چپکتے کو وہ سب اچھی طرح سمجھتے تھے۔

”ظاہر ہے دوہن کا منہ تو آدمی ایک ہی بار دیکھتا ہے پھر تو بیوی کا ہی منہ دیکھتا رہ جاتا ہے اور شادی سے پہلے ظاہر ہے کوئی دوہن کہلائی ہی نہیں جاسکتی“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے اس فلسفیانہ جواب پر ایک بار پھر سب ساتھی ہنس پڑے۔
 ”اس میں ہے کیا عمران صاحب“۔ صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”دوہن کے لئے تمحف۔ اگر تم دیکھنا چاہتی ہو تو جہاری مرضی۔

میں بہر حال تیار ہوں“..... عمران نے جواب دیا۔
 ”بکواس مت کیا کرو۔“ سمجھے..... جو بیانے لکھت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”مجھے تو معاف ہی رکھیں.....“ صالحہ نے جو کیا کے جذبات کو سمجھتے ہوئے کہا۔

”جیسے جہاری مرضی۔ یہ تو قسمت کی بات ہے اب اگر تم خود ہی خوش قسمت نہیں بننا چاہتی تو نہ بنو“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

عمران صاحب۔ اس میں یقیناً وہ میں سمجھے۔ پھر اس کا

ہوئے کہل

"تو پھر یہ دوہن میں بھی ہو سکتی ہوں"..... نرس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ بکھٹ دوڑتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ارے۔ ابھی نہیں۔ ابھی تو....." عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کرسی سے اٹھ کر نرس کی طرف پلٹے ہوئے کہا۔

"خبردار۔ اگر کسی نے حرکت کی۔ میرے ہاتھ میں بم ہے۔" اچانک نرس نے مڑ کر چہنچہنے ہوئے کہا تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے کیونکہ واقعی نرس کے دوسرے ہاتھ میں اب ایک خوفناک اور جدید ترین بم موجود تھا۔

"سوزی۔ یہ سب کیا ہے"..... ڈاکٹر نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے اس کی طرف لپکا۔

"خبردار۔ میں کہتی ہوں رک جاؤ"..... سوزی نے چیخے ہوئے کہا لیکن ڈاکٹر اچھل کر اس کے پاس پہنچ گیا اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھول دیا۔

"کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہ کرے"..... سوزی نے لئے قدموں پیچھے ہٹنے ہوئے کہا۔ اس کے ہاتھ میں اس قدر خوفناک بم تھا کہ اگر وہ پھٹ جاتا تو ان سب کے کمرے سمیت پر خچے اڑ جاتے اس لئے عمران اور دوسرے ساتھی ہوسٹ بھینچے خاموش کھڑے رہے۔ سوزی ایک ہاتھ میں بم اور دوسرے ہاتھ میں میزائلوں والا بیگ پکڑے لئے قدموں کھلے دروازے کی طرف بڑھتی چلی جا رہی تھی کہ

اچانک جیسے بجلی جھمکتی ہے اس طرح جو بیا کے ساتھ ایک طرف کھڑی ہوئی صاف ہوا میں اچھلی لیکن اسی لمحے سوزی سے ایک قدم پیچھے کھڑے ہوئے ڈاکٹر نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پستل سے فائر کھول دیا۔ گولیوں کی قطار فضا میں اڑتی ہوئی صاف کی طرف لپکی۔ ساتھ ساتھ فضا میں ہی اپنا رخ بدلا اور گولیاں اس کے پہلو سے نکل کر سامنے چھت میں جا نکر اتریں۔ دوسرے لمحے ریگی کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ اڑتی ہوئی صاف سمیت ایک دھماکے سے دروازے کی سائیڈ پر دیوار سے جا نکر اتری۔ دوسرے لمحے ایک بار پھر فائرنگ ہوئی اور اس بار گولیاں صاف کے پہلو میں گھسیتی چلی گئیں لیکن اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر جھپٹا ہوا الٹ کر عقبی دروازے میں جا گرا۔ یہ جھلانگ اس پر عمران نے لگائی تھی۔ ادھر ریگی اور صاف دونوں فرش پر لوٹ بوٹ ہو رہی تھیں کہ اچانک ریگی کے حلق سے ایک گھٹی گھٹی سی چیخ نکلی اور اس کا چرہ سا ہوا جسم بکھٹ جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔

"سنبھالو"..... صاف نے اٹھ کر چہنچہنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی بم فضا میں اڑتا ہوا سیدھا جو بیا کی طرف آیا جیسے جو بیا نے بڑے ماہرانہ انداز میں کچ کر لیا۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ پنک فورس کامیاب رہی۔ آخر کار پنک فورس نے اپنا مشن مکمل کر لیا"..... صاف نے ایک ہاتھ سے بم پھینک کر دوسرے ہاتھ سے جھپٹ کر فرش پر پڑا ہوا میزائلوں والا بیگ اٹھا کر فضا سے لہراتے ہوئے کہا۔ ریگی فرش پر پڑی ہوئی تھی۔ صاف کے ایک

عمران اور سیکرٹ سروس کے تمام ارکان آپریشن تھیز کے دروازے کے سامنے برآمدے میں بنجوں پر سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ایک بچہ جو لیا بیٹھی ہاتھ اٹھائے دعا مانگنے میں مصروف تھی اس کے چہرے پر شدید ترین جذبات کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہہ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے اسے دنیا و مافیہا کی کوئی ہوش نہ ہو۔ برآمدے میں گہرا سکوت طاری تھا۔ اچانک آپریشن تھیز کا دروازہ کھلا اور وہ سب چونک کر بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپریشن تھیز سے انچارج ڈاکٹر باہر نکل رہا تھا۔

”کیا ہوا ڈاکٹر“..... سب نے بے اختیار ہو کر پوچھا۔

”مس صالحہ حیرت انگیز طور پر خطرے سے باہر ہو گئی ہیں۔ ان کی منہیں ڈوب چکی تھیں اور طبی طور پر وہ مر چکی تھیں۔ ہم مایوس ہو کر بیچے ہٹ ہی رہے تھے کہ اچانک ان کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا اور

پہلو سے خون کے فوارے سے نکل رہے تھے لیکن اس کے چہرے پر شدید ترین مسرت اور کامیابی کے گہرے تاثرات نمایاں تھے۔

”میں نے مشن مکمل کر لیا۔ میں نے“..... صالحہ نے ایک بار پھر جیتنے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ لپکت لہرا کر نیچے گری اور ساکت ہو گئی۔ اس کا جسم سیدھا ہو گیا تھا اور گردن میڑھی ہو چکی تھی لیکن میڈیکلوں والا تھیلاب بھی اس نے انتہائی مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا۔

اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اطمینان اور کامیابی کے انتہائی گہرے تاثرات۔

ہے۔ تو نے میری دعا قبول کر لی۔ مجھ جیسی حقیر عاجز عورت کی۔ جس کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ میری دعا قبول کر لی۔ تو کتنا رحیم و کریم ہے۔..... جو یا کی بجائے کے ساتھ ساتھ جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

”اٹھو جو یا۔ اٹھو..... عمران نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر جو یا کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا اور جو یا ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس کے ہجرے کے عضلات مسرت کی شدت سے بری طرح کپکپا رہے تھے۔

”خدا یا تیرا شکر ہے..... جو یا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اور بچ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنا ہجرہ پونچھنا شروع کر دیا۔

”میں تمہاری مشکور ہوں عمران۔ تم اگر صالحہ کے حلق میں فوری طور پر مصنوعی سانس نہ پہنچاتے تو شاید آپریشن روم تک بھی وہ نہ پہنچ سکتی۔ تم نے میری بہن کی مدد کی ہے۔ میں تمہاری مشکور ہوں۔“ اچانک جو یا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا مگر عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ دوسری طرف کر دیا۔

”شکریہ میں جو یا تافذ وائر۔ میں نے جو کچھ کیا ہے ایک انسانی فرض سمجھ کر کیا ہے۔..... عمران کی انتہائی خشک آواز سنائی دی۔

”کیا مطلب۔ تم یہ کس لہجے میں بول رہے ہو۔ کیا تم مجھ سے ناراض ہو۔ کیا میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔..... اچانک جو یا نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

ہم سب چونک پڑے۔ ان کا دل دوبارہ دھڑکنے لگا تھا اور نبضیں ابھر آئی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ مر کر دوبارہ زندہ ہوئی ہوں۔ ہم حیران رہ گئے عمران صاحب۔ یہ میری چالیس سالہ طبی زندگی کا سب سے حیرت انگیز واقعہ تھا اور ہم نے فوراً آگے بڑھ کر انہیں چیک کیا تو وہ زندہ تھیں۔ ہم نے فوری طور پر ضروری اقدامات کئے اور ان کا آپریشن شروع کر دیا کیونکہ اب ہمیں امید لگ گئی تھی لیکن اس کے باوجود ہم ڈر رہے تھے کہ کہیں آپریشن کے دوران وہ دوبارہ نہ ختم ہو جائیں لیکن آپریشن مکمل ہو گیا اور مس صالحہ خطرے سے باہر آ گئی ہیں۔ یہ انتہائی حیرت انگیز واقعہ ہے عمران صاحب اور آج مجھے یقین ہو گیا ہے عمران صاحب کہ واقعی خدا جو چاہے کر سکتا ہے۔ بہر حال میری طرف سے مبارک باد قبول کریں.....“ ڈاکٹر نے بڑے جذباتی سے لہجے میں کہا اور اپنے دفتر کی طرف بڑھ گیا اور عمران سمیت سب کے چہروں پر بشارت کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔

”جو یا۔ جو یا اللہ تعالیٰ نے تمہاری دعا قبول کر لی ہے۔ صالحہ بچ گئی ہے۔ اب وہ خطرے سے باہر آ گئی ہے۔..... عمران نے تیزی سے مرکز بچ پر پہنچی ہوئی جو یا کا کاندھا جھنجھوڑتے ہوئے کہا جو مسلسل ہاتھ اٹھائے دعا مانگ رہی تھی اور مسلسل آنسو بہائے چلی جا رہی تھی اور دوسرے لمحے جو یا بچ پر ہی بے اختیار سجدے میں گر گئی اور اس کی بجائے اس کی آوازوں سے برآمدہ گونجنے لگا۔

”میری بہن۔ میری بہن۔ یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ تو ہر چیز پر قادر

"نہیں مس جو یانا فز وائر۔ تم نے کوئی غلط بات نہیں کی۔ ہم سب واقعی جہارے کچھ نہیں گتے۔ واقعی اس دنیا میں جہار کوئی نہیں ہے۔ نہ میں۔ نہ تنور۔ نہ سفدر۔ نہ دوسرے ساتھی۔ کوئی بھی جہارا کچھ نہیں گتا۔ یہی کہہ رہی تھی ناں تم بعدے میں پڑی ہوئی۔" عمران نے جھپٹے سے بھی زیادہ خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ سوری۔ وہ۔ وہ تو میں جذبات کی وجہ سے کہہ رہی تھی ورنہ میں کیسے اکیلے ہو سکتی ہوں۔ جہاں میرے لہنے سارے ساتھی ہوں۔ میں کیسے اکیلے ہو سکتی ہوں۔ آئی ایم سوری۔ عمران پلیر اس خوشی کے موقع پر ناراض مت ہو جاؤ۔ ورنہ ورنہ میں۔" جو یانا نے کہا اور دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا کر دوسری طرف مڑ گئی وہ ایک بار پھر سسکیاں لینے لگی تھی۔

"تم نے یہ کیا کیا عمران۔ تم نے جرأت کیسے کی مس جو یانا کو پریشان کرنے کی۔ مناد اسے ورنہ میں تمہیں گولی مار دوں گا۔" یکت تنور نے انتہائی غصیلے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ارے ارے۔ میں نے کب پریشان کیا ہے تم خواخواہ مجھ پر غصہ کھا رہے ہو۔ پلیر جو یانا۔ چلو صلح کر لیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جو یانا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک شرط پر صلح ہو سکتی ہے۔" جو یانا نے بھی مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"شرط۔ کیسی شرط۔ ارے تم ایک شرط کہہ رہی ہو۔ دس ہزار

شرطیں منوالو۔ یہی تو وقت ہوتا ہے شرطیں منوانے کا۔" عمران نے مسرت سے چپکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیسا وقت۔ کس وقت کی بات کر رہے ہو۔" جنیانا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ارے یہی منظور ہے۔ قبول ہے والا وقت۔ جب خطبہ نکاح پڑھا جاتا ہے۔ چھوہارے بانٹے جاتے ہیں۔ یہی تو وقت ہوتا ہے بچارے دوہا سے ساری شرطیں منوانے کا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور جو یانا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"منہ دھو رکھو۔ یہ وقت تمہاری زندگی میں کبھی نہیں آسکتا۔" تنور نے ہونٹ جباتے ہوئے کہا۔

"ارے منہ کیسے دھو سکتا ہے دوہا اس وقت۔ اس وقت تو اس کے سر پر انتہائی بڑا سا سہرا بندھا ہوا ہوتا ہے۔" عمران نے کہا اور راہداری بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"سنو عمران۔ میں نے صالحہ سے وعدہ کیا ہے کہ میں حریف سے کہہ کر اسے سیکرٹ سرورس میں شامل کراؤں گی اور تم نے اس کام میں میری مدد کرنی ہے۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر میں ہمیشہ کے لئے تم سے ناراض ہو جاؤں گی۔" جو یانا نے بڑے لاڈ بھرے لہجے میں کہا تو عمران سمیت سارے ساتھی جو یانا کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

کچھ ہلکے سے مس جو یانا سہ حریف کسی صورت بھی یہ بات

"ارے میں کیا اور میری بساط کیا۔ وہ جہار اچیف میری سفارش کہاں ماننے والا ہے۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "بس تم وعدہ کرو کہ سفارش کرو گے۔ بس ایک بار وعدہ کر لو۔ مجھے یقین ہے کہ اگر تم وعدہ کر لو تو تم کسی نہ کسی طرح جیف کو منوا چکی لو گے۔" جویا نے کہا تو عمران نے اختیار ہنس پڑا۔

"تم غلط سمجھ رہی ہو جویا۔ یہ جو جہار اچیف ہے ناں۔ یہ انتہائی سخت اور روکھا پھیکا سا آدمی ہے۔ جب وہ جذباتیت کا سرے سے قائل ہی نہیں ہے تو پھر وہ جہار یا یہ جذباتی فیصلہ کیسے مان سکتا ہے۔ وہ صاف انکار کر دے گا اور پھر اسے اس بات کی پرواہ نہیں رہے گی کہ تم خود کشی کرتی ہو یا زندہ رہتی ہو۔ اس لئے میرے وعدے کا تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔" عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پلیز عمران تم وعدہ تو کر لو میری بات تو مان جاؤ۔" جویا واقعی انتہائی جذباتی ہو رہی تھی۔

"عمران صاحب۔ سس جویا کا دل رکھنے کے لئے ہی وعدہ کر لیں۔" اس بار کمیشن ٹھیکل نے کہا۔

"لیکن امان بی کہتی ہیں کہ جو وعدہ کرو اسے پورا بھی کرو۔" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو تم وعدہ کر لو۔ بے شک پورا نہ کرنا۔" جویا نے اسی طرح جذباتی لہجے میں کہا۔

"ارے تم نے پہلے صلح سے پوچھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ سیکرٹ

نہیں مانے گا۔" سب سے پہلے صفدر نے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتی۔ جیف کو مانتا پڑے گا۔ ورنہ۔ ورنہ پھر میں بھی سیکرٹ سروس چھوڑ دوں گی۔ بس یہی میرا فیصلہ ہے۔ میں نے صلح سے وعدہ کیا ہے اور میں نے ہر صورت میں یہ وعدہ پورا کرنا ہے۔" جویا نے انتہائی فیصلہ کن لہجے میں کہا اور وہ سب حیرت سے جویا کو دیکھنے لگے۔

"یعنی تم مفت خوروں کی تعداد میں ایک کا اور اضافہ کرنا چاہتی ہو۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہم تمہیں مفت خورے نظر آتے ہیں۔" تنویر نے غصے سے پھنکارے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ کم از کم آپ بات کرتے وقت دوسروں کے جذبات کا تو خیال رکھا کریں۔" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سس جویا۔ میں بھی آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اگر جیف نے آپ کی سفارش پر سس صلح کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنایا تو میں بھی آپ کے ساتھ سیکرٹ سروس چھوڑ دوں گا۔" تنویر نے جویا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"شکریہ تنویر۔" جویا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ عمران سے مخاطب ہو گئی۔

"تم کیا کہتے ہو عمران۔ پلیز سفارش کرو۔ میرے وعدے کی لاج رکھو الو۔" جویا نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا۔

سروس میں شامل ہونے پر تیار ہی نہ ہو۔ وہ خود ایک سرکاری فورس کی انچارج ہے۔" عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ موضوع بدلنے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میری اس سے بات ہو چکی ہے۔ جب تم وہ میزائلوں والا پیکسٹ لے کر آئے تھے اس وقت صالحہ اور میری اس موضوع پر ہی باتیں ہو رہی تھیں۔ وہ سیکرٹ سروس میں شمولیت کو اپنے لئے افتخار سمجھتی ہے۔" جولیانے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی سوچ لو کہ کہیں جہارا یہی فیصلہ جہارے لئے کوئی مسئلہ نہ پیدا کر دے۔ مس صالحہ..... اب میں کیا کہوں۔" عمران نے کہا۔

"بکواس مت کرو۔ وعدہ کرتے ہو یا نہیں۔ گھنڈہ بھر سے میں جھپٹیں کر رہی ہوں اور تم اکڑتے ہی جا رہے ہو۔ کرو وعدہ ورنہ۔" جولیانے آنکھیں ٹٹکتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"یا اللہ اب میں کیا کروں۔ ادھر وہ چیف صاحب ہیں جو کسی کی ملتے ہی نہیں۔ ادھر یہ مس جولیا صاحبہ ہیں جو تریاٹھ پر اتر آتی ہیں۔ ادھر جہارا حکم ہے کہ جو وعدہ کرو وہ پورا کرو۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔" عمران نے زچ ہو جانے والے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ سفارش کرنے کا وعدہ کر لیں اور ضروری نہیں کہ سفارش مانی بھی جائے۔ اس لئے آپ کہیں پریشان ہو رہے

ہیں۔" خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا جہارا مطلب ہے کہ میں جہارے چیف سے سفارش کروں اور جہارا چیف انکار کر دے۔ میں چاہوں تو جہارے چیف کو مجبور کر دوں کہ وہ پاکیشیا کی ساری لڑکیوں کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بس۔ بس رہنے دو۔ زیادہ اکثریت۔ یہ تو بنانے مس جولیا کسی رو میں بہہ کر جہارا جیتیں کر رہی ہیں ورنہ جہارا جیتیں ہی کیا ہے چیف کے سامنے۔" تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بات ہے تو ٹھیک ہے مس جولیا۔ سوا وعدہ کہ میں جہارے چیف کو مجبور کر دوں گا کہ وہ مس صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دے۔ میں دیکھتا ہوں کہ وہ کیسے نہیں بناتا۔" عمران نے اچھا جھپٹ لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

"بس ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں۔" جولیانے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید کوئی بات ہوتی۔ اچانک راہداری کے دوسرے سرے سے رافٹ تیز تیز قدم اٹھاتا ان کی طرف آتا دکھائی دیا۔

"عمران صاحب۔ یہ کیا ہوا۔" مجھے انچارج ڈاکٹر نے بتایا ہے کہ یہاں فائرنگ ہوئی ہے۔ ایک نرس اور ایک ڈاکٹر مارا گیا ہے اور مس صالحہ شدید زخمی ہوئی ہیں۔ انچارج ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اب پولیس کو کس دینا پڑے گا۔" رافٹ نے قریب آکر کہا۔

"ہاں۔ مس صالحہ شدید زخمی ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے نئی زندگی دی ہے اور یہ مس صالحہ ہی ہیں جنہوں نے واقعی ایک بار پھر اپنی زندگی پر کھیل کر مشن کو بچالیا ہے۔ ڈاکٹر جس نرس کی بات کر رہا ہے وہ نرس نہیں بلکہ وہ ساڈان کی ایجنٹ مادام رنگی تھی اور اس ڈاکٹر کا نام بھی ولسن تھا جو اس کا ساتھی تھا"..... عمران نے کہا۔

مادام رنگی۔ وہ جہاں کیسے پہنچ گئی۔ کہاں ہے وہ؟..... رافت نے حیران ہو کر کہا۔

"آؤ میرے ساتھ۔ الہا کی لاشیں ڈیڈ باڈی روم میں موجود ہیں۔ میں ان کا میک اپ صاف کراتا ہوں۔ پھر ڈاکٹر کو معلوم ہو گا کہ وہ کون ہے اور یقیناً وہ پجاری نرس جس کا روپ اس رنگی نے دھارا تھا کسی جگہ لاش کی صورت میں پڑی ہوگی"..... عمران نے کہا اور تیزی سے انچارج ڈاکٹر کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔ رافت بھی سر ملاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد جب عمران اور رافت انچارج ڈاکٹر کے ساتھ ڈیڈ باڈی روم میں پہنچے جہاں اس نرس اور ڈاکٹر کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں تو عمران نے رافت سے کہہ کر میک اپ بکس منگوا لیا اور نرس کا چہرہ صاف کرنا شروع کر دیا اور جب میک اپ صاف ہونے کے بعد نیا چہرہ سامنے آیا تو ڈاکٹر بھی حیران رہ گیا۔ عمران نے ڈاکٹر ولسن کے چہرے پر موجود میک اپ بھی صاف کر دیا اور ایک بار پھر انچارج ڈاکٹر حیرت سے اچھل پڑا کیونکہ ڈاکٹر ولسن کا اصل چہرہ بھی مختلف ثابت ہوا تھا۔

"آئی ایم سوری عمران صاحب۔ یہ واقعی میرے ہسپتال کا سٹاف نہیں ہے"..... انچارج ڈاکٹر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ اس ڈاکٹر ولسن کی رہائش گاہ کی چیکنگ کریں۔ مجھے یقین ہے کہ وہاں سے اصل نرس اور اصل ڈاکٹر کی لاشیں ضرور دستیاب ہو جائیں گی"..... عمران نے واپس مڑتے ہوئے کہا اور انچارج ڈاکٹر نے اثبات میں سر ملادیا۔

www.urdukorner.com

سلسلے میں بات چیت کر رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا چیف واقعی مس صالو کو سیکرٹ سروس میں شامل کر لے گا؟“..... صفدر نے خاموش بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیسے نہیں کرے گا؟“..... میں سفارش کروں اور وہ عد مانے۔ یہ کیسے ممکن ہے؟“..... عمران نے بڑے فاحشانہ لہجے میں کہا۔

”لیکن جب تم نے سفارش کی تھی تو چیف نے تو تمہیں جواب دینے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی تھی۔ اس نے رابطہ ہی ختم کر دیا تھا۔“ تنویر نے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ تم نے سنا نہیں ہوا کہ خاموشی نیم رضا۔ ایکسٹو کا میری سفارش پر اس طرح بغیر کوئی جواب دینے رابطہ ختم کر دینے کا مطلب ہی یہی ہے کہ وہ آدھا رضا مند ہو چکا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”لیکن آدھا رضا مند ہونے سے کیا ہوتا ہے عمران صاحب۔“ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جلو آدمی مس صالو تو ممبر بن ہی جائے گی؟“..... عمران نے فوراً ہی جواب دیا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے سلسلے دیوار میں نصب سپیشل ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور وہ سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ساتھ ہی بجھی ہوئی جویا نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بین آن کر دیا۔

”کیا سب ممبران آچکے ہیں؟“..... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی

دی۔

دانش منزل کے میٹنگ روم میں عمران سمیت ساری سیکرٹ سروس موجود تھی انہیں ریڈیو والے مشن سے واپس آئے ہوئے آج چوتھا روز تھا۔ اس دوران عمران اور جویا سمیت سارے ممبران نے ایکسٹو کو باقاعدہ سفارش کی تھی کہ مس صالو کو اس کی کارکردگی کے پیش نظر سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دیا جائے لیکن ایکسٹو نے انہیں اس سلسلے میں کوئی وافیج جواب نہ دیا تھا۔ جویا نے عمران کو اپنے فلیٹ میں بٹھا کر اپنے سلسلے اسے چیف کو فون کر کے صالو کی سفارش کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ لیکن ایکسٹو نے کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور رکھ دیا تھا۔ اس طرز عمل پر وہ سب ایک لحاظ سے مایوس ہو چکے تھے لیکن آج اچانک جب ایکسٹو نے دانش منزل میں ان سب کو میٹنگ کے لئے طلب کیا تو ان سب کو امید پیدا ہو گئی کہ شاید ایکسٹو نے ان کی سفارش مان لی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ سب ایک

"مس جو یا"..... ایکسٹونے پھاڑ کھانے والے لچے میں کہا۔
 "یس سر۔ یس سر۔ مم۔ مگر۔ سر"..... جویا نے بری طرح
 بوکھلائے ہوئے لچے میں کہا۔

"جہاراڈی چیف ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ تم مجھے سبق پڑھانا
 خرور کر دو۔ تم اور جہارے ساتھیوں کا عمران سے جو بھی تعلق ہو
 لیکن میرے لئے اس کی حیثیت دوسری ہے اس لئے آئندہ بات کرتے
 ہوئے محتاط رہا کرو"..... ایکسٹونے اسی طرح پھاڑ کھانے والے لچے
 میں کہا۔

"یس سر۔ آئی ایم سوری سر"..... جویا نے رندھے ہوئے لچے
 میں کہا۔

"جہاں تک مس صالحہ کے سیکرٹ سروس کا ممبر بنائے جانے کے
 بارے میں جہاری سفارش کا تعلق ہے۔ جہیں مظلوم ہے کہ میں
 سفارش وغیرہ کا قائل ہی نہیں ہوں اور نہ ہی سیکرٹ سروس ایسا ادارہ
 ہے جس میں سفارش کی بنا پر کسی کو شامل کیا جائے۔ سیکرٹ سروس
 کوئی عام محکمہ نہیں ہے کہ ہر شخص کو اس میں شامل کر لیا جائے۔ اس
 لئے جہاں تک تم سب کی سفارش کا تعلق ہے میں اسے سختی سے مسترد
 کرتا ہوں"..... ایکسٹونے انتہائی سخت لچے میں کہا اور ان سب کے
 چہرے بھی عمران کی طرح مایوسی سے لٹک کر رہ گئے خاص طور پر جویا
 کی حالت تو دیکھنے والی ہو گئی تھی لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ
 خاموش بیٹھی ہوٹ جاتی رہی۔

"یس سر۔ سب موجود ہیں۔ عمران بھی موجود ہے"..... جویا
 نے جلدی سے جواب دیا چونکہ یہ سپیشل ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا اس
 لئے اس میں بات کے اختتام پر ادور کہنے کی ضرورت نہ تھی۔

"میں نے آج یہ میٹنگ اس لئے کال کی ہے کہ جویا اور اس کے
 ساتھ سیکرٹ سروس کے تمام ممبران نے پنک فورس کی سربراہ مس
 صالحہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنانے کی پرزور سفارش کی ہے۔ میں
 اس سلسلے میں تم سے بات کرنا چاہتا ہوں"..... ایکسٹونے اپنے
 مخصوص حرد اور غیر جذباتی لچے میں کہا۔

"سر میں نے بھی سفارش کی تھی اور مجھے یقین ہے کہ آپ نے میری
 سفارش کو ہی ترجیح دی ہوگی"..... عمران لچکت بول پڑا کیونکہ
 ایکسٹونے اپنی بات میں عمران کا نام ہی نہ لیا تھا۔

"مسٹر علی عمران۔ جہاری سفارش کی میرے نزدیک کوئی حیثیت
 نہیں ہے کیونکہ تم سیکرٹ سروس کے ممبر نہیں ہو۔ جہیں جہارے
 کام کا معاوضہ مل جاتا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ جہاری کوئی حیثیت
 نہیں ہے۔ آئندہ مجھ سے کوئی بات کرتے ہوئے اپنی حیثیت کو مد نظر
 رکھ لیا کرو"..... ایکسٹونہ لچہ اور زیادہ سرد ہو گیا تھا اور عمران نے نہ صرف
 سر جھکا لیا بلکہ اس کے چہرے پر انتہائی بے بسی اور بے چارگی کے
 تاثرات بھی نمودار ہو گئے۔

"باس۔ عمران ہمارا ساتھی ہے۔ آپ کو عمران کے ساتھ ایسا
 سلوک..... جویا نے لچکت پھرے ہوئے لچے میں کہنا شروع کر دیا۔

"لیکن چونکہ میں طویل عرصے سے اس بات کی ضرورت محسوس کر رہا تھا کہ ٹیم میں ایک اور خاتون ممبر کا اضافہ ہو کیونکہ میں نے بعض کلبز کے دوران محسوس کیا ہے کہ جو کیا کے ساتھ ایک اور خاتون ممبر کی شمولیت سے مشن کو زیادہ بہتر انداز میں مکمل کیا جاسکتا ہے اس لئے میں نے مس صالہ کی وزارت دفاع سے فائل طلب کی۔ اس سے علاوہ صالہ نے یونائٹڈ کارمن میں جتنا وقت گزارا ہے وہاں سے بھی میں نے اس کی پرسنل فائل منگوائی اور یونائٹڈ کارمن میں پاکشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹس سے مس صالہ کے بارے میں تفصیلی رپورٹس میرے پاس پہنچیں۔ ان سب فائلوں کے تفصیلی اور تجزیاتی مطالعے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ صالہ کے اندر ایسی فطری صلاحیتیں موجود ہیں جن کی کسی سیکرٹ سروس کے ممبر کو ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کی ذہنی صلاحیتوں کو بھی میں نے پرکھا ہے اس کی جب الوطنی اور اس کا ذاتی کردار سب کو مد نظر رکھنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مس صالہ کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنایا جاسکتا ہے۔" ایکسٹون نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو جو یاسمیت سارے ممبروں کے چہروں پر حیرت کے ساتھ ساتھ مسرت کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے جبکہ عمران اسی طرح سر جھکانے خاموش بیٹھا رہا۔

"شش۔ شکریہ باس۔" جو یاسمیت نے رک رک کر کہا۔

"جہیں کسی شکرے کی ادائیگی کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مس

صالہ کو خالصاً میرٹ پر سیکرٹ سروس میں شامل کیا جا رہا ہے لیکن مس صالہ کو ابھی چھ ماہ تک اجتنابی سخت ترین تربیتی ٹریننگ لینے پڑے گی اور اگر ان چھ ماہ کا یہ تربیتی ٹریننگ کورس اس نے کامیابی سے مکمل کر لیا تو پھر اسے باقاعدہ طور پر سیکرٹ سروس میں شامل کیا جائے گا ورنہ نہیں۔" ایکسٹون نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"وہ کامیاب رہے گی باس۔ میں نے دیکھا ہے کہ وہ اجتنابی باصلاحیت لڑکی ہے۔" جو یاسمیت نے اجتنابی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی وہ ہسپتال میں ہے اور پوری طرح روبہ صحت نہیں ہے۔ ہسپتال سے فارغ ہونے کے بعد اسے ٹریننگ پر بھجوا دیا جائے گا۔ تم صالہ کو یہ واقعہ طور پر بتا دینا کہ اسے ہر صورت میں اس ٹریننگ میں کامیاب ہونا ہوگا۔" ایکسٹون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی چٹ کی آواز کے ساتھ ہی سپیشل ٹرانسمیٹر آف ہو گیا۔

"خدا ایترا شکر ہے تو نے میری بات کی لاج رکھ لی۔" جو یاسمیت نے اجتنابی اطمینان بھر ا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اجتنابی مسرت کے تاثرات نمایاں تھے آنکھیں خوشی سے چمک رہی تھیں۔

"بڑے طویل عرصے بعد سیکرٹ سروس میں کسی نے ممبر کا اضافہ ہونے والا ہے۔" صفدر نے کہا۔

"یہ سب جو یاسمیت کو ششوں کا نتیجہ ہے۔ بچا رہ عمران۔ اسے دیکھو

کس طرح منہ لٹکائے بیٹھا ہے۔ وہاں ہسپتال میں کس طرح بڑے بڑے دعوے کر رہا تھا..... تنویر نے مسکراتے ہوئے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا۔

”جہارے چیف نے مری سفارش رو کر کے اپنے پیروں پر خوب ہتھ پڑائی ماری ہے۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ اور کتنے دن سکرت سروس کا چیف رہتا ہے..... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”تم کیا کرو گے اس کا..... تنویر نے بڑے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

”میں اسے بتاؤں گا کہ عمران کی کیا حیثیت ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ انتہائی بااختیار ہے لیکن بہر حال سرکاری ملازم ہے۔ میں آج سے قومی اسمبلی کے ممبران سے مل کر اسے ہٹانے کی تحریک شروع کر دوں گا اور مجھے یقین ہے کہ قومی اسمبلی اور سینٹ کے ممبران کی دو تہائی اکثریت کو میں رضامند کر لوں گا۔ اس کے بعد پارلیمنٹ میں چیف کو ہٹانے کی تحریک پیش ہوگی جسے دو تہائی اکثریت سے منظور کر لیا جائے گا اور جہار اچیف جو نجانے اپنے آپ کو کیا سمجھتے لگا ہے۔ سڑکوں پر جوتیاں چٹختا نظر آئے گا..... عمران نے انتہائی جوشیلے اور غصیلے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ تم ایسا نہیں کرو گے۔ سمجھئے..... جو یا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

گا کہ کون مجھے ایسا کرنے سے روک سکتا ہے۔ میں اسے ہٹا کر اپنے باورچی سلیمان پاشا کو جہار اچیف بنوا دوں گا۔ میں اسے بتاؤں گا کہ عمران کی سفارش رد کرنے کا کیا نتیجہ نکلتا ہے..... عمران نے اور زیادہ غصے اور مٹھلاہٹ کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”میں تمہیں گولی مار دوں گی..... جو یا نے غصے کی شدت سے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”بیشک مار دینا۔ مجھے گولی کھانا منظور ہے۔ لیکن میں اپنی توہین برداشت نہیں کر سکتا..... عمران واقعی بری طرح بگڑا ہوا نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر اس قدر ٹموس سنجیدگی تھی کہ صفدر جیسے آدمی کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ عمران اگر چاہے تو واقعی ایسا کر بھی سکتا ہے۔ وہ اسی قسم کا آدمی ہے۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ اپنی ذات کے مقابلے میں پاکیشیا کے مفاد کو بیچ سمجھتے ہیں۔ کیا آپ کو پاکیشیا کے چودہ کروڑ افراد کے مفادات اور پاکیشیا کی سلامتی کے تحفظ کا کوئی خیال نہیں۔ کیا آپ صرف اپنی ذات کی خاطر ان سب کو داؤ پر لگا دیں گے۔ معاف کیجئے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ آپ جیسا آدمی اس قدر کر بھی سکتا ہے۔

صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ مگر اس نے مری سفارش کو کیوں رد کیا ہے۔ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

فریدی کے ساتھ کام کر سکتا ہے۔ یہ تو حیف ہے جو اسے ہمارا لیڈر بنا کر اسے عزت دے دیتا ہے۔ اسے عزت اس نہیں آ رہی۔..... تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم خاموش نہیں رہ سکتے تنویر۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ عمران کیا حیثیت رکھتا ہے۔ پاکیشیا کو اس کی ضرورت ہے اور اسے پاکیشیا میں ہی رہنا ہوگا۔“ جو یانے تنویر کو بری طرح ڈانٹتے ہوئے کہا ”اچھا۔ میری واقعی کوئی حیثیت ہے۔ کمال ہے۔ مجھے تو آج تک پتہ ہی نہیں چلا۔ چلو بتاؤ تو ہی کہ میری حیثیت کیا ہے۔“ عمران نے اہتائی مسرت بھرے لہجے میں کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے جو یانے اس فقرے نے اس کی انا کو تسکین پہنچائی ہو۔

”یہ سب کے دل جلتے ہیں۔ ہم بتا نہیں سکتے۔“ جو یانے آہستہ سے کہا اس کے چہرے پر جذبات کی سرخی چھا گئی تھی۔

”میں بتاتا ہوں اس کی کیا حیثیت ہے جس طرح فلم کے سنجیدہ کرداروں کے درمیان ایک جو کر کی حیثیت ہوتی ہے۔“ تنویر نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”اور اس جو کر میں فلم کی ہیروئن دلچسپی لیتی ہے اور پچارہ وان جھٹکا چلاتا ہی رہ جاتا ہے۔“ عمران نے کہا اور میسنگ روم بے اختیار زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جو یانے بھی اس کی اس بات پر بے اختیار ہنس پڑی تھی۔

ختم شد

”اس نے ہم سب کی سفارش کو بھی رو کر دیا ہے اور حیف کی بات بھی درست تھی۔ اگر وہ صرف سفارشوں کی بنیاد پر سیکرٹ سروس میں ممبروں کو شامل کرتا رہے تو اس ادارے کا کیا حال ہوگا۔ ہم نے خود جذبہ باقی طور پر غلطی کی ہے۔ ہمیں ایسی سفارش کرنی ہی نہیں چاہیے تھی۔“ صفدر نے اسی طرح اہتائی سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بات تو جہاری ٹھیک ہے۔ لیکن پھر بھی۔“ عمران نے اور زیادہ نرم لہجے میں کہا۔

”پھر بھی اس نے آپ کی بات تو مان لی ہے۔ صالحہ ممبر تو بن ہی جائے گی۔“ صفدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ چلو بنا رہے ہیں حیف۔ لیکن اسے بہر حال مجھ سے معافی مانگنا پڑنے گی۔ ورنہ میں آج کے بعد سیکرٹ سروس کے لئے کام نہیں کروں گا۔ کرنل فریدی اسلامی سیکورٹی کو نسل کا حیف بن گیا ہے۔ وہ مجھے کئی بار کہہ چکا ہے کہ میں اس کے ساتھ اسلامی سیکورٹی کو نسل میں شامل ہو جاؤں۔ لیکن اب تک تو میں انکار کرتا رہا ہوں مگر اب میں اس کی آفر قبول کر لوں گا۔“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”میں حیف کی جگہ تم سے معافی مانگ لیتی ہوں عمران۔ تم کہیں نہیں جاؤ گے۔“ مجھے۔“ جو یانے منت بھرے لہجے میں کہا۔

”جائے دو اسے مس جو یانے۔ میں دیکھوں گا کہ یہ کتنے روز کرنل

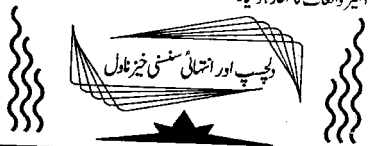
عمران میرزا کی فورسٹرز کا آبِ انتہائی دلچسپ اور ہنسنے خیز کارنامہ

فلاور سینڈ کیٹ

محلِ ناول

مصنف مظہر کلیم ایم اے

انٹرنیشنل میرج بیورو۔ جس کے طے شدہ رشتوں کا انجام انتہائی ہولناک نکلتا تھا۔
انٹرنیشنل میرج بیورو۔ جو ایکریسیا میں رہنے والے پاکیشانی لڑکوں سے پاکیشانی
لڑکوں کی شادیاں کرتا اور پھر لڑکیاں ایکریسیا پہنچ کر ہمیشہ کے لئے غائب کردی
جاتیں۔ کیوں؟
انٹرنیشنل میرج بیورو۔ جس کے خلاف فورسٹرز نے اپنے مخصوص انداز میں ایکشن
شروع کیا تو میرج بیورو کے سرکردہ افراد ہلاک کر دیئے گئے۔ پھر؟
فلاور سینڈ کیٹ۔ جس کے خلاف کارروائی کرنے اور گمشدہ پاکیشانی لڑکیوں کی
برآمدگی کے لئے فورسٹرز جب عمران کی سرکردگی میں ایکریسیا گئے تو انتہائی حیرت
انگیز واقعات کا آغاز ہو گیا۔



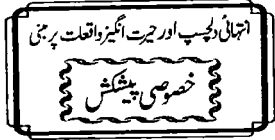
یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران میرزا میں ایک دلچسپ اور ہنسنے خیز کہانی

فیمن سوسائٹی

مصنف مظہر کلیم ایم اے

فیمن سوسائٹی | گرہٹ لینڈ کی ایک خفیہ سوسائٹی۔ جس نے پاکیشا میں بھی خصوصی
نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔
فیمن سوسائٹی | جسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہو گئی اور پھر اس کا رخ پاکیشا کی
طرف موڑ دیا گیا۔
فیمن سوسائٹی | جس کے قاتل تھیر ہیز کو اورنگوے کو تسخیر کرنے کے لئے عمران نے
صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا۔
گیلا واقعی صالحہ کو دانستہ یقینی موت کے جہنوں میں پھینک دیا گیا۔ یا۔
گیلا عمران فیمن سوسائٹی کو ختم کرنے میں کامیاب بھی ہو سکا۔ یا۔



یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان